کتاب الحاوی
حصہ سوم
اردو ترجمہ
حصہ سوم (آنکھ، ناک، دانت اور حلق کے امراض)
تالیف
ابوبکر محمد بن زکریا رازی
۸۶۵ء ——— ۹۲۵ء

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی

شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

حصہ سوم (کان، ناک، دانت اور حلق کے امراض)

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ـــــ ۹۲۵ء

شائع کردہ

سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

ناشر:

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

۶۵-۶۱-انسٹی ٹیوشنل ایریا

پنکھا روڈ، جنک پوری

نئی دہلی ۱۱۰۰۵۸

تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
سن اشاعت	:	۱۹۹۸ء
قیمت	:	۱۷۵/= روپے

طابع : علی کارپوریشن انڈیا، دہلی-۱۱۰۰۰۶

فہرست مضامین

چھٹا باب

ساتواں باب

آٹھواں باب

پیش لفظ

پیش نظر کتاب، مشہور طبیب ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی مشہور ضخیم تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کی تیسری جلد کا اردو ترجمہ ہے۔ معالجات کے موضوع پر اس اہم کتاب کو "دائرۃ المعارف" حیدر آباد نے ایڈٹ کر کے ۲۳ جلدوں میں شائع کیا تھا۔

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے لٹریری ریسرچ پروگرام میں قدیم علمی ذخائر کی تحقیق، ترتیب، تدوین اور جدید زبانوں میں ان کے تراجم شامل ہیں۔ "کتاب الحاوی" کا ترجمہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کی پہلی اور دوسری جلدیں جو بالترتیب امراض راس (سر کی بیماریاں) اور امراض عین (آنکھ کی بیماریاں) کے موضوع پر ہیں پہلے ہی شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ زیر نظر تیسری جلد میں امراض اذن (کان کی بیماریاں)، امراض انف (ناک کی بیماریاں) امراض اسنان (دانتوں کی بیماریاں) اور امراض تنفس (سانس کی تکالیف) کا بیان ہے۔

زکریا رازی کی ہمہ جہت شخصیت اور کارناموں کا مختصر تذکرہ، کتاب الحاوی (اردو ترجمہ) کی پہلی اور دوسری جلد کے پیش لفظ میں کیا جا چکا ہے۔ دراصل "کتاب الحاوی" کے علاوہ معالجات کے موضوع پر کوئی اور کتاب اتنی ضخامت اور اس قدر تفصیلی معلومات کی حامل نہیں ہے۔ یہ کتاب زکریا رازی کے طویل مطالعے، مشاہدات اور علمی تجربات پر مشتمل ہے۔ یونانی اور سریانی زبانوں میں دستیاب علمی ذخائر سے استفادے کے ساتھ ہی اس نے طب ہندی کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا جس کے حوالے جابجا "کتاب الحاوی" میں ملتے ہیں۔ آج کے دور میں بھی جبکہ سائنسی ترقیاں عروج پر ہیں اس قدیم کتاب کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ مسلم ہے اور اگر اس کے مندرجات کا یکسوئی اور دلجمعی سے مطالعہ کیا جائے تو معالجات سے متعلق مختلف پہلوؤں پر ہمیں بہت اہم اور مفید معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ہی تحقیق کی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔ کتاب الحاوی کی تمام جلدوں کا ترجمہ دراصل اب سے

دو دہائی پہلے کا منصوبہ ہے جس کی تکمیل بعض ناگزیر وجوہات کی بناپر تاخیر سے ہوپائے گی۔ یہ ایک طویل منصوبہ ہے تاہم اس کی اہمیت کے پیش نظر کونسل کی کوشش ہوگی کہ یہ کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے تاکہ یونانی معالجات کی یہ انسائیکلوپیڈیا، معالجوں، اساتذہ، طلبااور معالجات میں تحقیق کرنے والوں کے لئے مشعل راہ بن سکے۔

اہل علم واقف ہیں کہ اس طرح کے کام دشوار طلب ہوتے ہیں پھر بھی کونسل چاہتی ہے کہ یہ ذمہ دارانہ طور پر انجام دیئے جائیں۔ عنقریب چوتھی جلد کا اردو ترجمہ بھی منظر عام پر آنے کی توقع ہے۔

امید ہے علمی وفنی حلقے اس اشاعت کی پذیرائی کریں گے۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

پہلا باب

کان کے امراض

کان، کان کے اندر خون کا جمنا، کمی سماعت، بہرا پن، ثقل سماعت، کیڑا، درد، بھنبھناہٹ، سنسناہٹ، زخم، پھنسیاں، حرارت، برودت، چوٹ یا کان کے جوف کے کچل جانے سے ورم کا پیدا ہونا، سدّے، ریاح، پیپ کا اخراج، سیلان رطوبت، پانی کا اندر داخل ہو جانا، میل کا جمع ہونا، اس میں دوسری چیزوں کا پڑنا، کان کی جڑوں کے اندر پھوڑوں کا نکلنا اور زخم پیدا ہونا۔

درد گوش میں کچھ ایسے ہیں جو دوروں سے ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

جراحوں میں سے ایک شخص ذن کے ایک پرانے زخم کا علاج قلمیا سے بنے ہوئے مرہم سے کر رہا تھا۔ مگر وہ روزافزوں متعفن اور بہ کثرت پیپ سے پر ہوتا رہا۔ اسے خیال ہوا کہ سماعت کے انتہائی سوراخ کے اندر ورم ہے۔ چنانچہ چاروں دواؤں سے بنے ہوئے مرہم کے ذریعہ علاج کیا، جس سے عفونت کے اندر بری طرح اضافہ ہوا۔ ایسا وہ اس لئے کر رہا تھا کہ قلمیا ہاتھ اور پیر کے زخموں کو اچھی طرح مندمل کر دیتا ہے۔ مگر یہ بات یہاں نہیں ملی، ادویات کا کوئی علم بھی نہ یں تھا، نہ ہی اعضاء کا حال معلوم تھا، چنانچہ اس نے کان کے زخم کو اسی دوا سے بھرنا چاہا جس کے ذریعہ ظاہر جسم کے زخموں کو مندمل کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ان حضرات کے نزدیک یہ بھی ہے کہ ورم جہاں کہیں اور جب بھی ہو

اسے ان چیزوں سے تحلیل کرنا چاہتے ہیں جو ڈھیلاپن پیدا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا علاج ردی علاج ثابت ہوا۔ میں چونکہ جانتا تھا کہ کان ایک نہایت خشک عضو ہے اس لئے اس کے علاج کے لئے بیحد مجفف ادویات کی ضرورت ہے، مگر چونکہ طبیب نے کان کو مرہم باسلیقون کا عادی بنادیا تھا جو مرخی ہوتا ہے اس لئے میں نے اس ے بعینہ طاقتور مجفف دوا کی جانب منتقل کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ معمول پر میری نگاہ ہوتی ہے اور اسی سے دلیل اخذ کرتا ہوں، میں نے شیاف مامیثا لیا اور اسے سرکہ میں ملاکر کان کے اندر قطور کیا۔ چنانچہ ایک ہی دن کے اندر اصلاح شروع ہوگئی، دوسرے دن قرص اندرون کے ذریعہ چار دن تک علاج کیا۔ میرا خیال تھا کہ مریض کو قوی تر مجفف دوا کی ضرورت ہے اس لئے اس کا علاج خبث الحدید جیسی دواسے کروں، کان کے باہر بھی ایسی چیزی استعمال کروں جو بیحد خشکی پیدا کرتی ہوں۔ مثلاً غرب یا قرص اندروں سے تیار شدہ دواء۔ مگر یہ شخص صحتیاب ہوچکا تھا اور اسے اب ان دواؤں کی ضرورت باقی نہ تھی۔ گو غلط علاج کی بدولت کان قطعی طور پر متعفن ہوجانے کے قریب ہوچکا تھا۔ مذکورہ طبیب کا خیال تھا کہ استعمال شدہ دواؤں کے ذریعہ متورم کان کا علاج کیا گیا تو مریض کو تشنج ہوجائے گا، کیونکہ اس کا یہ نظریہ تھا کہ ورم تمام مقامات پر ارخاء کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہاں کان میں بھی ورم تھا، مگر چونکہ مجھے معلوم تھا کہ تمام اعضاء کے مقابلہ میں کان زیادہ خشک ہوتا ہے اس لئے اس کے علاج میں حد درجہ خشکی پیدا کرنے والی دواؤں کی ضرورت ہے۔ (جالینوس)

قلیمیا اس لئے غیر موزوں ثابت ہوئی کہ مغری اور کان کی ضرورتوں کے اعتبار سے کم خشک کرنے والی دوا ہے۔ (مؤلف)

کان کی جانب بہہ کر آنے والے مواد کو ہم قریبی عضو کی جانب منتقل کرنا چاہیں تو نتھنوں کی جانب منتقل کریں گے۔ باقی زخم کے کچھ مریضوں کو اس سے زیادہ طاقتور تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ بعض مریضوں کے کان ایک یا دو سال سے زخمی ہوتے ہیں، میں نے مذکورہ ادویات سے زیادہ طاقتور دوا کے ذریعہ ان کا علاج کیا یعنی خبث الحدید بیحد موٹے کپڑے سے چھان کر بار بار گھسا حتی کہ غبار کے مانند ہوگیا۔ اس کے بعد بیحد کھٹے سرکہ کے اندر جوش دیا گیا حتی کہ خبث الحدید اور سرکہ دونوں شہد کے مانند گاڑھے ہوگئے۔ سرکہ خبث الحدید کا چار گنا یا پانچ گنا مقدار میں رکھا گیا۔ یہ بیحد طاقتور دوا ہے۔ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے (جالینوس)

سماعت کی نالی دماغ سے اگنے والے عصبہ کے قریب واقع ہے۔ اس لئے طاقتور مجفف ادویات کے ذریعہ علاج کیا جاسکتا ہے۔ (جالینوس)

درد گوش بڑھا ہوتا ہے تو اس کا علاج میں مخدر ادویہ سے کرتا ہوں مگر اندیشہ رہتا ہے کہ مبادا مریض تشنج اور فساد عقل کا شکار نہ ہو جائے۔ (جالینوس)

افیون، جند بیدستر کو شراب شیریں میں ملا کر درد گوش کا علاج کریں۔ اسے کان کے اندر انڈیلیں۔ درد کا سبب ٹھنڈے اخلاط غلیظ سے پیدا شدہ ریاح غلیظہ ہوں تو ہرگز ہرگز افیون استعمال نہ کریں۔ جاورس اور محلل ریاح ادویات کے ذریعہ تکمید، لطافت تدبیر اور ترک غذا سے کام لیں۔ پانی قطعی طور پر پئیں۔ کیونکہ نفخ پیدا کرتا ہے اور تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس دواء کا استعمال جائز ہے جس میں افیون کے ساتھ جند بیدستر شامل ہو۔ ضماد کی ضرورت ہو تو پانی میں خشخاش پکا کر، پانی پر آرد حلبہ اور تخم کتاں چھڑکیں اور ضماد کریں۔

مخدرات کے استعمال سے جب کبھی کان کو نقصان پہونچے تو اس کے بعد، تنہا جند بیدستر استعمال کریں، کان میں اس کا قطور کریں۔ (جالینوس)

خبیصہ، طلاء اور نطول سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے، مخدرات کا استعمال تب ہی ہوتا ہے جب غشی کا اندیشہ ہوتا ہے۔

درد گوش برودت سے لاحق ہوتا ہے، برودت ٹھنڈی ہوا جو راستہ میں لگ جانے سے اور ٹھنڈے پانی کا حمام کرنے سے لاحق ہوتی ہے۔ اندر پانی داخل ہو جانے سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ بالخصوص جبکہ پانی دوائی قسم کا ہو۔ ورم سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ یہ ورم کبھی کان کو ڈھکنے والی جلد میں اور کبھی کان کے اندرونی حصہ صماخ میں ہوتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت لاحق ہوتی ہے۔ جب ورم عصبہ سماعت کے اندر ہوتا ہے۔ ورم اسی تیز خلط کی بدولت لاحق ہوتا ہے جو جسم سے انصباب پا کر کان کے اندر داخل ہوتی ہے یا کان کے اندر ریاح غلیظ کے پھنس جانے سے یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

درد گوش بارد ہو تو اس کا ازالہ گرم ادویات فوری طور پر کردیں گی۔

اس جگہ میں فرفیون تھوڑی مقدار میں، زیادہ زیتون کے ہمراہ شامل کر کے کان کے اندر چھوڑتا ہوں۔ کبھی اس کے ساتھ تھوڑی فلفل خوب اچھی طرح پیس کر شامل کر دیتا ہوں، کیونکہ ٹھنڈے دردوں کو طاقتور گرمی پہونچانے والی دواؤں سے بیحد نفع ہوتا ہے۔

روغن اقحوان کا قطور بھی ان مریضوں کے لئے مفید ہے۔ روغن کے اندر سداب جوش دے کر قطور کیا جائے تو واضح طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ درد کا سبب کان کے اندر داخل ہونے والے دوائی پانی کا تیز مادہ ہوتا ہے یا کوئی تیز مادہ یہاں آگیا ہو اور کان کو روغن شیریں سے بھر دے تو اسے گرا کر اور

جذب کر کے صاف کرلیں۔ یہ عمل بار بار کریں حتی کہ موجود خلط دھوا ٹھے، پھر اس کے اندر دودھ یا سفیدی بیضہ کئی بار داخل کریں۔ انہیں نیم گرم ہونا چاہئے۔ اس طرح پر ہونے والا درد گوش اس تدبیر سے سکون پاتا ہے۔ پیہ بط اس کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح لومڑیوں کی چربیاں بھی مفید ہیں۔ درد کا سبب ورم ہو تو سب سے مؤثر مرہم باسلیقون ہے جسے روغن گل میں استعمال کیا جائے۔ درد بیحد سخت ہو اور مجبور ہو جائیں تو مخدرات استعمال کریں۔ درد سے سخت چوٹ لگے تو اس میں افیون ایک جزء اور جند بید ستر نصف جزء یا ہم وزن شامل کریں۔

درد گوش میں حسب ذیل دوا اور خاص کر چربیاں مستعمل ہیں:

پیہ بط، پیہ مرغ، میرے خیال میں ان کا استعمال تو مسکن درد ہے مگر انجام اچھا نہیں ہوتا، لہذا شدت درد کے موقعہ ہی پر استعمال کریں۔ فصد اور اسہال سے درد گوش ہو تو اسکے بعد شیاف مامیثا اور سرکہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

حسب ذیل نسخہ مستعمل ہے:

جند بید ستر کو پہلے اچھی طرح پیس لیں، پھر اس پر افیون ڈال کر شراب شیریں میں پیسیں، قرص کے طور پر استعمال کریں اور محفوظ کرلیں۔ بوقت ضرورت شراب شیریں میں ملا کر نیم گرم کرلیں اور کان میں ڈالیں۔ کان میں ڈالنے کے لئے اون کے ٹکڑے میں جذب کر کے نچوڑیں۔ کان کے اندر جو چیز بھی ڈالیں نیم گرم ڈالیں، مریض جس قدر برداشت کرسکے اتنا اسے گرم کرلیں۔ پہلے تھوڑا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ مریض زیادہ گرم برداشت کرسکے تو قوت برداشت کی حد تک گرم کرلیں۔ مسکن درد روغنیات کے ذریعہ تکمید کرنی ہو تو انہیں نیم گرم کر کے کان میں بھر دیں اور ایک گھڑی کے لئے چھوڑ دیں، اس کے بعد خارج کردیں۔ اسی طرح بار بار کریں، اس کے بعد روغن سے بھر کر کے روئی ٹھوس دیں، ضرورت ہو تو یہی عمل دوبارہ کریں۔

کان کے اندر ریاح غلیظ بھر گئی ہوں تو روغن کے ہمراہ بعض قاطع اور کاسر ریاح دوائیں شامل کرلیں۔ کان کے اندر ریاح غلیظ ہیں یا کوئی لیسدار خلط غلیظ، اس کا پتہ شروع کا سبب پوچھ کر معلوم کریں۔ سابق میں مریض کو ٹھنڈک پہونچنے کی کہانی ملے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کان کے اندر ریاح غلیظ بھر گئی ہیں لیکن ثقل محسوس کرے۔ اور سابق میں غلیظ کھانے نہیں کھا تا رہا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ کان کے اندر سرد غلیظ اخلاط مجتمع ہوگئے ہیں۔ آدمی جب بھی غلیظ کھانے استعمال کرتا ہے اور

اسے ٹھنڈک لگ جاتی ہے تو چونکہ مادہ متحلل تحلیل نہیں ہوپاتا اس لئے درد ابھر آتا ہے۔ ایسی صورت میں معالجاتی دواؤں کے ساتھ بورق کے جھاگ، نطرون، روغن بادام، خربقین، کندش، بادام، زراوند، دار چینی، اور وہ تمام ادویات شامل کریں جو گردوں کے سدے کھولتی ہیں۔ اسی طرح ہر وہ دوا شامل کریں جو لطیف ہو اور سوزش نہ پیدا کرتی ہو، مثلاً بیخ قثاء الحمار، بیخ انگور سیاہ و سفید، بیخ کوف، غرض وہ تمام ادویات جن کے اندر صفراویت ہوتی ہے اور سوزش پیدا نہیں کرتیں۔ اس سے کان کا میل صاف ہو جائے گا، مسامات کھل جائیں گے۔ اخلاط غلیظ ٹوٹ جائیں گے اور سدے کھل جائیں گے۔

جس کان کے اندر تڑپ موجود ہو اس کا علاج طاقتور حرارت والی ادویات سے ہرگز نہ کریں۔ شدید تڑپ میں شیاف مامیثا اور سرکہ اور روغن گل استعمال کریں کیونکہ ورم گوش کیلئے یہ عمدہ ہیں۔

کان کے زخم تازہ ہوں تو مامیثا سرکہ میں پیس کر استعمال کرنے سے تنہا شافی ہے۔ شیاف وردی اور شیاف مامیثا بھی مفید ہیں۔ زیادہ پیپ آرہی ہو تو قرص اندرون کے ذریعہ علاج کریں۔ یہ ناکام ہو تو خبث الحدید کھٹے سرکے کے اندر چند دنوں تک دھوپ میں گھسیں اور پورے اعتماد کے ساتھ قطور کریں۔

نیم گرم، خوشبودار روغنیات، روغن ناردین اور مرہم باسلیقون کے ذریعہ تکمید کرنے سے درد گوش میں سکون ہوتا ہے۔ جہاں سوزش اور تڑپ بھی موجود ہو وہاں سفیدی بیضہ اور دودھ کے استعمال سے سکون ہوگا۔ قرص اندرون وغیرہ ایک بار شراب شیریں اور ایک بار سرکہ و پانی اور ایک بار فقط سرکہ کے ہمراہ حسب شدت درد استعمال کریں۔ درد سخت ہو تو سرکہ کے استعمال مناسب نہیں ہے۔

عمدہ دوا کا نسخہ :

تکلیف پہونچائے بغیر تحلیل کرتا ہے اور سرد دردوں میں مفید ہے۔

قنہ کو روغن سوسن میں حل کر کے نیم گرم قطور کریں۔ تڑپ کے وقت داخلی یا خارجی طور پر تکمید کریں۔ داخلی تکمید کا طریقہ اوپر گذر چکا ہے۔ دوا نیم گرم کان کے اندر داخل کے کر کے انڈیل دی جائے گی۔ ایسا کئی بار کریں۔

تکمید مرطوب کے مقابلہ میں خشک تکمید کان کے لئے بہتر ہے۔ یعنی گرم جاورس یا گرم مرغزی قطعہ نمدہ کے ذریعہ تکمید کریں، یہی خشک تکمید ہے۔ مرطوب تکمید یہ ہے کہ زیتون اور

سرکہ میں سداب جوش دیں اور ایک تسلے میں رکھ کر اوپر سے قیف لگادیں۔ قیف کی دم کان کے اندر رکھیں۔

برائے درد گوش ہمراہ سیلان پیپ:

پوست انار، شب، زعفران، افیون، جند بیدستر، مر، کندر، سرکہ اور شہد میں گوندہ کر استعمال کریں، مفید دوا ہے کیونکہ خشک کرتی ہے۔ درد کو بیحد تسکین دیتی ہے۔

کان کی پیپ کے لئے عمدہ دوا:

سبزی گلاب، پوست انار، قلقطار، زاج، مازو، توبال نحاس، ایک ایک جزء، مر، کندر، شب، قلقنت، نصف نصف جزء، سرکہ میں چند دن اس حد تک پیسیں کہ غبار کی صورت ہو جائیں، پھر قرص بنالیں اور سرکہ کے ہمراہ حل کر کے کان کے اندر قطور کریں۔

بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ کے لئے:

نفاخ ریاح اور ذکاوت سماعت کے صاف ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، نفاخ ریاح سبب ہو تو قاطع اور ملطف ادویات کے ذریعہ علاج کریں۔ ذکاوت حس وجہ ہو تو علامت یہ ہے کہ مریض طبعاً ذکی الحس ہوگا اور علاج قاطع اور ملطف ادویات کے ذریعہ کیا گیا ہوگا۔ ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو تھوڑی مخدر حس مثلاً بنج اور افیون کے ذریعہ علاج کریں، صحت ہوگی۔

بھنبھناہٹ کے لئے:

عصارۂ قثاء الحمار یا خربق سیاہ سرکہ میں جوش دے کر قطور کریں، یا روغن غار، روغن کراث یا روغن گل، یا زیتون جس میں شحم حنظل جوش دے دی گئی ہو، یا روغن بان، یا پیہ بط یا روغن بادام تلخ کا قطور کریں۔

کان کے قرحہ اور پیپ کے لئے:

شہد کے اندر ایک بتی تر کر کے اسے پھٹکری سے لت پت کرلیں اور کان کے اندر رکھیں۔ کسی پھونکنی کے ذریعہ پھٹکری یا مازو کان کے اندر پھونکیں۔

گراں گوشی کے لئے:

مزمن ہو جانے کی صورت میں بہرا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض ساذج اور شحم حنظل کان پر پھرائے، غرغرہ کرے، ہر تدبیر سے سر کو خشک رکھے۔ لطیف تدابیر اختیار کرے۔ کان کے اندر قاطع ادویہ کا قطور کرے، چلنے پھرنے میں نرمی اختیار کرے۔ سر کو خشک کرنے کے لئے یہ عمدہ تدبیر ہے۔ (جالینوس)

ایک قیف کے ذریعہ افسنتین:

برگ غار، زوفائے خشک کے جوشاندہ یا عصارہ قثاء الحمار کی تکمید کریں۔ اسے کان کے اندر چھوڑیں، یا خربق سیاہ کان کے اندر داخل کریں۔

کان سے خون کے بہنے میں باب نزف الدم اور باب جمود الدم کا مطالعہ کریں۔ سیلان خون کی بندش اس طرح ہو سکتی ہے کہ عصارہ........ سرکہ میں شامل کر کے کان کے اندر قطور کریں۔ اسے روکنے کے لئے مازو کو سرکہ میں جوش دے کر قطور کریں۔ مازو کو سرکہ میں پیس کر شیاف بنالیں اور اسے کان کے اندر پانچ دن رکھنے کے بعد نکال لیں۔

دیگر:

حرف ایک جزء، بورق چوتھائی جزء، دونوں کو انجیر کے چھلکے میں گوندہ کر لمبا شیاف استعمال کریں۔ ہر تیسرے دن ایک بار اسے نکالیں۔ اس سے کان کے اندر سے بہت سارا میل خارج ہوگا اور کان فوری طور پر خشک ہو جائے گا۔ کان کے سوراخ کے اندر شہد کو داخل کرنا مفید ہے۔ اس سے میل بھی دور ہو جائے گا اور سیلان خون بھی بند ہو جاءے گا۔ گراں گوشی میں متواتر مسہل، لطافت غذا، سر کو ڈھانکے رہنا۔ گرم پانی اور ماء العسل پینا مفید ہے۔

کان کے اندر مسلسل بلند آواز سے چیخا جائے اور روغن جس میں بیخ خشخاش جوش دے لیا گیا ہو یا عصارہ موی یا عصارہ قثاء الحمار کا قطور کریں۔

کان کے اندر پانی داخل ہونے کے لئے:

ماؤف جانب لنگڑے ہو کر چلیں، یا کسی نلکی سے پانی چوس کر کان کے اندر کوئی خوشبودار روغن چھوڑیں۔

کان کے اندر کنکر داخل ہونے کے لئے:

کان کے اندر صمغ بطم، یادبق وغیرہ میں سلائی لت پت کر کے داخل کریں، اور کنکر نکال لیں۔ نہ نکل سکے تو ناک اور منہ بند کر کے چھینک لائیں۔ اس سے کان پھیل جائیگا اور کنکر خارج ہو جائے گی، یہ تدبیر بار بار کریں۔ کنکر کان کے اندر رہ جائے گا تو ورم پیدا کر دے گی، یا پھر تشنج کا اندیشہ ہوگا۔ لہذا حتی الامکان کان کو ڈھیلا کرنے کی کوشش کریں۔

کیڑوں وغیرہ کے لئے:

کان میں عصارہ حنظل وقثاء الحمار یا سرکہ و بورق، یا عصارہ کبر، یا عصارہ فوتنج ٹپکائیں۔

کان کے میل کے لئے:

کان کے اندر بورق پھیلا دیں پھر اس پر سرکہ انڈیل کر رات بھر کان بند کر کے چھوڑ دیں۔ بعد ازاں دوسرے دن صبح کو حمام میں داخل کریں۔ یہی طریقہ چند رات استعمال کریں۔

ورم گوش کے لئے:

کان کے اندر عصارۂ بنج اور روغن گل ٹپکائیں۔

سنسناہٹ کے لئے:

کان میں پیہ بط ٹپکائیں، شراب میں انار شیریں جوش دے کر پیسیں اور ضماد رکھیں، بیحد مفید ہے۔ مسور پانی میں جوش دیں اور ضماد کریں، یا مر وارل سنگ، مسور، زعفران اور افیون سے کان کو لت پت کریں۔ عمدہ ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے کھانے سے رک جانا، اسہال شکم، اور سکون سے رہنا مفید ہے۔ دھوپ، حمام، حرکت، قے، اور چیخ و پکار سے پرہیز کریں۔

کان کی جڑ میں نکلنے والے پھوڑے:

ڈھیلے گوشت کے اندر جو روم ہوتے ہیں انہی کی مثال کان کے پھوڑے بھی ہوتے ہیں۔ لہذا مناسب نہیں ہے کہ دفع اور منع مواد کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ یہ علاج اصل میں آخری علاج کا ابتدائی نقطہ ہوتا ہے۔ جو پھوڑے خاص کر کان کی جڑ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا علاج تو ہم دفع اور منع مواد کے برعکس جاذب ادویات کے ذریعہ جذب کر کے کرتے ہیں۔ اگر ان ادویات سے خاطر خواہ

فائدہ نہیں ہوتا تو بچنے لگاتے ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ ہماری توجہ خلط موذی کو جسم کے اندرونی حصہ سے بیرونی حصہ کی جانب جذب کرنے پر مبذول ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ بیماری سر کے اندر یا بخاروں کی شکل میں ہوتی ہے۔

ان دونوں حالتوں کے اندر طبیعت جس خلط کو دفع کرتی ہے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جسم کے بیرونی حصہ کی جانب دفع کرنے پر طبیعت کی مدد کریں تاکہ اس خلط کو وہ دماغ سے خارج کردے اور بخار کو توڑ دے۔ پھوڑا اگر نفسہ طاقتور ہو تو جذب کرنے کے ذریعہ مدد نہ کریں بلکہ اس وقت اسے طبیعت کے حوالے کردیں۔ وجہ یہ ہے کہ پھوڑے کے اندر مادہ کا کھینچاؤ جب طاقتور ہوتا ہے اور ایسی صورت میں پچنہ یا کوئی جاذب دواء استعمال کی جاتی ہے تو مریض کو چوٹ پڑنے سے مقام ماؤف پر کثرت سیلان کی وجہ سے بیحد سخت درد ہونے لگتا ہے، بخار تیز ہوتا ہے اور طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت کے اندر مرخی ادویات کے ذریعہ درد کو سکون پہونچانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان دواؤں کی معتدل حرارت اور رطوبت سے درد میں تسکین ہوتی ہے، اخلاط کے اندر نفخ پیدا ہوتا ہے۔ اور پیپ اکٹھا ہونے لگتی ہے۔ پیپ جمع ہو جائے تو آپریشن کر کے مواد خارج کردیں۔ بشرطیکہ پیپ کا اجتماع زیادہ ہو جائے۔ ورنہ لطیف اور جاذب ادویات کے ذریعہ پیپ کو تحلیل کریں، ان دواؤں کو پھوڑے پر رہنے دیں روزانہ دوبار دواؤں کو استعمال کریں، تکمید کریں اور بار بار انہیں استعمال کریں حتی کہ "باب تحلیل المدہ" کے مطابق پیپ تحلیل ہو جائے۔ اسکے بعد اس باب کے اندر بیان کردہ صورت کے مطابق ملین ادویات استعمال کریں۔ پھوڑے اگر طاقتور نہ ہوں، ان کے ہمراہ شدید درد نہ ہو تو علاج آسان ہوتا ہے، پیپ بنانے میں جلدی نہ کریں، نہ شدت کا درد پیدا کریں بلکہ نلج کے ذریعہ تکمید کردینا اور زیادہ گرم اور زیادہ محلل ضمادوں کو استعمال کرنا اس موقعہ پر کافی ہے۔

پھوڑا کان کی جڑ میں ہو اور ابتداً شدید درد سے ہوئی ہو تو مسکن درد ضمادوں اور خالص پانی کے ذریعہ جس کے اندر تھوڑا نمک شامل کرلیا گیا ہو، مسلسل تکمید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس ورم کی کچھ مخصوص اور محلل دوائیں ہوتی ہیں۔ انہیں باب الخنازیر میں تلاش کریں۔ یہاں صرف فوجیلا کا قانون چلتا ہے۔ کچھ پھوڑے ایسے ہوتے ہیں جو بڑے ہونے اور شدت کی تڑپ رکھنے کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوتے۔ اس لئے جلد از جلد ان کے اندر مواد پیدا کرنے کی کوشش کریں، مگر ورم تھوڑا ہو تو مواد پیدا نہ کریں۔ مرہم واخلیون، مایشا اور مر کے مرہم اس کا شافی علاج ہیں۔ (ابولوعلس)

کان کی جڑ میں جو پھوڑے ہوتے ہیں ان میں دیکھنا یہ چاہئے کہ پھوڑا اس قدر بڑا ہے، کتنی تڑپ ہے اور جسم کی حالت کیا ہے۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت ہو، تڑپ زیادہ اور پھوڑا بڑا ہو تو مسکن درد

ادویات دیں اور طبیعت کو اپنا کام کرنے دیں۔ سر کے اندر کوئی خراب بیماری، یا بخار ہو، اور دیکھیں کہ دفع مادہ کی حالت کمزور ہے تو جاذب ادویات اور پچھنوں کے ذریعہ طبیعت کی مدد کریں۔ ابتدائی حالت میں یہی عمل کرنا مناسب ہے، پھوڑا نکل آئے اور اپنے منتہا کو پہونچ جائے تو دیکھیں کہ اگر پیپ بنے بغیر پھوڑا تحلیل ہو سکتا ہے تو داخلیون وغیرہ کے ذریعہ تحلیل کر دیں۔ داخلیون سے بھی زیادہ طاقتور دوائیں مثلاً زفت، خاکستر کرنب، یافورہ اور پرانی چربی استعمال کی جاسکتی ہے۔ تحلیل نہ ہو تو منضج ضمادوں کے ذریعہ نضج پیدا کریں۔ اگر شروع ہی سے نضج ہو رہا ہو تو اس کے لئے مدد پہونچائیں۔ پھر تھوڑے ورم کی وجہ سے پیپ بن رہی ہو تو ادویات کے ذریعہ اسے تحلیل کریں ورنہ آپریشن کر کے علاج کریں۔

(مؤلف)

کان کے اندر بڑے اور گرم پھوڑے پیدا ہو جائیں اور ان کی وجہ سے ایسا شدید بخار ہو جائے جس سے ذہن فاسد ہو جائے تو بوڑھوں کے مقابلہ میں بچے زیادہ ہلاک ہو جاتے ہیں، کیونکہ بوڑھوں کے اندر بخار زیادہ نرم، اور فساد ذہن کم ہوتا ہے لہذا وہ اس حد تک باقی رہتے ہیں کہ پیپ بن جائے چنانچہ بچ جاتے ہیں۔ باقی نوجوانوں میں چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کا فساد ذہن اور درد بڑھا ہوا ہوتا ہے اس لئے وہ پیپ پڑنے سے پہلے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کان کے گرم درد جو مسلسل طاقتور بخار کے ساتھ ہوں ردی علامت ہوتے ہیں۔ مریض کی عقل فاسد اور وہ ہلاک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (جالینوس)

اس درد سے مراد وہ درد ہے جو کان کے پردہ میں لاحق ہو کیونکہ کان کی کریوں کے اندر جو درد ہوتا ہے وہ اس قدر خطرناک نہیں ہوتا۔ کان کا پردہ چونکہ دماغ سے قریب ہوتا۔ اس لئے مذکورہ قسم کا درد تیزی سے پید ہوتا ہے اور تکلیف مادہ اچانک جب دماغ تک پہونچتا ہے تو اچانک سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ لہذا ہلاکت کی تمام علامات نگاہ میں رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

نوجوان اس بیماری میں کبھی ساتویں دن ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ بوڑھے اس کے مقابلہ میں کم متاثر ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اندر بخار زیادہ نرم اور فساد عقل کم ہوتا ہے۔ یہ حالت ان کے کانوں تک پہونچ کر پیپ پیدا کر دیتی ہے۔ تاہم ان عمروں کے اندر مرض کے مہلک حملے ہوا کرتے ہیں۔ نوجوان تو پیپ پڑنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں مگر کوئی حالت ایسی پیدا ہو جائے جس میں ان کے کانوں کے اندر پیپ پڑ جائے تو محفوظ رہتے ہیں بشرطیکہ دیگر عمدہ علامات بھی موجود ہوں۔

(جالینوس)

کان کے پکچل جانے میں مفید دوائیں:

مر، صبر، کندر، سفیدہ رصاص، خارج سے طلاء کریں، چوٹ سخت ہو اندر ورم ہو جائے اور درد پیدا ہو جائے تو کان کے اندر پیہ ابط اور گھی ٹپکائیں۔ خون جاری ہو جائے تو عصارہ کراث اور باد روج کا قطور کریں۔ (جالینوس)

کان کے زخم میں ایسی دواؤں کی ضرورت ہوا کرتی ہے جو دماغ سے قربت کے باوجود نہایت تیزی سے خشکی پیدا کرنے والی ہوں۔ (جالینوس)

کان کے سے بہت زیادہ پیپ آنے پر ہمارے یہاں "مائین" کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کان کے اندر بری طرح روئی ٹھونس دیتے ہیں اور مریض کو ماؤف جانب سونے نہیں دیتے۔ اس طرح وہ مادہ کو روک دینا چاہتے ہیں۔ دو یا تین دن مادہ رکا رہتا ہے، تو کان کی جڑ میں پھوڑا نکل آتا ہے، اسے وہ پکا کر آپریشن کر دیتے ہیں، چنانچہ مریض صحتیاب ہو جاتا ہے۔

کان سے پیپ کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

کان کے شدید درد میں ہم پستان سیہ نچوڑ کر دودھ ڈالتے ہیں تاکہ معتدل حرارت کی وجہ سے درد میں سکون اور اس کا تغذیہ ہو جائے۔ یہ مفید ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس جگہ درد شدید کے موقعہ پر کان کے اوپر پچھنہ لگانا غلط ہے۔ یہ غلطی گفتگو کے باہم مل جانے کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ اس کا یہاں کوئی سوال نہیں ہے۔ چاہیں تو اس مقام کا مطالعہ کر لیں تاکہ روشنی میں آجائیں۔ (مؤلف)

درد گوش بھیگنے اور سدہ پڑنے سے ہو تو کان کے اندر عرق افسنتین تر یا خشک ٹپکائیں یا عرق پوست مولی کا قطور کریں۔ بہراپن کھولنے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

برگ حنظل کوٹ کر اس کا نیم گرم پانی کان میں ٹپکائیں، یا مراروں کے شیاف کا قطور کریں۔

برسام کے بعد بہراپن ہوا ہو تو آرد جو، ناخونہ، بابونہ، اور روغن حل نیم گرم سے خبیصہ تیار کر کے استعمال کریں۔ یہ اعصاب کو نرم کرتا ہے اور سماعت کو کھول دیتا ہے۔ (یہودی)

ملنیات کا ضماد استعمال کرنا چاہئے کیونکہ صورت حال کان کی جانب آنے والے عصبہ میں خشکی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مذکورہ بیماری میں نطول بھی انشاءاللہ مفید ہوگا۔ (یہودی)

کان کے زخموں کے لئے عمدہ دوا:

انزروت، دم الاخوین، پوست کندر، شیاف مامیثا، مر، کف دریا، بورہ ارمنی، کان کے اندر سرکہ انڈیل کر بار بار دھوئیں، پھر ایک بتی داخل کر کے داخل صاف کر لیں۔ بعد ازاں مذکورہ دوا شہد کے اندر لت پت کر کے کان کے اندر نیم گرم رکھیں، صبح و شام۔ اس سے فاسد چیز کا ازالہ ہو گا اور مریض کو صحت ہو جائے گی۔

کان کے اندر خون جمنے کے لئے:

عصارۂ کراث اور سرکہ کا قطور کریں یا سرکہ کے ہمراہ انفحہ خرگوش کان کے اندر ٹپکائیں۔ (اہرن)

محللات دم ادویہ خون کے باب میں تلاش کریں۔ (مؤلف)

جس کان کے اندر کثرت سے پیپ پڑ گئی ہو اس میں زاج (پھٹکری) پھونک کر چھوڑیں۔

کیڑوں کے لئے:

عصارۂ پیاز، عصارۂ افسنتین اور عصارۂ کراث نبطی ٹپکائیں۔ افسنتین تر نہ ملے تو اس کا جوشاندہ استعمال کریں۔

بہرے پن اور گراں گوشی کے لئے:

عصارۂ برگ حنظل، یا عصارۂ جند بید ستر اور روغن غار ٹپکائیں۔ دونوں غلیظ سرددرد کے اندر مفید ہیں۔ (اہرن)

درد گوش کے لئے نہایت عمدہ دوا:

پیہ اوز، افیون، زعفران، چربی کو پگھلا کر اور صاف کر کے سب دواؤں کو یکجا کریں، چربی کا حصہ زیادہ رکھیں۔

گرم امراض کے بعد عارض ہونے والی گراں گوشی کے لئے:

گرم سرکہ ہمراہ عصارۂ افسنتین ٹپکائیں۔ کان کے اندر پانی داخل ہو جانے پر کھانسی پیدا کریں۔ اس سے پانی کان سے نکل جائے گا۔ (طبری)

بہرے پن کے ساتھ دیگر حواس کے اندر فساد بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری دماغ کے اندر رہے۔ برعکس ازیں بیماری صرف کان کے عصبہ میں ہو گی صورت حال یہ ہے کہ آفت نالی کے اندر نہ ہو اور گراں گوشی لاحق ہو جائے تو پچھلی تدبیر اور علامات پر نظر کریں۔ دموی امتلاء کی کیفیت ہو تو فصد کھولیں، اور لطافت تدبیر سے کام لیں، سنسناہٹ اور ثقل ہے مگر نہ حدت ہو نہ پسینہ آئے، تو سر سے بلغم خارج کرنے والا مسہل دیں۔ اس کے بعد تیز غرغرے اور عطوس استعمال کریں اور سر پر خشخاش کے ساتھ جوش دیے ہوئے عرق مثلاً برہنی سف، عرق مرزنجوش و برگ غار و بابونہ وغیرہ انڈیلیں۔ قیف کے ذریعہ ان کا بھپارہ دیں اور گرم روغنیات استعمال کریں، اس سے خلطی فضلے تحلیل اور کان خشک ہو جاتا ہے۔ مذکورہ دوائیں اور روغنیات کان کے اندر رکھیں۔ گراں گوشی ہو مگر نہ ثقل ہو نہ امتلائی کیفیت، تو اسکی وجہ سدہ ہو گا۔ مریض کو لطیف اشیاء کے جوشاندہ کا بھپار دیں، کان کے اندر افسنتین وغیرہ تلخ اشیاء ٹپکائیں، اس سے سدہ کھل جائے گا۔ لطیف اشیاء میں شونیز، مولی، عصارہ حنظل تر، سدہ اور اخلاط غلیظہ سے پیدا شدہ بہرے پن اور جند بید ستر اور روغن غار برودت، اور اعصاب کے سن ہو جانے سے پیدا شدہ بہرے پن کے لئے عمدہ ہیں۔ یا پھر اس کے لئے درندوں کے مرارے، لطیف گرم روغن کے ہمراہ استعمال کریں، ریاح سے پیدا شدہ درد میں جس کی علامت یہ ہے کہ ثقل کے بغیر تناؤ ہو گا، لطیف جڑی بوٹیوں کا بھپارہ لینا مفید ہے۔

حرارت کے ساتھ درد ہو تو اس میں فصد اور جوشاندوں کے ذریعہ مسہل استعمال کریں۔ کان کے اندر ایسی دوائیں ٹپکائیں جو مقوی، مسکن اور برودت پیدا کرنے والی ہوں۔ درد کسی قرحہ کی وجہ سے اٹھ رہا ہو تو تخم بنج یا افیون، پیہ ابط کے ہمراہ پیس کر سفیدۂ رصاص کے ساتھ کان کے اندر رکھیں۔ یا عنب الثعلب، سفیدئ بیضہ مرغ اور روغن گل میں بتی لت پت کر کے کان کے اندر رکھیں۔

یہی طریقہ ورم حار اور گرم درد کے اندر بھی استعمال کریں۔ قرحہ کے درد میں سکون ہو جائے تو پھر ایسی ادویات استعمال کریں، جو طاقتور خشکی پیدا کرنے اور پیپ کا تنقیہ کر دینے والی ہوں، مثلاً زاج، خبث الحدید، وغیرہ۔ درد جب تک شدت کا ہو یہ دوائیں نہ دیں۔ مزمن درد جس میں حرارت نہ ہو اس کا علاج گرم لطیف ادویات سے کریں۔ کسی شخص کے کان سے خون نکل آئے پھر گراں گوشی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو غالباً یہ پیپ کی وجہ سے ہو گا جو کان کے پردہ میں جم گئی ہو۔ جمے ہوئے خون کو جو دوائیں تحلیل کر دیتی ہیں وہ دوائیں استعمال کریں، کان کی رطوبت اور پیپ میں سرکہ، مر، برگ آس کا جوشاندہ، شبت وغیرہ خشکی پیدا کرنے والی ادویات مفید ہوتی ہیں۔

کان کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے:

افسنتین، حنظل، مرارے، عصارۂ کبر، سقمونیا، سرکہ، عصارۂ مولی، قطران، عصارۂ سداب، فوتنج، استعمال کرتے ہیں۔ کان کے میل کے لئے بورہ و سرکہ اور کنکری و دیگر اشیاء جو کان کے اندر داخل ہو جائیں کے لئے چھینک لانا مفید ہے۔ (اھرن)

کان کے اندر روغن ڈال کر ایک رات اسی طرح رہیں پھر حمام میں داخل ہوں، گرم پانی کی تکمید کریں حتی کہ مقام ماؤف سرخ ہو جائے، پھر اچھی طرح اس جگہ کو نرم کریں، پھر زوردار چھینک لائیں، اس سے آفت زدہ مقام کشادہ ہو جائے گا اور کنکر وغیرہ انشاء اللہ نکل جائے گی۔ (مؤلف)

درد کا سبب کیا ہے؟ اس سے سابقہ غذائی تدبیر، عمر، زمانہ، اور مزاج سے معلوم کریں۔ گرم درد غیر مادی کے ساتھ تناؤ ہو گا نہ ثقل ہو گا، نہ امتلائی کیفیت پیدا کرنے والی سابقہ کوئی غذائی تدبیر ہو گی۔ اس میں حرارت اور سرخی ہو گی۔ اس حالت میں دودھ کا قطور کریں، عنب الثعلب، روغن گل اور خلاف کان کے اندر ٹپکائیں۔ سرد دردوں میں روغن سداب کا قطور کریں، درد کے ساتھ ثقل اور امتلائی کیفیت بھی ہو تو استفراغ کر دینے کے بعد علاج کریں۔ تناؤ بغیر ثقل کے ہو، تو ایسی دوائیں استعمال کریں جو ریاح کو تحلیل کر دیں، مثلاً صعتر حاشا، نمام اور مرزنجوش کا جوشاندہ۔ یہی جوشاندہ کان میں ٹپکائیں بھی۔

ایک مفید علاج:

کان گرم پانی سے بھر کر پچھنا رکھیں، کان کے اندر ثقل، تناؤ، تڑپ اور حرارت ہو تو فلغمونی حالت ہو گی، لہذا پہلے فصد کھولیں، اس کے بعد مسکن درد، نیم گرم روغنیات کان کے اندر ڈالیں۔ روغنیات کے اندر روغن گل، پیہ بط یا لومڑی کی چربی ہونی چاہئے۔ ضرورت ہو تو مخدر شئے بھی استعمال کریں۔ کیونکہ ورم حار میں شدت کی تڑپ ہوتی ہے، جو دماغ سے قریب ہونے کے باعث بیحد خطرناک ہوتی ہے، جسمانی استفراغ کے بعد روغن نیم گرم کے ذریعہ مسلسل تکمید کریں، کان کے اندر اسے انڈیلیں پھر باہر خارج کریں۔ اس سے درد میں سکون ہو گا۔ سکون نہ ہو تو مخدرات استعمال کریں۔ ورم حار کے ساتھ قرحہ بھی ہو تو رسوت اور افیون پیس کر اسے شہد اور اون کی بتی کے ہمراہ کان کے اندر داخل کریں۔ قرحہ کے ساتھ شدت کی تڑپ ہو تب ہی یہ دوا استعمال کریں۔ تازہ زخموں کے لئے شیاف مامیثا کافی ہے۔ مزمن زخموں کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ قطران شہد

میں ملا کر کان کے اندر داخل کریں اس سے اچھی طرح صفائی ہو جائے گی۔

کان کے اندر جو بھنبھناہٹ بخاروں میں پیدا ہوتی ہے اس کا علاج نہ کریں، کیونکہ بخار اترتے ہی اس میں سکون ہو جائے گا۔ بخار کے بعد بھی باقی رہے، یا بخار آئے بغیر پیدا ہو گئی ہو تو آب نیم گرم سے کان کی تکمید کریں جس کے اندر افسنتین جوش دی گئی ہو۔ سرکہ، روغن گل، یا عصارۂ مولی ہمراہ روغن گل، یا خربق کا جو شاندہ ہمراہ سرکہ کان میں ڈالیں۔ کیفیت مزمن ہو اور لیس دار خلط غلیظ کی پیداوار ہو تو اسکی علامات یہ ہو گی کہ زیادہ تیز نہ ہو گی، اس میں سرکہ، نظرون اور شہد استعمال کریں۔

عمدہ نسخہ:

خربق سفید ۳، زعفران ۳، جند بید ستر ۳، نظرون ۱۰، سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

شدید بھنبھناہٹ کے لئے:

جند بید ستر اور شوکران، سرکہ میں پیس کر کان میں ٹپکائیں۔ (مؤلف)

سماعت میں دشواری کا ہونا اور بہراپن:

پیدائشی اور مزمن مریض صحتیاب نہیں ہوتے، تیز بیماروں کی وجہ سے پیدا ہونیوالی کیفیت خود بخود تیز مسہل دینے سے رفع ہو جاتی ہے۔ کچی خلط غلیظ سے پیدا شدہ صورت حال کا علاج فصد، اسہال، غرغروں اور سعوط ہے۔ پرہیز کریں، کان کے اوپر عرق سداب، مرارے، خربق، قنہ، جند بیدستر، وغیرہ انڈیلیں۔

کان کے کھلنے اور پھٹنے کے لئے باب الرض کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

بقراط نے کوئی علاج نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ نوجوان مر، صبر، کندر اور قاقیا ہم وزن لے کر سرکہ، یا سفیدیٔ بیضہ میں لت پت کر کے، یا روئی کا لب شہد کے اندر گوندہ کر ضماد کریں، ورم حار عارض ہو تو کوفتہ تل کا ضماد رکھیں۔ کان کی نالی کے اندر روغن میں تر کر کے اون کی بتی رکھیں، نہایت ضروری ہو تو کان کو ہلکے طور پر بند کریں۔

کان کی جڑ میں جو پھوڑے پیدا ہوتے ہیں ان کیلئے باب الخنازیر کا بھی مطالعہ کریں۔ (بولس)

تیز امراض کے اندر بحران کی وجہ سے پھوڑا نکل آیا ہو تو اسے روکیں نہیں بلکہ پچھنے لگا کر اور ادویات جاذبہ دے کر اور مسلسل تکمید کے ذریعہ اس کا ازالہ کریں۔ کیونکہ یہ اندر کی جانب مائل ہو گیا تو بالخصوص جبکہ اس کا کوئی تیز سرانہ ہو، نہایت خراب اور ردی ہو گا۔ یہ نہایت سختی سے دفع کرے گا۔ پیپ خارج کرنے والی ادویات کا استعمال اس حالت میں کافی ہے۔ سرخی اور سر میں ورم کی عدم موجودگی میں فصد کھولیں اور ورم حار کا علاج کریں، پیپ پڑ گئی ہو تو لہسن سے تیار کردہ دوا کے ذریعہ اسے تحلیل کریں۔

بیماری ہلکی ہو تو تنہا نمک کی تکمید سے تحلیل ہو جائیگی۔ یا اس پر اقحوان سے تیار کردہ دوا رکھیں۔ کیونکہ اس دوا سے پیپ کا ازالہ درد کے بغیر ہو جائے گا۔ کان کی جڑ میں پیدا ہونے والا پھوڑا مزمن ہو جائے تو خاکستر صدف، چربی اور شہد میں گوندہ کر، یا دریا کے پانی میں انجیر جوش دے کر یا فراسیون اور نمک اس پر رکھیں۔ تحلیل ہو جائے گا۔ اشق یا مقل، لبنی (میعہ) رہبان، زفت، بیل کی چربی، اونٹ کا مغز وغیرہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے سلسلہ میں باب تحلیل الاورام کا مطالعہ کریں۔

درد کے بغیر کان کا بند ہونا:

مریض ایسا محسوس کرے جیسے کان کو رؤئی سے بند کر دیا گیا ہو۔ عصارہ سلق اور مرارہ ثور کان میں داخل کریں یا روغن سوسن رکھیں۔ (جالینوس)

یا روغن مرزنجوش میں روئی تر کر کے رکھیں۔ (مؤلف)

کان کے پردہ میں جو ورم ہوتا ہے وہ ردی ہوتا ہے اس کے ساتھ بخار اور عقل کا فساد لاحق ہو جاتا ہے۔ نوجوان تیزی سے ہلاک ہوتے ہیں، بوڑھوں میں چونکہ بخار نہیں ہوتا اس لئے ان میں پیپ پڑتی ہے، جس کی وجہ سے وہ بچ جاتے ہیں۔ کبھی پیپ پڑنے کے باوجود وہ ہلاک ہو جاتے ہیں، کیونکہ پیپ کا سیلان دماغ کی جانب ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں کا علاج اس طرح کریں کہ روغن گل سرکہ شراب میں ملا کر نیم گرم تھوڑا کان کے اندر ڈالیں، اس کے بعد کان میں کبھی پوست کدو ہمراہ روغن گل بھی ٹپکاتے رہیں۔ ضرورت ہو تو افیون اور شیر زن بھی شامل کر لیں۔

فصد ایسی حالت میں بیحد مفید ہے، مسہل لینا، کم کھانا، اور پانی پینا بھی مفید ہے۔ (مؤلف)

لبان شراب میں حل کر کے ٹپکائیں اس سے مردار گوشت کا ازالہ ہو گا اور زندہ گوشت اگ آئے گا۔ (جالینوس)

انزروت اور شہد کا استعمال صحیح معنوں میں مؤثر ہو گا۔ الغرض ضرورت یہاں یہ ہے کہ پیپ پڑنے سے روکا جائے۔ (مؤلف)

یہ دوائیں ممکن ہوں تو نلکی کے ذریعہ بخارات پہونچا کر کان کی تکمید کریں، نیم گرم روغن اور مرہم باسیلقون استعمال کریں۔ کھل جانے پر پیپ کا سیلان ہو گا اسے پانی سے دھو کر صاف کریں، پھر زوردار خشکی پیدا کرنے والی دوا کے ذریعہ تیزی سے اسے مندمل کریں۔ (جالینوس)

زرنیخ سرخ شہد میں اچھی طرح پیس کر اس میں ایک بتی داخل کریں اور اسے کان کے اندر رکھیں، یہ نہایت مفید اور مؤثر دوا ہے۔ صاف کر کے زخموں کو خشک کر دیتی ہے اور مریض کو تکلیف نہیں پہونچاتی۔ اعتماد کے ساتھ اسے معمول بنائیں۔ مجرب ہے۔ (مؤلف)

کان پر چوٹ لگنے کے لئے باب الضربہ کا مطالعہ کریں۔ مر، دقاق کندر پر بھروسہ کریں، ان سے کان کو لت پت کریں، کان کو سختی سے نہیں نرمی سے بند کریں۔ کیونکہ دوا جاذب ہوتی ہے۔ (جالینوس)

برودت اور ریاح سے کان کے اندر جو درد اٹھتا ہے اس کے لئے کان میں روغن خردل ٹپکائیں،

جس کے اندر حلتیت، زنجبیل اور سفر جل ہندی جوش دی گئی ہو۔ عجیب الاثر ہے (شرک)

گراں گوشی کے لئے:

صبر، جند بید ستر، شحم حنظل، فرفیون، گائے کے پت میں گوندہ کر شیاف بنالیں، بوقت ضرورت گھس کر کان کے اندر ٹپکائیں، انشاء اللہ مفید ہو گی۔ (طبیب نامعلوم)

بہرے پن کے لئے بیحد مفید:

عمدہ سے عمدہ کافور لے کر اچھی طرح پیس لیں اور اس کا فتیلہ بنا کر کان کے اندر داخل کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (طبیب نامعلوم)

کبابہ اور قاقلہ مجرب ہے۔ (مؤلف)

بہرے پن کے لئے:

مولی اور نمک کوٹ کر یا بکری کا مرارہ کان میں ٹپکائیں، اللہ کے حکم سے یہ عمدہ ثابت ہوں گی۔ خردل کا روغن نکال کر کان میں ٹپکائیں، روئی کا ایک ٹکڑا اس میں لت پت کر کے کان میں ٹھوس دیں۔ اور رات میں اس کان کے بل سوئیں۔ بہرے پن کے لئے مفیدہ ہے۔ یا روغن بادام کو ہی ٹپکائیں۔

درد گوش کے لئے بیحد عجیب نسخہ:

کچا گلاب لے کر اس پر تیز سرکہ ڈالیں اور چند بار جوش دے کر چھوڑ دیں حتی کہ نیم گرم ہو جائے۔ اس کے چند قطرے کان میں ٹپکائیں۔ درد میں سکون ہو گا، تڑپ کے لئے بھی مفید ہے۔ (طبیب نامعلوم)

کان کے تمام دردوں کے لئے موافق علاج:

اسہال اور خاص کر غلیظ چیزوں سے شکم پر کرنا ترک کر دیں، کھانے میں لطیف اور سریع الہضم استعمال کریں۔ شکم ہمیشہ نرم رکھیں۔ ٹھنڈک اور ہوا کان کے اندر نہ جانے دیں، بچنے کے لئے کان پر کوئی حفاظتی شئے رکھیں۔ ٹھنڈک پہونچ جائے تو کبھی کبھی تکمید کریں۔

گراں گوشی کے لئے:

تنقیہ کے بعد عصارہ کراث، گائے کا مرارہ، یا شحم حنظل کا جوشاندہ کان کے اندر ٹپکائیں۔ کان کے اندر خربق سیاہ ہمراہ سرکہ کا یا خردل، بورہ اور انجیر کا فتیلہ رکھیں اور تین دن تک باقی رکھیں۔ بعد ازاں کان میں تیزی سے چیخیں، مسلسل چیخ، ٹوٹنے نہ پائے۔ اس کے بعد کسی نلکی سے کان میں نہایت تیزی سے پھونکیں حتی کہ دونوں کان سوج جائیں۔ یا حب جند بید ستر، یا حب غار کو سرکہ میں گوندہ لیں اور رگڑیں۔ روغن بادام تلخ کو ہی کا قطور کریں، صحت ہوگی۔ یا کان کے انداس کی رفتار کے مطابق نلکی ڈالیں، اور کئی بار شدت سے چوسیں۔ سخت بہرے پن کے لئے مفید ہے۔ (شمعون)

بہرے پن میں پرانا روغن کاوی مفید ہے۔ بکری کا مرارہ ہمراہ روغن گل اور خردل کا فتیلہ بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بھنبھناہٹ، سنسناہٹ، اور گرانی گوش کے لئے اللہ تعالی نے سب سے مفید دوافوتنج مغسول کی دوا پیدا کی ہے جس کا نسخہ باب حفظ الصحۃ میں بیان کیا گیا ہے کان میں ٹپکائیں بشر طیکہ حرارت اور ورم حارنہ ہو۔ ورنہ اس دوا سے حرارت اور ورم بڑھ جائے گا۔ (فیلغریوس)

روغن گل ہمراہ سرکہ سنسناہٹ، ریاح غلیظہ اور سر درد میں جند بید ستر، فلفل، فرفیون اور شونیز مفید ہے اس کی مسور کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی روغن رازتی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

گراں گوشی کے لئے حیرت انگیز مفید دوا:

تل، خردل، ہم وزن، لے کر تیل نکال لیں اور کان کے اندر ٹپکائیں اور ہمیشہ بند رکھیں، سر کے بری طرح بھیگ جانے سے جو بہرا پن پیدا ہوتا ہے اس کے لئے سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ سر کو مونڈنے کے بعد اس پر خردل کا ضماد رکھیں۔ (طبیب نامعلوم)

افسنتین کا جوشاندہ یا عصارۂ مولی یا سرکہ و روغن گل کا قطور کان کی بھنبھناہٹ میں مفید ہے۔ کیفیت مزمن ہو جائے تو آب قشاء الحمار ٹپکائیں، یا خردل اور انجیر کا فتیلہ بنا کر کان کے اندر رکھ دیں، اس سے کان خشک ہوگا۔

کان کے اندر پتھر یا گٹھلی پڑنے نہ دیں۔ اس سے ورم، درد، پھر تشنج اور موت واقع ہو سکتی ہے کسی لیس دار چیز سے انہیں نکال لیں۔ نہ نکل سکے تو چھینک لا کر اور سانس کو روک کر نکالیں۔

پھر بھی نہ نکل سکیں تو کان کے اندر نیم گرم روغن ڈال دیں۔ پھر حمام میں داخل کر کے چھینک لائیں۔ (ابن طلاؤس)

درد گوش گرم کے لئے قطور کا عمدہ اور مجرب نسخہ:

روغن گل ایک جزء، سرکہ شراب یک جزء، اس قدر جوش دیں کہ سرکہ جل جائے۔ اسے کان کے اندر ٹپکائیں۔

کان کی پھنسیوں کو پکانے کے لئے قطور کا نسخہ:

انجیر اور گندم کا جوشاندہ کان کے اندر ٹپکا کر بھر دیں۔ پھر اس میں بتی رکھ دیں، تیزی سے پھنسیاں پک جائیں گی۔ (ساھر)

ان پھنسیوں کا وہی حال ہوتا ہے جو پھوڑوں کا ہوتا ہے تسکین پہونچا کر پیپ پیدا کرنا چاہیں اور تسکین نہ ہو سکے اور تڑپ تیز ہو جائے تو مفتح دوا استعمال کریں۔ (مؤلف)

سر د ریاح اور ٹھنڈے پانے سے حمام کرنے کے نتیجہ میں درد گوش لاحق ہوتا ہے۔ گراں گوشی کے لئے شحم حنظل اور ایارج کا مسہل دیں، خردل کا مسلسل غرغرہ کرائیں، پھر کسی نلکی کے ذریعہ افسنتین یا برگ غار کے جوشاندہ سے تکمید کریں۔ اس کے بعد خربق سیاہ سرکہ میں ابال کر کان کے اندر ٹپکائیں۔ (فیلغریوس)

گراں گوشی کے لئے بکری کا مرارہ، اور اس کا پیشاب اور بھنبھناہٹ کے لئے عصارۂ افسنتین یا عصارۂ مولی گرم کان کے اندر ٹپکائیں۔ (عبدوس)

دوائے مفید:

گلنار کا قطور کریں۔ آب کدو اور روغن گل عجیب الاثر ہیں۔ (ابن ماسویہ)

بھنبھناہٹ کے لئے دوائے مفید:

روغن سوسن، تھوڑا آب سداب، یا روغن بادام تلخ اور سرکہ شراب ٹپکائیں............ درد گوش اور بھنبھناہٹ کا مریض عشاء کے کھانے اور غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے اندر پھنسی کے ہمراہ حرارت، سوزش اور شدید تڑپ ہوتی ہے۔ شروع میں علاج یہ ہے کہ فصد کھولیں، دودھ، روغن گل، آب کدو وغیرہ استعمال کریں۔ سکون نہ ہو اور پکانا چاہیں تو کان کے

اندر انجیر اور تخم مرو کا جوشاندہ اتنا ٹپکائیں کہ پک جائے۔ ٹوٹنے کے بعد سرکہ شراب، مردار سنگ، سفیدہ، روغن گل، انزروت اور دم الاخوین کا مرہم استعمال کریں، مزمن ہو جائے تو وہ دوائیں استعمال کریں، جن میں عروق ہوں؟ زیادہ مزمن ہو جائیں تو زرنیخ زرد بھی شامل کریں۔ (ابن ماسویہ)

مردار سنگ، سرکہ اور روغن گل میں پیس لیں حتی کہ پھول جائے، بعد ازاں اس پر سلیقون، انزروت، عروق اور زرنیخ ڈال دیں، کان کی پیپ کا علاج اسکے ذریعہ حیرت انگیز ہوتا ہے۔ مرہم باسلیقون کا فتیلہ کان کے اندر رکھنے سے ورم پختہ ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ اس کے اندر مردار سنگ جیسا اسرنج، دم الاخوین ایک جزء، انزروت ۲ جزء، عروق نصف جز، زرنیخ چوتھائی جز، اور ادویہ موجودہ پڑتی ہیں۔

درد گوش ریاح باردہ، ٹھنڈک، حمام سے نکلنے کے بعد، ورم، ریاح غلیظہ یا کان کے اندر خراب چیزوں کے داخل ہونے سے لاحق ہوتا ہے، حرارت کا پتہ چہرہ کی سرخی، اور مقدم غذائی تدبیر سے چلے گا۔ کسی چیز کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے درد پیدا ہو تو کان کے اندر روغن گرم انڈیل کر اوپر سے گرم روغن گل کے روئی بھگو کر رکھ دیں۔ درد اگر ایسی ریاح سے پیدا ہوا ہو جس کے نکلنے کا راستہ نہ ہو تو اس میں عضو کے اندر تناؤ ہو گا۔ چھینک لائیں اور کان کی مالش کریں۔ مالش کے بعد مرزنجوش، اور فوتنج کا بھپارہ دیں، بوقت خواب روغن بابونہ وشبت سے تدھین کریں۔ (ابن ماسویہ)

ٹھنڈک سے پیدا شدہ درد گوش کے لئے:

آب تخم بنج ابیض یا آب برگ غرب ٹپکائیں۔ (ابن ماسویہ)

کان کی حفاظت صحت اور نزلوں سے بچانے کے لئے گلسرخ، زعفران، سنبل اور اس کی سنسناہٹ میں سب سے زیادہ مفید مسہل دینا اور غرغرہ کرانا ہے۔ (جالینوس)

کان کے اندر ریاح کے لئے اس سے زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے کہ مسور برابر جند بید ستر روغن ناردین میں حل کر کے کان کے اندر ٹپکایا جائے۔ کان میں بھنبھناہٹ حرارت کی وجہ سے ہو سکتی ہے جو روغن گل کے قطور سے جاتی رہے گی۔ (تیاذوق)

اس کا امتحان اس طرح کریں کہ پہلے ٹپکا کر اس کے اثر کا مشاہدہ کر لیں۔ (مؤلف)

کان کے جملہ دردوں میں کم کھانا، اسہال شکم، سکون اور آرام کرنا مفید ہے۔ گراس گوشی کے بہت سارے مریضوں کو میں نے روغن مولی یا عصارۂ مولی سے صحتیاب ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ کان کے اندر کسی نلکی ذریعہ زور سے پھونکنا بھی مفید ہے۔ (تیاذوق)

درد گوش کے لئے پپیہ اوز سے زیادہ مفید اور مؤثر دوا میرے علم میں نہیں آئی۔(خوز)

گراں گوشی جو سدہ کے باعث ہو، اور درد نہ ہو اس کے لئے خربق سفید ۲ گرام،.........۵۶ گرام، زعفران ساڑھے دس گرام، مفید ہے، ان دواؤں کو سرکہ میں گوندھ کر کان کے اندر ٹپکائیں۔ آب افسنتین نیم گرم ہمراہ روغن بادام تلخ کا قطور مفید ہے۔(ابن سرابیون)

درد گوش بارد کے لئے غالیہ ۵ ملی گرام روغن بان یا روغن خیری ۴۰ گرام میں حل کر کے کان کے اندر ٹپکائیں۔ یہ دوا مرگی زدہ مریضوں کے موافق ہے۔(مؤلف)

درد گوش کیلئے مفید دوائیں:

زیت العقارب، قطور کے طور پر۔ روغن شہدانہ جب کان سے پیپ بہنے لگے۔

درد گوش حار کے لئے:

روغن گل ماورد (عرق گلاب) اور سرکہ میں اتنا جوش دیں کہ فنا ہو جائے پھر اسی میں فلو نیا تازہ داخل کر کے قطور کریں۔ علامات ورم حار کی ہوں تو پہلے فصد کھولیں۔ کیونکہ مریض خطرہ کی زد پر ہوتا ہے، بشرطیکہ ورم کان کے پردہ میں ہو۔ بعد ازاں افیون پانی کے اندر گھول کر، یا سرکہ اور روغن گل کان کے اندر ٹپکائیں، پیپ پڑ جائے اور بہنے لگے تو شہد اور انزروت استعمال کریں۔ بیماری لمبی ہو جائے اور پیپ کے اندر بدبو پیدا ہو جائے تو مرہم زنجار استعمال کریں۔

پرانی گراں گوشی جس پر دسیوں سال گذر چکے ہوں اور پیدائشی دونوں لاعلاج ہیں۔ صحت پذیر حالت بھی مسلسل استفراغ اور غرغروں سے دیر میں جاتی ہے، اس کے لئے کان کے اندر روغن شبت کے ہمراہ جند بید ستر یا عرق سداب ہمراہ شہد یا بکری کا پت ہمراہ بارزد کان میں ٹپکاتے ہیں۔

کان کے اندر سنسناہٹ، کمزور، ذکی الحس اور محبوس ہو جانے والی ریاح غلیظ کے مریضوں کو لاحق ہوتی ہے۔ سنسناہٹ میں ہیجان اور سکون ہوتا ہو تو اس کا سبب ریاح ہوتا ہے۔ ہیجان مسلسل ہوتا ہے تو اسکا سبب اخلاط غلیظ ہوتا ہے۔

کمزوروں کے اندر یہ حالت ہو تو سرکہ شراب اور روغن گل کا قطور کریں تاکہ عضو کے اندر طاقت آئے۔ ریاح غلیظ کے لئے روغن حنا میں تھوڑی فربیون پیس کر قطور کریں۔ یا جند بید ستر روغن سداب کے ہمراہ کان کے اندر ٹپکائیں۔

اخلاط غلیظ کے لئے خربق، عاقرقرحا، بورہ کی ٹکیاں بنالیں اور سرکہ میں ملا کر کان کے اندر ٹپکائیں، یا

کندش ۵. ۴ گرام، زعفران ۵. ۴ گرام، جند بید ستر ۵. ۴ گرام، خربق سفید ۱۸ گرام، بورہ ۱۸ گرام، کی ٹکیاں بنالیں اور بوقت ضرورت قطور کریں۔ سنسناہٹ اور گراں گوشی کے لئے عمدہ ہے۔

درد گوش حار کی دوا:

میعہ سائلہ ۱۴ گرام، بارزد ۹ گرام، روغن خیری ۱۵ گرام، میں اچھی طرح حل کرلیں، بوقت ضرورت نیم گرم کر کے کان کے اندر ٹپکائیں۔

ریاح غلیظہ کے لئے:

افسنتین، شیح، فوتنج اور صعتر کا بھپارہ دیں۔ بعد ازاں کان کے اندر روغن مولی ٹپکائیں۔

سنسناہٹ کے لئے:

قرنفل ذکر ۲ گرام، مسک ۵ ملی گرام، عرق مرزنجوش اور عرق سداب میں گھول کر کان کے اندر ٹپکائیں۔ (ابن سرابیون)

کان کی سنسناہٹ کے لئے بیحد عمدہ دوا:

روغن سوسن کے ساتھ تھوڑا عرق سداب، یا روغن بادام تلخ اور سرکہ شراب کان اندر ٹپکائیں۔ (حنین)

چوٹ سے پیدا شدہ درد کے لئے:

کندر سفید کا ایک ٹکڑا دودھ کے اندر حل کریں اور قطور کریں فوری سکون ہوگا۔ (جالینوس)

چوٹ سے پیدا شدہ درد گوش میں کان کی تکمید کریں۔ وہ اس طرح کہ فنجمشک، حرمل، اور آس کو جوش دیں اور روغن شیرج کے ذریعہ کان کی تدھین کے بعد اس جوشاندہ کا کان کے اندر بھپارہ دیں، نہایت عمدہ اور موثر ہے۔ تدھین کان کے اردگرد کی جائے گی۔ (قرابادین)

کان کا زخم جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی برا ہوگا۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ کان کا سوراخ کشادہ ہو جائے گا۔ رقیق بدبودار پیپ آئے گی۔ ایسی حالت میں کان کی کچھ ہڈیاں کھلے بغیر نہ رہیں گی۔ (روفس)

ایسی حالت کے اندر ضرورت ہوتی ہے کہ کان کے اندر وہی مرہم داخل کئے جائیں، بعد ازاں ایسی دوائیں رکھی جائیں جو ننگی ہڈیوں پر گوشت اگاتی ہیں۔ آغاز انہی دواؤں سے کریں، کامیابی ہو تو

فبہاورنہ کاوی ادویات استعمال کریں۔(مولف)

عصارۂ فوتنج نہری، کرمہائے گوش کو ہلاک کردیتاہے۔سدہ کی وجہ سے درد گوش ہو تو روغن شادنج مفید ہے۔ عصارۂ کبر سے دیدان گوش ہلاک ہو جاتے ہیں قطران کا بھی یہی اثر ہے۔ عصارۂ شاخ کدو روغن گل کے ہمراہ کان میں ٹپکانے سے درد اور ورم حار میں سکون ہو جاتا ہے۔رسوت کان کے زخموں اور پیپ کے لئے عمدہ ہے۔

درد گوش طویل اور پرانا ہو جاتا ہے تو اس میں عصارۂ فراسیون استعمال کیا جاتا ہے۔بشر طیکہ ضرورت یہ ہو کہ کان کھل جائے اور سماعت کا سوراخ نیز وہ تمام چیزیں صاف ہو جائیں جو دماغ پر موجود دونوں جھلیوں کی جانب سے عصبہ سماعت کے ہمراہ آتی ہیں۔(جالینوس)

یہ گراں گوشی کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔(مؤلف)

روغن ارنڈ درد گوش کے لئے عمدہ ہے۔(دیاسقوریدوس)

روغن بادام تلخ، درد گوش، بھنبھناہٹ او سنسناہٹ، اسی طرح روغن بان اور روغن بج سفید درد گوش کے لئے عمدہ ہے۔(دیاسقوریدوس)

درد گوش اور بہنے اولی پیپ کے لئے عمدہ شیاف:

افیون ساڑھے دس گرام، جند بید سترے گرام، مامیثا ۱۴ گرام، عجیب الاثر ہے۔

مر، لحم صدف کے ساتھ ملا کر کان کے سیپ نما غار پر ضماد کرنے سے چوٹ اور کان کے ٹوٹنے پھوٹنے کا علاج ہو جاتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

کندر، شراب شیریں کے ساتھ ملا کر کان کے اندر ٹپکائیں، اس سے عام درد گوش کو سکون ہو جاتا ہے۔یہ بے خطادرد ہے۔(دیاسقوریدوس)

کندر، زفت میں ملا کر طلاء کرنے سے کان کی سیپ کی فشردگی (کچل جانا) جاتی رہتی ہے۔
(دیاسقوریدوس)

شیر قطران کے ذریعہ طلاء کرنا چاہئے۔کان کے اندر اس کے قطور سے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں اور بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ میں سکون ہو جاتا ہے۔(مؤلف)

روغن غار، گراں گوشی کے لئے نہایت عمدہ ہے۔اس میں روغن گل اور سرکہ شراب پرانا شامل کر لیا جائے، تو کان کی بھنبھناہٹ، درد اور سنسناہٹ میں مفید ہے لاون ہمرہ شراب و روغن گل کان کے اندر ٹپکانے سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے۔ سانپ کی کینچلی شراب میں جوش دے کر کان

کے اندر ٹپکانا درد گوش میں بیحد مفید ہے۔

آب پیاز کا قطور، طنین (سنسناہٹ) گراں گوشی، سیلان مواد، اور اندر داخل ہو جانے والے پانی کے لئے مفید ہے۔

زوفا اور صعتر کے جوشاندہ سے کان کی تبخیر کی جائے تو ریاح اچھی طرح تحلیل ہو جاتی ہے۔

عصارۂ سداب، پوست انار مسحوق (پسے ہوئے) کے ہمراہ کان کے اندر ٹپکانے سے درد قطعاً ساکن ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

یہ درد بارد، اور ایسے درد میں جس میں سخت حرارت نہ ہو عمدہ اور مؤثر ہے۔ (مؤلف)

انیسون پیس کر روغن گل کے ہمراہ کان کے اندر ٹپکانے سے کان کا وہ شگاف دُور ہو جاتا ہے جو سقطہ اور ضربہ سے لاحق ہوتا ہے۔ روغن میں کھولا کر اسے کان میں ٹپکایا جائے تو درد گوش میں بیحد مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کان میں داخل ہونے والے پانی کے لئے عصارۂ پیاز مفید ہے۔ اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ (ماسرجویہ)

کان سے پیپ کا بہنا مزمن ہو جاتا ہے تو بعض ہڈیوں کے کھل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے خاص کر جبکہ پیپ رقیق اور بدبودار ہوتی ہے۔ (روفس)

کان سے بہنے والے مادہ کو تیز غرغروں کے ذریعہ گوشۂ دہن کی جانب مائل کر دیا جاتا ہے۔ (بقراط)

ایک شخص کو عرصہ تک سر اور کان پر ٹھنڈی باد شمالی پڑتی رہی۔ میں نے اسے حمام میں داخل کیا۔ بعد ازاں باہر سے کان کی تکمید کی اور کان میں روغن مولی گرم ٹپکایا۔ اس سے سکون ہو گیا۔ (مؤلف)

مزمن رطوبتیں کان سے اس لئے بہتی ہیں کہ سر اسکی جانب ہمیشہ فضلات پھینکتا رہتا ہے یا پھر یہ ناصور کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ کبھی پیپ بہے گی، کبھی کوئی اور چیز، بالخصوص جبکہ سر کے اندر گرانی موجود ہو۔ ایسی صورت میں سر کا تنقیہ کریں۔ فضلات کو غرغروں کے ذریعہ کان کی جانب سے کھینچ تالو کی جانب لائیں۔ ناصور کی صورت میں مواد روکیں، کان کی جڑ کی تکمید کریں اور پیپ آور ادویہ استعمال کریں پھر اصلاح کریں۔ بعد ازاں آپریشن کر کے صاف کر دیں، مریض صحتیاب ہو جائیگا۔

کان کے زخموں کے لئے عجیب وغریب مرہم:

دم الاخوین، انزروت، کف دریا، بورہ ارمنی، کندر، مر، شیاف مامیثا کان کو سرکہ سے یا شراب سے کئی بار دھوئیں۔ اس کے بعد دواؤں کو شہد و سرکہ یا شراب میں گھول کر کان کے اندر انڈیلیں اور روئی ڈال دیں۔ دن میں دو بار، اس حد تک استعمال کریں کہ صحت ہو جائے، عجیب الاثر ہے۔ پیپ کا ازالہ کر دے گا، اور صحیح گوشت اگادے گا۔ (مولف)

کان کے زخموں کا بالجملہ علاج، بیحد عمدہ ہے:

ناک اور منھ کی جانب مادہ کا امالہ کریں، طاقتور اور بے حد افراط مسہل دیں، بعد ازاں مذکورہ دوائیں کان کے اندر انڈیلیں، صحت نہ ہو تو حسب ذیل دوائیں انڈیلیں۔

زنجار، زرنیخ، قلقنت، قلقطار، سرکہ یا سکنجبین میں حل کر لیں۔ انہیں کان کے اندر اس حد تک انڈیلتے رہیں کہ رطوبت بالکلیہ رک جائے۔ اسکے بعد کان میں روغن گل ڈالیں تاکہ خشک ریشہ جاتا رہے پھر مندمل اور گوشت اگانے والی وائیں داخل کریں۔ پھر بھی صحت نہ ہو تو حقنہ دیکر کھول دیں۔ (مؤلف)

کان سے پانی نکالنے کے لئے:

جس کان کے اندر پانی ہو اس جانب سوئیں اور سر کو بلونے کی طرح بار بار تھوڑے وقفہ سے حرکت دیتے رہیں۔ کل پانی نکل جائے گا۔ پھر بھی کچھ رہ جائے تو اسی پہلو سو رہیں، دھیرے دھیرے کر کے کل نکل جائیگا۔ (مؤلف)

ایک شخص نے یہ کہا کہ کان میں پانی چلا گیا تھا، نکل نہیں رہا تھا۔ طبیب نے کہا "اس میں اور پانی ڈال دو" حتی کہ کان پر ہو جائے، پھر اسی کے بل سو جائیں، چنانچہ پہلا پانی نکلا، پھر اسی کے ساتھ دوسرا بھی نکل گیا۔ (مؤلف)

پانی کے اچھی طرح داخل ہو جانے کے بعد عفونت کی وجہ سے ھیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مفید یہ ہے کہ پچکاری داخل کی جائے، اس کے سرے پر روئی لپیٹ کر پانی کھینچا جائے۔ شہد میں لت پت کر سوئے کے ڈنٹھل اور تکمید بھی مفید ہے۔ نیز یہ مفید ہے کہ کان کو روغن سے بھر کئی بار انڈیلا جائے۔ پانی اسی کے پیچھے چلا آئے گا۔ یا پھر ایسا کریں کہ کان کے اندر کوئی ایسی چیز داخل کر دیں جو قوت سے پانی کو جذب کرے۔ یا پھر کان کی جڑ پر مسلسل تکمید کریں، اس سے اندر کا پانی خشک ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔ (مؤلف)

کان سے کیڑے نلکی کے ذریعہ اور چوس کر نکالے جاسکتے ہیں، درد گوش میں بالجملہ کم کھانا، جودت ہضم اور سبزیوں جیسی ہلکی غذائیں لینا ہر وقت حقنہ کے ذریعہ تلیین شکم کرتے رہنا، آرام کرنا، ترک جماع، اور ہوا سے بچنا مفید ہے۔ سر پر ٹوپی یا عمامہ اسی طرح باندھنا کہ کان اسکے اندر آجائے لازم ہے، یا اس کے بجائے آرد جو، تخم کتان، ناخونہ، حلبہ، بابونہ، مرزنجوش، شبت، بنفشہ، بیخ خطمی، روغن وسرکہ اور پانی میں رکھ کر آگ پر رکھیں، اور خبیصہ بنا کر نیم گرم ضماد کریں۔

بھنبھناہٹ کیساتھ کپکپی اور بخار بھی ہو تو یہ ورم کا نتیجہ ہوتا ہے (مسیح)

کان سے لباب معدہ کی طرح ایسی رطوبتیں بھی بہتی ہیں جن کا سلسلہ ٹوٹتا نہیں ہے۔

(مؤلف)

کان سے کوئی ایسا پانی بہے جو رقیق، بدبودار، زرد اور گرم ہو تو اسے روکیں نہیں، بلکہ کان میں ایسی چیزیں ٹپکائیں جو دھو کر صاف کر دیں۔ مثلاً شہد اور مر وغیرہ تھوڑے روغن گل کے ہمراہ۔

(مسیح)

ایسی حالت میں ضرورت ان چیزوں کی ہوتی ہے جو مرض کو توڑ کر اسے دھو دیں، مثلاً دودھ۔

(مؤلف)

ورم پس گوش اگر تکلیف دہ ہو تو مسکن، گرم، اور لین ادویات استعمال کریں۔ یہ ورم اگر صلب ہو اور نضج نہ ہو رہا ہو تو بکری کی مینگنی سرکہ کے ہمراہ کا ضماد رکھیں، اسے یہ تحلیل کر دے گا۔ خنازیر کو بھی تحلیل کر دیتا ہے۔ (مسیح)

بہرے پن کے لئے:

عمدہ قسم کی کافور پیس کر شیاف تیار کرلیں اور اسے کان کے اندر داخل کریں، بہرے پن کے لئے مفید ہے۔ یا مولی اور نمک کوٹ کر نچوڑ لیں اور اسے کان میں ٹپکائیں۔ (طبیب نامعلوم)

ابہل روغن جل میں اتنا ابالیں کہ گٹھلی سیاہ ہو جائے۔ کان میں اسے ٹپکانا بہرے پن کے لئے نہایت مفید ہے۔ (ادویہ مختارہ)

شدید تڑپ جس میں تشنج کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مرخی اور محلل ادویہ کا قطور استعمال کریں۔ مثال کے طور پر گائے کا پرانا گھی گرم کر کے ٹپکائیں۔ (بختیشوع)

ابو عبداللہ جبہالی کو چھبن کا درد اور سخت تڑپ لاحق ہوئی۔ اس نے روغن گل کے ذریعہ نہیں بلکہ کافور کے ہمراہ روغن بنفشہ سے تسکین حاصل کی۔ پھر بابونہ، ناخونہ، بنفشہ خشک، خطمی اور آرد جو

سے تیار کردہ ضماد استعمال کیا۔ اسی طرح کے ضمادوں کا تذکرہ کناش سرابیون کے باب وجع الاذن میں وارد ہے۔ اس نے داڑھی کے نچلے حصہ میں پوری طرح نیم گرم ضماد کیا چنانچہ درد میں سکون ہو گیا۔

ضماد کا بعینہ نسخہ :

آرد باقلی، بابونہ، بنفشہ خشک، آرد جو، خطمی اور ناخونہ، سب کو نیمگرم پانی میں بھگولیں پھر روغن بنفشہ ملا کر نیم گرم ضماد کریں انشاءاللہ مفید ہو گا۔ (مؤلف)

برگ غرب اور پوست غرب کا تر کوٹ کر پوست انار کے ساتھ روغن گل میں ابال لیں اور گرم راکھ کے اندر گرم ہونے تک پکایا جائے گا۔ اس کا استعمال درد گوش میں مفید ہے۔

عورتوں کا دودھ، گرگٹ کا چربی میں ملا کر کان میں ٹپکایا جائے تو ضربہ اور ورم حار سے لاحق شدہ کان کی تکلیف میں مفید ہے، اطہور سفوس نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مذکورہ دوا نیم گرم ٹپکائی جائے گی۔ ورم حار میں یہ مفید ہے۔ جوشاندہ افسنتین کا بھپارہ درد گوش کے لئے مفید ہے۔ انیسون روغن گل میں ملا کر ٹپکانے سے سقطہ یا ضربہ سے کان کے اندر پیدا شدہ درد جاتا رہتا ہے۔ (مسیح)

روغن ناردین چربی کے ساتھ ملا کر کان کے اندر ٹپکایا جائے تو درد گوش اور بھنبھناہٹ کے موافق ہے۔ (دیاسقوریدوس)

زیتون کے اندر نبات وردان پکا کر استعمال کرنا درد گوش میں مفید ہے۔ (جالینوس)

ہمارے زمانے میں اطباء بیل کے پیشاب میں مرگھول کر کان کے اندر رقیق حالت میں ٹپکاتے ہیں۔ اس سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

آب پیاز کا قطور سنسناہٹ میں اور کان کے اندر پانی داخل ہونے میں مفید ہے۔

بلبوس (پیاز بحری) ستو کے ساتھ ملا کر کان کے کھلنے میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ عصارۂ بیخ سفید تمام درد گوش میں مفید ہے۔

روغن بیخ تمام قسم کے درد گوش میں مفید ہے۔

روغن میں وہ کیڑا پکایا جائے جو پانی کے گھڑے میں ہوتا ہے اور جسے چھوا جائے۔ تو گول صورت اختیار کر لیتا ہے اور استعمال کیا جائے تو درد گوش کے لئے عمدہ ہے۔ جوشاندہ زوفاء کے بخارات سے کان کی تکمید کرنے سے کان کی ریاح تحلیل ہو جاتی ہے۔

سانپ کی کینچلی شراب میں پکا کر کان کے اندر ٹپکایا جائے تو درد گوش میں بیحد عمدہ ہے۔

بیخ حماض (چوکا) شراب میں جوش دیکر ضماد کیا جائے تو ورم گوش کو تحلیل کر دیتا ہے۔ کندر کو

زفت کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا کان کے کھلنے میں مفید ہے۔ اسے شراب میں ملا کر ٹپکایا جائے تو دردوں میں مفید ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کبریت کو شراب اور شہد میں ملا کر کان کے کھلنے میں لطوخ کرنے سے صحت ہو جاتی ہے۔ (حنین)

آب کراث، سرکہ شراب، کندر، دودھ یا روغن گل میں ملا کر کان میں ٹپکانے سے درد، بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ میں سکون ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

آب کراث، سرکہ و کندر و روغن گل کے ہمراہ کان کے اندر انڈیلنا، برودت اور رطوبت کی وجہ سے عارض شدہ درد گوش میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارۂ برگ بارتنگ کام میں ٹپکانے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ عصارۂ لبلاب عظیم کان کی جانب آنے والے مزمن مادہ اور اس کے پرانے زخموں میں مفید ہے۔ بعض اوقات یہ حالتیں تیز (حاد) ہوں تو اس میں روغن گل شامل کرلیں۔ (دیاسقوریدوس)

آب لبلاب روغن گل میں ملا کر کان کے اندر ٹپکانے سے گرم درد میں سکون ہوتا ہے سیپی کے گوشت کے ہمراہ مر کا طلاء کھلے ہوئے کان پر طلا کیا جائے تو صحت ہو جاتی ہے (ابن ماسویہ)

مر، افیون، جند بید ستر، مامیثا کو کان میں رکھنے سے ورم حار کو سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

سرکہ کے ہمراہ نمک درد گوش کے لئے مستعمل ہے۔ سنسناہٹ کے لئے بیل کا پت آب کراث کے ہمراہ کان کے اندر ٹپکاتے ہیں۔

عصارہ نفاع کو ہمراہ ماء العسل وشراب یا پانی کے اندر ٹپکانے سے ریاح، سنسناہٹ اور بھنبھناہٹ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

روغن ایرسا، سرکہ، سداب اور بادام تلخ کے استعمال سے کان کی بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ دور ہو جاتی ہے۔

عصارۂ سلق درد گوش میں مفید ہے۔ عصارۂ سداب کو پوست انار پر ٹپکائیں پھر کان میں قطور کریں۔ اس سے بھنبھناہٹ اور کان کے دردوں میں سکون ہو جاتا ہے۔

عصارہ عنب الثعلب کان کے اندر ٹپکانا درد میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

عصارہ فراسیون درد گوش مزمن میں مستعمل ہے۔ میرے خیال میں جو درد زمانہ سے مزمن ہو اس میں یہ مفید ہوتا ہے (جالینوس)

عصارہ جرادہ پوست کدو ہمراہ روغن گل کے استعمال سے کان کے اس درد میں فائدہ ہوتا ہے جو ورم حاد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے (دیاسقوریدوس)

عصارہ قثاء الحمار کا ٹپکانا درد گوش میں مفید ہے۔ (جالینوس)

تازہ شہدانہ کا پانی نکال کر کان میں ٹپکانے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ روغن شہدانہ، برودت سے پیدا شدہ درد گوش میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

روغن شہدانہ کان کی مزمن بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارۂ دانہ انار شہد کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنا درد گوش میں عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

ہمارے زمانے کے اطباء درد گوش میں سنجار کی افادیت پر متفق ہیں۔ (مؤلف)

قطران کو جو شاندہ زوفاء میں ملا کر استعمال کرنے سے کان کی بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ میں سکون ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مرغ اور بڑی بطخ کی چربی درد گوش میں مفید ہے۔

لومڑی کی چربی درد گوش میں نافع ہے۔

خشک انجیر کوٹ کر خردل کے ساتھ جو پانی میں پیس لی گئی ہو کان میں رکھنے سے کان کی بھنبھناہٹ اور خارش کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

لومڑی کی چربی پگھلا کر کان کے اندر ٹپکانے سے درد گوش میں سکون ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

عصارۂ حب الغار پرانی شراب اور روغن گل کے ساتھ کان میں ٹپکانے سے درد اور بھنبھناہٹ میں سکون ہو جاتا ہے۔

روغن غار درد گوش میں مفید ہے۔

عصارۂ برگ غرب، یا پوست غرب تر، عصارہ پکا لیا جائے، یا پوست کو پیس کر، پوست انار میں روغن گل کے ہمراہ گرم راکھ پر جوش دیں۔ یہ درد گوش میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خردل کان کے درد کے لئے مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خردل انجیر میں ملا کر کان کے اندر رکھنے سے بھنبھناہٹ دور ہو جاتی ہے۔ روغن خردل مزمن دردوں کے لئے موزوں ہے۔ (جالینوس)

افیون روغن بادام، زعفران اور مر میں حل کر کے کان کے اندر ٹپکانا درد گوش کیلئے موزوں ہے۔ (ابن ماسویہ)

بھونروں کے شکم پیس کر روغن میں جوش دیں اور کان ٹپکائیں، درد میں سکون ہو گا۔

سرکہ کا بھپارہ بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

پوست بیخ خنثی میں گڈھا بنا کر زیتون ڈالیں اور گرم کریں۔ پھر اسے کان کے اندر ٹپکائیں، درد میں سکون ہو گا۔ (جالینوس)

درد گوش میں مفید وہ شیاف ہے جس کا تذکرہ ہم نے (باب مانفعی الاذن) میں کیا ہے۔ آب کراث ہمراہ سرکہ مفید تب ہے جب بیماری ٹھنڈک کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح آب پیاز، ہمراہ پیہ مرغ، سرکہ شراب، روغن گل اور ایسی عورت کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنا جس کی گود میں بچی ہو درد حار میں مفید ہے۔

سنسناہٹ میں مفید روغن فستق ہے۔ اسے پیہ اوز کے ہمراہ یا روغن سوسن ہمراہ سرکہ شراب و روغن بادام تلخ و قطران ہمراہ قدرے جوشاندۂ زوفائے خشک یا آب سداب کان کے اندر ٹپکائیں۔ بشرطیکہ بیماری رطوبت اور ریاح غلیظہ کی وجہ سے لاحق ہوئی ہو۔

برودت سے پیدا شدہ درد گوش میں روغن ارنڈ، یا روغن بادام تلخ، یا روغن فستق و پیہ اوز (بڑی بط) یا روغن غار، یا شراب میں حل کردہ کندر،، کان میں ٹپکائیں، شراب پرانی ہونی چاہئے۔ یا لومڑی کی چربی پگھلا کر اور صاف کر کے، یا مکڑی کا جالا روغن میں ابال کر کان میں ٹپکائیں۔ (دیاسقوریدوس، ابن ماسویہ)

کان کے اندر درد کسی تیز قسم کے مادہ کی وجہ سے ہو تو کان میں روغن گل نیم گرم انڈیل کر چھوڑ دیں، پھر اسے صاف کر کے دوبارہ ڈالیں، یا سفیدی بیضہ نیمگرم یا شیر جاریہ انڈیلیں۔ کان کے اندر ورم ہو تو تھوڑا مرہم باسلیقون روغن گل میں ملا کر ٹپکائیں۔ درد برودت یا سرد ریاح کی وجہ سے ہو تو روغن ناردین ٹپکائیں، یا سرکہ شراب اور بورہ میں روئی تر کر کے کان کے اندر رکھیں۔ کان سے پیپ آرہی ہو تو سرکہ شراب میں ماہیثا ملا کر قطور کریں۔ (اسحاق)

کان کی بھنبھناہٹ کیلئے:

روغن سوسن، آب سداب، اور روغن بادام تلخ، تھوڑے سرکہ شراب کے ہمراہ قطور کریں۔ یا بیل کا پت اور آب کراث ٹپکائیں۔ کان کے گرم درد کے لئے عورتوں کا دودھ اور شیاف ابیض استعمال کریں۔

درد بارد کیلئے مسکن، عمدہ، مؤثر نسخہ۔ خواہ مزمن ہو:

روغن شہدانہ میں قنہ جوش دے کر کان میں ٹپکائیں، اور نرم روئی سے پونچھ دیں۔ اور اسے کان کے سوراخ پر رکھ دیں، جند بیدستر، افیون،، جند بیدستر کا چھٹا حصہ دونوں کو کسی جوشاندہ میں

ملائیں اور نیم گرم کان کے اندر ڈالیں۔ حرارت کیلئے روغن خلاف، سرکہ شراب، اور روغن گل کا قطور کریں۔ سخت بارد درد، بھنبھناہٹ اور گراں گوشی کیلئے جو برودت کے باعث ہو کان میں قطران صبح و شام ٹپکائیں۔

درد گوش کے لئے عمدہ دوا:

شیاف مامیثا، شیر جاریہ، سفیدی بیضہ رقیق، افیون، عصارہ حی العالم، روغن گل اور سرکہ شراب قطور کریں۔ (طبیب نا معلوم)

کان کے بارد درد کیلئے مفید روغن، ریاح غلیظہ میں بھی مفید ہے:

صبر، مصطگی، مر، رسوت، جند بید ستر، روغن سوسن میں پکائیں۔ (عبدوس)

روغن خردل، کان کے بارد درد میں بیحد مفید ہے۔ (طبیب نا معلوم)

اورام گوش میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ مادہ کو خارج کی جانب جذب کیا جائے، نہ کہ اس کا استیصال کیا جائے جیسا کہ دیگر اورام ہوتا ہے۔ لہذا شروع میں دیگر اورام کی طرح دافع ادویات کے ذریعہ علاج نہ کریں۔

ورم گوش کی دوا:

پیہ بط ۵ گرام، پیہ مرغ ۵ گرام، پیہ ثعلب (لومڑی) ساڑھے تین گرام، سب کو روغن گل میں جوش دیں اور کان میں صبح و شام اور دوپہر کو ٹپکائیں۔

درد گوش کا علاج ہم اس طرح کرتے ہیں پچھنے وغیرہ کے ذریعہ اسے خارج کی جانب جذب کرتے ہیں، مانع اور دافع ادویات کے ذریعہ اس کا علاج نہیں کرتے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے بارد درد کے لئے:

کسی جوشاندہ میں خراطین پکائیں اور اس کے ساتھ تھوڑی پیہ بط شامل کرکے قطور کریں۔ یا اس میں تھوڑا اقشاء الحمار نچوڑ لیں۔ درد میں سکون ہوگا، کیڑے ہلاک ہو جائیں گے۔ درد گوش کیلئے شہدانہ ترکوٹ کر قطور کریں۔ بارد درد میں قطران کا قطور کریں۔ (ابن ماسویہ)

درد گوش کے لئے مسکن:

جند بید ستر، افیون ہم وزن، میفختج میں گوندہ کر شیاف بنالیں، پھر ایک شیاف گھس کر قطور کریں۔ بہرا پن پیدا ہو جائے تو اس کے بعد تنہا جند بید ستر ہمراہ شراب استعمال کریں۔

اسہال سے جبکہ سر کے اندر امتلائی کیفیت موجود ہو بیحد نفع ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کانوں کی حفاظت صحت اس طرح کریں کہ فضلات کو عطوس کے ذریعہ نتھنوں کی جانب اور غرغروں کے ذریعہ منہ کی جانب کھینچ لیں۔ تقویت کے لئے تنہا مامیثا استعمال کریں۔ اسے حل کر کے نیم گرم ٹپکائیں۔

دیکھیں کہ طاقت آچکی ہے، بہنے والی کسی چیز کو وہ قبول نہیں کر رہے ہیں تو پھر روغن ناردین فائق ٹپکائیں۔ تقویت کے لئے مامیثا، نیز گلاب سے بنے ہوئے شیاف، شیاف زعفرانی، اور سنبل وشراب سے بنے ہوئے شیاف بھی مفید ہیں۔ (جالینوس)

بھونرے کو زیتون میں جوش دے کر کان کے اندر ٹپکانے سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے

کان میں جب بھی تیز درد ہو عورت کی چھاتی سے دودھ نکالتے ہی ٹپکائیں، یہ نہایت عمدہ دوا ہے۔ اپنی معتدل حرارت سے درد کو رفع کر دیتا ہے۔ مغری اور ملین بھی ہوتا ہے، اور ان مقامات کو جو کھردرے اور درد میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی تلیین، چکنائی، اور شیرینی سے شفا دیتا ہے۔ پچھنہ اس وقت کانوں پر لگاتے ہیں۔ جب درد شدید ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

کان پر پچھنہ لگانا، دشوار ہوتا ہے۔ بڑا پچھنہ تو کام کر دیتا ہے۔ میرے خیال میں درد اگر ورم کا نتیجہ ہو تو پچھنہ نہیں لگانا چاہئے۔ بالخصوص ابتدائی حالت میں، کیونکہ اس سے ہیجان پیدا ہوتا ہے، اور درد میں اضافہ ہو جاتا ہے، پچھنہ غلیظ سرد ریاح میں موزوں ہوا کرتا ہے۔

سدہ اور برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد گوش کے لئے:

تھوڑی غذا دینے کے بعد مریض کو خالص شراب پلائیں۔ اس سے وہ سو جائیگا، اور سو کر اٹھے گا تو تمام درد میں سکون ہوگا۔ اس سلسلہ میں سب سے طاقتور علاج کا تذکرہ باب الشقیقہ میں کیا جا چکا ہے۔ (جالینوس)

مواد کا میلان کان کی جانب ہو گرم غرغروں اور مصنوغ کے ذریعہ اس کا منہ کی جانب امالہ کریں۔ (بقراط)

کان کے اندر شدید درد شاذونادر پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بخار آجاتا ہے، عقل زائل

ہو جاتی ہے اور فوری ہلاکت ہو جاتی ہے۔ کان کے اکثر درد گرم اور تیز ہوتے ہیں۔ اس کے ہمراہ بے خوابی اور تڑپ ہوتی ہے اور سرعت کے ساتھ پیپ پڑتی ہے۔ توجہ اس بات پر مرکوز رہے کہ کان میں فلغمونی نہ ہو جائے کیونکہ اس سے صحت ہونا دشوار ہوتا ہے۔

دردوں کے شروع میں ہم کان کے اندر روغن گل یا نیم گرم شراب ہمراہ زیتون، یا عصارۂ گلاب یا عصارۂ قنطوریون صغیر اور سانپ کی کینچلی کا جوشاندہ، روغن گل کے ہمراہ ٹپکاتے ہیں، کیڑا جو پانی کے گھڑوں کے اندر ہوتا ہے اسے زیتون میں جوش دے کر یا عصارۂ افسنتین ہمراہ روغن گل کان میں قطور کرتے ہیں۔ (روفس)

درد گوش کے لئے:

کان پر شراب اور تھوڑے زیتون میں آرد جو جوش دے کر گرم گرم رکھیں، اور ٹھنڈا ہونے سے پہلے اتار کر پھر گرم کر کے رکھیں، درد مسلسل اور دائمی ہو تو زیادہ گرم کر دیں۔ غذا کم کریں، آرام سے رہنے کی تاکید کریں، کان کے اندر کوئی تکلیف دہ چیز نہ ڈالیں۔ بعد ازاں کوئی چیز سختی سے نہ رکھیں، ورنہ بڑی مصیبت ہو جائے گی۔ درد انحطاط پر ہو تو آرد جو اور ناخونہ، انگور کے گاڑھے رس میں جوش دے کر اس کا ضماد رکھیں۔ کبھی عصارۂ عنب الثعلب، یا روغن بادام تلخ اور مرارے ٹپکائے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ موزوں بکری، گائے، خنزیر اور کبک کا پت ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ روغن گل یا روغن بادام یا دودھ ملا لیں۔

درد گوش کو سکون پہونچانے میں پیشاب سب سے موثر ہوتا ہے۔ یہ فلغمونی کو تسکین دیتا ہے اور سیلان کو تیزی سے کاٹ دیتا ہے۔ لہذا اسے استعمال کریں۔ (اسحاق)

درد کا سبب کبھی نہایت میلا کچیلا مرارہ ہوتا ہے۔ لہذا اسے دھیان میں رکھیں۔ بھنبھناہٹ کا ازالہ عصارۂ پیاز کا قطور خاص طور پر کرتا ہے۔ یا پھر عصارہ کراث ہمراہ شراب یا سداب ہمراہ روغن سوسن ٹپکائیں۔ پیپ بہنے لگے تو اسے پرانی شراب، آب افسنتین، شبت، عصارۂ عصبی الراعی، شہد، مازو کوفتہ، سرکہ کے ہمراہ قطران، پرانے پیشاب کے ساتھ دھونا اور نطرون ہمراہ شراب خشک کرے گی۔

کھلنے کی وجہ سے کان میں جو ورم ہوتا ہے اس میں کان کے اوپر دقاق کندر ہمراہ آرد گندم بیضہ میں گوندہ کر رکھتے ہیں۔ اوپر سے کوئی چیز باندھتے نہیں ہیں۔ ورنہ درد ہوگا۔ (اسحاق)

جن اسباب سے درد گوش ہوتا ہے ان میں ایک سبب برودت ہوتا ہے جو راستہ چلتے وقت، یا سرد پانی سے حمام کرنے، اور پانی بالخصوص دوائی پانی کے اندر داخل ہونے سے کان

کو لاحق ہو جاتی ہے۔

ورم گوش سے بھی درد پیدا ہو جاتا ہے۔ ورم اگر اندر ہوتا ہے تو خود عصب سامعہ کے پردہ میں یہ ورم ہوتا ہے۔ کبھی یہ سرد ہوتا ہے، ورم کی وجہ سے تناؤ پیدا ہو جانے سے بھی درد ہونے لگتا ہے۔ کان کے اندر ریاح نکلنے کا راستہ نہیں پاتی تو اس سے بھی درد ہوتا ہے، جس طرح چبھنے والی رطوبات بیرون سے کان کے اندر داخل ہو کر درد پیدا کرتی ہیں، اسی طرح یہ رطوبتیں اندر سے یہاں پہونچتی ہیں تو درد اٹھنے لگتا ہے۔ برودت کے سبب کان میں جو حالت بھی پیدا ہو گی اس کا ازالہ گرم ادویات فوری طور پر کر دیتی ہیں۔ دیہاتی حضرات بڑی پیاز کے اندر گڑھا بنا کر اس میں زیتون رکھتے ہیں، پھر اسے گرم راکھ پر رکھنے کے بعد کان کے اندر ٹپکاتے ہیں یا لہسن کا اور پیاز کا پانی زیتون میں جوش دے کر استعمال کرتے ہیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں فرفیون پر اعتماد کرتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی فرفیون زیادہ زیتون ملا کر استعمال کرتا ہوں۔ کبھی فلفل سیاہ کو غبار بنا کر تھوڑی اس میں شامل کر دیتا ہوں۔ کیونکہ کان کے بارد دردوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں بیحد گرمی ہوتی ہے۔ روغن اقحوان کا قطور بھی مفید ہے۔ اسی طرح روغن ناردین بھی فائدہ مند ہے۔ صاف زیتون میں سداب جوش دے کر کان کے اندر ٹپکائیں تو بیحد نفع ہوتا ہے۔

درد اگر کان کے اندر داخل ہونے والے کسی دوائی طاقت کے حامل پانی، یا کسی چبھن والے مادہ کی وجہ سے ہو جو جسم سے کان کی جانب آ رہا ہو، تو اس کا علاج یہ ہے کہ کان میں میٹھا تیل اتنا ڈالیں کہ بھر جائے، نرم روئی سے اسے صاف کر دیں، یہی عمل بار بار کریں۔ سفیدی بیضہ سے اس طرح کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے دودھ میں بھی یہی تاثیر ہے۔ کان کا علاج جس چیز کے ذریعہ بھی کیا جائے اسے تھوڑا اعتدال کے ساتھ نیم گرم ہونا چاہئے۔ چربی بط بیحد مفید ہے، کیونکہ اس کے اندر درد کو تسکین دینے کی بڑی قوت ہوتی ہے۔ لومڑیوں کی چربیوں کا بھی یہی حال ہے۔

درد کا سبب ورم ہو تو اس کا علاج روغن گل ہے۔ اس کے ساتھ تھوڑی باسلیقون شامل کر لی جائے۔ چربیوں کے مرہم بھی مفید ہیں۔

درد زیادہ تیز ہو اور مخدرات کی ضرورت ہو تو سفیدی بیضہ اور عورتوں کے دودھ کے ساتھ ہم افیون استعمال کرتے ہیں۔ افیون کیساتھ جند بیدستر شامل کر دیتے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ افیون اور جند بیدستر کو مخلوط کر لیا جائے اور انہیں دو وزنوں کے ساتھ اپنے یہاں تیار رکھیں۔ افیون، جند بیدستر کا نصف وزن۔ اور دونوں ہم وزن۔ زیادہ تیز درد اور اس درد میں

جو زیادہ سکون کا طالب ہو وہ وزن استعمال کریں جس میں جند بید ستر زیادہ ہو۔ دوا کو انگور کے جوش دئے ہوئے گاڑھے رس میں تیار کریں کیونکہ درد کو تسکین دینے میں یہ بیحد موثر ہے۔ دوا بنا کر اپنے پاس محفوظ رکھ لیں۔ کیونکہ تھوڑی مدت گذرنے کے بعد اور زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ ان کی کیفیتیں باہم دیگر مل کر معتدل ہو جائیں گی۔ انہیں اچھی طرح پیس لیں۔ پہلے جند بید ستر کو اچھی طرح پیسیں پھر اس پر افیون اور انگور کا رس ڈال کر اتنا گھسیں کہ اچھی طرح گھل مل جائیں۔ پھر اس پر پسا ہوا جند بید ستر ڈال کر سب کو اچھی طرح پیسیں۔ اور قرص بنا کر محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت میٹھے میں ملا کر نیم گرم کان کے اندر ٹپکائیں۔ اور بار بار ٹپکائیں۔ پچکاری استعمال نہ کریں۔ اس سے درد بڑھ جائے گا۔ ٹپکائی جانے والی دوا میں گرمی اسی حد تک ہے کہ اس سے مریض سکون محسوس کرے۔ مریض کو حکم دیں کہ ذرا محسوس کرے۔ اگر زیادہ برداشت کرلے تو اور زیادہ گرم کر دیں، حتی کہ تکلیف محسوس کئے بغیر برداشت کر سکے۔ خیال رہے کہ ٹپکانے اور دوا پونچھنے میں کان کی کسی چیز کو تکلیف نہ پہونچے۔ اگر تشخیص یہ ہو کہ کان میں غلیظ ریاح یا کوئی لیسدار خلط موجود ہے تو علاج میں مفتح ادویات استعمال کریں اور مریض سے سوالات کر کے معلوم کریں کہ درد کا سبب غلیظ ریاح میں ہے یا لیسدار خلط۔ مریض کو پچھلے دنوں ٹھنڈک پہونچنے کی ہسٹری ملے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غلیظ اور نفاخ ریاح کا کان کے اندر اجتماع ہے۔ برعکس ازیں مریض ثقل کی شکایت کرے اور یہ بھی کہ اس نے بلغمی غذائیں استعمال کی ہیں اور کر رہا ہے تو یہ کان میں سرد اور لیسدار خلط کے جمع ہونے کی علامت ہو گی۔ جن مریضوں کی یہ حالت ہو تو صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ معالجاتی ادویات کے ہمراہ بورہ کا جھاگ، نطرون، خربقین، روغن بادام تلخ، کندش، زراوند، دار چینی، اور ہر تلخ مزہ کی دوا شامل کریں جو سوزش نہ پیدا کریں، مثلاً وہ دوائیں جو مفتت حصاۃ (پتھری کو ریزہ ریزہ کرنے والی) ہوں، یہ کان کے سوراخ کو اذیت پہنچائے بغیر صاف کر دیتی ہے، ان کے اندر جو میل کچیل ہوتا ہے، انہیں دور کر دیتی ہیں۔ نیم اخلاط غلیظ کو قطع اور فضلات کی وجہ سے پیدا شدہ سدوں کو کھول دیتی ہیں۔ کان کے اندر کچھ گرم ورم موجود ہو تو شیاف مامیثا آب باراں میں پیس کر قرص بنالیں اور خشک کرلیں، تھوڑا اس کے ساتھ صمغ عربی بھی شامل کرلیں تاکہ دوائیں یکجا ہو سکیں۔ اس کی مقدار شیاف مامیثا کے وزن کا بارہواں حصہ رہے۔ قرص کو سرکہ میں پیس کر بطور قطور استعمال کریں۔

بھنبھناہٹ اور سنسناہٹ:

یہ کچھ نفاخ ریاح اور کچھ سامعہ کی صفائی اور اس کی ذکاوت حس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

سنسناہٹ تھوڑی ہو پھر رفتہ رفتہ بڑھ گئی ہو، یا اچانک پیدا ہوئی ہو اور دونوں حالتوں کے درمیان شروع میں امتیاز نہ ہو سکے، غرغروں اور مصنوعات کے استعمال کے باجود مرض میں کمی نہ ہوئی ہو تو اس کا نتیجہ ذکاوت حس کو قرار دینا چاہیے، بالخصوص جبکہ مریض ذکی الحس اور تیز سماعت کا ہو۔ میں نے ایسی ہی حالت کا ایک مریض دیکھا ہے اس کا علاج میں نے کچھ مخدرات کے ذریعہ کیا چنانچہ صحتیاب ہو گیا۔ مخدرات ہم نے بہت کم دیا تھا۔

درد کا سبب کیا ہے؟ اسے ظاہری سبب، چہرہ اور جسم کی حالت سے معلوم کرلیں، بارد درد میں مفید یہ ہے کہ لہسن روغن یا پیاز میں ابال کر قطور کرلیں۔ کان کے اندر پانی داخل ہونے پر نہایت گرم روغن میں روئی تر کر کے کان کے اندر رکھیں اور اوپر سے مرہم باسلیقون جیسے گرم مرہم رکھ دیں، حرارت کی وجہ سے پیدا شدہ درد میں کان کے اندر دودھ، روغن خلاف اور نیلوفر ٹپکائیں، اور اوپر سے سردی پیدا کرنیوالا مرہم رکھیں۔ ریاح سے پیدا شدہ درد میں جس کا اندازہ سخت تناؤ سے ہوگا، عطوس استعمال کریں، مالش کریں۔ مالش کے ایک گھنٹہ بعد لطیف خوشبودار چیزوں کے پانی کا بھپارہ دیں۔ درد تیز ہو جائے تو کسی روغن میں جند بید ستر ملا کر قطور کریں اور گرم اسفنج سے تکمید کریں۔ سرکہ کیساتھ بورہ استعمال کریں۔ اس سے سدہ تحلیل ہو جائیگا اور ریاح نکل جائے گی۔ بارد درد ہو تو زیرہ کا شیاف شہد میں بنا کر کان کے اندر داخل کریں۔ (جالینوس)

کان کے اندر کچھ دنوں سخت درد، تڑپ اور اردگرد سرخی رہی ہو، پھر اس کے بعد درد میں سکون ہو گیا ہو اور کان رطوبت یا مدت کا سیلان ہوا ہو تو واضح رہے کہ اسکا سبب کوئی پھوڑا رہا ہے جو کان کے پردہ میں پیدا ہو گیا تھا اور پک گیا تھا۔ کبھی یہ پکتا نہیں ہے بلکہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ تڑپ پھوڑے کی وجہ سے ہے یا سوء مزاج بلامادہ کی وجہ سے، اسکی پہچان امتلاء جسم اور رگوں کے پر ہونے سے کریں گے۔ (مؤلف)

ٹھنڈک، ریاح، یا ہوا کی خنکی سے پیدا شدہ درد میں روغن غار میں جند بید ستر ملا کر، یا روغن بلسان تین قطرے کان میں ٹپکائیں۔ (اُھرن)

کان میں سدہ یا پھنسی ہوئی غلیظ ریاح یا ورم یا پھنسی کی وجہ سے ہوتا ہے جو کان کے پردے میں نکل آتی ہے۔ جو درد ورم کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں شدید تڑپ، تناؤ، التہاب اور بسا اوقات بخار ہوتا ہے۔ اخلاط باردہ اور سدہ کی وجہ سے پیدا شدہ درد میں خود سر کے اندر ثقل اور پیشتر غلیظ، ٹھنڈک اور فضلات پیدا کرنے والی تدبیریں ملیں گی۔ اخلاط غلیظ سے درد گوش کا علاج فصد اور مسہل کے ذریعہ جسمانی استفراغ، اور غرغروں اور ایارج اجیجانس کے ذریعہ تنقیہ کریں، موخر الذکر عمدہ ہوتی

ہے اس کے ذریعہ مسہل دیں۔ عطوس کے ذریعہ علاج کرنے سے فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ درد گوش سرد میں نفط نیلگوں اور روغن کاوی کا قطور کریں۔

درد گوش کے علاج میں ان میں سب سے زیاد بہتر روغن عقارب کا قطور ہے۔ اونی ٹکڑے کے اندر دوا کو لت پت کرکے کان پر رکھیں بھی۔ کان سے پیپ کا اخراج ہو تو روغن شہدانہ مفید ہے۔ درد گوش گرم ہو تو شیر جاریہ اور شیاف ابیض کے ہمراہ سفیدی بیضہ کا قطور کریں۔ درد تیز ہو تو افیون، فلونیا رومی ہمراہ سفیدی بیضہ و روغن خلاف و روغن نیلوفر قطور کریں۔ ورم جب پردہ کے اندر ہوتا ہے تو درد شدید اور خطرناک ہوتا ہے۔ ان امراض یعنی خاص کر اورام کے امراض حادہ میں قیفال کی فصد کھولیں اور ہلیلہ کے ذریعہ اس کا اخراج کریں۔ کان میں آب پوست کدو ٹپکائیں۔ یہ ورم حار کے لئے نہایت مؤثر ہے۔ یا مامیثا تر میں افیون ملا کر قطور کریں۔ خارج میں ضماد خطمی و ناخونہ وغیرہ جیسے مسکن ضماد رکھیں۔ پھنسی کا تدبیر قطور کے ذریعہ اور فصد سے کریں، جب یہ پک جائے تو کان میں مرہم باسلیقون داخل کریں۔ خارج میں آب کرنب، آرد باقلی، اور روغن سوسن کا ضماد رکھیں۔ یہ دوائیں تقیح میں مدد دیتی ہیں۔ حتی کہ پھنسیاں پختہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح ورم نمایاں ہو تو جب تک تحلیل نہیں ہوتا ضرورت اسے پختہ کرنے کی ہوتی ہے۔ اگر بدبودار اور خراب پیپ آجائے تو چند دن سرکہ کے اندر خبث الحدید گھس کر اوپر اوپر سے سرکہ ڈال دیں اور دھوپ میں خشک کریں تاکہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر ایک فتیلہ لت پت کرکے کان کے اندر داخل کریں۔ بیماری لمبی ہو جائے اور ناصور کی صورت اختیار کرے تو دواء مصری استعمال کریں، یعنی زنجار، شہد اور سرکہ ہم وزن اسقدر پکائیں کہ شہد کے قوام کی طرح ہو جائیں۔ انہیں ایک فتیلہ کے ذریعہ کان کے اندر داخل کریں۔

سنسناہٹ کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ کبھی کان کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ کمزوروں کو لاحق ہو جاتی ہے یا کثرت حس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کیفیت کے شکار وہ لوگ ہوتے ہیں جو بیحد ذکی الحس ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بیماری بحران کے وقت یا پھنسی ہوئی غلیظ ریاح کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ دونوں میں امتیاز سابقہ تدبیر سے کیا جا سکتا ہے۔ سابقہ تدبیر اگر غلظت اور برودت پیدا کرنے والی نیز سوء ہضم کا سبب رہی ہے تو کان میں سنسناہٹ غلیظ اور خراب کیموس سے لاحق ہو جاتی ہے۔ کیفیت مسلسل رہتی ہے تو اس سے بھی اندازہ کریں۔ اگر اس میں ہیجان اور سکون دوروں کی شکل میں ہو تو اس کا سبب ریاح ہے۔ کان کی ذکاوت حس کی وجہ سے سنسناہٹ ہو تو اس میں تھوڑا شوکران، ہمراہ جندبیدستر ہم وزن سرکہ میں پیس کر نیم گرم قطور کریں۔ ضعف کے سبب ہو

جیسا کہ کمزوروں کو پیش آتا ہے تو سب سے پہلے کان میں افسنتین کا جوشاندہ ٹپکا کر کان کو دھوئیں اس کے بعد اس میں روغن گل اور سرکہ شراب نیم گرم ٹپکائیں۔ اس سے کان کے اندر طاقت پیدا ہو گی۔ کیفیت نفاخ ریاحوں کی وجہ سے ہو تو تھوڑی فرفیون روغن حناء کے ہمراہ پیس کر یا جند بید ستر و روغن سداب کان میں ٹپکائیں۔

گراں گوشی او سنسناہٹوں کے لئے دوائے عجیب:

خربق سفید ساڑھے چار گرام، جند بید ستر ۳ گرام، نطرون ایک گرام ۶۵ ملی گرام، سب سرکہ میں گوندھ لیں اور استعمال کریں، نہایت عجیب الاثر ہے۔

درد گوش شدید کے لئے دوائے عجیب:

مرارۂ ثور، اسی کے برابر روغن خیری، دونوں کو گرم راکھ یا نرم آنچ پر جوش دیں حتی کہ پت اڑ جائے۔ اسے محفوظ کر لیں۔ سخت درد کے موقعہ پر کان کے اندر ٹپکائیں۔ بحران کے طور پر کان سے خون آ جائے تو اسے روکیں نہیں۔ الا یہ کہ حد سے زیادہ آنے لگے۔ خون بحران کے بغیر، یا بحران پر زیادہ آنے لگے تو مازو کا جوشاندہ آب کراث، مامیثا اور اقاقیا وغیرہ کے ذریعہ قطور کر کے روک دیں۔ کان میں خون جم گیا ہو تو سرکہ اور عصارۂ کراث ٹپکائیں۔

کان میں درد یا غلیظ ریاح موجود ہو تو مفید یہ ہے کہ کان کو شبث، بابونہ، ناخونہ، برگ غار، فوتنج، مرزنجوش کے جوشاندہ پر معلق کریں۔ جوشاندہ کو ایک بوتل میں رکھ کر سر کو اچھی طرح بند کر دیں۔ پختہ ہو جانے کے صورت میں بوتل میں ایک نلکی لگا کر اسے کان میں رکھیں۔ اس کے بعد کان میں روغن مولی نیم گرم اور روغن جس میں جند بید ستر حل کر لیا گیا ہو قطور کریں۔ یا صعتر چبا کر کان میں ڈالیں۔ (ابن سرابیون)

شحم حنظل، لہسن ۳ جو، آب سداب ۱۳۰ گرام، انہیں زیتون میں ڈبو کر نرمی سے چند بار جوش دیں، پھر صاف کر کے درد گوش کے لئے ٹپکائیں۔

کان کے زخموں کے لئے عمدہ اور موثر نسخہ:

شہد میں ایک بتی لت پت کر کے انزروت سائیدہ میں ملوث کر لیں اور کان کے اندر رکھیں۔ چند دنوں میں صحت ہو گی۔ آس، برگ آس، حب لآس، عصارہ آس اور عورتوں کے دودھ کے ہمراہ

شہد پوست انار میں گرم کر کے کان میں ٹپکائیں۔ اس سے کان کی بدریاحی میں بیحد فائدہ ہوگا ہے۔ اطہور سفوس نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (کناش فارسی و ہندی)

درد گوش میں انسان کا پیشاب موزوں کر کے، بطور قطور استعمال کرنا مفید ہے۔ افسنتین شہد میں ملا کر کانکے اندر رکھی جائے۔ تو سیلان رطوبت رک جاتا ہے (اطہور سفوس)

انسان کا اصلاح شدہ پیشاب کان سے پیپ کے سیلان کو روک دیتا ہے۔

پورت انار میں اسے گرم کر کے قطور کرنے سے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔ روزہ دار انسان کا لعاب کان میں ٹپکانے سے کیڑے فوراً خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

جالینوس کا قول ہے کہ انسان کا پیشاب کان کو صحیح کر دیتا ہے جس سے پیپ خارج ہو رہی ہو۔ آب پیاز کان سے پیپ کے سیلان میں صحت بخش ہے۔ برگ زیتون بری شراب میں کوٹ کر نچوڑلی جائے، اور عصارہ کو خشک کر کے ٹکیاں بنالی جائیں۔ اسے شہد میں اور زیتون میں ملا کر زخم خوردہ کان کے اندر ٹپکانے سے سیلان رطوبت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (اطہور سفوس)

برگ جوز کا عصارہ نیم گرم کر کے کان میں ٹپکانا پیپ آنے میں مفید ہے۔ رسوت پیپ کے سیلان میں کان کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خبث الحدید تمام برادوں سے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے۔ اسے سرکہ شراب خالص میں پیس کر اسی کے ساتھ پکائیں تو ایسی دوا تیار ہو جائے گی جو کان سے آنے والی مزمن پیپ کو خشک کر دیگی۔ آب کبر نچوڑ کر کان میں ڈالنے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔ (جالینوس و دیاسقوریدوس)

مرکوافیون، جند بیدستر اور مامیثا کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے کان سے پیپ کا سیلان جاتا رہتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

مرارہ ثور (بیل کا پت) عورت کے دودھ اور بکری کے دودھ کے ساتھ ملا کر کان میں ٹپکایا جائے تو کان میں پیپ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (روفس)

نطرون ہمراہ سرکہ کان میں رکھنے سے سیلان رطوبت کا ازالہ ہو جاتا ہے اور میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔ سماق کو جوش دے کر کان میں ٹپکائیں۔ ماء الحصرم کا قطور کریں، عصاء الراعی کا قطور، یہ سب کان کے زخموں اور سیلان مواد میں مفید ہیں۔ زیادہ پیپ آرہی ہو تو خشک کرنے کا اہتمام کریں۔ (دیاسقوریدوس)

عصارہ فوتنج کان کے کیڑوں کو ہلاک کر دتیا ہے۔ قطران ہمراہ سرکہ کا قطور بھی کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

زوفائے رطب (نرم اور گندے اون کے اندر موجود چکنائی) پیہ اوز کے ہمراہ استعمال کرنا کان کے زخموں میں مفید ہے۔ عصارۂ برسیان دارو میں زوفائے رطب ملا کر استعمال کرنا کان سے سیلان مواد میں سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

زفت رطب کا روغن گل کے ہمراہ استعمال کرنے سے کان سے سیلان رطوبت میں مفید ہے۔
آب برگ خوخ کان کے اندر انڈیلنے سے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

جوشاندۂ خلاف کان سے سیلان مواد میں کان کے اندر انڈیلتے ہیں۔ عصارۂ بیخ خنثی، شراب، مر، کندر، اور شہد میں ملا کر نیم گرم کر کے کان میں ٹپکانا کان سے سیلان مواد میں مفید ہے۔ تنہا عصارہ بھی مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کان کے کیڑوں کے لئے مہلک دوا:

برگ خوخ تر، قطران دو قطرے، سرکہ شراب دو قطرے، بورہ قدر قلیل۔ (ابن ماسویہ)

کان سے پیپ آ رہی ہو تو ماءیشا سرکہ میں ملا کر قطور کریں۔ کیڑوں کے لئے برگ کبر اور بیخ کبر کا پانی اور برگ خوخ اور تیز پیاز کا پانی نچوڑ کر کے قطور کریں۔ (اسحاق)

کان کے زخموں کے لئے:

عدس مقشر، آس خشک، انار کا خول، (اقماع رمان) مازو کچا، عوسج کا پھل، پانی کے اندر اچھی طرح جوش دے کر کان کو بار بار دھوئیں۔ پھر شیاف ابیض، شیر جاریہ میں ملا کر کان کے اندر رکھیں۔

سر دزخموں کے لئے:

صبر ۷ گرام، شہد جھاگ اتارا ہوا تین گرام، مطبوخ ریحانی ۱۴۰ گرام، جوش دیں۔ حتی کہ مطبوخ ۷۰ گرام باقی رہے۔ اس سے کان کو بار بار دھوئیں۔ پھر دم الاخوین اور انزروت گوندہ کر کان کے اندر صبح و شام رکھیں۔

سر دزخموں کے لئے:

زاج سوختہ ساڑھے چار گرام، سفیدۂ رصاص ساڑھے چار گرام، گل سرخ ساڑھے چار گرام، سبزی دوا ثمودہ ساڑھے چار گرام، زرنیخ سرخ ساڑھے چار گرام، شب ساڑھے چار گرام، خبث الحدید ۱۸ گرام، ریشمی کپڑے سے چھان کر روغن گل میں گوندہ لیں اور کان کے اندر رکھیں۔

کان سے پیپ آنے کے لئے:

زنجار، سرکہ، شہد سب کو اتنا جوش دیں کہ گرم ہو جائیں۔ اس میں ایک بتی تر کر کے کان کے اندر داخل کریں۔ عمدہ اور موثر ہے۔ (اسحاق)

زنجار ایک جز، سرکہ ۸ جز، شہد ۶ جز، یہ سب قرحہ گوش، ناک کے زخم، اور تمام اکال پھوڑوں اور پھنسیوں کے لئے مفید ہیں۔

کان سے سیلان مواد کا بے خطا نسخہ:

زاج سوختہ، سفیدہ، صبر، کندر، گل سرخ، زرنیخ، خبث الحدید، شب یمانی سرمہ کی مانند بنالیں۔ اس میں کوئی بتی ایک بار مرہم سفیدہ میں اور ایک بار مرہم باسلیقون میں لت پت کریں اور کان کے اندر رکھیں۔ انشاء اللہ مفید ہو گی۔ (اسحاق)

قرحہ گوش غیر مزمن کا علاج شیاف مامیثا اور سرکہ کے ذریعہ کریں۔ زخم زیادہ گہرے ہوں تو قرص اندرون کے ذریعہ اس کا ازالہ کریں۔

ایک یا دو سال کے مزمن قرحہ کے لئے:

خبث الحدید کوٹ کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں اور چار گنا سرکہ خالص میں جوش دیں حتی کہ شہد جیسا گاڑھا ہو جائے اور ایک فتیلہ میں لت پت کر کے کان کے اندر رکھیں۔ چونکہ یہ عضو نہایت خشک ہوتا ہے اس لئے زخموں کے ضابطوں کے مطابق نہایت خشکی پیدا کرنے والی ادویات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

کان کے زخموں کا علاج دواء اندرون وغیرہ سے کریں، فضلہ کو عطاس کے ذریعہ نتھنوں کی جانب اور غرغروں کے ذریعہ منہ کی جانب جذب کریں اور وہ علاج کریں جس کا تذکرہ ہم باب الجراحت میں کر چکے ہیں۔

سیلان مواد مزمن ہو گیا ہو اور کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی ہو تو ہلیلہ کی گٹھلی اور مازو سوختہ کر کے روغن خیری یا دردی بزر کے ساتھ یکجا کر لیں پہلے کان کو ایک بتی سے صاف کریں پھر اس میں یہ دوا رکھ دیں۔ زیادہ مزمن ہو جانے صورت میں کبھی کان کے اندر تیز دوا صاف کرنے کے لئے ڈالتے ہیں پھر علاج کرتے ہیں۔ متوسط حضرات اسود (۱) کے ذریعہ اور جدید حضرات ابیض کے ذریعہ

(۱) اسود اور ابیض سے مراد ہلیلہ سیاہ اور سفید ہے

بالخصوص جبکہ مذکورہ کیفیت ورم کے ہمراہ ہو علاج کرتے ہیں۔ (جالینوس)

کان کے زخموں میں جو زخم قریب زمانہ کا ہو اس میں مامیثا سرکہ میں پیس کر قطور کرنا صحت بخش ہے بشرطیکہ اس سے مواد تھوڑا آرہا ہو۔ زیادہ مواد آنے کی صورت میں قرص اندرون جیسی دوائیں کارگر ہوتی ہیں تو ان سے بھی فائدہ نہ ہو۔ سرکہ خالص میں خبث الحدید پیس کر کئی دنوں تک دھوپ میں رکھیں اور اسکا قطور کریں۔ کامیاب علاج ہے۔ پیسنا اچھی طرح چاہئے۔

درد گوش میں چربیوں، باسلیقون اور تکمید سے سکون ہوتا ہے۔ تیز قسم کے گرم درد میں دودھ اور سفیدی بیضہ مفید ہے۔ افیون مسکن درد ہے۔ اس کے اندر افادیت اس پہلو سے ہے کہ مریض کو سلا دیتی ہے۔ چنانچہ بیماری پختہ ہو جاتی ہے۔ ممکن حد تک اسے ترک کریں کیونکہ نقصان زیادہ ہے۔ حتی کہ سماعت بالکلیہ جاتی رہتی ہے۔

کان کے مواد کے لئے دوا:

چوب سوختہ، مر، دونوں کو پیس لیں پہلے کان سے پیپ کو صاف کرلیں پھر دوا کا فتیلہ بنا کر کان میں رکھیں۔ قیاس میں یہ آئے کہ درد گوش خشک زخموں کی وجہ سے ہے تو کان کے اندر چربیوں اور باسلیقون کے مرہم رکھیں۔ کان سے بہ کثرت رطوبات خارج ہو رہی ہوں تو اس کے اندر مازو، یا زاج، یا شب یمانی سوختہ پھونک کر داخل کریں۔ (جالینوس)

اون کا ٹکڑا شب، یا پرانی نبیذ، یا شہد اور ترمس میں لت پت کر کے کان کے اندر رکھیں۔ بچوں کے کان میں جو رطوبت ہوتی ہے جہلاء اسے پیپ خیال کرتے ہیں۔ یہ فضلہ غذائی ہوتا ہے۔ ایسا دیکھیں تو رات میں دودھ پینے سے منع کر دیں، اس سے بہ کثرت رطوبت کا ازالہ اور کان خشک ہو جائے گا (روفس)

بچوں کے کان میں قرحہ اور رطوبت کے لئے مفید دوا:

مرہم سفیدہ، مرہم باسلیقون، ہم وزن، باہم یکجا کرلیں، اور اسکے ذریعہ علاج کریں۔ تجربہ سے اسے مفید پایا گیا ہے۔

ایضاً:

خبث الحدید اور رسوت کو پیس کر سرکہ شراب خالص میں بھگو لیں اور کان کے اندر قطور کریں۔ بیحد مفید ہے۔ (حنین)

رطوبت اور کان سے سیلان مواد کے لئے:

خشک کرنا چاہیں تو خبث الحدید اور تیز سرکہ ملا کر چھوڑ دیں حتی کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے، پھر کان کے اندر قطور کریں۔ خبث الحدید اچھی طرح پیسیں پھر اسے سرکہ میں ڈالیں۔ یا شب سوختہ اور مر روزانہ دوبار ایک بتی کے ذریعہ کان میں رکھیں۔

کان کے اندر جو پھنسیاں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے ابتداء میں مرہم سفیدہ مفید ہوتا ہے۔ اگر پختہ کرنا چاہیں تو مرہم باسلیقون استعمال کریں حتی کہ تنقیہ ہو جائے پھر خشک کرنے کیلئے مرہم عروق استعمال کریں۔ مزمن ہو کر ناصور کی صورت اختیار کر لیں تو مرہم زنجار سے کام لیں حتی کہ تنقیہ ہو جائے پھر مرہم احمر استعمال کریں۔

مواد مزمن ہو جاتا ہے اور اس میں بدبو آجاتی ہے تو کبھی چند دنوں تک کان کے اندر دواء حاد رکھتے ہیں حتی کہ وہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر مرہم سفیدہ اس کے اندر رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ زاج کان کی پیپ اور رطوبت کے لئے عمدہ اور موثر ہوتی ہے۔ یہ اھرن کا قول ہے۔

کان کی پیپ اور رطوبت کے لئے عمدہ دوا:

صبر، مر، افیون، زاج یہ سب سرکہ میں گوندھ کر ایک بتی بنالیں اور کان میں ٹپکائیں۔ زخم مزمن ہو جائیں اور ان میں بدبو آجائے تو نمک میں بنائے ہوئے مربائے زیتون کا اور صحناۃ کا پانی دن میں تین بار صحت یابی تک استعمال کریں یا چند دنوں تک مری (آبکامہ) کان میں ٹپکائیں۔ یہ تمام ادویات رطوبت اور مواد کو خشک اور جذب کرتی ہیں اور اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب درد نہیں ہوتا۔ کان سے خون نکل آئے اور اس کے منجمد ہو جانے کے اندیشہ ہو تو کان میں عصارۂ کراث وغیرہ محللات دم کا قطور کریں۔ برگ آس کا جوشاندہ کان کی رطوبت اور پیپ کو خشک کرتا ہے۔
(اھرن)

سرکۂ عنصل کا کان کے اندر انڈیلنا، آب پیاز کا قطور اور آب سمندر کی بھاپ گراں گوشی کے لئے مفید ہے۔

زہرۂ نحاس ابیض پیس کر کسی پھونکنے کے آلہ سے کان کے اندر پھونکا جائے تو مزمن بہرے پن میں مفید ہے۔

پیپ کے ازالہ کے لئے عصارۂ فراسیون مستعمل ہوتا ہے یہ کان کے سوراخ اور عصبہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

حب الغار کا ثفل (پھوک) پرانی شراب اور روغن گل میں ملا کر قطور کرنا گراں گوشی میں

مفید ہے۔ خردل کو انجیر میں ملا کر کان کے سوراخ میں رکھنا گراں گوشی میں مفید ہے۔ خربق سیاہ گراں گوشی کے اندر کان میں رکھ کر دو یا تین بار چھوڑ دیا جائے تو بیحد مفید ہے۔ سرکہ کی بھاپ گرم گرم عسر سماعت میں مفید ہے۔ (جالینوس)

کان کے اندر شہد کے قطور کرنے سے میل صاف ہو جاتا ہے۔ اس کا ایک بتی کے ذریعہ استعمال کرنے سے کان کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ روغن بادام تلخ یا روغن جوز یا پیہ بط، سکنجبین، روغن سوسن، روغن صنوبر، یا روغن زوفائے خشک کے ہمراہ استعمال کرنے سے کان کا تنقیہ ہوتا ہے اور بارد درد کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

برودت کی وجہ سے گراں گوشی کے لئے:

بکری کا پت، پیشاب، آب سداب، جند بید ستر، عصارہ افسنتین، بیخ آسمانجونی، حب الغار، ہم وزن روغن سوسن یا روغن شبث و روغن ناروین کے ساتھ یکجا کریں۔ اور آب برگ سداب کے ہمراہ کان کے اندر ۲ گرام داخل کریں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ یہ بارد درد کے لئے بھی مفید ہے۔

کان کے میل کے لئے:

قردمانا ساڑھے چار گرام، بورۂ ارمنی سوا دو گرام، انجیر سفید گوندہ کر کان کے اندر رکھیں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کان کے اندر پانی داخل ہو جائے تو ایک نلکی سے پانی چوس کر روغن بادام شیریں کا قطور کریں (ابن ماسویہ)

گراں گوشی کے لئے:

خردل اور انجیر سے بنائے گئے فتیلہ سے علاج کریں۔ اسکے بعد روغن میں بیخ خنثی ابال کر گرم گرم استعمال کریں۔ (عبدوس)

گراں گوشی میں روغن بادام شیریں، روغن بابونہ، پیہ بط، بیل کے پت کے ہمراہ استعمال کریں (دیاسقوریدوس)

گراں گوشی کے لئے:

بکری کا پیشاب اس کے تھوڑے پت کے ہمراہ یا عصارۂ سداب، تھوڑی شہد کے ہمراہ قطور کریں۔ یہ مفید ہے بشرطیکہ کان کے اندر اور باہر سے جند بید ستر، روغن شبث، یا روغن غار، یا روغن ناروین کے ہمراہ افسنتین کا جھاگ، یا روغن سوسن طلاء کریں، یہ ساری تدبیریں اسہال، تنقیہ، بشرط

ضرورت خون کے اخراج اور زیر گدی پچھنہ لگانے کے بعد اختیار کی جائیں۔

ایک مشہور و معروف اور مجرب کتاب کے اندر میں نے پڑھا ہے کہ بچھوؤں کا تیل اگر کان میں ٹپکایا جائے تو بہرا پن جاتا رہتا ہے۔ بادنجان نامی پرندے کی چربی پگھلا کر کان میں قطور کی جائے تو اس سے بھی بہرا پن زائل ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

سماعت کا مفقود ہونا اور اس کی خرابی آلہ سماعت پر کسی آفت کے آجانے سے عارض ہوتی ہے۔ یہ آلہ دماغ کا وہ جز ہوتا ہے جس سے کان کی جانب آنے والا عصبہ اگتا ہے یا پھر یہ کیفیت اس منفذ (نالی۔ گذرگاہ) پر آفت آجانے پیدا ہوتی ہے جس کے اندر آلہ سماعت کی جانب طاقت آکر رواں دواں ہوتی ہے۔ یہ وہی مذکورہ عصبہ ہوتا ہے۔ ان دونوں مقامات کی بیماریاں سوءمزاج کی اقسام میں داخل ہیں۔ یا پھر آفت سماعت کے سوراخ پر آتی ہے۔ سوراخ میں سدے پڑجاتے ہیں جو یہاں پر اگ آنے والے گوشت یا میل یا میل کچیل کے مشابہ کوئی چیز ورم کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

گراں گوشی کی بیماری سے ایک مخلوق روغن مولی اور روغن مویزج کے ذریعہ صحتیاب ہو چکی ہے۔ ان کے کان میں چینخا اور بھونپو بجایا گیا۔ بہرا پن ہو جائے مگر تمام حواس بحالہ قائم ہوں، نالیاں محفوظ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آفت عصب دماغی کی کسی خاص روح پر آپڑی ہے۔ حواس بھی اس کے ساتھ ماؤف ہوں تو آفت دماغ کے اندر سمجھی جائے گی۔ اسی طرح باقی حواس کے باب میں بھی قیاس کر لیں۔ یعنی جب حاسہ ہی تنہا بیمار ہو، تو جو عصبہ اس کے اندر آتا ہے آفت اسی میں ہوتی ہے۔ شرکت کے طور پر کوئی دوسرا ہو تو آفت اسی کے اندر سمجھی جائے گی۔ اسی طرح تمام حواس مشترک ہوں تو دماغ کو مریض تصور کیا جائے گا۔ برسام کے بعد گراں گوشی لاحق ہو جائے تو روغن نیلوفر وغیرہ مرطبات کا سعوط استعمال کریں۔ (فیلغریوس)

میل کچیل سے کان کے اندر درد، سنسناہٹ اور سماعت کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ میل خشک ہو تو ملین کئے بغیر یہ صاف نہیں ہوتی۔ صاف کرنا چاہیں گے تو تکلیف دہ ہو گی۔ لہذا کان میں سرکہ کے ہمراہ نطرون رکھیں۔ نرم ہو جائے تو صاف کریں۔ اسی صورت میں یہ تحلیل ہو جائے۔ صفائی بار بار کریں اس کے بعد روغن بادام تلخ کا قطور کریں اس سے جو میل کچیل گاڑھے اور خشک ہوں گے وہ سب تحلیل ہو جائیں گے۔ (روفس)

کان میں کبریت کی دھونی دینے سے گراں گوشی میں فائدہ ہوتا ہے۔ (بختیشوع)

گراں گوشی کے علاج میں تاخیر نہ کرنی چاہئے کیونکہ اس کا انجام مکمل بہرا پن ہوتا ہے۔ لہذا ایارج شحم حنظل کے ذریعہ جسم کا استفراغ کریں، سر کو خشک کریں، ہر طرح سے اسے تقویت پہونچائیں غذائیں لطیف دیں، کان کے اندر قاطع اور ملطف ادویات کا قطور کریں۔ حرف، اجزاء، بورہ

چوتھائی جز دونوں کو پیس کر انجیر میں گوندھ لیں اور اس سے لمبے لمبے شیاف تیار کریں، اور کان کے اندر داخل کریں۔ ہر تیسرے دن ایک بار نکالیں۔ اس سے کافی میل نکلے گا۔ اور کان خشک ہو گا۔ ریاضت کریں، ایک بتی کے اندر شہد لت پت کر کے کان میں رکھنا مفید ہے۔ کان میں گوشت اگانے کے لئے بھی یہ مفید ہے۔

تکمید کا نسخہ :

گراں گوشی کے لئے مفید ہے۔ افسنتین ایک پتیلی میں جوش دے کر ایک قیف کے ذریعہ تکمید کریں۔ یا خربق سیاہ شہد میں ملا کر کان کے اندر داخل کریں۔ حتی کہ وہ کان میں سماعت کی روکاوٹ کا ازالہ کر دے۔ کان قوت شامہ میں آفت سوءِ مزاج کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو دماغ دونوں مقدم بطنوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یا پھر یہ اس سدہ کا نتیجہ ہوتی ہے جو چھلنی سے مشابہ ہڈی کے اندر پیدا ہو جاتا ہے (جالینوس)

ناک کے سدہ کے لئے :

سرکہ شراب میں شونیز چند دنوں تک بھگوئیں، پھر اسے اچھی طرح پیس لیں، اور ناک کے اندر ٹپکائیں۔ مریض کو حکم دیں ممکن حد تک اوپر کو دوا کھینچے اس اسے سدے کھل جائیں گے۔ (جالینوس)
اس علاج سے انشاء اللہ ضیق النفس بھی کھل جائے گا۔ (مؤلف)

ناک کی بدبو میں :

تھوڑی متعفن رطوبتیں نتھنوں کی جانب آجاتی ہیں، ان رطوبتوں میں حدت ہوتی ہے تو زخم پیدا کر دیتی ہیں۔ بدبوا گے ہوئے گوشت اور زخموں کا علاج یہ ہے کہ سب سے پہلے تمام سر کی جانب توجہ دیں۔ اسے خشک کریں، غرغروں اور مضوع اور عطوس اور خشک مرہموں کے ذریعہ اس کا تنقیہ کریں اس کے بعد نتھنوں کے علاج کی جانب متوجہ ہوں، بدبو کے لئے قابض اور تلخ دواؤں کا قصد کریں تا کہ تحلیل تجفیف اور دفع سارے اثرات یکجا ہو جائیں۔ (جالینوس)
فوتنج خشک کو پیس کر اس کا عصارہ ناک میں ٹپکائیں۔ یا خربق سفید اور صدف سوختہ روز آنہ ناک کے اندر پھونکیں۔ یا ناک کے اندر افوریقون کا طلاء کریں۔ یہ خارش کے دوا ہے۔ یا طلاء قلقطار کا کریں۔ (ارخیجانس)
متواتر تیز تیز چھینکیں، اس کے لئے بھونپو استعمال کر سکتے ہیں۔ سماعت واپس آجائے گی۔ کان میں پانی داخل ہو گیا ہو تو ماؤف جانب لنگڑے ہو کر چلیں یا کسی نلکی کے ذریعہ اسے چوس لیں۔ (جالینوس)

دوسرا باب

ناک کے امراض

ناک میں بد بو، سونگھنے کی صلاحیت کا مفقود ہونا، زخم، سدّے، بواسیر، نکسیر وغیرہ، حرارت سے پیدا شدہ بیماریوں کا علاج —— سعوط، عطوس اور خنان، ناک کا بد گوشت، جسے "بیش پایہ" اور "بسفائج" کہتے ہیں، سرطان، نکسیر کا محرک، خارش، سوزش، تیز مادہ کا سیلان اور خشک ریشہ۔

ناک ایک ایسا عضو ہے جو خشکی میں معتدل اور آنکھ اور کان کے مابین واقع ہے۔ یہ آنکھ سے زیادہ خشک اور کان سے زیادہ تر ہے۔ اس لئے ناک کے زخم کا علاج خشک کرنے والی ادویات یعنی قروح چشم کی معالجاتی ادویات کے ذریعہ کیا جائے جو کان کے زخموں کی دواؤں سے کم خشک ہوں۔ کان کے زخم کا علاج ان ادویات سے کیا جاتا ہے۔ جو بیحد خشک ہوتی ہیں، مثلاً قرص اندرون وموساس وغیرہ۔ (جالینوس)

ناک کے اندر اگنے والے گوشت جو بیش پایہ کے نام سے موسوم ہے کی وجہ سے ناک کا داخلی طبقہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

ناک کی بدبو اور بد گوشت کے لئے:

شب ایک جز، مر ایک جز، قلقطار چوتھائی جز، مازو چوتھائی جز، ناک کو شراب سے دھو کر یہ دوائیں اس کے اندر پھونکیں، ایک فتیلہ بھی داوؤں سے لت پت کر کے اندر داخل کریں۔ بدبو پرانی ہو تو قلقطار، زرنیخ سرخ، سنبل، یاسمین، زعفران، مر اور حماما کے ذریعہ علاج کریں۔ یہ دوائیں خشک کریں گی اور ناک میں خوشبو لائیں گی۔

بد گوشت کا علاج اس طرح کریں کہ اسے اکھاڑ دیں پھر دواء امقر کی مالش کریں یہ دوا "باب قلع اللحم الزائد" میں لکھ دی گئی ہے۔ (ارخیجانس)

دواء حار اس طرح بنائیں:

اقاقیا، زاج، زرنیخ، نورہ، قلی، دھوپ میں چند دن پرورده کیا ہوا سرکہ، تھوڑی دوا ناک کے اندر داخل کریں۔ اس سے زائد گوشت اکھڑ جائے گا۔

دوائے امقر:

زنجار، نوشادر، شب، سرکہ دھوپ میں اچھی طرح تیار کیا ہوا۔ سب کو پیس لیں اور ناک میں پھونکیں، اس وقت منہ میں اچھی طری پانی بھر دیں۔

دیگر:

باسور کو اکھاڑ دیتا ہے۔ زرنیخ، قلقنت، سرکہ میں پیس کر خشک کرلیں اور ناک میں پھونکیں۔

ناک کے زخموں کے لئے:

نبث الاسرب (کمنہ) شراب اور روغن آس، اچھی طرح گھوٹ لیں، آس کوٹ کر کوئلے کی نرم آنچ پر اس حد تک پکائیں کہ دوا گاڑھی ہو جائے۔ اسے ایک پیتل کے برتن میں محفوظ کرلیں اور ناک کے زخموں کا اس کے ذریعہ علاج کریں۔ یا آب انار ترش کو کسی پیتل کے برتن میں اس حد تک پکائیں کہ نصف رہ جائے۔ اس میں ایک فتیلہ لت پت کر کے ناک کے اندر لطوخ کریں۔ یا انار شیریں مع پوست، شراب کے اندر جوش دے کر ناک کے باہر رکھیں، یا مردار سنگ ایک جز، سفیدہ ایک جز، پوست انار نصف جز، شراب ۵ جز، روغن آس ۵ جز۔ دواؤں کو شراب میں اچھی طرح پیس لیں، حتی کہ جذب ہو جائیں۔ پھر روغن آس میں پیسیں، پھر اسے سیسہ کے ایک برتن میں محفوظ کرلیں اور علاج کریں۔

ناک کے خشک ریشہ کا علاج:

زوفا، پیہ بط، موم زرد، پیہ بارہ سنگھا وغیرہ۔ شہد ایک فتیلہ کے ذریعہ استعمال کرنے سے خشک ریشہ کا ازالہ ہو جائے گا۔

شدید درد کے ساتھ قرحوں کا علاج:

اسرب (سیسہ) سوختہ مغسول، سفیدہ، مرداسنگ، روغن گل، موم۔

بدگوشت کے لئے:

دواء حاد مفید ہے۔ ورم ہو تو چھوڑدیں حتی کہ خشک ریشہ پیدا ہو جائے اس کے بعد موم اور روغن یا شہد استعمال کریں۔ اس کے بعد مذکورہ بالا دوا دوبارہ ناک میں پھونکیں، بار بار ایسا کریں حتی کہ بدگوشت اکھڑ جائے۔ (مؤلف)

بدگوشت کے لئے میرا معمول نسخہ:

انار شیریں و ترش ہم وزن، پوست سمیت کوٹ کر نچوڑ لیتا ہوں، پھر اسے تھوڑا جوش دیتا ہوں، اور ایک سیسہ کے برتن میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ نچوڑنے کے بعد جو ثفل رہ جاتا ہے اسے آٹے کی طرح گوندھ لیتا ہوں۔ پہلے تھوڑا عصارہ پلاتا ہوں پھر اس سے لمبے لمبے شیاف کر کے ناک کے اندر داخل کرتا ہوں، پھر وقفہ سے اسے نکال کر مریض کو خالی رکھتا ہوں، شیاف نکالنے کے بعد ناک اور تالو پر عصارہ کو طلا کر دیتا ہوں پھر اسے جذب کر لیتا ہوں۔ پھر دوبارہ طلا کرتا ہوں، یہ عمل اور دیگر ناک کی تمام دواؤں کو مسلسل استعمال کرتا ہوں، کیونکہ یہ بہت جلد تحلیل ہو کر خارج ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جو دوا یہاں رکھی جاتی ہے اس کی تجدید کرتا رہتا ہوں۔ جیسا کہ امراض چشم میں چشم کے علاج کے سلسلہ میں رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس طرز عمل سے بدگوشت کا ازالہ ہو جاتا ہے اور ایک مدت کے بعد تکلیف کے بغیر بدبو جاتی رہتی ہے۔

ناک کے اندر کوئی چیز داخل ہو جائے تو ناک میں کوئی چھینک لانے والی دوا رکھیں منہ اور صحیح پہلو کو گرفت میں لے لیں، اس طرح وہ چیز نکل جائے گی۔ اس عمل کا اعادہ بار بار کریں۔

ناک کے زخموں کا علاج:

ناک کے زخموں کے علاج میں قرص فراسیون و قرص اندران کے ذریعہ ایک بار سرکہ و پانی کے ہمراہ، ایک بار شراب کے ہمراہ اور ایک بار سرکہ کے ہمراہ کرتا ہوں۔

نتھنوں کی بدبو:

ایک مالدار شخص کا علاج میں نے اندروخون نامی دوا کے ذریعہ ہمراہ شراب خوشبودار ریحانی

کے ہمراہ کیا۔ چنانچہ حیرت انگیز طور پر وہ نہایت تیزی کے ساتھ صحتیاب ہو گیا۔ یہ وہی دوا ہے جو تریاق میں داخل ہے۔ زخموں کے قوانین میں جو بیان وارد ہے اس کا مطالعہ کریں۔ یہ علاج معالجہ کی قابل اعتماد بنیاد ہے۔ ناک کے اندر زاج بہت زیادہ پھونکیں اور ایک گھنٹہ تک ناک میں پھونک کو روکے رہیں منہ میں خون آجائے تو تھوک دیں۔ یا آب زاج میں فتیلہ لت پت کر کے ناک کے اندر داخل کریں۔ پیشانی کو سرد، سر کو بلند رکھیں۔ دونوں بازوؤں، کہنیوں، خصیوں، اور گھٹنوں کو باندھ دیں۔ منہ میں برف کا ڈلا پکڑے رکھیں۔ کان کو اچھی طرح باندھ دیں۔ شکم کے اندر کچھ خون اتر آئے تو قاطع دم دوائیں پلائیں، حقنہ دیں تاکہ خون نکل جائے ورنہ معدہ میں نفخ ہو گا اور سوزش پیدا ہو گی۔
جنار فارسی کا پھل سایہ میں خشک کر لیں۔ پھر اسے ایک کمبل پر رکھ کر دستانے سے اس قدر رگڑیں کہ اس کے روئیں سب نکل جائیں پھر اسے مٹی کے جدید کوزوں میں محفوظ کر لیں، جہاں وہ خالص ہو سکیں۔ ان پر اس برتن کی مٹی چھڑک دی جائے تو اور بہتر ہے۔ برتن کا منہ بند کر دیا جائے۔ نکسیر ٹوٹنے پر غبار کی طرح پیس کر ناک میں اسے پھونکیں۔ خون آنا فوراً بند ہو جائے گا۔ مناسب یہ ہے کہ ناک کے اندر نلکی رکھ کر دوا پھونکی جائے تاکہ دور تک پہونچ جائے۔ یہ عمل بار بار کریں۔

نورہ، زاج، مازوئے سبز، زرنیخ سرخ، اچھی طرح پیس کر اس میں ایک فتیلہ لت پت کریں اور ناک کے اندر داخل کریں۔ ناک کو باندھ دینا اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

بارہا آپ نے مجھے دیکھا ہے کہ نکسیر میں، جس میں خون ابل کر آتا ہے، سخت غار بن جاتا ہے خون مشکل سے بند ہوتا ہے،، بحرانی کیفیت کے مانند حالت ہوتی ہے۔ میں خون اس حد تک نکال دیتا ہوں کہ غشی طاری ہو جاتی ہے کیونکہ اس حالت میں طاقت زیادہ ہوتی ہے تو مذکورہ مقام تک خون کا بہاؤ منقطع نہیں ہوتا ہے۔ مگر قوت میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا بہاؤ کمزور ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں میں پچھنہ استعمال کرتا ہوں تاکہ خون جذب ہو کر تلی، جگر یا دونوں کی جانب آجائے۔ (بقراط)

جسم کو طاقتور اور امتلائی حالت میں پائیں تو پچھنہ سے مذکورہ مقاموں تک خون کا امالہ نہیں کر سکتے کیونکہ خون کے اندر بہ کثرت فضلات موجود ہوتے ہیں۔ لہذا پہلے استفراغ کریں پھر پچھنہ استعمال کریں۔ (مولف)

نکسیر میں دیکھیں کہ خون غار بنا کر "شدت کے ساتھ آرہا ہے تو نہ طلاء رکھیں نہ مدافعت کریں ورنہ طاقت گر جائے گی اور علاج ممکن نہ ہو گا۔ مقابل جانب کی فصد فوراً کھولیں، پھر بغل سے لیکر ہتھیلی تک اور حالب سے لیکر قدم تک ہاتھ اور پیروں کو باندھ دیں باندھنا اس طرح شروع کریں جس طرح اطباء نے کہا ہے۔ ناک کے اندر دوا پھونکنا اور پیشانی اور سر پر طلاء کرنا سب کمزور

علاج ہے۔(جالینوس)

ناک کے اندر اگنے والا گوشت کبھی ڈھیلا اور سفید ہوتا ہے اس کا علاج زیادہ آسان ہے۔اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا۔ کبھی اس گوشت کا رنگ مائل بہ خاکستر و سرخی ہوتا ہے اس میں درد شدید ہوتا ہے اور علاج زیادہ مشکل ہوتا ہے بالخصوص جب کہ اس سے خراب قسم کی، بدبودار پیپ بہ رہی ہو، کبھی یہ گوشت بڑھ کر ناک یا تالو سے باہر آجاتا ہے، اس وقت اسے "مغلق" کہتے ہیں۔(جالینوس)

سدہ کا علاج جس سے قوت شامہ مفقود ہو جاتی ہے:

ایک شخص کو زکام اور مزمن نزلہ کے باعث قوت شامہ کی بیماری لاحق ہوگئی۔ شونیز کے ذریعہ علاج کیا گیا۔ شونیز کو پیس کر غبار کے مانند بنایا گیا اور پرانے زیتون میں ملا کر نرمی کے ساتھ پیسا گیا، پھر بیمار کو حکم دیا گیا کہ منہ بھر کر سر کو پیچھے کی جانب ممکن حد تک جھکا لے، اور درد کا سعوط لے۔ اسے یہ بھی حکم دیا گیا کہ سانس کو اندر کی جانب ممکنہ حد تک شدت سے کھینچے، اس سے اسے بیحد فائدہ ہوا۔ علاج تین دن متواتر ہوتا رہا۔

اس علاج سے بعض لوگوں کو سر کے اندر شدید سوزش ہونے لگتی ہے مگر شب و روز کے اندر ہی سکون ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو اس طرح کی کوئی کیفیت بالکل ہی پیدا نہیں ہوتی۔(جالینوس)

فصد کھولنا، اور کئی بار تھوڑا تھوڑا خون نکال دینا نہایت زوردار علاج ہے۔اس سے بھی زیادہ طاقتور علاج اس پہلو پر پچھنہ لگانا ہے جس سے خون آرہا ہو۔(جالینوس)

ناک کے بد گوشت کیلئے:

خرنوب نبطی تر کو نچوڑ کر ایک اون میں لے لیں اور ناک کے اندر رکھ دیں۔ سارا بد گوشت زائل ہو جائے گا۔اس کی علامت مسے ہیں۔(مؤلف)

جس کی نکسیر میں سخت زردی نہ آئے، اور پہلے نہایت سرخ آچکا ہو تو اسے بہت زیادہ نقصان پہونچے گا۔ خواہ خون کتنا ہی زیادہ نکل کیوں نہ آئے، رنگ میں زیادہ تبدیلی نہ ہوگی تو نقصان پہونچے گا۔ جن کی نکسیر کا رنگ بیحد تبدیل ہو جاتا ہے اور پہلے سرخ رنگ نہ رہا ہو، بعد میں بری طرح تبدیل ہو چکا ہو اور جسم بری طرح ٹھنڈے ہو گئے ہوں تو وہ حضرات استسقاء میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ تبدیل شدہ رنگ پر غور کرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات عرصہ تک خون کے ابھار میں یہ باقی رہتا ہے اور کبھی پہلے کی طرح باقی نہیں رہتا لہذا غور کر کے دیکھ لیں کہ تبدیل شدہ رنگ پر صفراء غالب

ہے یا بلغم یا سوداء، اور اس کی مقدار کیا ہے؟ (جالینوس)

اسے جسم کے رنگ سے پہچانا جاسکتا ہے بلکہ زردی یا سفیدی، اور سبزی یا سیاہی سے ملی جلی زردی کی جانب تبدیلی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (مؤلف)

کیونکہ جن جسموں پر صفراء غالب ہوتا ہے ان میں خون کے زیادہ ابھار سے پیدا شدہ آفت کم ہوتی ہے مگر جن پر بلغم غالب ہوتا ہے یا جو بالجملہ سرد ہوتے ہیں انہیں خون کے زیادہ ابھار سے سب سے بڑی آفت لاحق ہوتی ہے، شراب خون کو ابھار دیتی ہے مگر طاقت کو بھی ابھارتی ہے، لہٰذا کسی مریض کو دیکھیں کہ خون میں ابھار ہے مگر طاقت گر چکی ہے اور پورا جسم سرد ہے تو اسے تھوڑی (Mixed) شراب پلائیں کیونکہ اس سے طاقت پہونچے گی اور خون کے اندر جوش پیدا نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ شراب انہیں مریضوں کو پلائی جائے جن کا رنگ نکسیر سے پہلے سرخ نہ رہا ہو یا نکسیر سے پہلے تبدیل ہو چکا ہو۔ باقی نکسیر سے پیشتر جن کا رنگ سرخ رہا ہو اور نکسیر نے زیادہ تبدیلی پیدا نہ کی ہو تو شراب انہیں نہ پلائیں کیونکہ خون کے جوش مارنے سے نقصان تقویت پہونچنے کے مقابلہ میں زیادہ ہوگا۔ (جالینوس)

یہ تدبیر اس نکسیر کی ہے جو دوروں کی شکل میں ہوتی ہے، مناسب یہ ہے کہ رفع ہونے کے بعد خلط غالب کے برعکس طرز عمل اختیار کریں۔ (مؤلف)

بدبو کے لئے ناک کے اندر ذرور کا نسخہ:

قصب الزریرہ ساڑھے تین گرام، تخم نسرین ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، قرنفل ساڑھے تین گرام، مشک قدرے، کافور ناک کے اندر عرصہ تک پھونکیں۔ (یہودی)

بواسیر الانف اور ناک کے بدگوشت کے لئے:

زاج سبز سرمہ کے مانند پیس لیں اور صبح وشام ناک کے اندر پھونکیں صحت ہوگی۔ (طبیب نامعلوم)

ادویات مخدرہ کے سعوط سے قوت شامہ مفقود ہو جاتی ہے۔ ناک کے اندر کوئی اگی ہوئی چیز نظر نہ آئے، نہ خنان کی بیماری ہو، نہ نتھنے متاثر ہوں اور شامہ مفقود ہو تو بیماری کا اصل تعلق دماغ سے ہوگا۔ سبب اور سابقہ تدبیر معلوم کریں تاکہ دماغ کے فاسد مزاج کا پتہ چلے۔ بعد ازاں سعوط اور ادویات ضد کے ذریعہ علاج کریں۔ اگر یہ کیفیت، عظم مصفی میں رطوبتوں کے ثقل سے تعلق رکھتی ہو تو شونیز وغیرہ استعمال کریں۔ ناک کے اندر بواسیر کا ازالہ کرنے والی تیز ادویات رکھیں تو ایسی حالت میں مریض کے سر پر گرم پانی رکھیں اور اسے گرم گرم روکے رکھیں۔ دودھ، روغن کدو اور روغن

سکر کا سعوط کریں۔اس سے چھینک کا ازالہ ہو گا اور سوزش کے اندر سکون ہو گا۔(اہرن)

نتھنوں کے اندر لحم زائد کی پیدائش پر غنغناہٹ کا ہونا اس لئے علامت بنتی ہے کہ گفتگو کے پیچھے کچھ آواز بھی نکلتی ہے، جھنجھناہٹ کے طور پر۔ناک اور منہ کی درمیانی نالی کھلی ہوئی ہوتی ہے تو اس نالی سے یہ جھنجھناہٹ نکلتی ہے اور گفتگو کے لئے صاف ہوتی ہے۔ نالی بند ہو جاتی ہے اور ناک سے آواز نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے گفتگو کے اندر غنغناہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ سانس کی یہی وہ مقدار ہوتی ہے جو گفتگو کی حالت میں نکلنے کی محتاج ہوتی ہے۔اسے ضبط تحریر میں انشاء اللہ لایا جائے گا۔(مؤلف)

نکسیر کے لئے:

برف کا پانی ناک میں اس قدر ٹپکائیں کہ ٹھنڈک سے سن ہو جانے کا احساس ہونے لگے۔ یہ ایک طاقتور علاج ہے مگر میرے نزدیک اندیشہ ناک ہے۔اس سے دماغ پر کسی حادثہ کے واقع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے مگر ہے یہ علاج عمدہ اور موثر۔بولس نے حکم دیا ہے کہ نتھنوں پر اسے خارج سے رکھا جائے۔علامت یہ ہے کہ نکسیر ہو جائے تو اس سے فائدہ پہونچے۔(مؤلف)

نکسیر کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے گلنار کو اچھی طرح کوٹ کر چھان لیں پھر آب لسان الحمل کے ہمراہ اس کا سعوط کریں۔ (شرک)

تنفس کی راہ میں مانع ریاح کی وجہ سے ناک کے اندر سدہ پڑنے میں مفید ہے کہ ناک کے اندر روغن بادام تلخ کو ہی صفاء قطور کریں، حرمل اور فلفل سفید پیس کر بطور نفوخ استعمال کریں۔

(طبیب نامعلوم)

بد گوشت کو چاقو سے کاٹ کر چھوڑ دیا جائے تو بہت جلد اگ آتا ہے لہذا ضروری یہ ہے کہ اسی کے ساتھ تیز ادویات سے داغ بھی دیا جائے۔

نکسیر کے لئے پورے جسم کو سرد پانی میں مٹی بھگو کر اچھی طرح لیپ دیں۔اس سے خون سرد ہو کر رک جائے گا۔

نکسیر کی محرک دوا:

فوتنج بری کا شافہ تیار کر کے نتھنوں میں رکھیں، یا نورستہ کلی انجرہ کا شیاف بنا کر نتھوں میں رکھیں یا کندش اور فرفیون کا شیاف بیل کے پت میں بنا کر استعمال کریں۔(شمعون)

ناک کے سدہ اور شامہ کے فقدان کے لئے:

شونیز کو خالص سرکہ میں ایک دن بھگو کر نکال لیں اور پرانے زیتون میں پیس لیں، اور ناک میں قطور کریں، عجیب الأثر ہے۔ (کندی)۔

جو لوگ صفراوی ہوتے ہیں انہیں نکسیر زیادہ ٹوٹتی ہے کیونکہ صفراء اپنی حدت کی وجہ سے رگوں کا منہ کھول دیتا ہے۔ ان لوگوں کو نکسیر سے اسی طرح فائدہ ہوتا ہے جس طرح بواسیر سے۔ ایسی صورت میں علاج قطعی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

اس کا علاج صفراء کا اسہال اور غذائی تدبیروں کے ذریعہ خون کی تعدیل ہے، (مؤلف)

خون کے پتلے ہونے کی وجہ سے جنہیں نکسیر ٹوٹتی ہے انہیں گاڑھا خون پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ دودھ پلائیں اور پنیر تر کھلائیں۔ ناک میں نہایت قابض دوائیں رکھی جائیں۔ ناک کے اندر دواؤں کو اس حد تک رکھیں کہ نکالیں تو سفید ہوں۔ (جالینوس)

شامہ مطلقاً مفقود ہو جانے کی حالت دماغ کے دونوں مقدم بطنوں کے سوءِ مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یا کوئی مکمل سدہ ہوتا ہے جو عظم مصفی یا نالی میں واقع ہو جاتا ہے شامہ کم ہو جاتی ہے تو ان مقامات میں کوئی ضرر پہونچا ہوا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ناک کی کسی رگ کے پھٹنے سے نکسیر ہو تو نتھنوں کے اندر بطور نفوخ استعمال کی جانے والی ادویات کا استعمال کریں۔ (اغلوقن)

اس کی تحقیق و جستجو کر لینا مناسب ہے کیونکہ اس نوعیت کی دوائیں استفراغ اور خون کو جذب کرنے کے مقابلہ میں زیادہ مفید ہوں گی۔ مقام ماؤف کو دیکھنا ممکن نہ ہو تو اس حالت کی علامت یہ ہے کہ خون تیزی سے بہتا ہوگا، مسلسل ٹپکتے رہنا کسی رگ کے پھٹنے کی شان نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

کبھی سر اس حد تک گرم ہو جاتا ہے کہ بھینچے کی شان اختیار کر لیتا ہے چنانچہ جسم سے وہ رطوبات کو جذب کر لیتا ہے۔ (اغلوقن)

موسم گرما میں جو بیماریاں لوگوں کو لاحق ہوتی ہیں یعنی خارش، ناک میں سوزش، تیز قسم کا سیلان مواد، آنکھوں سے اشک ریزی، ان میں مفید یہ ہے کہ سر کو اچھی طرح ٹھنڈا کیا جائے اور پیدا شدہ حالت پر نظر رکھی جائے۔ (مؤلف)

ناک کی بدبو کبھی اس تعفن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو مصفی سے مشابہ ہڈی یعنی خیاشیم کے اندر ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ ناقابل علاج ہے، یوں خوشبودار خشک کرنے والی ادویات سے ہمیشہ علاج کرنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

قرص کا نسخہ:

اسے پیس کر ناک کے اندر نفوخ کرنے سے نکسیر کا ازالہ ہوتا ہے۔ قرطاس سوختہ، زاج، گلنار، مازو، اقاقیا، شب، دم الاخوین، افیون۔ قرص بنالیں، بوقت ضرورت ناک کے اندر نفوخ کریں۔ (ساھر)

حسب ذیل نفوخ مناسب ہے:

نورہ سفید نرم، یا خزف سفید یا کوزوں کا غبار یہ عمدہ ہے۔ یا بانس (قصب) اور مکالیس کے سرے۔ (مؤلف)

کانوں کو باندھ دینے سے نکسیر رک جاتی ہے خصیوں، چھاتیوں اور ہاتھ پیر کو باندھ دینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ (فیلغریوس)

ناک کے اندر اگا ہوا گوشت ہوتا ہے جو کبھی باہر نکل آتا ہے، کبھی ناک کی شکل کو خراب کرکے تناؤ کی وجہ سے درد پیدا کرتا ہے۔ اس طرح کے زخموں میں جو سخت ٹھوس خاکستری رنگ کے، اور خراب صورت کے ہوں ان کا علاج کریں۔ آپریشن کرنے کی جرأت نہ کریں کیونکہ یہ سرطانی قسم کے ہوتے ہیں جو گوشت سے الگ ہوتے ہیں، تنگی اور شدت پیدا کرتے ہیں۔ (بولس)

ان میں جو سفید یا ڈھیلے نرم اور لحمی ساخت کے ہوں ان کا علاج یہ ہے کہ باریک چاقو سے کاٹے جائیں پھر چاقو ان کے اندر داخل کرکے اچھی طرح صاف کردیئے جائیں۔ خراب قسم تونٹی اور متعفن ہونے والے ہوں تو دواؤں کے ذریعہ انہیں داغ دیں۔ دواؤں سے کام نہ چلے تو آگ سے داغے جائیں۔ آگ سے داغنے کے لئے چھوٹے باریک قسم کے مکواۃ استعمال کئے جائیں۔ اس کے بعد نتھنوں کے اندر سرکہ اور پانی انڈیل دیئے جائیں۔ تنفس بہتر آنے لگے تو فبہا ورنہ ذہن میں یہ رہے کہ گہرائی میں کوئی چیز موجود ہے اس کے لئے ایک دھاگہ لیں اور اس پر گرہیں لگالیں پھر سیسہ کی ایک ٹیڑھی سوئی کے ذریعہ اسے نتھنوں کے اندر داخل کرکے تالو سے نکال لیں اور دونوں ہاتھ سے اسے آری کی طرح کھینچیں تاکہ گہرائی کے اندر جو گوشت رہ گیا ہے وہ کٹ جائے بعد ازآں سیسہ کی نلکیوں پر یا پر کے اوپر دھجی لپیٹ کر ناک کے اندر رکھیں تاکہ تنفس کا مقام کھلا رہے اور سانس رک نہ سکے، دھجی کو قرص اندرون، اور دواء قرطاس وغیرہ کے ذریعہ رگڑیں تاکہ زوردار خشکی پیدا ہو، اور

گوشت دوبارہ نہ اگ سکے۔(بولس)

شفاخانہ کے اندر میرا جو مشاہدہ ہے وہ یہ ہے کہ ناک کی سلائی سے ناک کو طاقت سے کھرچتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اس عمل سے ۲۵۰ گرام بد صورت چیزیں مرغیوں کی بیٹ کی طرح، نیز بلبلے، زجاجی بلغم اور ڈھیلے گوشت خارج ہوئے ہیں اس کے بعد بال، یا کسی کھردری چیز کا دھاگہ استعمال کیا گیا۔ بہتر یہ ہے کہ جیسی ہماری اپنی رائے ہے ویسا ہی کیا جائے وہ یہ کہ (۱) کیونکہ اس صورت سے کھرچنے کا عمل اوپری حصوں میں ہوگا اور تالو محفوظ رہے گا۔ دیگر صورتوں سے تالو بالعموم خراب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ زور زیادہ تر اس حالت میں تالو پر پڑتا ہے۔ شفاخانہ میں مذکورہ عمل کے بعد ناک کے اندر مرہم زنجار رکھتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بولس کے مطابق اس کے اندر بتی رکھی جائے۔ اس کی ایک قسم نہایت خراب سرطانی قسم کی بلکہ سرطان ہی ہوتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ ناک کے اندر گہرائی میں ہوتا ہے اور گہرائی اور تالو پر اس کی گرفت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے تنفس اور آواز میں تنگی لاحق ہوتی ہے پس ایسی حالت میں کھرچنے کی جرأت نہ کریں۔ اپنے ملک کے ایک آدمی کی ناک اور چہرہ اس کی وجہ سے بالکل فاسد ہو گیا۔ ڈھیلے گوشت کو کھرچنے کے لئے چھیڑنا چاہئے۔ سخت اور ٹھوس گوشت کے لئے روغنیات اور ملینات مناسب ہیں۔ اس سے تکلیف کسی حد تک کم ہو جاتی ہے۔

(مؤلف)

نکسیر میں رانوں پر پچھنہ لگانا، ٹھنڈے پانی کے اندر بیٹھنا اور اسے پینا مفید ہے افیون گھول کر قصور کریں بدبودار چیزوں کو سونگھنے سے بھی خون رک جاتا ہے۔(تیاذوق)

تندرست جسم کے لڑکے کو نکسیر زیادہ ٹوٹے (۲) ابالا ہوا انڈا، وغیرہ گاڑھا خون پیدا کرنے والی غذائیں۔(جالینوس)

نیز کسیلی اور خشک ٹھنڈک پیدا کرنے والی چیزیں بھی۔ کیونکہ ترش چیزیں تھوڑی لطافت پیدا کرتی ہیں لہذا مریض کو ابالا ہوا دودھ پلائیں اور تر پنیر کھلائیں۔ پچھنوں سے خون نہ رکے تو دوسرے پچھنے مقام پر رکھیں (مؤلف)

ناک کے اندر مسلسل نفوخ کی دوائیں استعمال کریں (مؤلف)

ایک شخص کو نکسیر ٹوٹی، ہر چند بہت ساری چیزوں کے ذریعہ علاج کیا گیا مگر خون نہ رکا آخر میں کافور کے ہمراہ آب بادروج کا سعوط دیا گیا، چنانچہ خون حیرت انگیز طور پر فوراً رک گیا۔(مؤلف)

شدت کی ٹھنڈک پہونچ جانے سے کوہستانی کی قوت شامہ مفقود ہو گئی یہ ٹھنڈک اسے سر میں

---

(۱) عبارت صاف نہیں ہے۔ (۲) بیاض ہے۔

کسی سفر کے اندر پہونچی تھی۔اس طرح کے مریض شونیز کے ذریعہ علاج کے محتاج ہوتے ہیں۔(مؤلف)

تخم لوف، بواسیر الانف، گو سرطانی قسم کا ہو، کا شافی علاج ہے۔دار شیشعان کا شراب میں جوشاندہ یا اس کا فتیلہ ناک کی بدبو کے لئے عمدہ دوا ہے(مفردات)

کندر اس نزف الدم کا قاطع ہے جو دماغ کے پردوں سے ہو، یہ نکسیر کی ایک طاقتور قسم ہوتا ہے۔یہ سب سے زیادہ طاقتور نکسیر ہے۔مینجس کی شریانوں کے کھل جانے سے عارض ہوتی ہے۔کندر سرمہ کی طرح پیس کر کسی آلہ نفخ کے ذریعہ ناک کے اندر زوردار نفوخ کرنا مفید ہے اس میں بتیاں تر کر کے ناک کے اندر بھر دیں تاکہ اس کی بو مقام ماؤف تک پہونچے۔اس قسم کی حالت میں کافور، آب بادروج، آب لید خر (گدھے کے گوبر کا پانی) مفید ہے کیونکہ یہ دوائیں عظم مصفی سے ہو کر ماؤف مقام تک پہونچ جاتی ہیں اور تھوڑا داغ دیتی ہیں۔اس طرح کی نکسیر تیز بیماریوں اور شدت دردسر کے بعد عارض ہوتی ہے۔گدھے کی لید کا پانی میرے تجربے میں آچکا ہے۔ایک نوجوان پر اس کا میں نے استعمال کیا تو حیرت انگیز اثر کا مشاہدہ ہوا۔

آب کراث تھوڑے سرکہ اور کندر کے ٹکڑوں کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔یہ بے نظیر دوا ہے۔تخم لوف اون میں رکھ ناک کے اندر ٹھونس دیا جائے تو بواسیر لانف، سرطان الانف اور نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

سب سے شدید اور سخت نکسیر وہ ہوتی ہے جو ان وریدوں "شریانوں کے کھلنے سے عارض ہوتی ہے جن سے شبکہ بنتا ہے۔یہ کیفیت کسی شدت، دردسر، تیز بیماری، سقطہ اور ضربہ کے بعد لاحق ہوتی ہے۔آب بادروج اور کافور مفید ہے، مومیائی کا سعوط بھی مفید ہے۔گل مختوم، کہرباء، اور کندر کا شیاف بنائیں پھر حل کر کے سعوط کریں، یہ عمدہ ہے۔(مؤلف)

میرے خیال میں اس نکسیر کے ہمراہ ذہنی فساد، خوابیدگی، یا دماغ کا کوئی خراب عارضہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے روح نفسانی کا مادہ بری طرح کم ہو جاتا ہے(مؤلف)

کافور عاف (نکسیر) کا مانع ہے(ماسرجویہ اور مسیح)

ناک کی بواسیر اور سرطان میں فرق یہ ہے کہ دبانے پر صلابت، نبض گرم، تالو میں حدت ہوگی۔اس سلسلہ میں سیلان مادہ سے امتیاز کیا جائے گا۔زکام، سر کی بیماریوں اور ناک سے سیلان کے بعد کیفیت واقع ہو تو بواسیر ہوگی، برعکس ازیں نتھنے صاف ہوں، شروع میں ابھرنے والی چیز چنے کے برابر ہو، پھر بڑھنے لگے تو یہ سرطان ہوگا۔تالو کو ٹٹول کر اس کی صلابت کا جائزہ لے لیں۔تمام

تحقیقات سے فارغ ہو جائیں تو خیال کریں کہ ناک کے اندر سیب کے مانند کوئی سر نہیں ہوتا۔ ناک کے اندر یہ شے نظر آئے تو کسی آلہ سے ٹٹولیں اور اس کے ڈھیلے پن اور سختی کا اندازہ کریں۔ رنگ، اس سے بہنے والی اور ناک سے حلق کی جانب بہہ کر آنے والی رطوبت کو بھی دیکھیں، یہ بواسیر کی علامت ہوگی۔ سرطان خشک اور سخت ہوتا ہے۔ بالجملہ سرطان تقریب ناک کی تجویف کے اندر پیدا ہوتا ہے، نہ اس میں بڑھتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ تالو کی جانب رخ کرتا ہے، مگر سلائی کے ذریعہ دبا کر اس کے دبنے کا اندازہ کریں تاکہ صلابت اور سرعت اندمال کا پتہ چلے۔ تالو کو بھی ٹٹولیں اگر ڈھیلا نظر آئے جیسا کہ طبعی حالت میں ہوتا ہے تو یہ سرطان نہ ہوگا۔ (مؤلف)

عصارہ سلق (چقندر) ناک کے زخموں کو اچھی طرح صحت دیتا ہے (قسطن)

بیرونی پوست رتہ (بندق ہندی) بقدر مرچ کا سعوط ناک کے سدہ اور فقدان شامہ میں مفید ہے (ابن بطریق)

مرے خیال میں حسب ذیل طریقہ موزوں ہے۔ (انطیلس)

ایک ایسا باریک چاقولیں جو ناک کے اندر داخل کیا اور الٹا پلٹا جا سکے۔ اس کا فقط ایک کنارہ تیز ہو سرا تیز نہ ہو بلکہ کاغذی ہو جیسا کہ کاغذوں کا چاقو ہوا کرتا ہے اس کے لئے ایک پیتل کا آلہ ٹھیک مسعط (ظرف سعوط) کے پرنالہ جیسا لیں، اس کا سر ناک کی سلائی جیسا نہ ہو بلکہ ٹھیک مسعط کے پرنالہ کی طرح کٹا ہوا ہو۔ بعد ازاں مریض کو روشنی کے روبرو کرسی پر بیٹھائیں ایک خادم پیچھے کھڑا ہو جائے اور اس کے سر کو پیچھے کی جانب پلٹے، اور ناک کا کنارہ پکڑ کر اسے اوپر کی جانب اٹھائے۔ ناک کا بایاں کنارہ ہو تو ہم بائیں ہاتھ سے پکڑ کر باہر اور اوپر کی جانب پھیلائیں لیکن اگر داہنی جانب کا کنارہ ہو تو خادم اسے پھیلائے۔ کیونکہ ہمیں داہنے ہاتھ سے دستکاری کرنی ہے۔ اس کے بعد وہ چاقو داخل کریں اور تیار شدہ گوشت کاٹ دیں۔ جو کچھ کاٹ دیں اسے کوٹ کر خارج کردیں حتی کہ تیار شدہ سب خارج ہو جائے۔ اس کے بعد کھرچنے کا آلہ داخل کریں اور بقیہ جو کھرچ دیں۔ پھر قلقطار، ماز و اور زنجار پیس لیں اور روئی کا ایک ٹکڑا کاٹے ہوئے پر اور ایک نلکی پر لپیٹیں تاکہ مریض سانس لے سکے۔ اس میں مذکورہ دوا لت پت کردیں اور ناک کے اندر داخل کریں۔ یہ سب ناک کو پانی اور سرکہ سے اچھی طرح دھونے کے بعد کریں۔ پھر بھی اندر کوئی چیز رہ جائے گی تو بعد میں اسے چھیل دیں گے۔ (مؤلف)

زنجار، قلقطار، دونوں سرکہ شراب خالص میں ملا کر آٹے کے قوام کی طرح بنالیں اور ناک

کے اندر رکھیں بے حد مفید ہے۔ (حرباء)

یہ داغنے جیسا عمل کرے گی۔ لہذا بیماری سخت ہو تب ہی اسے استعمال کریں۔ قلقفت مفید ہے کیونکہ بیحد قابض ہے۔ پھر اس کے اندر حدت اور داغنے کا اثر بھی ہے۔ (مؤلف)

ادویات مفردہ:

وہ دوائیں جو عظم مصفی کے سدوں کو کھولتی اور بیحد غلیظ رطوبتوں کو توڑ دیتی ہیں حسب ذیل ہیں:

سرکہ، شونیز، بھیڑ کے بچہ کا پیشاب، کندش، عرطنیثا، عاقر قرحا، فلفل، شحم حنظل، یہ بیحد حیرت انگیز ہے۔ تخم انجرہ، مرارے، مرزنجوش، فوتنج، سلق، عصارۂ خردل۔ (مؤلف)

سدہ ہو جائے تو سب سے پہلے سرکہ کی بھاپ سے علاج کریں۔ اسے گلابی پانی کے اندر گرم کر کے برتن کا سرا ناک کے قریب کریں۔ صحت ہو جائے تو فبہا ورنہ رس شونیز جوش دیں۔ اگر اس سے بھی کام نہ ہو تو اس میں کچھ پت ٹپکائیں۔ درد سر اٹھے تو اس کے بعد بنفشہ سے علاج کریں، مجبور ہوں تو بعد میں شونیز کے ذریعہ علاج کریں۔ (مؤلف)

نکسیر کا سب سے طاقتور علاج یہ ہے کہ جسم میں امتلائی کیفیت دیکھیں تو فصد کھول دیں، امتلائی کیفیت نظر نہ آئے تو بازو اور رانوں کو سختی سے باندھ دیں تاکہ دونوں خون سے بھر جائیں، کانوں کو بھی باندھ دیں کہ خون سے سرخ ہو جائیں، خصیوں کو بھی باندھ دیں۔ شکم پر پچھنے لگائیں۔ سکون ہو جائے تو فبہا ورنہ ناک میں دواؤں کا نفوخ کریں۔ (مؤلف)

ایک نوجوان کو نکسیر کا بحران ہوا۔ تقریباً ۲ کلو خون بہہ گیا، میں نے اس کے جسم کو اوپر اٹھایا، برف میں ٹھنڈا کیا ہوا سرکہ سونگھایا، اسے پلایا بھی پیشانی پر اس سرکہ کے اندر تر کر کے اون بھی رکھا، جوڑوں کو باندھ دیا، پھر بھی مفید نہ ہوا، تو پسلیوں کے نیچے ماؤف جانب پچھنہ لگایا۔ ایسا کرتے ہی خون رک گیا۔ (جالینوس)

نتھنوں کے اندر جو جامد خون موجود ہوتا ہے اس سے نتھنے صاف نہیں ہوتے۔ شدید نکسیر ٹوٹنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (بولس)

ایک شخص کی نکسیر ٹوٹی۔ میں نے دیکھا کہ تین دن کے اندر اس سے تقریباً دس کلو خون نکل گیا، مریض کی موت لاحق ہو گئی۔ (مؤلف)

آب کافور اور آب بادروج کو تجربہ سے عمدہ پایا۔ (مؤلف)

شفاخانہ میں کچھ بچوں کو دیکھا کہ خنان کی بیماری میں مبتلا ہیں سرجن اسے اچھی طرح جانتا تھا مگر اس سے زیادہ اس نے اور کوئی علاج نہیں کیا کہ ناک کے اندر اس نے موم، روغن اور شنکار رکھ دیا۔ حتی کہ چالیس دن کے اندر مرض خود بخود جاتا رہا۔ اس نے کوئی علاج نہیں کیا۔ (مؤلف)

خنان کے لئے نسخہ:

مازو کوٹ کر آب انار شیریں میں جوش دیں، پھر اسپر شراب انڈیل کر اس قدر جوش دیں کہ سیر ہو جائے۔ پھر خشک کر کے اس کے نصف کندر اور انزروت شامل کریں، اور آب انار جس میں مازو جوش دیا گیا ہے اس کے بقیہ پانی کے ہمراہ شیاف بنالیں۔ بوقت ضرورت خنان کے مریض کو اس کا سعوط دیں۔ اسے حل کر کے غرغرہ کرائیں۔ (تین دن) (ابو بکر محمد بن خلیل رقی)

ناک کی بدبو کے ہمراہ رطوبت بھی ہو تو قلقطار، مازو، فلفیون اور طاقتور مجففات استعمال کریں۔ اور دیکھیں کہ فلفیون کس طرح زخموں کی بدبو کا ازالہ کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

خون شدید غبار بنا کر آ رہا ہو اور رقیق و سرخ ہو تو اس کا تعلق شبکہ کی شریانوں کے کھلنے سے سمجھا جائے گا۔ (مؤلف)

نکسیر نہایت زوردار طور پر اور زیادہ ٹوٹ رہی ہو تو بسرعت فصد کھولیں، اس میں تاخیر نہ کریں، باقی جہاں تھوڑا تھوڑا خون خارج ہو رہا ہو تو وہاں سرعت کے ساتھ طاقت دیگر علاجوں کے ذریعہ نہ گرے گی۔ (مؤلف)

عضو کی جڑ میں باندھنا چاہئے تاکہ وہ خون سے پر ہو جائے، پورے عضو کو باندھنا سخت غلطی ہے۔ (مؤلف)

ناک کے زخم خشک ریشہ دشوار علاج ہیں۔ ان میں کثرت سے تلیین کی ضرورت ہوتی ہے۔ روغن گل مفید ہے۔

کتاب المیامر کے "باب قروح الانف" میں حسب ذیل نسخہ ملا ہے۔

نہایت کامیاب دوا کا نسخہ:

پیہ بط ۴، وج ڈیڑھ، اونٹ کی ہڈی کا گودا ۲، موم زرد ۳، سیسہ سوختہ مغسول ۴، سرمہ سوختہ مغسول ۸، لادن ۲، بچھڑے کی چربی ۲، صمغ بطم ۴، سفیدہ رصاص ۲، مردار سنگ ۱، روغن گل بقدر ضرورت۔ روغن میں موم گھلا کر دواؤں کو یکجا کرلیں، بوقت ضرورت روغن گل میں رقیق کر کے نتھنوں پر طلاء کریں۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا نسخہ خشک ریشہ کے لئے عمدہ ہے۔ جن تر زخموں کے اندر بدبو ہو اس کے لئے موزوں نہیں ہے۔ اس کے لئے عمدہ، زاج، زرنیخ، مرداسنگ، اور زنجار وغیرہ ہے۔

کتاب میامر کے اندر شیاف کا عجیب وغریب حسب ذیل نسخہ مجھے ملا ہے:

نسخہ:

رسوت ۲ جزء، صبر یک جز، صمغ عربی چوتھائی جز، شیاف بنالیں، بوقت ضرورت پانی میں خوب اچھی طرح گھول کر اس میں ایک بتی لت پت کریں اور ناک کے اندر رکھ دیں۔ دوا کے ذریعہ ناک کو بار بار لت پت کریں۔ پھر اس میں ایک بتی کو اچھی طرح لتھیڑ کر ناک کے اندر داخل کریں۔ اور نتھنوں کے دونوں کناروں کو پکڑلیں۔ اس مغری دوا کا طریق اثر یہ ہے کہ اپنی غرائیت سے مقام ماؤف پر جھلی جیسی چیز پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ذروروں کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر ہے۔ مناسب یہ ہے کہ استعمال سے پہلے ناک کو منجمد خون سے صاف کر دیا جائے، پھر طلاء کیا جائے۔

نکسیر میں مفید یہ ہے کہ مریض منہ میں برف کا ڈلا پکڑے رکھے۔ شکم میں خون کافی مقدار میں جانے لگے تو فوراً حقنہ استعمال کریں۔ کیونکہ یہاں خون جم گیا تو شکم میں نفخ پیدا ہو جائے گا اور غشی طاری ہوگی۔ (مؤلف)

نکسیر کے لئے:

ہاتھ اور پیروں کو گرم پانی میں رکھیں۔ خون زیادہ آرہا ہو تو داغنے والی دوا کا قطور کریں۔ یہ دوا خطرناک ہوتی ہے۔ (مسیح)

میرے بھائی کی نکسیر آب کشنیز تر کے ذریعہ رفع ہوگئی۔ اس کا ناک میں قطور کیا گیا۔ اس نے فوراً ہی خون جذب کر لیا۔ ناک میں خشک ریشہ زخموں کی عمدہ دوا حسب ذیل ہے:

موم اور روغن کے ہمراہ حلیلہ زرد پیس کر مرہم بنالیں، اور اس کے ذریعہ علاج کریں۔

میرے خیال میں مازو اس سے بہتر دوا ہے ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے چنانچہ مرہم ابیض کے مقابلہ میں اس کی کوئی اور دوا زیادہ نفع بخش ہمیں نہیں ملی۔ (مؤلف)

ناک کی بدبو میں سر کے وسط میں ایک بار داغ دیں پھر آس، قصب الزیرہ، نسرین، گل سرخ، قرنفل ہم وزن، مر، مازو، نصف نصف، مسک ۳۲ ملی گرام، کافور ۳۲ ملی گرام، مذکورہ دوائیں ساڑھے چار گرام میں اقلیما، نمک اندرانی ۲۵ گرام شامل کر کے نفوخ کے طور پر استعمال کریں اور اک بتی کے ذریعہ ناک کے اندر رکھیں۔

خشک ریشہ مزمن میں ناک کے کنارے کی رگ کھول دیں، یا فصد قیفال کے بعد ناخون سے اسے کاٹ دیں۔

دودھ پیتے بچے کی چھینک روکنے کے لئے:

تندرست بکری کا گردہ بھون لیں، پختہ نہ کریں، پھر اسے نچوڑ کر روغن بنفشہ کے ہمراہ بطور سعوط استعمال کریں، چھینک رک جائیگی۔ (خوز)

ناک کی بدبو کے لئے:

ناک کے اندر بالائی تین بار داخل کریں، عجیب الاثر ہے۔

تنفس کی راہ میں رکاوٹ بننے والا سدہ:

عدس ساڑھے تین گرام، مر ساڑھے تین گرام، جند بید ستر ۲۵۰ ملی گرام، افیون ۲۵۰ ملیگرام، زعفران ۲۵۰ ملی گرام، مسک ۲۵۰ ملی گرام، گولیاں بنالیں۔ ایک گولی ہمراہ عرق مرزنجوش تر کا سعوط کریں۔ روغن بنفشہ سدہ، بدبو، اور نتھنے کی تکلیف کے لئے عمدہ ہے۔ بواسیر کے لئے اس کا ایک قطرہ ہمراہ آب باقلی تر روزانہ قطور کریں۔ (بختیشوع)

حلتیت، قلقنت اور زنجار کے ساتھ نتھنوں کے اندر چند دن رکھنے سے بد گوشت کا ازالہ ہوتا ہے۔ دواء سے بد گوشت مردہ ہو جائے تو اسے کلبتین(۱) کے ذریعہ نکال دیں۔ دار شیشعان شراب میں جوش دیں۔ اور اس میں ایک بتی تر کر کے ناک کے اندر رکھیں۔ بدبو کے لئے عمدہ ہے۔ زرنیخ کے زخموں کے لئے موافق ہے۔

کندش کی خاصیت یہ ہے کہ نتھنوں کی ریاح تحلیل کر دیتی ہے۔ (دیا سقوریدوس)

انگور کا گچھا جو لوف الحیہ کے کنارے پر ہو اسے نچوڑ کر اون میں لت کریں، اور نتھنوں کے اندر داخل کریں۔ بد گوشت اور سرطان کا ازالہ ہوگا۔ (بدیغورس)

عمدہ تخم لوف، ناک کی بواسیر اور سرطان کے لئے شافی ہے۔ عصارہ کبلاب ناک کے پرانے زخموں کی شافی دوا ہے۔ ابن ماسویہ فرماتے ہیں کہ روغن گل کے ہمراہ قطور کرنے سے ناک کی بد ریاح خارج ہو جاتی ہے اور میل کچیل صاف ہو جاتا ہے۔ گرم پانی ناک کی بدبو اور اس میں گوشت

---

(۱) کلبتین۔ ایک آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ لوہار گرم لوہا پکڑتا ہے۔ اسی طرح کلابہ ایک اور آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ بوسیدہ دانت نکالے جاتے ہیں۔

اگانے کے لئے عمدہ ہے۔(جالینوس)

زہرہ نحاس،(تانبا) ناک کے بد گوشت کو زائل کر دیتا ہے۔ (روفس، دیاسقوریدوس)

روغن ایرسا کی تدھین سے نتھنوں کی بد بو جاتی رہتی ہے۔

جوزالسرو انجیر کے ہمراہ اچھی طرح کوٹ کر ناک میں داخل کی جائے تو بد گوشت میں مفید ہے۔

فلنجمشک کو کھانے یا سونگھنے سے نتھنوں کے سدے کھل جاتے ہیں۔(دیاسقوریدوس)

عبر، نتھنوں کے اندر پیدا ہونے والے ورم اور زخموں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

عصارۂ انار ترش سرکہ کے ہمراہ جوش دے کر استعمال کرنا ناک کے اندرونی زخموں میں مفید ہے۔(جالینوس)

قوت شامہ زائل ہو جائے تو مریض کو چھینکیں لایئے اور خالص سرکہ برابر سونگھاتے رہیں۔ سرکہ کی بھاپ بھی کسی قیف کے ذریعہ پہونچائیں۔ مزمن ہو جائے اور صحت نہ ہو تو سرکہ کے ساتھ ارغامن جوش دیں۔ ایک پتھر گرم کر کے اسمیں ڈال دیں، اور سونگھیں۔ کبریت کی دھونی لیں۔ نمک کے ہمراہ اس کا ضماد رکھیں۔ صحت ہو جائے گی۔

ناک کی بدبو کے لئے سعوط:

عود ھندی، سک، رسوت، عدس، مر، کافور، زعفران، سکر، آب قرنفل کے ہمراہ سعوط کریں۔(دیاسقوریدوس)

ناک کی بدبو کے لئے مفید نسخہ:

مر، راتینج، مازو، نحاس سوختہ، کزمازج جنگلی، انار، بورہ، نمک، عاقر قرحا، قردمانا، پوست بیخ کبر، دبق، قیسوم، زیرہ کرمانی، زراوند طویل، اشق، کندر، کبریت، کف دریا، علک البطم، حب الغار، برگ انگور خشک، خمیر علک، روغن بنفشہ۔ مرہم بنائیں اور بتی کے ذریعہ استعمال کریں۔

بسفائج (بیش پا) کے لئے:

جوزالسرو، انجیر کوٹ کر بھگولیں اور ناک کے اندر رکھیں۔

ناک کے بد گوشت کے لئے:

توبال نحاس جو شاندہ کے ہمراہ، اور مصری دوا جو سرکہ، شہد اور زنجار سے تیار ہوتی ہے۔
(دیاسقوریدوس)

ناک کی بدبو کے لئے:

مر ساڑھے تین گرام، صبر سمجانی ساڑھے تین گرام، ماش مقشر ۲۱ گرام، زعفران ۵ گرام، گل ارمنی، سک، رامک العفص، آب اثل کے ہمراہ طلا کریں، انشاءاللہ مفید ہو گا۔

ناک کے زخم اگر تر ہیں تو روغن گل یا آس، مردار سنگ، خبث الفضہ اور سفیدہ کو قیروطی میں ملا کر طلا کریں، خشک ہو تو قیروطی کو گائے کی پنڈلی کے گودے کے ساتھ ملائیں، قیروطی روغن بنفشہ، یا روغن سمسم اور روغن بادام شیریں میں تیار کریں، یہ نہایت عمدہ ہو گی۔ اسے بہت سارے کتیرا، حب السفرجل، اور خطمی اور جھاگ اور اسپغول میں ملالیں۔ زخموں پر اسے دن میں کئی بار طلا کریں زیر گدی پچھنہ لگائیں۔ اور مسہل دیں، ناک کو چھیڑنے سے پرہیز کریں۔

ناک کی بدبو کے لئے:

دار شیشعان، ریحانی شراب میں جوش دے کر کافی دنوں تک ناک کے اندر ناس لیں۔

بد گوشت کے لئے:

جوزالسرو کوٹ کر کافی دنوں تک ناک کے اندر رکھتے ہیں، زائل ہو جائے گا۔ (ابن ماسویہ)

قوت شامہ پر آفت اس طرح بھی آتی ہے کہ سونگھنے کی اصل قوت جاتی رہے۔ یا مریض سونگھتا تو ہو مگر ہلکے طور پر، یا پھر بدبو محسوس کرنے لگے، اس صورت حال کا تعلق یا تو دماغ سے ہوتا ہے۔ یا مصفہ سے مشابہ ہڈی سے یا نتھنے کی نالی سے۔ بدبو اس تعفن سے رکھتی ہے۔ جو مذکورہ ہڈی وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے۔ قوت شامہ میں رکاوٹ کبھی سدہ یا ورم وغیرہ سے ہوتی ہے۔ (جالینوس)

سونگھنے کی صلاحیت مفقود ہو تو سر پر گرم پانی کا نطول کریں، پچھنے لگائیں۔ سر کی اچھی طرح مالش کریں، گرم چیزوں کا غرغرہ اور کندش و خربق کا عطوس دیں۔ (فیلغریوس)

قوت شامہ کا فقدان بطون دماغ کی بیماری یا مصفی سے مشابہ ہڈی کے اندر سدہ پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے۔ (جالینوس)

میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کے دونوں نتھنوں کے درمیان میں سوراخ ہو گیا۔ علامت یہ ہے کہ دونوں مقابل جانب کا خشک ریشہ نظر آئے گا۔ علاج یہ ہے کہ موم، روغن استعمال کریں، تاکہ فقط تلیین ہو جائے۔ (مؤلف)

فقدان شامہ کا استعمال شونیز سے:

شونیز کوٹ کر غبار کے مانند بنالیں پھر اسے گاڑھے روغن زیتون میں ملالیں۔ بعد ازاں مریض کو حکم دیں کہ اپنا منہ پانی سے بھر کر سر کو پیچھے ممکن حد تک جھکائے، پھر مذکورہ دوا کا سعوط کریں۔ مریض کو حکم دیں کہ وہ تیزی سے دوا کو اندر سڑکے۔ صبح کو تین دن متواتر استعمال کرنے سے بیحد مفید ہو گا۔ کبھی اس علاج سے مریض کے سر کے اگلے حصہ میں شدید سوزش ہونے لگتی ہے۔ (جالینوس)

قوت شامہ مفقود اس لئے ہوتی ہے کہ منہ تک آنے والی نالی کا نچلا حصہ یا اوپری حصہ متاثر ہو جاتا ہے۔ نچلا حصہ بیکار ہوا ہو تو رکاوٹ گوشت یا کوئی دوسری چیز بنے گی۔ اس سے تنفس میں بھی رکاوٹ ہو گی۔ اگر بالائی حصہ بیکار ہوا ہو تو تنفس میں رکاوٹ ہو گی اور اس نالی کے اندر کوئی چیز دیکھائی نہ دے گی۔ ایسی صورت میں یا تو مصفی کے اندر یا مقابل کی ام صلبہ میں سدہ پڑ گیا ہو گا۔ یا پھر دماغی مزاج ہی فاسد ہو گیا ہو گا۔ البتہ حسب معمول نتھنوں سے فضلات جاری ہوں تو سدہ نہ مصفی کے اندر ہو گا نہ ام غلیظ کے اندر۔ فضلات کا بہاؤ رک گیا ہو تو ممکن مذکورہ صورت میں دماغ کی خشکی کا نتیجہ ہو، اگر یہ بات نہ ہو تو اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ ہو گی کہ سدہ پڑ گیا ہے۔

سدہ، مصفی کے اندر یا ام غلیظ کے اندر ہو تو اس کا علاج تیز محلل ادویات ہیں۔ مثلاً اونٹ کا پیشاب، کندش، شونیز، گرم بخارات، مثلاً سرکہ کی بھاپ اور حمام میں فوتنج کی بھاپ، یہ علاج جسم کی تلیین اور سر پر گرم پانی کے نطول کے بعد کیا جائے۔ اگر دماغ سے اگی ہوئی ان گھنڈیوں (حلمہ) کے مزاجی فساد سے مذکورہ صورت لاحق ہو جن کے ذریعہ سونگھنے کا عمل ہوتا ہے تو مزاجی فساد بارد ہو گا۔ جیسا کہ حس اعصاب کے مفقود ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ مسخن روغنیات اور جند بیدستر اور کچھ فرفیون وغیرہ اور مسک کے ذریعہ سعوط کریں۔ (مؤلف)

ناک کے زخموں میں مفید مازو، شہد، حب الآس، ہمراہ شراب اور آب انارین ہیں۔ آب انارین کو جوش دے کر گاڑھا کر لیا گیا ہو۔

ناک میں بدبو:

قریب زمانے کی ہو تو ناک میں عصارۂ فوتنج کا قطور کریں۔ یا اس کا خشک نفوخ استعمال کریں۔ یا

سعد، شب، مر، زعفران، زرنیخ، سرکہ کے ہمراہ ناک کے اندر رکھیں۔

ناک کے پچل جانے میں سب سے مفید علاج یہ ہے کہ ناک کو اندر سے بھر کر باہر سے برابر کر دیں۔ بیرونی جانب سے تھوڑی تمریج کر کے اسے برابر کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔ (روفس)

ناک کی بدبو کبھی ان متعفن رطوبتوں کی وجہ سے ہوتی ہے جو ناک کی جانب آجاتی ہیں۔ ان رطوبتوں کا مادہ تیز ہوتا ہے تو بدبودار زخم پیدا کرتا ہے۔ مادہ متعفن نہ ہو مگر تیز ہو تو اس سے غیر بدبودار زخم پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا اور ناک کے اندر بدگوشت کا علاج یہ ہے کہ تمام سر کو قوت پہونچائی جائے۔ اس کے بعد نتھنوں کا علاج کیا جائے۔ علاج کے سلسلہ میں ایسی ادویات استعمال کی جائیں جو خشکی پیدا کرنے کیساتھ مانع اور محلل بھی ہوں۔

ناک کی نرمی کے لئے:

برگ چنبیلی کو پانی میں پیس کر ناک پر طلاء کریں، بواسیر الانف کا علاج کاوی ادویات سے کر رہے ہوں تو اس کے بعد عطوس استعمال کریں تاکہ دواؤں سے بوسیدہ ہو جانے والے اجزاء خارج ہو جائیں۔

ناک کے زخموں کے لئے مرہم کا عمدہ نسخہ:

خبث الاسرب، (سیسہ) پرانی شراب، اور روغن آس، سب کو اکٹھا پیس کر کسی تانبے کے برتن میں نرم آنچ پر رکھیں اور محفوظ کر لیں۔ اس سے زخموں کا علاج کریں۔ یا سیسہ سوختہ مغسول کو شراب میں اور روغن آس میں ملا کر مرہم بنالیں عمدہ ہوگا۔

ناک کی بدبو کے لئے:

آب انار شیریں و ترش، کسی تانبے کے برتن میں اتنا پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں کچھ خوشبودار مصالحہ جات شامل کر کے فتیلہ بنا کر ناک پر رکھیں۔

ناک کے اندر اگنے والے گوشت کے لئے:

قلقنت، زنجار، حلتیت، آہستہ آہستہ پیس کر طلاء کریں۔ پانچ دن کے ناغہ سے دوبارہ طلاء کریں۔ بعد از آں کسی آلہ کے ذریعہ اسے اکھاڑ دیں، ناک میں کوئی چیز پڑ جائے تو طاقتور عطوس کے ذریعہ اسے خارج کر دیں۔

مفید مجرب نسخہ:

انار شیریں، انار ترش اور انار قابض تینوں کو ایک تعداد میں اور ایک سائز کا لیں۔ انہیں خوب پختہ اور ترو تازہ ہونا چاہئے۔ پوست سمیت اچھی طرح کوٹ کر نچوڑ لیں اور تھوڑا جوش دیں، اور تانبے کے ایک برتن میں رکھ لیں پھر اس کا دردلے کر اچھی طرح کوٹیں اور اس سے لمبے لمبے شیاف بنالیں اور ناک ے اندر داخل کریں۔ تھوڑے عرصہ میں اس سے باسور اکھڑ جائے گا۔ سوزش اور درد ہو گا نہ ہی ورم پیدا ہو گا جیسا کہ گرم ادویات کے استعمال سے ہوا کرتا ہے۔ باسور سخت ہو، تو انار ترش کی تعداد زیادہ کردیں اور اگر کثرت سے رطوبتیں لئے ہوئے ہو قابض انار زیادہ کردیں، شیافوں کو وقفوں سے نکال دیا کریں اور اس کی جگہ عصارہ استعمال کریں ناک پر اس کا طلاء بھی کریں اور اس کے اندر قطور بھی۔ تالو پر بھی اسی جگہ کسی پر سے طلا کریں جو ناک کے اندر جاتی ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے یہ محفوظ علاج ہے اس سے درد نہیں ہوتا۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ مذکورہ دوا صرف انار ترش سے تیار کی جائے۔ یہ طاقتور ہو گی۔ اس میں نوشادر کا زنگار شامل کردیں، اس سے اثر اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اور درد قطعاً نہ ہو گا۔ انشاء اللہ۔ (مؤلف)

انار کے شیافوں کو خشک کر کے پیس لیں، اور بطور نفوخ استعمال کریں تو بھی جائز ہے ہر گھڑی دوبارہ نفوخ کریں، اس سے سیلان ہو گا، اور باسور نکل جائے گا۔ ہر عصارہ اور نفوخ کے طور پر استعمال کی جانے والی خشک دوا کا یہی حال ہوتا ہے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد اس کے اعادہ کیا جاتا ہے۔

ناک کے زخموں کے علاج میں قرص اندرون وغیرہ کے ذریعہ کیا کرتا ہوں، اسے ایک بار شراب، ایک بار (Mixed) سرکہ میں اور ایک بار خالص سرکہ میں بقدر ضرورت حل کریں۔ (جالینوس)

ناک کی بدبو کے لئے:

مر، ۱۲ گرام، سلیخہ ۴ گرام، حماما ۴ گرام، شہد میں کوٹ کر ناک پر طلاء کریں۔

دیگر:

میعہ سائلہ ۱۶ گرام، حماما ۸ گرام، سلیخہ ۴ گرام، مذکورہ طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔

دیگر:

ناردین ۹ گرام، مر ۴ گرام، شہد یا مطبوخ ریحانی میں گوندھ لیں۔ (قریطن)

ناک کے سدوں کو تیزی سے کھولنے والی دوا:

شونیز کو سرکہ خالص میں شب و روز بھگوئیں پھر نکال کر پرانے منقی کے ساتھ پیس لیں اور ناک

میں قطور کریں۔ ممکن حد تک ہوا کو ناک سے خارج کرلیں، یہ عمدہ علاج ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ (حنین)

قوت شامہ کو پیش آنے والی آفت مزاجی فساد پیدا ہو جانے سے دونوں بطن دماغ مقدم کو لاحق ہوتی ہے یا کوئی سدہ یا آفت ایسی ہوتی ہے جو مصفی نما ہڈی کو عارض ہو جاتی ہے۔ یہ ہڈی وہ ہوتی ہے جس میں سونگھی جانے والی اشیاء کی بھاپ داخل ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

ناک کے اندر خشک زخم ہو تو موم ایک جزء اور گائے کی پنڈلی کا گودا لے کر اس پر روغن بنفشہ انڈیل کر پگھلائیں، پھر اس میں کیترا یا کوئی نرم جھاگ شامل کریں اور ایک فتیلہ کے ذریعہ ناک کے اندر داخل کریں۔ زخم تر ہو تو مذکورہ دوا کے اندر مردار سنگ، روغن آس، اور گلاب کے ہمراہ مرہم سفیدہ شامل کریں۔ (ساہر)

آب لبلاب کا ناک کے اندر قطور کرنا بدبو کے لئے مفید ہے۔ (طبری)

شامہ حسب ذیل اسباب سے مفقود ہوا کرتی ہے:

۱- دماغ کے بطن مقدم کو کوئی آفت لاحق ہو جائے۔

۲- ناک کی نالیوں کو کوئی آفت لاحق ہو جائے۔

۳- یا کوئی آفت ناک کی نالی میں حاسۂ شامہ کے قریب لاحق ہو جائے۔

۴- یہ مذکورہ آفت گہرائی میں واقع ہو جائے جسکی موجودگی میں مریض ناک سے بولنے لگے۔

۵- مذکورہ اسباب میں سے کوئی سبب نہ ہو تو آفت بطن دماغ کے اندر ہوگی۔

ایسی صورت میں دیکھیں کہ دماغ سے بہنے والی رطوبت پختہ ہے یا نہیں۔ گاڑھی ہے یا پتلی، مقدم تدبیر پر بھی نظر کرلیں۔ اس سے پتہ چلے گا کہ کون سا سوءِ مزاج نقصان کا باعث ہو رہا ہے۔ ناک سے کوئی چیز نہ بہہ رہی ہو تو یہ حالت سوءِ مزاج پر موقوف سمجھی جائے گی۔ اگر حالت غیر مادی ہو تو اس کا علاج مزاج کو تبدیل کرنا ہے۔ مادی حالت کا علاج یہ ہے کہ مسہل، عطوس، اور غرغرے استعمال کریں۔ عظم مصفی کے اندر پیدا شدہ سدوں کا علاج طاقتور چھینک لانے والی دواؤں اور سدوں کو کھولنے والی بھاپ کے ذریعہ کریں۔ اونٹ کا پیشاب خشک کرکے پیسیں اور ناک میں پھونکیں۔ زرنیخ سرخ کو اونٹ کے پیشاب میں پگھلا کر گوندھیں اور اس کا تیل کسی قیف کے ذریعہ ناک کے اندر داخل کریں۔

ناک کو کھرچنے کے باب میں:

ناک میں ناک کی سلائی جو ڈراپر کی زبان کے مانند ہوتی ہے داخل کریں، اور اوپر کی جانب سے

طاقت سے پلٹ کر پورے زور سے گہرائی تک کھرچیں، اس طرح عمل کرنے سے میں نے دیکھا ہے کہ بہت ساری چیزیں ڈھائی سو گرام کی قریب مچھلی کے آنتوں کے مانند خارج ہو گئی ہیں۔ تنفس کھل جائے تو فبہا ورنہ ناک کے اندر مرہم اخضر کا فتیلہ چند دنوں تک رکھیں۔ اس سے باقی ماندہ بوسیدہ ہو کر خارج ہو گا۔

ورنہ کوئی دھاگہ یا اون لیکر اس پر تین یا چار گرہیں لگائیں، یہ اس کا کام تمام کر دے گا۔ انشاءاللہ۔ (ابن سرابیون)

عود بلسان پیس کر ناک کے اندر نفوخ کرنا بدبو میں مفید ہے۔ (طبیب نامعلوم)

گنگناہٹ کی آواز اس لئے نکلتی ہے کہ ناک سے ہوا ترتیب سے نہیں نکلتی ہے۔ بلکہ ٹوٹ کر ناک کے اندر گردش کرنے لگتی ہے، پھر وہ منہ کی جانب آتی ہے۔ جیسا کہ کھوکھلی لکڑیوں کے اندر دیکھا جاتا ہے۔ لہذا گنگناہٹ کی آواز کسی سدہ یا بالائی جانب کسی ورم کی علالت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

دماغ کے اوپر جو حجاب ہوتے ہیں ان میں پیدا شدہ نکسیر گل اور برگ انجیر کوٹ کر نتھنوں میں رکھنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ آب باروج میں نکسیر کے لئے قاطع ہے۔

ابن ماسویہ کے مطابق مرغ کا بھیجہ شراب کے ساتھ پینے سے اس نزف الدم کا ازالہ ہو جاتا ہے جو دماغی حجابوں میں ہوتا ہے۔

دماغی حجابوں سے جاری شدہ نکسیر کبوتر کے خون سے جاتی رہتی ہے۔ زیرہ سرکہ میں پیس کر سونگھنے، اس کا فتیلہ استعمال کرنے اور ناک کے اندر اسے رکھنے سے نکسیر جاتی رہتی ہے۔

ابن ماسویہ کے مطابق زیرہ کو اچھی طرح کوٹ کر ناک کے اندر نفوخ کرنا نکسیر کو زائل کر دیتا ہے۔ کراث نبطی، کندر کے ٹکڑوں کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو اس سے نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

ابن ماسویہ کے مطابق آب کراث نبطی کے اندر کندر کے ٹکڑے، ڈال کر پیس لیا جائے اور سرکہ کے ساتھ اس کا سعوط لیا جائے تو نکسیر زائل ہو جاتی ہے۔

سندروس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ خون کو روک دیتی ہے۔

سداب پیس کر ناک میں رکھنے سے نکسیر زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قلقطار کو آب کراث میں شامل کر کے استعمال کرنے سے نکسیر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ عصارۂ ذنب الخیل بھی نکسیر کے لے قاطع ہے۔ جالینوس کا بھی یہی خیال ہے۔ (دیاسقوریدوس)

ازالۂ نکسیر کے لئے ابن ماسویہ کا مشاہدہ:

مازو سوختہ جو سرکہ شراب میں بجھایا گیا ہو ۵۳ گرام، پوست کندر ۲۵ گرام، عصارۂ مازو ۲۱ گرام،

عصارہ بلح ۲۱ گرام، اقاقیا ۱۸ گرام، عصارہ لحیۃ التیس ۲۵ گرام، قرطاس سوختہ ۳۵ گرام، چھان کر آب کراث اور آب باوروج میں گوندہ لیں اور ناک کے اندر رکھیں۔ سر پر خطمی، اور آزجو کو سرکہ شراب اور عرق گلاب میں پیس کر طلاء کریں۔ (مشاہدہ ابن ماسویہ)

شدید نکسیر جس میں دوائیں کام نہ کریں کے لئے شانہ کی قیفال تلاش کر کے فصد کھول دیں۔ خون انشاءاللہ فوراً رک جائے گا۔ (شنیدہ مؤلف)

ضربہ یا سقطہ کے باعث دماغ سے خارج ہونے والے خون میں مرغ کا بھیجہ پلائیں اور کثرت سے بار بار پلائیں۔ آب انار ترش پلائیں، سر پر برسیاں دارو (عصا الراعی) روغن گل کے ساتھ کوٹ کر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

نکسیر کے لئے:

مٹی یا خزف ریزہ کسی ٹھنڈی دوا کی رطوبت میں پیس کر پیشانی پر رکھیں، اور پسے ہوئے کندر کو جو آب کراث میں بھگو لیا گیا ہو، ایک بتی لت پت کر کے نتھنوں میں داخل کریں۔ بازوؤں اور پنڈلیوں کو باندھ دیں۔ سر پر ٹھنڈا پانی اور عرق گلاب انڈیلیں۔ (اسحاق)

قرطاس سوختہ، زاج سوختہ، اقاقیا، گلنار، عصا الراعی، سپیدہ مہرہ سوختہ، افیون، عصارہ مازو، لسان الحمل، اسفنج سوختہ، تخم بادروج، پوست کندر، عصارہ لحیۃ التیس مازو سوختہ سرکہ شراب میں بجھایا ہوا۔

دم الاخوین، شب، مر، صبر، دماد م باریک، طلع، آب لسان الحمل میں قرص بنا لیں اور آب باروج یا برف کے پانی میں تھوڑی کافور کے ہمراہ سعوط کریں۔ یہ مکمل نسخہ ہے۔

نکسیر کی دیگر ادویات:

کبریت، گلاب مع سبزی، شاخ گوزن سوختہ، عصا الراعی، حی العالم، مدار، جبیں، مکڑی کا جالا، گدھے کی لید، آب کراث، قلقطار، خرگوش کا بال، سفیدی بیضہ، نورہ، گرم پتھر یا لوہے پر چھڑکے ہوئے سرکہ کی بھاپ، دار شیشعان، رسوت۔ کثرت طعام سے مریض کو روکا جائے۔ شراب اور جماع کے قریب بھی نہ جانے دیں۔ سونار کی بھٹی کی راکھ۔ سرکہ شراب میں گوندہ کر سر پر طلاء کریں۔ اس سے حیض اور نکسیر سب بند ہو جائیں گی۔ ایک علاج یہ ہے کہ جگر اور تلی پر پچھنے لگائیں۔ آب خیار تلخ کا سعوط دیں، دھنیا، جفت بلوط، جس لوہے پر گوشت لٹکایا جاتا ہے اس کا میل، زیرہ کرمانی، کہربا، کافور، کتابت کی روشنائی، ملح جرش، ان دواؤں کا ضماد پورے سر پر رکھیں۔ (طبیب نامعلوم)

نکسیر کے لئے:

باقلا، پوست کندر، مر، قرطاس سوختہ، زاج، سعوط کریں، یاناک کے اندر مینڈک سوختہ کی راکھ پھونکیں، یابرف کے پانی یاکافور کے ہمراہ آب خیار تلخ کاسعوط کریں، یاناک کے اندر روشنائی، زاج اور کافور کافتیلہ رکھیں۔

ناک کے ٹوٹ جانے پر:

صبر، مر، زعفران، ماش، عصار گل ارمنی ورومی سک، خطمی اور کا آب اثل میں طلا کریں۔ (عبدوس)

قاقلی کاپانی نچوڑ کر سعوط کریں، اس سے نکسیر رک جائے گی۔ سر پر جس مردار کاضماد عرق گلاب میں گوندہ کرر کھیں۔ حناسر کہ میں پیس کر طلاء کریں، اور پیشانی پر اس کاضماد بھی رکھیں۔ ناک کے اندر آب خیار تلخ تھوڑی کافور کے ہمراہ قطور کریں اور مینڈک کی راکھ پھونکیں۔

تیز بیماری کی وجہ سے پیداشدہ نکسیر میں برف کے پانی اور عرق کافور کاسعوط کریں۔ صندل اور عرق گلاب کے ذریعہ اسے لت پت کردیں۔ آب خیار تلخ تھوڑی کافور کے ہمراہ سعوط دیں، اس سے نکسیر کابری طرح ازالہ ہو جائے گا۔ ناک کے اندر کافور کانفوخ کریں۔ پیشانی پر افیون اور عرق گلاب لت پت کریں۔ کافور کو مسلسل سونگھنار عاف (نکسیر) کو توڑ دیتا ہے۔ بخار کے بغیر نکسیر ہو تو فصد سے اسکاازالہ ہو جائے گا۔ پہلے دن تین بار تھوڑا تھوڑا خون خارج کریں، اسی طرح دوسرے دن بھی۔ پنڈلیوں پر پچھنہ لگانا بھی نکسیر کا قلع قمع کردیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

نکسیر سے کافی خون نکلتا ہوادیکھیں تواسے نہ روکیں، قوت گر جانے دیں، البتہ محاذ میں فصد کھول دیں، بعدازاں ہاتھ اور پیر کو کسی مضبوط کتانی کپڑے سے مضبوطی کیساتھ باندھ دیں۔ اس کے بعد شکم کے اسی حصہ کی جانب پسلیوں کے سروں کے نیچے پچھنہ لگائیں۔ اس سے خون کا آنا بند ہو جائے گاجب کہ ہمارا تجربہ ہے۔

جن دواؤں کے ذریعہ ناک کاعلاج کیا جاتا ہے وہ علاج کمزور ہوتا ہے۔

فصد نکسیر کا طاقتور علاج ہے، نکسیر کے مریض کی فصد کھولیں اور رگ طاقتور اور امتلائی کیفیت میں نہ ہو تو تھوڑا خون بہانے کے بعد رک جائیں۔ اور خون کاگاڑھا کرنے کی تدبیر کریں۔ (جالینوس)

کمزور مریضوں میں خون تھوڑا بہائیں۔ بعدازاں سر کواور پورے جسم کو ٹھنڈا کریں۔ اس کے

لئے ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی غذائیں استعمال کریں۔ حتی کہ خون گاڑھا ہو جائے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن خون تھوڑا تھوڑا بہائیں۔ یہ سب سے بہتر معمول ثابت ہوگا انشاء اللہ (مؤلف)

کہنی کے فصد کھولنے کے مقابلہ میں شانے کی رگ کی فصد پیچھے سے کھولنا زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں خون کا بہاؤ ٹوٹ کر سر کی جانب آجائے گا۔ اس سے نکسیر رک جائے گا۔ البتہ شریانوں سے خون آرہا ہو تو الگ بات ہے۔

نوجوانوں میں نکسیر تیزی سے ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ ان کے اندر خون زیادہ ہوتا ہے۔ اور نشو و نما پہلے کے مقابلہ میں کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

نکسیر زیادہ ٹوٹنا بلغمی مریضوں کے لئے زیادہ اور صفراوی مریضوں کے لئے کم مضر ہے۔ جس مریض کا رنگ سرخ ہو نکسیر کا نقصان اس کے لئے کم ہوتا ہے۔ بشرطیکہ خون کا اخراج اس حد تک نہ ہو جائے کہ جسم سرد ہو جائے۔ مگر جس مریض کا رنگ متغیر ہو نکسیر اس کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ جس مریض کے اندر نکسیر سے یہ حال ہو جائے کہ اس کا رنگ تبدیل ہو جائے جسم سرد ہو جائے، قوت گر جائے تو اسے لازماً شراب پلائیں، بالخصوص جبکہ نکسیر سے پہلے اسکا رنگ متغیر ہو، باقی جس کا رنگ سرخ ہو اور بوقت نکسیر وہ طاقتور ہو خون کافی ہو، خون زیادہ نکل جانے سے اس پر کمزوری طاری نہ ہو تو اسے شراب نہ پلائیں۔ کیونکہ اس سے نکسیر میں تحریک ہوگی۔ مقدم الذکر مریض سخت گرمی کی وجہ سے اس حالت کو نہیں پہونچ سکتا کہ نکسیر میں اضافہ ہو، کیونکہ اسکا جسم سخت سرد ہو جاتا ہے۔ نکسیر حد سے زیادہ ہو جائے تو گدی پر پچھنہ لگائیں اور جملہ جسم کے بعد سر کو ٹھنڈا کریں۔ (جالینوس)

باقی ماندہ بحران کی وجہ سے پیدا شدہ نکسیر میں میرا معمول یہ ہے کہ فصد کھولتا ہوں حتی کہ مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس طرح کی نکسیر نہایت طاقتور ہوتی ہے۔ غشی طاری ہو جاتی ہے یا طاقت میں ڈھیلاپن پیدا ہو جاتا ہے تو مریض سکون محسوس کرتا ہے۔ طبیعت کے طاقتور ہوتے ہوئے اس نکسیر کے اندر سکون پیدا نہیں ہوتا جو حضر کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ سکون طاقت کے اندر ڈھیلاپن پیدا ہونے کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ پچھنہ بھی استعمال کریں۔

پیشانی اور سر کو برف کے ذریعہ ہمیشہ ٹھنڈا رکھیں۔ مریض کا سر بلند رکھیں، بازو، کہنی، جنگاسہ، مونڈھے اور کان کو عمدہ طور پر، خصیتین کو بھی باندھ دیں، منھ میں برف اور ٹھنڈا پانی پکڑے رکھیں۔ جوز دلب (اخروٹ دلب) کو سایہ میں خشک کریں پھر دستانہ پہن کر کسی کمبل پر اس اخروٹ کو رگڑیں اور اس کا زہرہ مٹی کے کسی نئے برتن میں محفوظ کرلیں۔ اور خیال رکھیں کہ تری نہ پہنچے

پائے۔اسے ناک کے اندر نفوخ کریں۔بیحد حیرت انگیز دوا ہے۔(جالینوس)

نکسیر کے مریض کو نکسیر کبھی اس حالت میں کردیتی ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے۔چنانچہ پشت کے بل لیٹ جاتا ہے خون شکم کی جانب آکر جم جاتا ہے۔اس سے اس کی طاقت گر جاتی ہے۔شکم پھول جاتا ہے۔اور تقریباً اختتامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔باب القئے کے مطابق قئے کے ذریعہ علاج کریں۔(فیلغروس)

نکسیر کے لئے:

خصیوں، ہاتھ اور بازوؤں کو باندھ دیں۔ (ساھرن)

تیسرا باب

دانتوں کے امراض

دانت، مسوڑھے، دانتوں کو اکھاڑنے کی تدبیر، داغنا، زنجیروں وغیرہ سے باندھنا، فساد، ریزہ نکلنا، کیڑے، مسوڑھوں کا گوشت اگانے والی دوا، مسوڑھے کا آکلہ، دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت، بچوں کے دانت، ان دانتوں کو بہ آسانی اگانا، منجنوں کے ذریعہ دانتوں کو صاف کرنا، بچوں اور مردوں کے منھ سے سیلان لعاب کو خشک کرنے والی دوائیں۔

افیون اور جند بید ستر سے بنی ہوئی دوا کا کان کے اندر قطور کرنا دردِ دندان کو سکون بخشتا ہے۔

دانتوں پر خشکی غالب ہو جاتی ہے تو ریزہ ریزہ ہو کر جلد ٹوٹ جاتے ہیں، دانتوں کے اندر فساد، دانتوں پر گرنے والے گرم اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

دانتوں کا درد تکمید اور دانتوں اور داڑھی پر خبیصہ رکھنے سے سکون پاتا ہے۔ دانتوں میں صرف درد ہی کا احساس نہیں ہوتا بلکہ جس طرح ورم کے باعث گوشت کے اندر تڑپ ہوتی ہے۔ اسی طرح ان میں بھی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ درد زیادہ تر اس عصبہ کی جڑ میں ہوتا ہے جو دانت کے اندر ہوتا ہے۔ اس وقت خیال ہوتا ہے کہ درد دانت کے اندر ہے حالانکہ یہ درد خود دانت کے اندر نہیں ہوتا۔ دانتوں کو اکھاڑ دینے کے بعد جو درد رہ جاتا ہے۔ وہ اصل میں اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے جو دانتوں کی جڑ میں آنے والے عصبہ کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو اکھاڑ دینے کے بعد درد کے اندر سکون اسلئے ہو جاتا ہے

کہ ایسی صورت میں عصبہ پھیلتا نہیں ہے اور جو مادہ یہاں آتا ہے وہ نفوذ کر کے تحلیل ہو جاتا ہے۔

دانتوں کا سبزی اور سیاہی کو قبول کر لینا اس بات کی علامت ہے کہ وہ مواد کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ غذا حاصل کر کے بڑھتے ہیں۔ اس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ دانت کو اکھاڑ دیا جاتا ہے تو اوپر اور نیچے سے اس کے مقابلہ میں زائدہ نظر آتا ہے، کیونکہ یہ پتا نہیں ہے۔ بوڑھوں کے اندر دانتوں کے دبلے پن اور باریک ہونے کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دانت ہلنے لگتے ہیں۔ کیونکہ یہاں کا گوشت دور ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں قابض ادویات کے ذریعہ مسوڑھوں کو قوت پہونچانی چاہیے۔

دانتوں کے اندر فساد کسی تیز مادہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج خشک کرنے والی ادویات ہیں۔ دانتوں کی جانب آنے والا یہ مادہ تھوڑا ہو تو قابض ادویات کو دانتوں پر رکھنا کافی ہے۔ ورنہ سر کے تنقیہ یا اسے خشکی پہونچانے کی ضرورت ہوگی۔ تاکہ یہاں سے کوئی مادہ دانتوں کی جانب جذب نہ ہو سکے۔ یہ مادہ اگر سر پورے جسم سے قبول کر رہا ہو تو پورے جسم کا تنقیہ استفراغ کے ذریعہ کریں گے۔

دانتوں کا ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹنا دانتوں کی نرمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لہذا قابض ادویات کے ذریعہ قوت پہونچائیں۔

بیگن وغیرہ کا رنگ قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ خراب رطوبتیں دانتوں کے اندر پہونچنے لگتی ہیں، لہذا اس کا علاج وہی کریں، وہ دانتوں کے فساد کا ہے۔

مسوڑھوں کے درد میں:

ورم کی وجہ سے مسوڑھوں کے اندر جو درد ہوتا ہے اس کے لئے سب سے موافق علاج یہ ہے کہ مصطگی کا درخت معتدل طور پر گرم کر کے منھ کے اندر رکھیں۔ درخت کو تازہ اور نیا ہونا چاہیے۔ منھ کی فضا کے اندر ورم سے جو بھی درد پیدا ہوتا ہے اس کے لئے یہ مفید ہے۔ یہ درد کو توڑتا اور روکتا ہے اور قابض ادویات کی طرح کھردرا پن پیدا نہیں کرتا۔ بایں ہمہ اس طرح تحلیل کرتا ہے کہ تکلیف نہیں ہوتی۔

دانتوں کی درد کے لئے:

فوتنج سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں یا عاقر قرحا یا شحم حنظل جوش دے کر منھ کے اندر رکھے رہیں۔ سرکہ کو عمدہ ہونا چاہیے تاکہ کثرت سے بلغم خارج کر سکے۔ یا کیکچ جوش دے کر منھ کے اندر رکھیں۔

تمام قاطع اور طاقتور ملطف ادویات مفید ہیں، حسب ذیل جوشاندہ فوری سکون دیتا ہے۔ ابولونیس نے اسکی شہادت دی ہے۔

لہسن ۵ جو، کندر ز ۵، ۴ گرام، برگ آس ۲۴ گرام سب کو کوٹ کر ۷۰۰ ملی لیٹر سرکہ میں جوش دیں اور ایک روغنی صنوبر کی لکڑی سے حرکت دیں۔ یا صنوبر کی سبزی جوش پانےکے بعد، اسے منہ میں دیر تک رکھیں۔ اس دوا سے پہلے اور بعد میں ماؤف دانت پر روغن بلسان، یا جاؤشیر رکھ دانتوں سے دبائیں اور دوسری جگہ سے کلی کریں اور بلغم کو بہنے دیں۔ اس کے بعد روغن گل سادہ سے کلی کریں اور جو کا دلیا چاٹیں۔

فسادزدہ دانتوں کے لئے:

پسے ہوئے فوتنج اور صمغ بطم سے دانتوں کو بھر دیں یا ان کی جگہ کبریت ور سوت یا زاج اور صمغ بطم استعمال کریں۔ یا دانتوں کے اندر روغن بادام تلخ رکھیں، اور فسادزدہ دانت کی جانب والے کان میں روغن بادام کا قطور کریں۔ یا شونیز زیتون کے اندر پیس کر بھر دیں، یا اردگرد میں اسکا طلا کریں اور مریض کو دیر تک منہ کو بند کئے رہنے دیں۔ پھر کھولنے کا حکم دیں کہ لعاب بہہ جائے۔

بوسیدگی کے لئے:

فلفل، بورہ کی جھاگ، بارزد، شہد منہ میں رکھیں یا عاقر قرحا، فلفل، مر، حلتیت، بارزد، شونیز، لہسن اور نمک سب کو گوندہ لیں یا جیسے چاہیں دانتوں کے اندر بھر دیں۔ یا مازو اور قطران دانتوں میں بھریں۔

جو دانت ریزہ ریزہ ہو رہے ہوں اور مریض درد محسوس کر رہا ہو تو دانتوں کو داغ کر مذکورہ بالا ادویہ ان پر رکھیں۔

مویزج چبانے سے کافی بلغم نکلتا ہے اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔

دانتوں کے درد میں نمک اور جاورس کی خارجی تکمید کریں، یا تکمید کسی دھجی کو نہایت گرم کرکے اس کے ذریعہ کریں، خارج میں زردی بیضہ اور تھوڑی دیر گرم زیت رکھ کر چھالا ڈالیں۔ دانتوں پر موم رکھ کر بار بار کسی گرم لوہے کے قریب لائیں۔ دانتوں پر تکمید کھانے سے دو گھنٹہ پیشتر اور چار گھنٹہ بعد میں کرنی چاہئے۔

درد تیز ہو جائے تو مریض کے منہ کو دھونی دیں، سکون نہ ہو تو ایک باریک آلہ سے دانت

کے بیچ میں سوراخ کردیں اور کئی بار ابالے ہوئے روغن کا قطور کریں پھر بھی سکون نہ ہو تو دانت کو اکھاڑ دیں۔

دانت اکھاڑنے والی ادویات:

عاقر قرحا نہایت عمدہ سرکہ کے اندر چالیس یوم تک بھگوئیں، پھر بوقت ضرورت پیس کر دانتوں پر طلاء کریں، حتی کہ ماؤف دانت نرم ہو جائے۔ ماؤف دانت پر موم طلاء کر کے ایک گھنٹہ چھوڑ دیں، پھر اسے نکال کر نہایت کھٹے سرکہ کے ہمراہ زاج سبز کا کئی دنوں تک طلاء کریں۔ یا یتوع کے دودھ کا طلاء کریں۔ یہ طاقتور ہوتا ہے۔

بوسیدہ دانتوں کی حفاظت، ٹوٹنے اور تنقیہ سے روکنے کیلئے:

خربق سیاہ شہد میں گوندھ کر دانتوں پر رکھیں۔

درد دندان کے لئے:

بربریہ تدمری یعنی بیخ یبروج، اور بیخ بیخ شراب میں جوش دے کر منہ میں پکڑے رکھیں۔

درد دندان کے لئے مصنوع کا نسخہ:

فوتنج کوہی، عاقر قرحا، فلفل سفید، مر، تخم زیت میں گوندھ کر گولیاں بنالیں، اور ایک گولی چبانے کے لئے مریض کو دیں۔

میں نے اسے استعمال کیا ہے۔ یہ بوسیدہ دانتوں کی حفاظت کرتی ہے اور درد کو روکتی ہے۔
زنجبیل سرکہ اور شہد میں جوش دے کر اچھی طرح پیسیں اور بوسیدہ دانتوں کے اندر بھر دیں، ارد گرد میں اس کا طلاء بھی کریں، یا اسی طرح یتوع کے دودھ کے ذریعہ علاج کریں۔ یا افیون، مر، بارزد اور عصارہ تخم بنج استعمال کریں۔ (جالینوس)

درد تیز ہو تو داڑھی کی تکمید جاورس یا گرم دھجی سے کریں، تکمید خود داڑھ کے دانت کی گرم کئے ہوئے زیت سے کریں، گرم زیت میں ایک لکڑی بھگو کر دانت پر ٹپکائیں یا دانت کے اوپر مسلسل پگھلا ہوا موم رکھیں۔ تکمید داخل سے اور خارج سے کھانے سے پہلے اور بعد میں کافی دیر سے کریں۔

دانتوں کا فساد روکنے کیلئے منجن کا حیرت انگیز نسخہ:

بورہ، حرف السفا (سبن) ہم وزن، منجن کریں۔

حیرت انگیز دوا:

صمغ زیتون ۹ گرام، خربق سیاہ ساڑھے چار گرام، روغن بلسان ساڑھے چار گرام، میعہ رطبہ ساڑھے چار گرام، فلفل ساڑھے چار گرام، بج ساڑھے چار گرام، افیون ساڑھے چار گرام، جند بید ستر ساڑھے چار گرام، خطمی ۱۴ گرام، حلتیت ساڑھے چار گرام، جاوشیر ساڑھے چار گرام، سکبینج ساڑھے چار گرام، عاقر قرحا ساڑھے چار گرام، لبنی ساڑھے چار گرام، مویزج ساڑھے چار گرام، قطران بقدر ضرورت۔ مرہم کی طرح بنالیں۔ بھاری مخلوق نے اس دوا کا تجربہ کیا ہے اور بیحد مفید پایا ہے۔ (روفس)

صمغ زیتون اور روغن بلسان نہ بھی ملے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (مؤلف)

دانت اکھاڑنے کے لئے:

عاقر قرحا سرکہ شراب میں تین دن تک بھگوئیں، پھر اسے پیس کر خوشبو کی طرح کرلیں۔ دو یا تین دن روزانہ کئی بار دانتوں کی جڑ پر طلاء کریں۔ اس سے وہ حرکت میں آکر ڈھیلے ہو جائیں۔ مطلوبہ حد تک اثر ہو جائے تو دانت بغیر کسی درد کے اکھڑ جائے گا۔ یا یہی عمل بیخ قثاء الحمار کے ذریعہ کریں۔

دانتوں کا ابھر کر زائدہ بن جانا:

دانتوں کے اندر امتلائی کیفیت پیدا ہونے کے بعد جب وہ لمبے ہو جاتے ہیں تو بوقت گفتگو اور چبانے کے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ سختی سے گرفت میں لے کر انہیں پیسا جائے یا کسی نہایت باریک ریتی سے ریتا جائے ریتنے کے وقت انہیں اچھی طرح گرفت میں رکھا جائے تاکہ ان میں حرکت نہ ہو سکے۔ ورنہ درد پیدا ہو گا۔ ریتنے کے وقت ان کے اندر درد پیدا ہو تو ریتنا چھوڑ دیں، چند دن درد میں سکون ہونے دیں، پھر ریتنے کا کام کریں۔ ریتنے میں سختی سے کام نہ لیں اور دانتوں کو استعمال نہ کریں۔ حتی کہ ان کے اندر طاقت پیدا ہو جائے۔

داڑھ کے لئے:

خرفہ چبائیں یا منھ کے اندر گرم کیا ہوا زیت رکھیں۔

بچوں کے دانت نکلنے میں:

مسوڑھوں پر خرگوش کا بھیجہ طلاء کریں۔ یا فوحلیاس نام کی صدف، چمڑے کے ایک ٹکرے

میں رکھ کر بچے کے بازو پر باندھ دیں، دانت کسی تکلیف کے بغیر نکل آئیں گے۔

درد دنداں میں بیمار کے بازوں پر برگ کبیکج بیمار دانت کی جانب رکھیں، درد میں فوری سکون ہو جائیگا۔ عصبہ کے اندر زخم ہو جائے تو اس کے بعد علاج کرنا چاہئے۔ (روفس)

تجربہ کی بنیاد پر عوام کا اس پر اور مقدم الذکر علاج پر بیحد اعتماد ہو چکا ہے۔ (جالینوس)

مسوڑھوں کے درد کے لئے:

سرکہ کے اندر بیخ بنج جوش دیکر کلی کریں۔

مسوڑھوں کے ورم کے لئے:

مسوڑھوں پر شب اور نمک چپکائیں، سوزش پید ہو جانے کے بعد اچھی طرح رگڑیں، برگ زیتون کے جوشاندہ یا کسیلی شراب کی کلی کریں۔

جو مسوڑہ پھول کر سرخ اور متورم ہو گیا ہو اور فاسد ہو رہا ہو اسے داغ دیں، داغنے کے لئے کسی سلائی کے کنارے پر کھولتے ہوئے روغن میں ڈبویا ہوا اون رکھ کر استعمال کریں۔ مسوڑہ پتلا ہو کر سفید ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فساد زدہ حصہ گر جائے گا اور اس کی جگہ تندرست گوشت پیدا ہو جائے گا اس کے بعد مازو ۵٦ گرام اور مر ڈیڑھ گرام کا منجن بنا کر استعمال کریں۔ اس سے مسوڑھے کا گوشت اگے گا بھی اور اس میں سختی بھی پیدا ہو گی۔ دانت اگنے کے وقت درد ہو تو سعد، گھی اور روغن سوسن لیکر ملا لیں اور اگنے کی جگہ اسے رکھیں۔

مسوڑھوں میں گوشت بڑھ جائے تو اس کے لئے اس پر قلقنت رکھیں، ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گا، دانتوں کو درد اور فساد سے محفوظ رکھنے کے لئے بیخ یتوع کر شراب میں جوش دیکر مہینہ دوبار کلی کریں اس سے دانتوں کے اندر درد ہر گز پیدا نہ ہو گا۔ مہینہ میں ایک بار ترمس رکھ کر مالش کریں۔ یا شب یمانی اور تھوڑا مر مسوڑھوں اور دانتوں پر رگڑیں، اس سے فساد کبھی پیدا نہ ہو گا۔ ان دواؤں کے ذریعہ فائدہ ہو جائے تو اس کے بعد شہد استعمال کریں۔

فساد زدہ دانتوں کے لئے:

عاقر قرحا، یتوع کا دودھ، بارزد، اور فلفل میعہ میں گوندھ کر فساد زدہ دانت پر رکھیں، درد میں فوراً سکون ہو گا۔

درد دندان کے لئے:

افیون، بیخ بنج، انگور کے گاڑھے رس میں یا شہد میں گوندھ کر شام کو ڈیڑھ گرام مریض کو دیں، نیند آجائے گی اور درد میں سکون ہو جائے گا۔(روفس)

یہ تھوڑی مقدار میں دانتوں کے اندر بھی رکھی جائے۔(مؤلف)

اس میں مخدرات کا استعمال مناسب اور محفوظ نہیں ہے، کیونکہ ان کا یہاں کوئی کام نہیں ہوتا۔ لہذا اس کا اہتمام ترک غذا اور دیر تک سوتے رہنے کے ساتھ رکھیں۔(مؤلف)

دانتوں کے فساد اور درد کے لئے:

بیخ کبر کو سرکہ میں جوش دیں حتی کہ نصف رہ جائے اسے منہ میں اندر پکڑے رکھیں۔ فساد اور درد کے لئے مانع ہوگی۔(روفس)

دانتوں کے اندر فساد نظر نہ آئے نہ ہی حرارت اور حد سے زیادہ برودت کی علامات موجود ہوں تو سر کا تنقیہ واستفراغ کریں اور دانتوں کو طاقت پہونچائیں۔ (مؤلف)

ماؤف داڑھ کے اندر سکون داڑھ کو اکھاڑ دینے کے بعد ہوتا ہے۔ کیونکہ شدت سے اسے حرکت دیں گے اور اکھاڑیں گے نہیں تو درد میں اور زیادہ اضافہ ہوگا۔

درد میں مبتلا فساد زدہ دانت، مادہ کے رک جانے کے بعد ان کے اند فلفل بھر دیں بلکہ آخر میں مذکورہ دانتوں کے اندر فلفل، یا دردی سوختہ یا عاقر قرحا یا فرفیون ضرور بھر دیں، الغرض جن دواؤں سے طاقتور گرمی پہونچتی ہو یا جو دوائیں حس کو سن کر دیتی ہیں انہیں استعمال کریں۔ شدت سے بھرنا نہیں چاہئے، کیونکہ ایسی صورت میں درد بہت تیز ابھرے گا۔

ابتدا میں دانتوں کے درد کا علاج مانع ادویات سے کریں، اس طرح کام تمام ہو جائے یعنی یہ ادویات خلط کو روک دیں تو فبہا، علامت یہ ہے کہ مقام ماؤف پر ورم نہ ہوگا، ورم ہو جائے تو ایسی ادویات استعمال کریں جو سوزش پید کئے بغیر محلل ہوں، یہ حار رطب اشیاء ہوا کرتی ہیں، ان اشیاء کے ذریعہ علاج کے بعد بھی درد میں سکون نہ ہو تو ایسی صورت میں دردی اور فلفل سوختہ کے ذریعہ علاج کریں گے الغرض وہ تمام ادویات کام میں لائیں گے جو سخت گرمی پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

دانت اگنے کا وقت قریب آجائے تو مسوڑھوں پر ہمیشہ شہد کی مالش کریں، مسوڑھوں پر سعتر چھڑکیں اور مسلسل چھڑکتے رہیں، اس سے نالیاں کشادہ ہوتی ہیں اور دانتوں کا نکلنا آسان ہوتا ہے،

اس وقت بچوں کا شکم نرم ہو جاتا ہے جس کا ذکر ہم نے باب تدبیر الاطفال میں کیا ہے۔

نیند کے اندر دانتوں کو پیسنا جبڑوں کے عضلات کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے یہ بچوں کو لاحق ہوتا ہے، بڑے ہونے پر خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔

دانتوں کے اندر کافور بھر دینے سے دانتوں کا فساد پھیلنے سے رک جاتا ہے یہ اس باب میں حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔

دانتوں کا درد برودت کی وجہ سے ہو تو ان پر سونٹھ اور شہد مل دیں، یبوست کی وجہ سے ہو تو ہمیشہ ان پر جھاگ اور پیہ بط کا طلاء کریں، بھیگ جانے کی وجہ سے درد ہو تو سرکہ اور نمک کا طلاء کریں۔ وجہ کوئی سدہ یا خلط غلیظ ہو تو سرکہ اور شحم حنظل کا طلاء کریں اور عاقر قرحا کے ذریعہ کلی کریں۔ حرارت وجہ ہو تو عرق عنب الثعلب وغیرہ استعمال کریں۔ اکثر حالات کے اندر دانتوں کو زیادہ تر فائدہ خشکی پیدا کرنے سے ہوتا ہے کیونکہ دانتوں کے مزاج خشک ہوتے ہیں۔ خشکی ہی سے دانتوں کی صحت محفوظ رہتی ہے خشک کرنے والی ادویات نمک، سوختہ ہڈیوں، اقاقیا، آملہ، مازو، فلفل وغیرہ اور سک وسعد سے تیار کی جاسکتی ہیں۔

دانتوں کے اندر زخموں جیسا فساد نظر آئے تو کھولتے ہوئے روغن سے داغ دیں، کھولتا ہوا روغن ایک اون میں جذب کر کے دانتوں پر ٹپکا دیں، صحت ہو جائے گی۔ (یہودی)

بیخ حنظل سرکہ میں اچھی طرح پیس کرلیں، پھر دانتوں کو صاف کر کے اس کا تین دن تک طلاء کریں۔ عاقر قرحا چالیس دن تک سرکہ شراب میں بھگو کر خوب اچھی طرح پیس لینے کے بعد داڑھ کی جڑ پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد گرم حالت ہی میں اسے کھینچ لیں تندرست دانتوں پر موم کا طلاء کر کے یہ عمل کریں۔ (یہودی)

درد دندان میں داڑھی کے نیچے شگاف دیکر پچھنہ لگا دینا مفید ہے (طبری)

دانتوں میں درد سوء مزاج حار یا بارد یا یابس یا کسی تیز رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے جو دانتوں کی جڑوں پر گرنے لگتی ہے، یا اس کی وجہ غلیظ ریاح ہوتی ہے جو دانتوں کو جڑوں میں پھنس جاتی ہے اور نکلنے کا راستہ نہیں پاتی، یا پھر کچھ غلیظ فضلات کا انصباب مسوڑھوں پر ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کا درمیانی گوشت متورم ہو جاتا ہے اور اسکی وجہ سے دانتوں کے اندر درد ہونے لگتا ہے۔

درد کا سبب فقط سوء مزاج ہو تو علامات تلاش کریں، جسم کے اندر امتلاء موجود ہو تو پہلے فصد کھول دیں، فضلات کا انصباب کسی بھی عضوء سے ہو رہا ہو بہر حال اسے روک دیں۔ بعد از آں زبان کے نیچے جو رگیں ہوتی ہیں ان سے خون کا اخراج کر دیں۔ دانتوں میں درد فم معدہ کی خراب رطوبت کی

وجہ سے ہو رہا ہو تو مریض کو ایارج پلائیں درد میں گرم چیزوں کے ذریعہ علاج نہ کریں بشر طیکہ درد انصباب فضلات کے باعث ہو رہا ہو، غور کر کے دیکھیں کہ فم معدہ کا فضلہ بلغمی ہے یا مراری، اور اسی کے مطابق فیقر ا اور سقمونیا جیسی موزوں ادویات کے ذریعہ اس کا اخراج کریں۔ ہر ایک کے لئے جو غذا اور دوا مناسب ہو وہ دیں۔ درد کے ساتھ سر کے اندر گرانی بھی ہو تو خیال رہے کہ دانتوں کی جانب فضلات کا انصباب سر سے ہو رہا ہے لہذا فیقرا دیں یا غرغرہ کرائیں۔ مریض مسہل برداشت نہ کر سکے تو دن میں کئی بار غرغرے کرائیں، یہ کافی ہو گا۔ غرغرے سکنجبین کے ذریعہ دن میں کئی بار کرائیں اس سے سر اور مسوڑھوں کا تنقیہ ہو گا۔ کندس وغیرہ کے ذریعہ چھینک لائیں علاج کے بعد مادہ نکل جائے تو ایسی حالت میں درد کا سبب برودت رہی ہو تو خود دانتوں کا علاج شہد اور زنجبیل سے کریں اور سبب حرارت رہی ہو تو عصارۂ کاسنی و عنب الثعلب وغیرہ کی کلی کرائیں۔ درد کا سبب یبوست رہی ہو تو جھاگ اور پیہ بط اور روغنیات کے ذریعہ مسوڑھوں اور دانتوں کو نرم کریں۔ سبب رطوبت رہی ہو تو سرکہ اور نمک کے ذریعہ کلی کرائیں۔ پھنسی ہوئی ریاح غلیظ سبب ہوں تو عاقر قرحا، شحم حنظل، جاوشیر، مر، اور بورہ کے ذریعہ علاج کریں، یبوست سے دانتوں کے اندر درد اس لئے ہوتا ہے کہ درمیانی گوشت خشک ہو جاتا ہے۔ (اُھرن)

زردچوب، صبر، پوست، توت، ہم وزن، زرنیخ مذکورہ دواؤں کے ہم وزن پیس کر شہد میں گوندھ لیں اور داڑھ کے ارد گرد ایک مدت تک رکھیں، اس سے وہ بہ آسان اکھڑ جائے گی۔ (اُھرن)

درد دندان میں یہ دیکھیں کہ مسوڑہ متورم ہے، متورم ہے تو کیا ورم حار ہے؟ ایسی حالت ہو تو فصد کھولنا لازم ہے۔ منھ کے اندر سرکہ عرق گلاب اور روغن گل رکھنا ضروری ہے۔ درد شدید ہو، مگر داڑھی میں نہ ورم ہو نہ ہی مسوڑھے سرخ ہوں تو ماؤف دانت پر عاقر قرحا، فلفل اور نوشادر اچھی طرح رگڑیں، یہ عمل بار بار کریں۔ بعد ازاں اسی پر میعہ، جند بید ستر اور افیون رگڑیں۔ داڑھی کی مسلسل تکمید کرتے رہیں۔ (مؤلف)

دانتوں کے درد میں اگر مسوڑھوں کے اندر ورم حار نہ ہو تو کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود دانتوں کے اندر یہ درد ہوتا ہے، کبھی درد اس عصبہ میں ہوتا ہے جو دانتوں میں آتا ہے۔ ایسی حالت میں طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے کی ادویات حکماء کھٹے سرکہ کے اندر تیار کرتے ہیں، ورم شدجار کی وجہ سے دانتوں میں درد ہوتا ہے تو اس کا سب سے عمدہ علاج روغن درخت مصطگی نیم گرم ہے، اسے منھ کے اندر رکھیں۔ مصطگی نئی ہونی چاہیے، مصطگی جس قدر پرانی ہو گی اتنی ہی اس کی خوبی کم ہو گی۔

دانتوں کے نیچے عصبہ میں درد کے لئے:

مازو، زرنیخ، بیخ کبر، بیخ قثاءالحمار، شحم حنظل اور عاقر قرحاسر کہ میں جوش دے کر منھ میں رکھیں۔

دانتوں کے فساد میں افیون کے ہمراہ لبنی الرھبان (صمغ میعہ سائلہ) یا رسوت کے ہمراہ قنہ اور کبریت زرد رکھیں، یا کسی قیف کے ذریعہ تخم بیخ کی دھونی لیں۔

دانتوں پر نزلوں کا انصباب ہو رہا ہو تو منھ کے اندر قابض ادویات کے جوشاندے گرفت میں لیں اور دانتوں پر تھوڑا نمک اور شب چھڑکیں۔ شب کو جلالیں اور سرکہ میں بجھا کر اچھی طرح پیس لیں، بعد ازاں شراب میں ملا کر کلی کریں۔

تکلیف کے بغیر دانت اکھاڑنا چاہیں تو آٹا یتوع کے دودھ میں گوندہ کر دانت پر رکھیں اس کے بعد برگ لبلاب عظیم حاد اس پر رکھ کر ایک گھنٹہ چھوڑ دیں۔ دانت خود بخود ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گا۔

داڑھ میں خرفہ چبانا موزوں ہوتا ہے یا دانتوں پر زیت انفاق کی مالش کریں، یا زیت کو طنجیر (ایک برتن ہے) میں ابال کر شہد جیسا قوام بنالیں اور اس کا لطوخ استعمال کریں۔

دانتوں کو ٹھنڈک لگ جانے پر حب الغار، شب، زراوند طویل استعمال کریں۔ (یہودی)

اس حالت کو دانت کا پانی زائل ہو جانا کہتے ہیں۔ (مؤلف)

فسادزدہ مسوڑھے کے لئے:

روغن گل ایک جز، مازو چار جز، مر دو جز، مسوڑھ پر رکھ کر دو گھنٹہ چھوڑ دیں۔ اس کے بعد گدھی کے دودھ کی کلی کریں، اس سے فساد اور عفونت رک جائے گی۔ گلنار، اور خبث الحدید کی پرت دانتوں پر چڑھا کر سرکہ عنصل سے یا ایسے سرکہ سے کلی کرنا بھی مفید ہے جس میں برگ زیتون نمک دیا ہوا جوش دے لیا گیا ہو۔ روغن مصطگی کے ہمراہ عصارہ سداب کی کلی کرنا بھی مفید ہے۔ (یہودی)

دانتوں کی جڑوں سے بلغم جذب کرنے اور درد کو تسکین دینے میں سرکہ کے اندر شحم حنظل کے جوشاندہ سے بڑھ کر مؤثر دوا اور کوئی نہیں ہے۔ برودت ہو تو شراب میں شحم حنظل جوش دیں۔ سرکہ کے اندر حلیلہ کا جوشاندہ اس میں نہایت مؤثر ہوتا ہے۔

دانتوں کے سن ہونے میں منھ کے اندر طلاء حار رکھنا اور سداب، فلفل، اور عاقر قرحا کے ذریعہ انہیں رگڑنا مفید ہے۔ (شمعون)

یعنی برودت کی وجہ سے دانتوں کو جو تکلیف لاحق ہوتی ہے، اس میں مذکورہ دوا مفید ہے۔
(مؤلف)

دانتوں کی حفاظت صحت کے لئے:

شہد اور سرکہ جوش دے کر منہ میں کئی دن کلی کریں۔ عاقرقرحا، پوست توت اور کبرا اچھی طرح پیس کر سرکہ میں جوش دے لیں پھر داڑھ کے اردگرد شگاف لگائیں اور مذکورہ دوا کا طلا کریں۔ اور تھوڑا انتظار کریں، دانت گر جائے گا۔ یا دانت کے اردگرد سرکہ کے اندر تیار کیا ہوا زرنیخ کا مربی طلا کریں۔ اس سے دانت ڈھیلا ہو جائے گا۔ دانتوں کے اندر کیڑوں کو تلاش کرنا چاہیے۔

بچوں میں دانت نکلنے کا وقت آئے تو انہیں چبانے والی کوئی چیز نہ دیں، دایہ ہر گھڑی اپنی انگلی داخل کر کے بچہ کا مسوڑہ اچھی طرح رگڑے تاکہ وہ خراب رطوبت بہہ جائے جو درد کا سبب ہوتی ہے اس کے بعد وہ مرغ کی چربی اور خرگوش کا بھیجہ مسوڑھوں پر ملے۔ درد تیز ہو تو روغن گل گرم کے ہمراہ عصارہ عنب الثعلب کا طلاء کرے۔

دانت تھوڑے نکل آئیں تو بچے کی گردن، سر اور جڑوں پر روغن کے اندر اون ڈبو کر ضماد کریں۔ کان کے اندر روغن ٹپکائیں، پیٹ چلنے لگے تو اس پر خارج ممسک دواؤں کا لیپ کریں، قابض عصارے پلائیں، غذا کم کر دیں، پیٹ بری طرح بند ہو جائے تو مسہل شیاف کا حمول کریں، کھانے میں لبلاب کا شوربہ دیں۔ ڈراپر کے ذریعہ اسے حلق کے اندر ٹپکائیں۔ (شمعون)

واضح رہے کہ دانتوں کے درد بالعموم ریاح کی وجہ سے ہوتے ہیں، لہذا منہ کے اندر روغن شیرج گرمیا گائے کا گھی گرم یا مسکن ریاح ادویات کا جوشاندہ منہ کے اندر لیں۔ (سندھشار)

دانت کے تمام درد اصل میں اس عصبہ کے اندر ہوتے ہیں جو دانت کی جڑ میں ہوتا ہے۔ روغن گرم اس عصبہ کے تناؤ کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

دانت اکھاڑنے کے لئے:

تخم انجرہ اور قنہ ہم وزن اس داڑھ کی جڑ میں رکھیں جسے اکھاڑنا مقصود ہو۔ یہ تیزی سے اکھڑ جائے گا۔ (طبیب نامعلوم)

دانتوں کا درد تیز ہو تو داڑھی کو جاورس گرم کے ذریعہ برابر سینکتے رہیں۔ تکلیف کے بغیر دانتوں کو اکھاڑ دینا چاہیں تو آٹا شبرم کے دودھ میں گوندھیں اور دانتوں کے اردگرد اسے تین گھنٹوں تک رکھیں۔ دانت اکھڑ جائیں گے۔ (ابن طلاؤس)

اپنا نقطہ نظر:

ایک لمبا آلہ لیا جائے جس کا سر (ف) کی طرح خمیدہ ہو، داڑھ کا درد تیز اور صحتیابی سے مایوسی ہو تو اس آلہ کا خمیدہ سر گرم کر کے داڑھ پر بار بار رکھیں حتیٰ کہ داغنے کا عمل تمام ہو جائے۔ درد فوری سکون ہوگا۔ الا یہ کہ داڑھ ریزہ ریزہ ہونے لگے، بہتر یہ ہے کہ اس حالت کے اندر ایک طرف سے منہ میں دھجیوں سے بنی ہوئی ایک گیند رکھ دیں۔

اس سے بھی زیادہ لطیف طریقہ یہ ہے کہ مسوڑھ پر گوندھا ہو آٹا رکھ دیا جائے اور اچھی طرح باندھ دیا جائے۔ پھر ایک چھوٹی سی کٹھالی ویسی ہی جیسی کان کا میل نکالنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے لیں اور اس میں کھولتا ہوا روغن بھر دیں، پھر اسے داڑھ کے بیچ میں بار بار انڈیلیں۔ یہ عجیب الاثر ہے۔

سفید منجن:

طباشیر، حجر ابیض نرم (رخام) کف دریا، نمک اندرانی، بارزد، اشنان مربی بکافور، پیس کر منجن تیار کریں۔ (مؤلف)

صمغ زیتون مصری کو دانتوں پر چپکا دیا جائے تو دانت بلا مشقت گر جائیں گے۔

(طبیب نا معلوم)

دانت اکھاڑنے کی مجرب دوا:

تخم قریص (انجرہ) برنجاسف، عاقر قرحا، مقل، حلتیت، بیخ حنظل، جلتے ہوئے دانت پر چپکائیں۔

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد دندان کے لئے:

فوتنج، نانخواہ، اور شبت سرکہ میں جوش دیں اور منہ میں لیں۔

فساد زدہ دانتوں کے لئے:

زرنیخ سرخ، زیت میں پگھلا کر ابالیں اور داڑھ کی جڑ اور اس کے فساد پر ٹپکائیں۔ مفید ہے۔

(یوسف شاگرد مؤلف)

دانت اکھاڑنے کے لئے:

بیخ برنجاسف ساڑھے دس گرام، تخم قریص ساڑھے دس گرام، عاقر قرحا ساڑھے دس گرام،

بیخ حنظل ساڑھے دس گرام، کندر سفید ساڑھے دس گرام، مقل ۷ گرام، حلتیت ۷ گرام، اچھی طرح پیس کر بلتے ہوئے دانت پر چپکادیں، اکھڑ جائے گا۔ دانتوں کی جڑوں پر پسا ہوا مازریون چپکادیں۔ایک گھنٹہ کے بعد کسی نلکی کے ذریعہ ہلائیں دانت اکھڑ جائیں گے۔(قرابادین الصحف)

دانتوں کی جڑوں کی پرتیں نکلنے میں:

زجاج، اور قنبیل ہم وزن کوٹ کر چھان لیں اور اس سے دانتوں کو رگڑیں، مسوڑھوں کو بچائیں، مذکورہ بیماری کے لئے نہایت عجیب الاثر ہے۔ اس کے بعد اور کوئی دواء نہیں ہے، یہی دوا موزوں ہے۔(ابن ماسویہ)

دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت کے لئے:

دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت صحت کے لئے معدہ کے اندر فساد غذا سے بچیں، کثرت قئے بالخصوص کھٹی قے سے خود کو محفوظ رکھیں۔ اسی طرح سخت چیزوں اور مصالحہ دار اور انجیر جیسی لیس دار غذا سے پرہیز کریں۔ اخروٹ اور بلوط جیسی سخت اشیاء کو کثرت سے استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ چیزیں سخت ہوں گی تو دانتوں کی جڑوں کو ہلا دیں گی، چنانچہ دانت ہل کر اکھڑ جائیں گے اور ان میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہو جائیں گی۔ اسی طرح ان تمام چیزوں سے اجتناب کریں جو داڑھ کو نقصان پہونچاتی ہوں۔ مثلاً گدر کھجور، حماض اترج، اور کھٹی اور قابض اشیاء کے مرکبات۔ دانتوں کو سخت ٹھنڈی چیزوں مثلاً برف، ٹھنڈے میوؤں بالخصوص گرم چیزوں کو استعمال کرنے کے بعد محفوظ رکھیں۔ اسی طرح ان تمام چیزوں سے پرہیز کریں جو تیزی سے تعفن پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً دودھ، نمکین مچھلی، مچھلیوں کے شوربے، چٹنیاں۔ دانتوں کے درمیان جو غذا رہ جاتی ہے اس سے بھی انہیں بچائیں۔ دانتوں کو پریشان کئے بغیر اور مسوڑھے کو نقصان پہونچائے بغیر حتی الامکان ان غذائی اجزا کو نکال دیں۔ کیونکہ خلال مسلسل کرنے اور اس سے کھیلتے رہنے سے مسوڑھہ زخمی ہو جاتا ہے۔ مذکورہ باتوں کا لحاظ کرنے والا اور اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو محفوظ رکھے گا۔ کوئی شخص اور زیادہ محتاط رہنا چاہے تو منجن استعمال کرے۔(حنین)

غذا کا فساد کس کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ اس کا تذکرہ ہم باب المعدہ میں کر چکے ہیں (مؤلف)

سب سے عمدہ منجن وہ ہوتا ہے جس میں اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ نہ گرمی پیدا کرتا ہے، نہ سردی۔ خشکی پیدا کرنا یہ دانتوں کے لئے سب سے زیادہ موافق ہوا کرتا

ہے کیونکہ ان کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ لہذا ان کی قوت و صلابت کا انحصار خشکی پر ہے۔ سر سے بہ کثرت رطوبتیں نیچے آتی ہیں، اور پھیپھڑے اور معدہ سے بہ کثرت رطوبتیں اوپر چڑھتی ہیں۔ علاوہ ازیں ماکول و مشروب کی بہت ساری رطوبتیں دانتوں میں لگتی ہیں۔ لہذا دانتوں اور مسوڑھوں کو خشکی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گرمی اور سردی کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ کبھی کبھی اور اس وقت ان باتوں کا ضرورت ہوتی ہے۔ جو وہ اپنے مزاج سے بری طرح دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کبھی دانت برودت کی جانب مال ہوں تو منجنوں کے اندر گرمی پہونچانے کی طاقت رکھی جائے۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کی جائے۔ یہ تو حفظان صحت کے پیش نظر منجنوں کا استعمال ہوا، باقی کچھ منجن زینت کے طور پر بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ جو حسب ذیل مقاصد کے حامل ہوا کرتے ہیں:

۱- میل کچیل صاف کرنا۔

۲- دانتوں کی زردی دور کرنا

۳- دانتوں کو سفید کرنا

۵- مسوڑھوں کو مضبوط بنانا (حنین)

آخر الذکر ایک بیماری ہے۔ (مؤلف)

دانتوں کو صاف وغیرہ کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے منجنوں کے اندر صاف کرنے کے علاوہ خشکی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ہو بشرطیکہ دانت حرارت اور برودت میں اپنے مزاج پر باقی ہوں۔ منجنوں کے اندر حرارت اور برودت کا میلان حسب ضرورت رکھیں۔

بنابرایں وہ تمام ادویات جو دانتوں کے لئے موزوں ہوتی ہیں مناسب یہ ہے کہ ان کے ساتھ جیسا کہ کہا جا چکا ہے خشکی پیدا کرنے کی قوت بھی ہونی چاہئے۔ البتہ اپنے مزاج سے دانت دور نہ ہوئے ہوں تو ایسی حالت میں صرف انہی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جن میں خشکی پیدا کرنے کی طاقت ہو۔ دانتوں کو کوئی آفت لاحق ہوگئی ہو تو خشکی کیساتھ آفت کے بالعکس ادویات کی ضرورت بھی بحسب ضرورت ہوتی ہے۔

جو ادویات حرارت اور برودت پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرتی ہیں ان میں جوز دلب، چھال صنوبر اور شاخ گوزن سوختہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ (حنین)

یعنی وہ دوائیں جن کے اندر نمایاں کوئی مزہ ہو نہ ارضی صلابت پائی جاتی ہو۔ (مؤلف)

منجن کا نسخہ جو دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے، نہ زیادہ حرارت لاتا ہے نہ برودت۔

شاخ گوزن سوختہ ۳۵ گرام، برگ سرو سوختہ ۳۵ گرام، جوز الدلب ناسوختہ ساڑھے سترہ

گرام، ابطافلن ۳۵ گرام، پرسیاؤشاں سوختہ ساڑھے سترہ گرام، گل سرخ سبزی دور نمودہ ساڑھے دس گرام، سنبل الطیب ساڑھے دس گرام، اچھی طرح پیس کر منجن کریں۔

دانتوں کو صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ دیکھیں کہ دانتوں اور مسوڑھوں پر زائد رطوبتوں کے فضلات موجود ہیں اور ضرورت محللات کے اضافہ کی ہو تو مذکورہ نسخہ کے اندر خطمی کا اضافہ کریں، اور زیادہ صفائی ستھرائی مطلوب ہو تو بیج حلیون کا، تحلیل اور دفع مادہ ایک ساتھ مقصود ہو جبکہ دانتوں کی جڑوں اور مسوڑھے میں موجود رطوبت کے اندر اضافہ ہو رہا ہو تو مذکورہ دواؤں کے بجائے بیج حماض کا اضافہ کریں۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو چھال توت داخل کریں، اس سے بھی زیادہ طاقت برگ طرفاء اور برگ آس پیدا کرے گی۔ دانت اور مسوڑھے برودت کی جانب سیلان رکھتے ہوں تو مذکورہ دواء کی جگہ حب کبر اور اس سے بھی زیادہ طاقتور پوست بیج کبر کا اضافہ کریں۔ برودت کا اس حد تک غلبہ ہو کہ دانتوں میں تکلیف ہو رہی ہو جو برف میں ٹھنڈی کی ہوئی اشیاء اور خود برف اور برف کے پانی کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ یا اس کی وجہ سر کی کوئی بیماری ہو تو خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ساتھ سخت گرمی پیدا کرنے والی ادویات استعمال کریں۔ مثلاً فوتنج، جعدہ، فراسیون، سداب، صعتر، عاقر قرحا، میویزج، فلفل، مر، حب الغار، ابہل، اور ایسے منجن استعمال کریں، جن کے اندر حسب ذیل اشیاء ڈالی گئی ہوں۔.............(۱) اور عاقر قرحا سب کے سب سکنجبین کے ہمراہ یا مصطگی کے ہمراہ مویزج چبانا، حتی کہ منہ میں کثرت سے رطوبت نچڑ آئے۔ اس کے بعد منجن استعمال کریں۔ یہ زیادہ مؤثر اور تیر بہدف ہے۔

مسوڑھوں کو طاقت کے ساتھ گرمی پہونچانے والا منجن:

خاکستر فوتنج ۱۰ گرام، پودینہ کوہی و جنگلی ۱۰ گرام، برگ سرو ۵ گرام، ابہل ساڑھے دس گرام، ایرسا ساڑھے سترہ گرام، مر ساڑھے دس گرام، سنبل الطیب ۱۴ گرام، عاقر قرحا ۷ گرام، سلیخہ ۷ گرام، دار چینی ۷ گرام، مصطگی ساڑھے دس گرام، نمک اندرانی ۱۰۵ گرام شہد میں گوندھا ہوا سوختہ۔ سب کو یکجا کر کے منجن کریں۔

حسب ذیل نسخہ بھی مذکورہ اثر رکھتا ہے:

ابہل، بیج کبر، پوست کبر، عاقر قرحا، ہم وزن پیس کر دانتوں پر رگڑیں۔

مسوڑھہ جب بھی مائل بہ سرخی و گرمی ہوں تو مازو، ثمر طرفاء، گل سرخ، گلنار اور شب سے

---

(۱) اصل عبارت کرم خوردہ ہے۔

مرکب سرد منجن استعمال کریں۔ شب سے طاقت بالخصوص برودت کو قوت پہونچتی ہے۔ مسوڑھہ جب بھی دانتوں سے الگ ہو جائے گا۔ یہاں گرم فضلات آکر رہیں گے۔

ٹھنڈے منجن کا نسخہ :

تخم گلاب ساڑھے سترہ گرام، آس ساڑھے دس گرام، طرفاء کا پھل ۳۵ گرام، شب یمانی ۷ گرام، کافور ۲ گرام، صندل ۷ گرام، اس حالت کے اندر روغن گل سے مسوڑھے کو ملنے کی ضرورت ہو تو مل سکتے ہیں۔ اس سے ردی خلط کی تیزی ٹوٹ جائے گی۔ کبھی آب کدو و سرکہ وغیرہ کے ذریعہ کلی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ الا یہ کہ مریض کا گوشت مرطوب ہو، ایسی حالت میں رطوبت پہونچانے والی سبزیوں کے آب سے کلی نہ کریں بلکہ مقصود یہ ہو کہ برودت کی موجودگی میں خشکی زیادہ پیدا نہ ہو۔ جیسا سرکہ کے اندر قابض ادویات کو جوش دے کر استعمال کرنے سے یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ (حنین)

میں یہ راستہ اسی وقت اختیار کرتا ہوں جب حرارت کی وجہ سے دانتوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

سرکہ کا استعمال گرم اور سرد تمام بیماریوں کے اندر ہوتا ہے۔ کیونکہ گرم بیماری اس سے سرد اور سرد بیماری میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سرکہ ادویات کے اثرات کو جسم کے اندر دور دور تک لے جاتا ہے۔ لہذا اگر گرم بیماری میں تنہا یا پانی کے ہمراہ اور سرد بیماری میں شہد اور دیگر تمام اشیاء کے ہمراہ اسے استعمال کریں جو برودت کو توڑتی ہیں۔

گرم بیماریوں کے اندر اطباء مخدر ادویات استعمال کرتے ہیں مگر میں انہیں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ دانتوں کے اندر ان سے کوئی خراب بیماری پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کچھ شکم کے اندر بھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ادویات کے اندر خربق یا حنظل وغیرہ شامل کرنے سے مجھے شکم کا اندیشہ رہتا ہے۔

درد اگر صرف تنہا مسوڑھے کے اندر ہو تو دبانے کے بعد مسوڑھے کے اندر درد ہو گا۔ لہذا ایسی حالت میں فضلات صرف مسوڑھے کے اندر ہوا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں مناسب نہیں ہے کہ کوئی دانت اکھاڑنے کی کوشش کی جائے۔ کبھی درد صرف دانتوں کی جڑوں میں محسوس ہوتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب فضلہ داڑھوں سے متصل عصب کے اندر ہوتا ہے۔ اگر بروقت دانت اکھاڑ دیا جائے تو درد میں افاقہ ہو جائے گا مگر سکون بالکلیہ نہ ہو گا۔ افاقہ اس لئے ہو گا کہ جو تناؤ

عصبہ کو لاحق ہوا ہے وہ جاتا رہتا ہے۔ نیز تحلیل کی راہ کشادہ ہو جاتی ہے۔ ادویات کی ملاقات بھی ایسی صورت میں براہ راست ہونے لگتی ہے۔ درد اگر خود داڑھ کے اندر محسوس ہو رہا ہو تو دانت اکھاڑنے کے بعد درد میں بالکلیہ سکون ہو جائیگا۔

دانت گو بڑے ہوں مگر فضلات قبول کرتے ہیں۔ علامت یہ ہے کہ کبھی داڑھ سیاہ ہو جاتی ہے اور سیاہی پورے جسم کے اندر پھیل جاتی ہے۔ بایں ہمہ داڑھوں کے اور نشو و نما بھی دیکھیں گے۔ علامت یہ ہے کہ کوئی داڑھ گرتی ہے تو اس کے محاذ والی داڑھ لمبی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ گرنے والی داڑھ چونکہ رگڑ ختم ہو جاتی ہے اسلئے اس کا نشو و نما ظاہر ہو جاتا ہے۔ نشو و نما اسی لئے ہوتا ہے کہ غذا داڑھ کے جسم میں داخل ہو کر صورت بناتی ہے۔

دانت چونکہ غذا حاصل کرتے اور نشو و نما پاتے ہیں۔ اس لئے بکثرت انصباب مواد کی وجہ سے یہاں مرض پیدا ہوتا ہے جیسا کہ تمام اعضاء کو پیش آتا ہے۔ پیدا ہونے والا مرض ورم ہوتا ہے۔ بیماری غذا کی قلت سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ داڑھ خشک ہو کر باریک ہو جاتی ہے حتی کہ ہلنے لگتی ہے، جیسا کہ بوڑھوں کو عارض ہوتا ہے۔ پہلی حالت کو وہی ضرورت ہوتی ہے جو دیگر اورام کو ہوتی ہے یعنی طاقتور دافع اور محلل اور مسوڑھوں کو مضبوط کرنے والی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنی گرمی اور خشکی پیدا کرنے والی کیفیات کے ذریعہ مرض کو فنا کردیں۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرنے اور دفع مواد کی بات درد کی ابتداء میں ہونی چاہئے۔ مسوڑھے، منھ اور تمام سر کے اندر حرارت کی علامتیں نظر آئیں تو آخر میں محلل ادویات کا استعمال کریں۔ اور اگر برودت کی علامتیں پائی جائیں تو بڑھاپے کی وجہ سے دانتوں کا ہلنا لاعلاج ہے۔ البتہ قابض ادویات کے ذریعہ مسوڑھے کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ مسوڑھے کو سکوڑ دینے کے بعد تھوڑا دانتوں کو روکا جاسکتا ہے۔ دانت کسی چوٹ یا بہ کثرت رطوبت کی وجہ سے بھی ہلنے لگتے ہیں، رطوبت دانت کی جڑ سے متصل عصبہ کو بھگو کر ڈھیلا کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں چار قسم کی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱- خشکی پیدا کرنے والی ادویات، مثلاً شاخ گوزن، بکری کی مینگنی، پر سیاؤشاں، توتیا وغیرہ۔
۲- خشکی کے ساتھ تحلیل کرنے والی ادویات مثلاً مر، سداب، قطران، زفت، سرکہ عنصل۔
۳- خشکی کے ساتھ قابض ادویات مثلاً مازو، شب، حصرم۔
۴- قابض ہونے کے ساتھ محلل ادویات مثلاً مصطگی سنبل، ساذج، زعفران، نمک۔ (حنین)

قابض اور کسیلی دواؤں کی ضرورت ضربہ اور دانت کے ہلنے میں خشکی کے ساتھ تحلیل اور قبض کرنے والی دواؤں کی ضرورت عصبہ کے بھیگ جانے میں ہوتی ہے۔ دونوں کے درمیان فرق یہ

100

ہے کہ دانت کسی آواز کے بغیر ہلیں گے۔

دانتوں پر سبزی، سیاہی، اور میل بھی جم جاتا ہے۔ جالی ادویات مثلاً زراوند مدحرج، سرطان بحری سوختہ، صدف سوختہ، نمک شہد میں ملا کر سوختہ کیا ہوا، نطرون، بورہ، کندر۔ سبز زیادہ بہتر ہے۔ کف دریا، زجاج، سنبادہ، قیشور، اور صعتر سوختہ کے ذریعہ علاج کریں۔

دانتوں پر مسواک نہ کرنی چاہئے، کیونکہ اس سے دانتوں کی چکنائی اور کھردراپن جاتا رہتا ہے علاوہ ازیں دانتوں پر سبزی اور میل بھی آجاتا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ گرم منجنوں سے دانتوں کے اندر کھردراپن پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ یہاں میل آجاتا ہے۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ دانتوں کی چکنائی زائل نہ ہو۔ زائل ہونے کی صورت میں تشنج اور دانتوں پر سبزی بہت جلد آجاتی ہے۔ مسواک اور گرم منجنوں سے باریک مسوڑھے کا کنارہ بھی جو دانتوں سے متصل ہوتا ہے متاثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مسوڑھے کے کناروں میں لیس دار، چپکنے والی طبعی رطوبت موجود ہوتی ہے۔ جو مسوڑھے کو دانتوں سے چپکائے رکھنے میں مدد کرتی ہے۔ گرم منجن سے یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے اور مسوڑھہ دانتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔

بوقت خواب دانتوں کی تدھین سے دانتوں پر سبزی پیدا نہیں ہوتی۔ دانت برودت کے شکار ہوں تو تدھین روغن ناردین ورنہ روغن گل سے کریں۔ دونوں روغنوں کو ملا کر بھی دانتوں پر مل سکتے ہیں، تدھین سب سے زیادہ موثر اس وقت ہوتی ہے جب پہلے شہد سے دانتوں کو صاف کریں پھر روغن اندر اور باہر سے لگائیں۔

دانتوں کو صاف اور سبزی کو دور کرنے کا منجن:

زجاج سوختہ ۱۴ گرام، قیشور سوختہ ۱۴ گرام، نمک شہد میں گوندھ کر سوختہ کیا ہوا ساڑھے دس گرام،،، ریشمی کپڑے سے چھان کر استعمال کریں۔

کبھی دانتوں کے اندر فساد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ریزہ ریزہ ہو کر نکلنے لگتے ہیں ایسی حالت گرم رطوبتوں کے انصباب سے ہوتی ہے۔ خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کریں۔ فضلات اس حد تک زیادہ ہوں کہ ان کا فنا ہونا ممکن نہ ہو تو سر کے تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے جو غرغروں، مصنوغ اور سعوط کے ذریعہ پوری کی جاسکتی ہے۔ فضلات سر کی جانب تمام جسم سے آرہے ہوں تو جسم کا تنقیہ اسہال یا فصد یا دونوں کے ذریعہ کریں۔ اس کے بعد وہ تدبیر کرنی لازم ہے جس سے عمدہ خون پیدا ہو جو تیز نہ ہو۔ اس بیماریوں کے اندر ضرورت طاقتور خشکی پیدا کرنے والی اور محلل

101

ادویات کی ہوتی ہے۔ مثلاً سانپ کی کینچلی، صمغ بطم، بادام تلخ، شونیز، فلفل، زنجبیل، بورہ، قطران، شہد، قنہ، جاؤشیر، عاقر قرحا، مر، حلتیت، انجدان، لہسن، نمک، کبریت، یتوع کا دودھ، پوست بیخ کبر، نیز جن کے اندر خشکی پیدا کرنے کے علاوہ طاقتور قبض کی تاثیر موجود ہو، مثلاً مازو، صمغ صماق، زاج، شب۔ ان دواؤں کو فساد کے علاج میں داخل یا انہیں پوری داڑہ پر طلاء کرنے سے نفع ہوگا۔ فساد پیدا کرنے والے فضلات جذب ہو کر فنا ہوں گے، اور درد میں سکون ہو جائے گا۔ فساد زیادہ ہوگا تو مذکورہ دواؤں میں کچھ ایسی ہیں جو دانتوں کو صاف کر کے اکھاڑ دیں گی، مثلاً عاقر قرحا کا استعمال سرکے کے ہمراہ اسے سرکہ کے اندر چالیس دن بھگو کر پیس لیں اور داڑھ پر رکھیں۔ داڑھ اکھڑ جائے گی۔ اسی طرح یتوع کا دودھ ہمراہ آرد کرسنہ یا آرد ترمس، یا قنہ یکجا کر کے اس پر زاج سرخ بیخ قثاء الحمار، کبریت، مویزج رکھیں۔ یہ سب داڑھ کو اکھاڑ دیں گی۔ طلاء کرنا چاہیں تو بقیہ پر موم کا استر چڑھا دیں۔ (حنین)

کوئی نقصان نہ ہوگا، روزانہ طلاء کریں حتی کہ دانت اکھڑ جائے، زیادہ فساد کا علاج یہی ہے کہ دانت کو اکھاڑ دیا جائے۔ کم فساد کا علاج یہ ہے کہ ایسی ادویات استعمال کریں جن کے اندر تحلیل کے ساتھ قبض کی تاثیر ہو، مثلاً رسوت، صبر، آس، روغن ناروین، وغیرہ۔

دانتوں کے اندر شگاف اور شکستگی بھی لاحق ہوتی ہے۔ سبب یہ ہے کہ دانتوں کی رگیں نرم ہو جاتی ہیں۔ علاج یہ ہے کہ انہیں قابض ادویات کے ذریعہ سخت اور طاقتور بنایا جائے۔ مسوڑھے میں ورم ہو جاتا ہے تو کبھی شدید درد ہونے لگتا ہے۔ روغن گل خالص ۱۰۰ گرام، مصطگی ساڑھے دس گرام، مصطگی پیس کر روغن میں جوش دیں، پھر اسے نیم گرم ہونے دیں اور کلی کریں۔ منہ کے کسی حصہ میں بھی درد ہو اس سے سکون ہوگا۔ کیونکہ فضلات آہستہ سے دفع ہوں گے اور سوزش پیدا کئے بغیر تحلیل ہوں گے۔ روغن آس، صبر، ہمراہ شہد و شراب جس میں گل سرخ جوش دے لیا گیا ہو بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

اس جگہ اطباء غلطی کرتے ہیں کیونکہ وہ طاقتور قابض ادویات استعمال کرتے ہیں کیونکہ شدت سے نچوڑ کر یہ دوائیں عضو ماؤف کو مجبور کر دیتی ہیں، اس جگہ اصل میں ضرورت ایسی دواؤں کی ہوتی ہے جو آہستگی سے دفع اور تھوڑا تحلیل کریں اور ڈھیلا پن پیدا کریں۔ درد کے اندر سکون اس نسخہ سے ہوتا ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ مسوڑھے میں کبھی رطوبت آجاتی ہے جس سے وہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ خشک کرنے اور مسوڑھے کو مضبوط بنانے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

102

نسخہ :

گلنار کو سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں، یا مسوڑھے پر شہد کے ساتھ شب یمانی ملا کر طلاء کریں۔ نمک اور نوشادر اس کے لئے دونوں موزوں ہوتے ہیں۔ مصتگی کی تلچھٹ میں تھوڑا مویزج ملالیں تو بھی موزوں ہے۔ شراب میں برگ اجاص جوش دے کر یا آب زیتون نمکین کے ذریعہ کلی کرنا بھی موزوں ہے۔

مسوڑھے کو مر اور فوتنج جنگلی سوختہ مضبوط بناتا ہے۔

قدماء کا کہنا ہے کہ گدھی کا دودھ مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کا تجربہ میں نے نہیں کیا ہے کیونکہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آخر کس اثر سے گدھی کا دودھ مفید ہوتا ہے۔ مسوڑھے سے کبھی خون بہنے لگتا ہے۔ اسکا سب سے زیادہ مؤثر علاج ہے کہ منہ کے اندر آب لسان الحمل رکھیں اور سرکہ کی کلی کریں۔

مسوڑھے کے اندر پیدا شدہ زخموں کا سب سے کامیاب علاج رسوت ہے، اسے شہد کے ساتھ مسوڑھے پر طلا کریں۔ مسوڑھے کے زخموں میں کبھی تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا سب سے مؤثر علاج مسک خشک یا ابہل ہے۔ انہیں پیس کر شہد کے ساتھ طلاء کریں۔

کچھ منجن جو مسوڑھے کو سکوڑ کر مضبوط کرتے اور منہ میں خوشبو پیدا کرتے ہیں تیار کیے جاتے ہیں، مثلاً مصطگی، عدد، ساذج، ابہل، گلنار، اور سماق۔

ایسی صورت کے اندر بقدر ضرورت گرمی اور سردی پیدا کرنے والی ادویات بھی شامل کرنا چاہیے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے مسوڑھے کا گوشت کم ہو جاتا ہے، گوشت اگانے کے لئے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

نسخہ :

کندر ذکر، دم الاخوین، ایرسا، کرسنہ، اور شہد۔

مسوڑھے کا گوشت اگانے والا منجن :

آرد کرسنہ، شہد میں گوندھ کر قرص بنالیں اور کسی نئے ٹھیکرے پر رکھ کر انگارے پر رکھ دیں، حتی کہ پیسنے کے قابل اور جلنے کے قریب ہو جائے۔ یا اسے تندور کے اندر روٹی کی طرح پکائیں۔ یا

103

تندور کی کسی اینٹ پر رکھیں۔ پھر اسے پیس کر دم الاخوین ۱۴ گرام، کندر ذکر ۱۴ گرام، ایرسا ۷ گرام، زراوند مدحرج ۷ گرام۔ سب پیس لیں اور منجن کریں۔ پیشتر اور بعد میں سرکہ عنصل کی کلی کریں۔

بعد ازآں تنہا شہد مسوڑھے پھر ملیں۔

مسوڑھوں اور دانتوں کا سب سے عمدہ علاج شہد ہے۔ کیونکہ اس سے مسوڑھے اور دانت صاف ہوتے ہیں اور اعتدال کے ساتھ ان کے اندر جلا پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں میں چکنائی اور چمک آ جاتی ہے۔ بایں ہمہ مسوڑھے کا گوشت بھی اگتا ہے۔ اس طرح وہ تمام خوبیاں اس کے اندر جمع ہیں جن کی مسوڑھوں اور دانتوں کو ضرورت ہوتی ہے شہد کا استعمال تمام دواؤں میں سب سے زیادہ آسان بھی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شہد سے مسوڑھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں مگر اس کا یہ اثر نہیں ہے۔ برعکس ازیں وہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے کیونکہ درجہ دوم میں خشکی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے اندر تیزی اور طاقتور جلاء پیدا کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ نمک اور شکر کا عمل بھی شہد جیسا ہوتا ہے۔ شکر اور نمک اپنے کھردرے پن کی وجہ سے دانتوں کو صاف کر دیتے ہیں۔ سکر طبرزد خاص کر پیس لینے کے بعد شہد میں ملالیں تو ایسا منجن تیار ہو جاتا ہے جو دانتوں کا صاف کرتا، سکوڑتا، چکنا بناتا اور مسوڑھے کو صاف کر کے مضبوط بناتا ہے۔ (حنین)

تمام ہڈیوں کے درمیان دانتوں کو واضح طور پر حس ہوتی ہے کیونکہ یہ دماغ سے کسی نرم عصبہ کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ (جالینوس)

نمک داڑھ کے لئے بیحد مفید ہے۔ کیونکہ یہ مضر ترشی کی ضد ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

حنظل ۷ گرام، حرمل ۱۴ گرام، سرکہ شراب میں جوش دیں اور کلی کریں، اور دندان میں عمدہ اور مجرب ہے۔ اذخر، ایرسا، جوز السرو کا طاقتور شراب میں جوشاندہ مر کے ہمراہ منہ کے اندر لئے رہنا بھی درد میں مفید ہے۔ (تیاذوق)

بیگنی سیاہ دانتوں کے لئے:

سک سوختہ ۱۳۲ گرام، فلفل ۱۴ گرام، حماما ساڑھے دس گرام، سادج ہندی ۷ گرام، جس سوختہ ۲۸ گرام، استعمال کریں۔ متعفن سیاہ مادہ کا ازالہ ہو جائیگا۔

آکلہ اور فسادزدہ داڑھ کے لئے:

داڑھ کو سک مسک فائق سے بھر دیں درد میں سکون ہوگا۔ فساد رک جائے گا اور بو خوشگوار

104

ہو جائے گی۔(ابن ماسویہ)

منجن:

درد کو سکون اور منہ کو خوشگوار رکھتا ہے۔بادشاہوں کے لئے موزوں ہے۔
سک، مر، سنبل، ابہل، جوزالسرو، عاقر قرحا، پیسکر دانتوں پر اچھی طرح رگڑیں، اور منہ میں لئے رکھیں۔درد میں سکون ہو گا۔ قوت پیدا ہو گی، دانتوں پر انصبات مواد ہو رہا ہو تو اسے دفع کرے گا۔

دانتوں کے درد میں نہایت مؤثر دوا:

عاقر قرحا، پوست بیخ کبر، جوزالسرو، نہایت کھٹے سرکہ میں جوش دیں اور کلی کریں، اور دیر تک منہ میں لئے رکھیں۔یا زراوند طویل یا سانپ کی کینچلی کا جوشاندہ استعمال کریں۔یہ نہایت طاقتور خشکی پیدا کرتی ہے۔(مؤلف)
مسوڑہ مضبوط نہ ہو سکے اور دانت ہلتا رہے تو دانت کی جڑ کو داغ کر سنہری زنجیر سے باندھ دیں۔
داڑھ کا درد ترش قابض اشیاء کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ابتدا میں ہو تو یہ معدہ کے اندر ترش بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ غذاؤں سے پیدا شدہ درد میں اخروٹ اور فندق کے ساتھ فرفیر چبائیں۔اور روغن غابہ منہ کے اندر رکھیں۔ موم اور علک چبائیں۔
دواؤں سے پیدا شدہ درد میں زراوند طویل، حب الغار، حلتیت، لبن الاغبہ اور عنصل دانتوں پر رگڑیں۔(ابن ماسویہ)
یہ دوائیں دانتوں کا پانی اتر جانے میں مفید ہے۔(مؤلف)
ایک عمدہ دوا جالینوس کی نظر آئی ہے۔یہ دانتوں کے اندر حد سے زیادہ درد اور تکلیف کے لئے ہے۔جو مزمن ہو چکی ہو اور مریض اس کا عادی ہو گیا ہو۔دوا طاقتور خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہے۔
فونتج خشک، قسط، عاقر قرحا، مر، زنجبیل، سعد، سنبل، ابہل، میویزج۔اچھی طرح پیس کر دانتوں پر صبح و شام اچھی رگڑیں۔پانی نہ نگلیں۔نہایت عمدہ اور مؤثر دوا ہے۔(مؤلف)
میرا اپنا تجربہ ہے کہ دانتوں کا پانی اتر جانے کے بعد دانتوں کے اندر درد ہوتا ہے۔
پانی اترنا پیش خیمہ ہوتا ہے۔درد اٹھنے والا سرد ہوتا ہے۔اصل میں دانت اور عصبہ سبھی سرد ہو جاتے ہیں لہذا دانتوں کو گرمی پہونچانا چاہئے۔ زردی بیضہ گرم کے ذریعہ تکمید کریں۔درانتوں کو حرارت پہونچائے بغیر نہایت خشک کرنے والی دوا۔

105

اقاقیا، گلنار، شب، منجن کریں۔ پوست بیضہ، سینگ سوختہ مغسول وغیرہ۔ (بیاض)

بیدح عمدہ فلوفیون آکلہ کے لئے:

اقاقیا ۴۲ گرام، چونا ان بجھا ۲۸ گرام شب ۲۴ گرام، سرکہ میں قرص بنالیں، اور ضرورت کے لئے محفوظ کرلیں۔ (مؤلف)

فلفل ۳۵ گرام، عاقر قرحا ۱۴ گرام، مویزج ۱۴ گرام، زنجبیل ۱۴ گرام، بورہ ارمنی ۲۱ گرام، اچھی طرح پیس لیں۔ اور دانتوں اور مسوڑھوں پر رگڑیں، دانتوں کے درد کو حیرت انگیز طور پر سکون دیتا ہے۔ (سابور)

ورم حار کے بغیر داڑھ کے اندر تڑپ ہو تو خردل پیس کر جڑ پر رکھیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز اثر دیکھیں گے۔ (طبیب نامعلوم)

اوپر سے بہہ کر آنے والے رقیق مادہ سے دانتوں کے اندر جو درد ہو رہا ہو اس کا علاج شروع میں مانع ادویات سے کریں۔ تاکہ مسوڑھوں کے اندر ورم نہ ہونے پائے، بدن کا استفراغ کریں اور غذا لطیف اور معتدل دیں۔ ورم ہو جائے تو گرم تر ادویات جو مادہ کا استفراغ سوزش پیدا کئے بغیر کردیں کے ذریعہ کریں۔ سکون نہ ہو اور بے خوابی لاحق ہو جائے تو مخدرات کا استعمال کریں، اس سے بھی سکون نہ ہو تو ازالہ سبب کی کوشش کریں، فلفل، عاقر قرحا، دردی سوختہ اور فربیون کی باریک پرت دانتوں پر چڑھائیں۔ (جالینوس)

میرے خیال میں دانتوں کے اندر درد اس لئے ہوتا ہے کہ مسوڑھا متورم ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں فصد اور ایسی مانع ادویات کی ضرورت ہوتی ہے جو کھردرا پن پیدا نہ کریں کبھی درد اس عصبہ کے اندر ہوتا ہے۔ جو دانت کے نچلے حصے میں آتا ہے۔ جالینوس نے اس کی کوئی علامات بیان نہیں کی ہے۔ درد خود دانت کے اندر ہو تو درد کا احساس دانت کے کنارے اور عصبہ کے اندر ہو تو گہرائی میں محسوس ہوگا۔ اس میں داڑھ کے درد سے کچھ مشابہت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ جبڑا بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ جبڑا متاثر ہو اور مسوڑھا متورم نہ ہو تو یہ حالت عصبہ کے تناؤ کی وجہ ہوتی ہے اور نہایت طاقتور دواؤں کی محتاج ہے۔ اسمیں سرکہ، فوتنج اور عاقر قرحا سے بنی ہوئی دوا استعمال کریں۔ یہ آخر میں تحلیل ہونے کے وقت استعمال کریں۔ شروع میں روکنا چاہیں تو سرکہ اور مازو استعمال کریں۔ دانتوں میں جس وقت درد ہو رہا ہو تو یہ دیکھیں کہ مسوڑھے میں ورم ہے یا نہیں۔ آخری دونوں قسموں کا علاج ایک ہی ہے۔ اسے دیکھنے کے بعد دیکھیں دانتوں کی جڑ میں یا مسوڑہ میں ورم کی

106

علامت موجود ہیں تو مانع ادویات استعمال کریں پھر ورم میں روغن گل نیم گرم اور مصطگی اور دانت کی جڑ میں ورم کے لئے مازو اور سرکہ استعمال کریں۔

اس کے بعد محلات کے ذریعہ علاج کریں، پہلی حالت میں گرم شراب اور دوسری حالت میں سرکہ، فوتنج اور عاقر قرحا دیں، درد کا سبب اخلاط غلیظہ یا نفاخ ریاح ہوں تو تکمید، تریاق، بھوکا رکھنے اور مسہل سے کام لیں۔

تیز درد کی دوا:

افیون، مر، فلفل، شہد میں گوندہ کر دانت پر طلاء کریں اور منہ میں رکھیں۔

ٹھنڈا پانی پینے پر درد ہو تو نہایت گرم زردی بیضہ کے ذریعہ تکمید کریں اور گرم کھانے کی جگہ اسے استعمال کریں۔ سکون ہو جائے تو فبہا ورنہ ایارج فیقرا دانتوں پر رگڑیں۔ صحت نہ ہو تو تریاق سے رگڑیں۔ (مؤلف)

درد تیز ہو تو مریض کو فلونیا پلائیں، منہ کے اندر بھی وہ لئے رکھے تاکہ نیند آجائے۔ نیند آجانے پر درد پختہ ہو گا اور سکون ہو جائیگا۔ (ابن طلاؤس)

دیکھیں کہ درد دانت سے لے کر مسوڑھے تک ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ورم موجود ہے لہذا فصد کھولیں، مسہل دیں، روغن گل اور خلاف جیسی تھوڑی قابض اور مرخی ادویات کی کلی کرائیں۔ دانتوں پر گلاب، مسور، طباشیر، تخم گلاب اور کافور چپکائیں۔ زیادہ قابض اور تیز دوائیں ہرگز استعمال نہ کریں۔ درد تیز ہو تو گرم پانی کی کلی کرائیں۔ داڑھی کی تکمید کریں۔ اور تیز ہو تو ایک گرام افیون دیں تاکہ مریض سو جائے، سو کر اٹھے گا تو درد میں سکون ہو گا۔

کیونکہ ورم پختہ ہو چکا ہو گا۔ درد ورم کے بغیر ہو تو وہ سرکہ استعمال کریں جن کے اندر چرپری چیزیں جوش دی گئی ہوں۔ بعد ازاں دانتوں پر فلفل وغیرہ ملیں۔ غذا قطعی ترک کر دیں۔ حتی کہ سکون ہو جائے۔ تھوری خالص شراب پئیں۔ کثرت سے غرغرہ کریں۔ پھر فلفل اور ایارج دانتوں پر رگڑیں۔ ورم لثہ میں مفید یہ ہے کہ ایک سلائی پر اون لپیٹ کر گرم روغن میں ڈبوئیں اور مسوڑھے پر رکھیں۔ درد اور خود ورم میں تیزی سے سکون ہو گا۔ یہ نہایت خیرت انگیز دوا ہے۔ (مؤلف)

داڑھ کے درد میں کوئی دوا کام نہ کرے اور درد تیز ہو رہا تو زیت میں مرزنجوش، اور حرمل کھولائیں۔ اور اس میں دو بڑی خمیدہ سر سوئیاں گرم کر کے ڈبوئیں۔ ایک کو منہ کے اندر داخل کر کے داڑھ پر رکھیں۔ سرد ہو جائے تو دوسری رکھیں۔ اس طرح کیے بعد دیگرے چھ داغ لگائیں۔ درد میں

107

حیرت انگیز طور پر سکون ہو جائے گا۔(یوسف ساحر)

دانتوں کے درد میں فوری سکون کے لئے:

کبیکج کی جڑ اور پتہ، خربق سفید، میویزج، شیطرج، عاقر قرحا، فلفل، کندش، سک، سعد، سنبل، زراوند طویل، اذخر، تخم حنظل، بیخ کبر، اچھی طرح پیس کر ماؤف دانتوں کی جڑوں پر چپکائیں۔ خیال رکھیں کہ شکم میں کوئی چیز داخل نہ ہو۔

پانی تھوک دیں، اس طرح دوا بار بار چپکائیں۔ اس طرح غلیظ سرد درد میں سکون ہو جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ دوا کے ہر بار استعمال کے بعد عمدہ سرکہ کی کلی کریں، جس میں عاقر قرحا اور شیطرج جوش دے لیا گیا ہو۔ علاج کے طور پر اس سے درد میں سکون ہو گا مگر دانت ریزہ ریزہ ہونے لگے گا، کیونکہ اس سے بری طرح خشکی پیدا ہو گی۔

ورم لثہ کے لئے مفید روغن:

روغن گل میں سنبل، گل سرخ خشک اور مصطگی بھگو کر یا جوش دے کر کلی کریں۔

درد دندان کے لئے کلی کا عجیب نسخہ:

خربق سفید، کندش، عاقر قرحا، شیطرج ہندی، سرکہ میں جوش دیں اور بار بار منہ میں لیں۔ (مؤلف)

فسادہ زدہ داڑھ کے اندر قطران ٹپکانے سے درد میں سکون ہوتا ہے پوری داڑھ کا تنقیہ اور ازالہ ہو جاتا ہے۔(حنین)

برودت کی وجہ سے داڑھ میں درد ہو تو اس پر گرم قطران بار بار رگڑیں۔ اس طرح درد میں تیزی سے سکون ہو گا، یا اس کی جگہ روغن خردل استعمال کریں۔ (مؤلف)

تیز دواؤں میں دار چینی سے زیادہ اور کوئی دوا خشکی پیدا نہیں کرتی نہ ہی کوئی دوا اس سے زیادہ گرم ہے۔ حالانکہ دار چینی میں طاقتور گرمی پہنچانے کا تاثیر نہیں ہے۔ (حنین)

داڑھوں کے نہایت تیز درد میں دار چینی عمدہ ہوتی ہے۔ اسے دانت پر رگڑیں یا اس کا عصارہ دانتوں پر گرائیں۔ (مؤلف)

بیخ بادآور اور بیخ شکاع پانی میں جوش دے کر درد دندان میں کلی کریں۔ زراوند مدحرج ملے

108

دانتوں کی صفائی کرتی ہے اور غلیظ ریاح کے سبب پیدا شدہ درد کو تسکین دیتی ہے۔ لسان الحمل کو چبانا یا پانی میں جوش دے کر کلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔ (حنین)

یہ دوا خشکی پیدا کرتی ہے۔ بایں ہمہ برودت بھی پیدا کرتی ہے۔ لہذا وہاں استعمال کریں، جہاں حرارت ہو۔ (مؤلف)

اسفار غین کی جڑ اور بیج درد دندان کا شافی علاج ہے۔ کیونکہ اس سے طاقتور خشکی پیدا ہوتی ہے۔ گرم نہیں کرتی۔ یہ سب سے بڑی دوا ہے جس کی دانتوں کو خاص طور پر ضرورت ہوتی ہے۔ کبیکج کی جڑ اور اس کا پتہ خشک کر کے دانتوں کے علاج میں استعمال کیا جائے تو درد میں سکون ہوتا ہے، نیز دانتوں کا اس سے تنقیہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے اندر طاقتور خشکی پیدا کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ (حنین)

روغن مصطگی اور روغن تودری نیز روغن حبہ سبز و روغن اذخر ہر ایک ملین و محلل اور ساتھ میں تھوڑا قابض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

لہذا ورم لثہ میں بیحد مفید ہے۔ (مؤلف)

پوست بیخ کبر سے بلغم بہ کثرت خارج ہوتا ہے۔ لہذا اس کا چبانا یا ایک بار سرکہ اور ایک بار شراب میں جوش دے کر غرغرہ کرنا یا حسب ضرورت تنہا اسے چبانا درد دندان میں مفید ہے۔ (مؤلف)

قطران فسادزدہ داڑھ کے اندر ٹپکانے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ (حنین)

کسی فسادزدہ داڑھ کو نکالنے کی ضرورت ہو تو مذکورہ دوا اس کے اندر کئی بار بھریں۔ داڑھ ریزہ ریزہ ہو کر اکھڑ جائے گی۔ (مؤلف)

عصارہ توث اور رب توث مسوڑھے کے دردوں میں عمدہ ہے کیونکہ اعتدال کے ساتھ قبض پیدا کرتا ہے۔

چھال درخت لب میں اس قدر خشکی ہے کہ سرکہ میں جوش دے کر کلی کی جائے تو درد دندان کا شافی علاج ہے۔ بیخ عاقر قرحا جوش دے کر استعمال کی جائے تو برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد دندان میں سکون ہو جاتا ہے۔

یتوعات کی جڑ سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنا درد دندان کا شافی علاج ہے۔ اس کا دودھ فاسد دانت کے اندر ٹپکانا شفا دیتا ہے۔ یہ دانتوں کا تنقیہ کرتا ہے۔

عروق صفر کا چبانا درد دندان کے لئے بیحد مفید ہے، گھی کو تھوڑا گرم کر کے مسوڑھے پر کئی بار

109

ملا جائے تو بچے کا دانت بہ آسانی نکل آتا ہے۔ یہ ورم لثہ میں بیحد مفید ہے۔ گرم دودھ کی بار بار کلی کرنے سے مسوڑھے کے ورم کا ازالہ ہوتا ہے۔ سیلان رک گیا ہو تو گھی منہ کے تمام اورام کو پختہ کرتا ہے اور درد کو سکون دیتا ہے۔ خرگوش کا بھیجہ بھون کر کھانا، بچوں کے دانت نکلنے میں مفید ہے۔ یہ وہی کام کرتا ہے جو گھی اور شہد کا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

پوست صنوبر کوٹ کر سرکہ میں جوش دیں اور گرم گرم کلی کریں، تو دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ کفرالیہود گرم کر کے ماؤف داڑھ پر رکھنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پوست توث و قطران کا جوشاندہ فساد دانت پر گرم ٹپکانا دانتوں کے درد میں مفید ہے۔ یہ فاسد دانت کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ سرکہ کے ہمراہ اس کی کلی کرنے سے درد میں فوری سکون ہوتا ہے۔، برگ طرفا کا جوشاندہ دانتوں کے درد کو سکون بخشتا ہے۔ پوست توث کا جوشاندہ درد دندان کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ (حنین)

صمغ توث درد دندان کے لئے عمدہ ہے۔ کھود کر درخت کی جڑ میں شگاف لگائیں اور ایک دن چھوڑ دیں۔ اس سے پانی نکل کر جم جائے گا، یہی صمغ ہے۔ (دیا سقوریدوس)

بیخ حماض شراب میں جوش دے کر، ھلیون یا اس کے بیج کا جوشاندہ کلی کے طور پر استعمال کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

لہسن کندر اور صنوبر کی چکنی لکڑی کے ہمراہ جوش دے کر منہ میں رکھنے سے درد دندان میں افاقہ ہوتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

کبر کا پھل سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ تازہ شیطرج گردن میں لٹکانے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

حرمل کے چبانے سے دانتوں کے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اس کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ صعتر کا جوشاندہ درد دندان کو صحت دیتا ہے۔ عاقرقرحا کو جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

شونیز صنوبر کی چکنی لکڑی کے ہمراہ سرکہ میں جوش دے کر منہ میں رکھنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیا سقوریدوس)

دانتوں کو اکھاڑنے کے لئے میرے خیال میں سرکہ سے بڑا کوئی اور مؤثر دوا ہے نہ ہی اس کے مقابلہ میں دانتوں کو ہلانے کے لئے کوئی طاقتور دوا ہے۔ دردی سرکہ کا طلا کریں، حلتیت دانتوں کے فساد میں استعمال کریں۔ اس سے درد میں سکون ہوگا۔ اس کے ہمراہ صعتر کو جوش دے کر استعمال کرنا مفید ہے۔ درخت انجدان کا پتہ بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ بیخ خطمی سرکہ کے ہمراہ جوش دے کر منہ میں

110

رکھنے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔(مؤلف)

بچہ کا دانت نکلنا محسوس ہو تو روزانہ کئی بار اس کے مسوڑھے پر بالائی کا طلاء کریں۔ تکلیف کے بغیر دانت نکل آئے گا بالخصوص جبکہ شہد کے ساتھ استعمال کی جائے۔(اریباسیوس)

دانتوں کے فساد میں کزمازج مفید ہے۔(مسیح)

بچے کے مسوڑھے پر روزانہ بالائی کا طلاء کریں اور اس پر جو اس طرح گذاریں جیسے بالائی کو تحلیل کیا جارہا ہو، دانت بہ آسانی نکل آئے گا۔(یہودی)

بچے کو پات گو بھی کھلائی جائے تو دانت کا نکلنا آسان ہو جاتا ہے۔(فلاحت)

کراث کی خاصیت یہ ہے کہ دانتوں اور مسوڑھوں کو خراب کر دیتی ہے۔(یہودی)

مر کی مالش یا دانتوں کے اندر اسے بھرنا دانتوں کے فساد کو مانع ہے۔ کیونکہ اسکے اندر حد درجہ خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ہے، ساتھ ہی تھوڑی گرمی بھی پہونچتی ہے۔لہذا اس پر اعتماد کریں۔
(دمشقی و مسیح)

فوفل خشک دانتوں کے لئے عمدہ ہے۔(خوز)

درد دندان میں سندر اس کے مقابل کوئی اور دوا نہیں ہے۔(خوز)

پان اہل ہند دانتوں اور مسوڑھوں کو بیحد مضبوط بنانے کے لئے چباتے ہیں۔(خوز)

دانت پر لہسن رگڑنے سے درد میں فوری سکون ہو جاتا ہے بشرطیکہ درد ٹھنڈک کی وجہ سے ہو۔(ابن ماسویہ)

درد دندان میں مسکن دوا:

جند بیدستر، فلفل، حلتیت، عاقر قرحا، زنجبیل، خردل، زراوند، شہد اور سونٹھ میں گوندہ کر بوقت ضرورت ماؤف دانت پر کئی بار رگڑیں۔(مؤلف)

دانت کے کند ہو جانے کی بات ہمارے سامنے تب ہی آتی ہے جب مریض نے کھٹی چیزیں کھائی ہوں۔(جالینوس)

درد بارد ہو تو انگلی میں کوئی کھردری دھجی لپیٹ کر دانت کی جڑ پر اندر اور باہر سے رگڑیں، بعد از حسب ذیل منجن انگلی کے ذریعہ دونوں گوشوں سے دانت کو رگڑیں۔ نصف گھنٹہ تک یہ عمل کرتے رہیں حتی کہ درد میں سکون ہو جائے۔

111

منجن کا نسخہ :

فلفل، مر، عاقر قرحا، فرفیون، نطرون، ہم وزن، حیرت انگیز نسخہ ہے۔ درد گرم ہو جسکی علامت یہ ہے کہ مسوڑھے میں ورم ہو گا، اور دانت........ تو فصد اور پچنہ اور منہ میں سرکہ لئے رکھنا بے نظیر علاج ہے۔ بارد درد میں سرکہ کا استعمال سب سے زیادہ مضر ہے۔ فصد کے بعد گرم درد شروع ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:

نسخہ :

بابونہ، خطمی، حلبہ، تخم کتاں، شبت، کے جوشاندہ یا روغن میں ضماد بنالیں اور سینکنے کے بعد داڑھی پر رکھیں۔ یہاں کا طریقہ علاج بقیہ تمام اعضا سے مختلف ہے۔ مادہ باہر نکل کر داڑھی میں آجائے اور داڑھی کے متورم ہو جانے کے بعد درد میں بالکل سکون ہو جائیگا۔ (مؤلف)

برف کا نہایت سرد پانی منہ میں اس حد تک کے لئے رکھنا کہ دانت سن ہو جائے بیحد مفید ہے۔ کبھی درد اس سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر بالکلیہ سکون ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ مؤثر کوئی اور علاج نہیں ہے۔

ورم لثہ کی وجہ سے دانتوں میں درد کے لئے :

پرانے منقی کی نبیذ، روغن گل خام جوش دے کر منہ میں رکھیں، عجیب وغریب علاج ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو شدید درد تھا میں نے اس کی داڑھی پر مسلسل تبکمید کی حتی کہ وہ سرخ ہو گئی۔ اس کے بعد دانت کے اوپر گرم روغن ٹپکایا اور حکم دیا کہ دانتوں سے کوئی گرم چیز دبائے جو تندور سے نکلی ہوئی گرم روٹی کے بیچ میں ہو۔ اس سے داڑھی میں ورم آگیا اور درد جاتا رہا۔

ایک اور مریض کی داڑھی پر تخم کتاں، حلبہ، شبت، خطمی، بابونہ، کا ضماد رکھا، کبھی داڑھی کی زیتون، جندبیستر اور فرفیون کے ذریعہ تمریخ کی۔ دانت کی جڑ پر اسے رگڑا بھی۔

بسہولت دانت اکھاڑنے کے لئے :

عاقر قرحا، حنظل، شبرم مازریون، بورہ ضفادع، ریشہ پوست توث، زرنیخ زرد، پوست کبر، تخم انجرہ، برنجاسف، مقل، حلتیت۔ (مؤلف)

کوئی مریض دانتوں میں درد کی شکایت کرے تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ لثہ متورم ہے یا نہیں کیونکہ عام طور پر درد دندان اور ورم و درد مسوڑھے کے درمیان امتیاز نہیں کیا جاتا۔ مسوڑھے

112

کے اندر ورم نہ ہو تو ایسی صورت میں خود دانت کے اندر درد ہوگا۔ زیادہ تر یہ حالت غذائی فضلہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لہذا طاقتور تحلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز مریض کو بھوکا رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ دانتوں اور عصب کی غذا لیس دار اور سرد ہوتی ہے، اس لئے اس میں گرم لطیف اور توڑنے والی غذا مفید ہوتی ہے۔ الغرض دانتوں کے باب میں اصل راہ یہ ہے کہ مسوڑھے کی جانب سے پیدا شدہ کیفیت ہو تو طاقتور گرمی اور توڑنے والی ادویات کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ بالخصوص وہ ادویات جو بلغم کو جذب کر لیتی ہوں۔ مثلاً شحم حنظل، قنطوریون، خربق سفید وغیرہ۔ مگر ان دواؤں کو نگلنا نہیں چاہئے۔ دانت اس لئے ہلتے ہیں کہ آس پاس کے گوشت میں کشادگی ہوتی ہے یا یہ کہ اس سے متصل عصبہ مرطوب ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ علاج میں قابض ادویات استعمال کریں۔ البتہ دوسری حالت میں اسی کے ساتھ گرمی پہونچانے کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

دانت بذات خود ٹھنڈا پانی، برف اور سرد غذاؤں کے استعمال سے درد میں مبتلا ہو جاتے ہیں، لہذا درد کا سبب سوء مزاج بارد بلا مادہ ہوا کرتا ہے۔ ایسی صورت میں گرم پانی کی تکمید و دلک کی اور اسے منہ میں رکھ کر گرمی پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی یہ حالت سوء مزاج بارد مادہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مادہ سر کی جانب سے یا پھر پورے جسم کی جانب سے آتا ہوتا ہے۔ جسم اور سر کا تنقیہ کرنے کے بعد گرم مضوغات وغیرہ کے ذریعہ ایسے محللات کو استعمال کریں جو مقام ماؤف تک پہونچ سکیں۔ بہتر یہ ہے کہ سر اور جسم کا تنقیہ کرنے کے بعد محلل مضوغات، تکمید اور دلک سے کام لیں۔ (جالینوس)

نہایت گرم اور سرد کھانا اور دانتوں کے لئے نہایت برا ہے۔ یہ بھی برا ہے کہ گرم کے بعد سرد اور سرد کے بعد گرم چیز کا استعمال کی جائے۔

دانتوں کے سوراخ میں مصطگی یا میعہ کے ساتھ مر بھر دیں، مسوڑھے کے اندر ورم نہ ہو، دانتوں میں بیحد تکلیف دہ درد ہو رہا ہو تو فلفل اور فرفیون جیسی بیحد گرم ادویات استعمال کریں۔ باہر سے نمک کی تکمید کریں، فساد زدہ اور مبتلائے درد مقام کو حلتیت سے بھر دیں، فوری سکون ہوگا۔

حیرت انگیز فلافیوان:

۸۰۰ گرام سرکہ مٹی کے ایک نئے برتن میں رات بھر بند کر کے تنور کے اندر رکھیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر اسے کھولیں، پھر زرنیخ سرخ، نوردو جزء کو اس سرکہ میں گوندھ لیں۔ بوقت ضرورت اس کی مالش کریں، اس سے مسوڑھے کے اندر بیحد سختی پیدا ہوگی۔ سال میں تین بار استعمال کر لینا کافی ہوگا۔

دوا کے بعد سرکہ عنصل سے کلی کریں، انشاء اللہ صحت ہوگی۔

113

دانتوں کے خضر (سبزی) میں بوقت خواب دانتوں کی تدھین کریں۔ کھردری چیزوں سے پرہیز کریں۔ (مسیح)

صفائی کے لئے شب عصفر استعمال کریں۔ دانت صاف، نرم اور ساتھ ہی چکنا ہوگا۔

دانتوں میں درد کے لئے مجرب نسخہ:

مازو، شب، نوشادر، عاقر قرحا، ہم وزن، قطران میں گوندھیں اور محفوظ کریں۔ بوقت درد دانتوں پر رگڑیں اور فساد زدہ مقام کو بھر دیں۔

عجیب وغریب مجرب نسخہ:

عمدہ ہونے کی وجہ سے برآمد کیا جاتا ہے۔ لب نوی خوخ، فلفل، لب کے نصف مقدار میں، قطران کے اندر گوندھیں اور دانت پر اس کی مالش کریں، یا فاسد مقام میں اسے بھر دیں، اور اس پر ایک روئی کا ٹکڑا رکھ کر دانت سے دبائیں۔ (مؤلف)

کندر کو توث کے دودھ میں گوندھ کر داڑھ پر چپکا دیا جائے تو ایک گھنٹہ کے اندر داڑھ اکھڑ جائے گی۔

منجن کا حیرت انگیز نسخہ:

جو کی دلیا لچک کر شہد اور تھوڑے شامی قطران میں لت پت کر کے قرص بنالیں اور ایک کاغذ میں لپیٹ کر تندور کے اندر ایک اینٹ پر رکھ دیں۔ رنگ سیاہ ہو جائے تو نکال کر حل کرلیں پھر عود کی چھیلن، گلنار، پوست انار، سعد اور نمک ہر ایک ۳۵ گرام شامل کر کے منجن کریں۔ اسی طرح جو کو بھی سوختہ کریں۔ (بقراط)

داڑھ کی سرعت کے لئے:

برف، سرکہ حامض قابض، شہد میں ملا کر مالش کریں، شکر، بادام، ناریل خاص کر چکنی گرم غذاؤں اور خالص شراب سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

مسوڑھ کو مضبوط، دانتوں کو صاف اور منہ کو خوشبودار بنانے کیلئے:

آردجو، ملح عجین، ہم وزن شہد میں لت پت کر کے ریحانی جو شاندہ، اور قطران شامی میں گوندھیں اور تندور کے اندر کسی اینٹ پر رکھ کر بطور روٹی کے اس قدر پکائیں کہ جل جائے۔ اسے

114

پیس کر اوپر سے ۷۰ گرام کزمازج، سعد ۱۵ گرام، فوفل، اور ۱۵ گرام زنجبیل ڈال کر استعمال کریں۔
فاسد داڑھ کے لئے اس میں افیون یا فلونیا بھر دیں۔ (جبرئیل بن بختیشوع)
شاخ گوزن سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے داڑھ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سوختہ شاخ گوزن دانتوں کو مجلی کرتی ہے۔ عصارۂ اناغلس درد کے مخالف نتھنے میں قطور کرنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ دانتوں کے فساد میں حلتیت کے استعمال سے درد میں سکون ہوتا ہے اس کندر کے ساتھ شامل کر کے ایک دھجی پر لت پت کر کے ماؤف دانت پر رکھتے ہیں جس سے درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس کے ہمراہ زوفاء اور انجیر پانی ملے ہوئے سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے یہی اثر ہوتا ہے۔

بیخ بادآورد کے جوشاندہ سے کلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ مذکورہ جوشاندہ کی کلی کرنے سے دانتوں کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ بیخ یا بیخ کے بیخ کے جوشاندہ کی کلی کرنا بھی باعث سکون ہے۔ بیخ بوصیر کے جواشندہ کو منہ میں لئے رکھنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ جاؤشیر دانتوں کے فساد میں رکھنے سے درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پوست دلب سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے درد جاتا رہتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بیخ ھیلون کے جوشاندہ کی کلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔

ھیلون کا بیخ اور اس کی جڑ دانتوں کے درد کو اس لئے رفع کرتی ہے کہ دونوں میں گرمی پیدا کئے بغیر خشکی پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ اس کی بالعموم خاص کر ضرورت ہوتی ہے۔ روغن گل کی کلی کرنا بھی درد میں مفید ہے۔ زیت الانفاق سے دانتوں کو قوت پہونچتی ہے، اسے منہ میں رکھا جاتا ہے صمغ زیتون جنگلی جو زبن کو سخت سوزش پہونچاتی ہے دانتوں کے فساد میں رکھی جائے تو اس کا درد جاتا رہتا ہے۔ سرکہ میں زوفا کا جوشاندہ بنا کر کلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (جالینوس)

زاج سرخ جسے سوری کہتے ہیں فاسد دانتوں کے اندر رکھنے سے صحت ہو جاتی ہے حنظلہ کا گودا نکال دینے کے بعد اس میں سرکہ بھر کر گرم راکھ پر رکھیں اور اس سے کلی کریں۔ یہ درد دندان میں موافق ہوتا ہے۔ شراب میں سانپ کی کینچلی جوش دے کر کلی کی جائے تو دانتوں کے درد میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

سانپ کی کینچلی بیحد خشکی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سرکہ میں جوش دے کر کلی کی جائے تو دانتوں کا درد زائل کر کے رکھ دیتی ہے۔ بیخ خطمی شراب میں جوش دے کر کلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔ بیخ یتوع سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں، درد میں مفید ہے بالخصوص دانتوں کے درد میں جس میں دانت مبتلائے فساد ہو جاتے ہیں۔ یتوع کا دودھ اور زیادہ طاقتور ہے۔ اس لئے خود فساد دندان

115

میں مستعمل ہے۔ استعمال کرتے وقت دانتوں کے اوپر موم منڈھ دیتے ہیں تاکہ اثر مسوڑھے پر نہ پڑے۔ کیونکہ اس سے فوری طور پر زخم ہو جاتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دانتوں کے ارد گرد موم چڑھا دیں پھر دودھ ٹپکائیں اور ہوشیاری سے کام لیں۔ بیخ کرفس جنگلی گردن میں لٹکانے سے دانتوں کے درد میں سکون ہو جاتا ہے مگر بایں ہمہ دانتوں کو ریزہ بھی کرتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر خشکی پیدا کرنے کا زبردست اثر ہوتا ہے۔ (بولس)

تخم کراث پیسنے کے بعد قطران میں گوندھیں اور جن داڑھوں کے اندر کیڑے ہوں ان میں اس کی دھونی دیں تو درد میں سکون ہو جاتا ہے اور کیڑے گر جاتے ہیں۔ (جالینوس)

کبر کا پھل اور اس کی جڑ کی چھال سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بیخ کبر تر کو ماؤف دانتوں سے دبانا بھی مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ پوست بیخ کبر کو ایک بار سرکہ، ایک بار شراب میں جوش دے کر کلی کرنا اور ایک بار فقط بیخ کبر کو دانتوں سے بقدر ضرورت دبانا، درد دندان میں مفید ہے۔ لسان الحمل جوش دے کر کلی کرنا یا خود بیخ لسان الحمل کو چبانا، دانتوں کے درد کو سکون بخشتا ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ لسان الحمل دانتوں کے تمام دردوں میں مستعمل ہے۔

مریض کو اس کی جڑ چبانے کے لئے دیتے ہیں، نیز جڑ کو پانی میں جوش دے کر کلی بھی کراتے ہیں۔ مویزج سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ نیم گرم پانی دانتوں کے فساد میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

سندروس درد دندان کے ازالہ کے لئے بے نظیر شئے ہے۔ بیخ سوسن جنگلی جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے کیونکہ اس کی جڑ ایک ہی ساتھ قابض اور محلل ہے۔

(روفس)

صمغ سماق دباغین فاسد دانتوں کے اندر رکھنے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ سرکہ مازو کی دوا (دواء خل العفص) فاسد دانت کے درد کا ازالہ کر دیتی ہے عروق الصباغین کا چبانا درد دندان میں بیحد مفید ہے۔ (جالینوس)

چھپکلی کا جگر فاسد دانتوں کے اندر رکھنے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔ (جالینوس)

عاقر قرحا سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنا درد دندان میں مفید ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ اسی طرح سوختہ سینگ برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد کو سکون دیتی

116

ہے۔ پوست کا کنج خواب آور جوش دے کر منھ میں لئے رکھنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

پوست صنوبر سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔

(دیاسقوریدوس)

قفر کو ماؤف دانت میں رکھنے سے درد زائل ہو جاتا ہے۔ (بولس)

سرکہ کے اندر قثاء الحمار جوش دے کر کلی کرنا درد دندان کے لئے عمدہ ہے۔ قثہ کو ماؤف دانت جب کہ فساد کے دائرہ میں داخل ہو چکا ہو، کے اندر رکھنے سے دانت ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔

اگر سرکہ کے ہمراہ اس کی کلی کی جائے تو درد بھی جاتا رہتا ہے۔

بیخ شیطرج کو دانتوں کے مریض کی گردن میں لٹکا دیں تو وہ درد کو پر سکون ہوتا ہوا محسوس کرے گا۔

شونیز شب اور صنوبر کی چکنی لکڑی کے ہمراہ سرکہ میں جوش دے کر گرم گرم کلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔

برگ توث کو اچھی طرح کوٹ کر سرکہ کے اندر جوش دیں اور گرم گرم کلی کریں تو دانتوں کے درد سکون دیتا ہے۔

اسی طرح توث کی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر جوش دے کر استعمال کریں تو مفید ہے۔ درخت توث اور برگ توث کا جوشاندہ درد دندان میں مفید ہے۔ توث کا آنسو (گوندہ) درد دندان کے لئے موزوں ہے۔

انجیر کا دودھ دانتوں کے فساد میں استعمال کرنے سے درد ساکن ہو جاتا ہے۔

لہسن، صنوبر کی لکڑی اور کندر جوش دے کر منھ کے اندر لئے رکھنا درد دندان میں مفید ہے۔

بیخ خطمی سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کے درد میں سکون ہوتا ہے۔ خراطین کو زیت میں جوش دے کر ماؤف دانت کے مخالف کان میں ٹپکانا باعث صحت ہے۔

سرکہ کی کلی کرنا دانتوں کے درد میں مفید ہے۔

دانتوں کے تمام درد میں سرکہ عمدہ چیز ہے۔ درد بارد ہو تو سرکہ کو گرم کر کے کلی کریں۔

(دیاسقوریدوس)

عصارۂ بیخ خنثیٰ ماؤف دانت کے مخالف کان میں ٹپکانے سے درد میں سکون ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

خربق سیاہ سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنے سے دانتوں کا درد ساکن ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

117

دونوں خربق کا یہی اثر ہے۔ دانتوں کو فائدہ ان سے اسلئے ہوتا ہے کہ ان کے اندر شدت سے خشکی اور گرمی پیدا کرنے کی تاثیر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

داڑھوں کے فساد میں مفید یہ ہے کہ مقام ماؤف پر قطران ہمراہ شکم مازو، وتخم کراث پیس کوٹ کر قطران میں گوندھ کر رکھیں۔ یہی اثر حلتیت کا بھی ہے۔ (ابن ماسویہ)

داڑھ کے اندر فساد پیدا ہو جائے تو شونیز کھٹے سرکہ کے اندر گھس کر داڑھ کے اندر بھر دیں، درد اگر برودت کی وجہ سے ہو تو اس کے بعد عاقر قرحا اور مویزج چبائیں اور سکنجبین یا ایسے ماء العسل کی کلی کریں، جس میں زوفاء اور فوتنج جنگلی جوش دے لیا گیا ہو، درد حرارت کی وجہ سے ہو تو عرق گلاب، عرق سماق اور سرکہ موافق ہوگا۔

دانتوں کے اندر شدید ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہو تو برگ غار اور حب الغار ہم وزن پیس کر دانتوں پر رکھیں۔ (اسحاق)

درد دندان کے لئے:

خربق سیاہ سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں، یا بطافلن یا مویزج سرکہ کے اندر جوش دے کر منہ میں رکھیں۔ یا برگ دلب یا برگ غار سرکہ یا مازو (عفص) میں جوش دے کر منہ میں رکھیں۔

فاسد اور مبتلائے درد دانتوں کے لئے:

زرنیخ سرخ، زیت میں ابال کر پگھلالیں اور فاسد دانتوں کے اندر ٹپکائیں۔ بیحد مفید ہے۔
(عبدوس)

جند بید ستر اور افیون کا شراب شیریں اور میفختج میں شیاف بنالیں اور فاسد دانتوں کے اندر ٹپکائیں نیز برابر کان کے اندر بھی ٹپکائیں، درد میں سکون ہو جائے گا۔

جسم پر خشکی کے غلبہ سے کبھی دانت ٹوٹ جاتے ہیں۔

دانتوں کے اندر درد، ورم، فساد، یا سخت حرارت کی وجہ سے اٹھتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر کی جانب سے آنے والے فضلات درد پیدا کر دیتے ہیں۔

فاسد دانتوں کا علاج:

درد کے شروع میں مادہ کو دفع کریں۔ اس کے لئے دانتوں کے اندر گرم مرطوب اشیاء رکھیں۔ درد بیحد مزمن ہو جائے تو اس کے بعد پسی ہوئی مرچ دانتوں کے اندر بھر دیں۔ سختی سے نہ بھریں

118

کیونکہ تکلیف اور نقصان پہونچے گا۔ کسی حالت کے اندر درد میں زیادتی ہو تو دانتوں کے اندر مخدر ادویات بھریں۔ (جالینوس)

داڑھ اور مبتلائے درد دانت ہلنے لگیں تو انہیں نہایت آہستگی سے اکھاڑ دیں اور خیال رکھیں کہ نہ ہلنے والے دانت نہ اکھڑیں۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گوشت کھل جاتا ہے۔، پھر متعفن ہوتا اور اس سے سخت درد ہونے لگتا ہے۔ کبھی اس سے آنکھوں کے اندر بھی درد ہونے لگتا ہے۔ پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور خمار اٹھتا ہے۔ درد دندان میں مفید یہ ہے کہ اس پر شب یمانی رکھ کر اس سے دانت کو منڈھ دیں۔ الگ ہو جانے کے بعد دوبارہ اسے چڑھا دیں۔ رکھی ہوئی شب یمانی کو جلد تحلیل نہ ہونے دینا چاہئے۔ چاہیں تو اوپر ایک دھجی لپیٹ دیں۔ سرکہ کے اندر کراث یا برگ جعدہ یا صنوبر کی چکنی لکڑی یا شراب میں مویزج یا سرکہ میں بیخ آس یا برگ لاعبہ وعاقرقرحا یا فوتنج کا جوشاندہ بھی مفید ہے۔ ان دواؤں کا گرم گرم ضماد رکھیں یا دانتوں پر صمغ عوفا واثر، ہمراہ سداب یا جاؤشیر رکھیں۔ یا حلتیت تھوڑی فلفل میں ملا کر رکھیں اور موم چپکا دیں۔ دانت کے اندر یا اوپر قنہ رکھیں۔ فاسد دانت کے اندر مذکورہ ادویات میں تھوڑی رکھیں، یا ان کی جگہ انجیر کا دودھ، یا افیون وقنہ یا زرنیخ ہمراہ موم، یا پہاڑ کا منقی، فلفل، صمغ اور موم استعمال کریں۔ یتوع کا دودھ ہمراہ قطران کام میں لائیں۔ قطران سے دانتوں کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے، انہیں ٹوٹنے سے بچائیں کیونکہ نقصان اور درد بڑھ جائے گا۔

مجرب دوا:

شب اور شہد کو تانبے کے کسی برتن میں جوش دے کر گرم گرم فاسد دانتوں کے اندر ٹپکائیں۔ یا دانتوں کے اندر علک البطم بھر دیں۔ یا برگ قوقور یعنی برگ ینبوت اور برگ زیتوں کو صمغ بطم میں گوندھ کر دانتوں کے اندر رکھیں۔ (روفس)

فاسد دانتوں کے اندر حلتیت رکھ کر ارد گرد موم چڑھا دیں تاکہ دوا نکلنے نہ پائے۔ فوری سکون ہو گا۔ جاؤشیر کی تاثیر بھی یہی ہے۔ (بختیشوع)

دانت بذات خود مبتلائے درد ہوتا ہے۔ اصل ایک عصبہ ہر دانت کی جڑ میں آتا ہے یہی عصبہ مبتلائے درد ہوتا ہے، دانت کے اکھاڑ دینے کے بعد سکون ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد عصبہ کے اندر تناؤ باقی نہیں رہتا ہے۔ اس بندھن اور ہڈی سے اس کا رشتہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جس کے سبب عصب کے اندر تناؤ پیدا ہوتا ہے اور ایک ایسی جگہ بنتی ہے جس سے تحلیل ہونے والی شئے سرایت کرتی ہے اور دوا کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ یہاں پر داخل ہو۔ جس طرح تمام دانت سبز ہو کر بیگنی

119

رنگ تک اختیار کر لیتے ہیں اسی طرح یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ورم کے مشابہ کوئی کیفیت ان کے اندر پیدا ہو جائے۔

دانتوں کے اندر نشو و نما ہوتی ہے۔ اس کے اندازہ یوں ہوتا ہے کہ جو دانت اکھاڑ دیا جاتا ہے۔ وہ اسی دانت کے اوپر ہوتا ہے۔ جو مقابل میں موجود ہوتا ہے۔

طبعی دانت اس لئے ہلنے لگتے ہیں کہ دبلے ہو کر ان کے مراکز کشادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ لاعلاج کیفیت ہوتی ہے جیسا کہ بڑھاپے میں پیش آتی ہے۔ بوڑھوں کے مسوڑھوں کو فقط تقویت پہونچانی چاہئے تاکہ دانتوں کی حفاظت بہتر ہو سکے۔ دانتوں کا جو درد بقیہ سارے جسم کی فلغمونی کیفیت کے مشابہ ہوتا ہے وہ نوجوانوں کو پیش آتا ہے۔ دانتوں کے اندر فساد دانتوں پر گرنے والے اخلاط ردئیہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اخلاط تھوڑے ہوں تو خود دانت کا علاج خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ذریعہ کریں۔ اخلاط زیادہ ہوں تو جملہ بدن پھر سر کے تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو دانت تیزی سے ٹوٹتے ہیں وہ رطوبت کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں۔ لہذا خشکی پیدا کرنے والی ادویات کے ذریعہ انہیں طاقت پہونچائیں۔ اسی طرح جن دانتوں کا رنگ سبز ہو جاتا ہے تو اسکا سبب ردی رطوبتیں ہوتی ہے، ان کا علاج بھی خشکی کے ذریعہ کریں۔

مسوڑھے کے اندر درد ہوئے بغیر جن دانتوں کے اندر درد ہوتا ہے۔ اس میں یہ امکان ہے کہ درد خود دانتوں کے اندر ہو اور یہ بھی امکان ہے کہ درد اس عصبہ کے اندر ہو جو دانتوں کی جانب آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قابض محلل اور بیحد طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے نہایت کثھا سر کہ استعمال کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

کیونکہ درد اگر بذات خود دانت کے اندر ہے تو یہ ہڈی کے اندر ہوگا۔ کس طاقت کی دوا استعمال کی جائے؟ مناسب یہ ہے کہ اس کے لئے اعضاء کے پیش نظر معیار بنایا جائے۔ دانتوں کی جانب آنے والے عصبہ کے اندر درد ہو تو دوا ایسی ہونی چاہئے جو دانت اور مسوڑھے کے اندر گھس کر عصبہ تک پہونچ سکے لہذا اسے طاقتور ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ایسا سرکہ استعمال کریں، جس کے اندر عاقر قرحا یا تخم حنظل جوش دیا گیا ہو۔ بار بار اس کی کلی بھی کریں اور دیر تک اسے منھ کے اندر بھی لئے رکھیں۔ یا شونیز پیس گوندہ کر ماؤف دانت کے اندر اور اوپر رکھیں۔ فاسد دانت کے اندر فلفل، مازو اور شہد یا حلتیت یا شونیز یا لہسن، یا قطران کے اندر گوندہ کر مازو رکھیں۔ درد دراز ہو جائے تو ایک لوہا گرم کر کے دانت پر بار بار رکھیں۔ اس سے دانت اس حالت میں آجائیں گے کہ درد قبول نہ کریں۔

شدید درد کے اندر جاورس کے ذریعہ جبڑے کی اور گرم روغن کے ذریعہ ماؤف دانت کی

120

تنمید کریں۔یاماؤف دانت کے اوپر موم رکھیں۔اور روغن گرم سے بار بار قریب کریں۔درد تکلیف ده ہو تو کسی آلہ کے ذریعہ دانت کے اندر سوراخ کر دیں پھر علاج کریں۔ایسی صورت میں دوا سرایت کرے گی۔شب یمانی، مر، باہم ملاکر دانتوں پر رگڑیں۔اس طرح دانت کبھی فاسد نہ ہوں گے اور درد کبھی نہ ہو گا۔دفعتہً مسوڑھے کے اندر شدت پیدا ہو جائے تو مذکورہ علاج کے بعد شہد استعمال کریں۔یا شونیز ابال کر کھٹے سرکہ میں پیسیں اور فاسد کے اندر داخل کریں۔درد موقوف ہو جائے گااور بڑھے گا نہیں۔(مؤلف)

دانتوں کی اصلاح کے لئے:

دانت فضلات قبول کر رہے ہیں۔اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ ہو جائیں گے۔فضلات نہ قبول کرنے کی صورت میں سیاہ نہ ہونگے۔دوسری بات یہ ہے کہ داڑھ نیچے سے اکھاڑ دی جائے گی تو مقابل کا اوپر کا دانت لمبا ہو جائے گا۔اس کے برعکس بھی صورت حال ہوا کرتی ہے۔پہلی حالت کے اندر مقابل کا دانت چباتے وقت پیس رہا ہوتا ہے۔یہ اکھاڑ دیا جاتا ہے۔تو پیسنا بند ہو جاتا ہے۔لہذا معلوم ہو گا کہ یہ ہمیشہ نشو ونما پاتا ہے۔لہذا اسے درد پیش آنا کوئی غیر معروف نہیں ہے۔

مریض دانتوں کی جڑمیں درد محسوس کرتا ہو تو دانتوں کو اکھاڑ دینے کے بعد درد میں افاقہ ہو جائیگا کیونکہ جو عصبہ یہاں آتا ہے اسے تناؤ سے نجات مل جائے گی۔خلط بھی بہ آسانی تحلیل ہو جاتی ہے۔ادویات بھی بہ آسانی تحلیل ہو جاتی ہے۔دوائیں بھی براہ راست ملاقات کرتی ہیں۔لہذا خشکی پیدا کرنے والی ادویات مانع درد ہوا کرتی ہیں۔خلط اگر زیادہ ہو تو جسم پھر تمام سر کا تنقیہ کریں، کیونکہ تیز قسم کی ہوتی ہے۔

جو دوائیں فساد سے روکتی ہیں وہ زاج، مازو، نمک، شونیز، فلفل، زنجبیل، بورہ وغیرہ ہیں جن کے اندر خشکی پیدا کرنے کی طاقتور تاثیر ہوتی ہے۔ضرورت کے مطابق گرم اور سرد دوائیں استعمال کریں۔دانت کی جڑمیں ان دواؤں کو طلاء کرنے یا بھرنے سے فساد نہیں پیدا ہو گا۔(حنین)

بھیڑیئے کے گوبر میں تیز قسم کی ہڈیاں ہوتی ہیں انہیں لے کر صاف کرلیں، تیز نہ ہوں تو ان کے سروں کو کسی چاقو سے تیز کرلیں۔درد دندان میں مقام درد پر اس سے شگاف لگائیں حتی کہ خون جاری ہو جائے۔درد فوراً ساکن ہو جائے گا۔(اطہور سفس)

میرا تجربہ ہے کہ دانت کا درد مزمن ہو جائے اور کوئی دوا کام نہیں کرے تو اس شکل (——) کا مکواہ لیں، اور اسے اس حد تک گرم کریں کہ چنگاریاں چھوڑنے لگے، پھر ایک بار چبانے کی جگہ پر اور

121

دو بار دونوں پہلوؤں پر رکھ کر تین، پانچ یا سات بار داغیں، درد میں سکون ہو جائے گا اور پھر نہ ہو گا۔ زیادہ داغیں گے تو دانت اچانک ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔ (مؤلف)

دانتوں کو شیریں، ترش، زیادہ گرم و سرد، گرم کے بعد سرد اور سرد کے بعد گرم چیزوں کے استعمال سے نقصان لاحق ہوتا ہے۔ داڑھ کے اندر درد ہو خواہ فساد ہو یا نہ ہو اور کوئی دوا کام نہ کرے تو اسے باریک خمیدہ سر لوہے سے داغ دیں، فاسد دانت ہو تو فساد کی جگہ اور اس کے گرد و پیش مکواۃ رکھیں۔ (طبری)

برودت کی وجہ سے پیدا ہونے او کے درد میں دانت کو شہد اور زنجبیل وغیرہ سے اس حد تک رگڑیں کہ گرم ہو جائے۔ یبوست میں بالائی اور پیہ بط وغیرہ سے رگڑیں اور رطوبت میں سرکہ اور نمک کا غرغرہ کرائیں۔ سدوں کی صورت میں حنظل، مر، بورہ وغیرہ جیسی لطیف ادویات کام میں لائیں۔ (اهرن)

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ درد ہی کو دانتوں کا پانی اترنا اور یبوست کی وجہ سے پیدا ہونے والا درد داڑھ کا کند ہونا (ضرس) کہلاتا ہے۔ (مؤلف)

داڑھ کے درد میں دانت کی جڑوں پر آب کافور رکھیں۔ عجیب الاثر ہے۔ (دیاسقوریدوس)

نیز شربت برگ آس اور برگ اجاص جنگلی کا جوشاندہ بھی۔ (دیاسقوریدوس)

شاخ گوزن سوختہ مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ (جالینوس)

عنصل ڈھیلے مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے۔ تخم گلاب کو اچھی طرح کوٹ کر اسے اور اس کی کلی کو جو وسط میں ہوتی ہے دانت پر چھڑکیں۔ زیت الانفاق کو منھ میں لئے رکھنے سے مسوڑھ مضبوط ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

نمک جس میں زیتون لت پت کر دی جائے مسوڑھے کے ڈھیلے پن میں مفید ہے۔

ڈھیلے خون آلود مسوڑھے کے لئے:

ایک سلائی پر روغن لپیٹ کر زیتون بری کے گرم روغن میں ڈبوئیں اور مسوڑھوں پر بار بار رکھیں، حتی کہ وہ سفید ہو جائے۔ (دیاسقوریدوس)

یہ داغنے کا عمل ہے۔ (مؤلف)

سرکہ عنصل ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ زاج سرخ جسے مسوری کہتے ہیں ہلتے ہوئے دانتوں اور داڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ رسوت درد مسوڑھے میں مفید ہے۔ حسک کو شہد میں

122

ملا کر استعمال کرنے سے درد مسوڑھے کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ لوہے کا زنگار، مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ مازو اور طرفا کا پھل، جنگلی انگور کا پھل شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے وہ مسوڑھ ٹھیک ہو جاتا ہے، جس سے خون بہہ رہا ہو۔ بادام تر کی اندرونی پوست کھانے سے مسوڑھ مضبوط ہوتا اور دبتا ہے۔

(دیاسقوریدوس)

گدھی کے دودھ کی کلی کرنے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

عصارہ برگ لسان الحمل کی کلی کرنے سے ڈھیلے خون آلود مسوڑھوں کی اصلاح ہوتی ہے۔ مصطگی چبانے سے مسوڑھ مضبوط ہوتا ہے۔ برگ مصطگی چبانے سے مسوڑھوں کے اندر مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ مرکو شراب میں جوش دے کر کلی کرنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ مویزج کے جوشاندہ کی کلی سے مسوڑھے کی رطوبت جاتی رہتی ہے۔ ٹھنڈے پانی کے ساتھ نمک کا ضماد مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

زنگار مسوڑھوں کے ورموں اور سوجن میں مفید ہے۔ (روفس)

نطرون آٹے میں ملا کر روٹی پکا کر استعمال کرنے سے دانتوں کی استرخائی کیفیت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

مسوڑھے کے جھڑنے میں سندروس ایک بے نظیر دوا ہے۔ سماق کے خیساندے کی کلی کرنے سے مسوڑھے اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

سنباذج ڈھیلے مسوڑھے کی شافی دوا ہے کیونکہ اس میں جلانے والی ادویات کی خاصیت ہوتی ہے۔

(ابن ماسویہ)

مازو پیس کر مسوڑھے پر چھڑکنے سے سیلان مواد رک جاتا ہے۔ آب حصرم ڈھیلے مسوڑھوں کے لئے عمدہ ہے۔ بکری کی سینگ اس حد تک سوختہ کر لی جائے کہ سفید ہو جائے تو اسکے استعمال سے مسوڑھے کا ہیجانی درد جاتا رہتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

علیق چبانے سے مسوڑھ مضبوط ہوتا ہے۔ (بولس)

صبر مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے۔ صدف صلب کا جثہ جلا کر استعمال کرنے سے ڈھیلا مسوڑھ مضبوط ہو جاتا ہے۔ قلقطار اور قلقدیس، مسوڑھے کے ورموں اور اس کے اندر پیدا ہونے والے قروح خبیثہ کے لئے مفید ہے۔

قیسوم مسوڑھے کو سکوڑتی ہے۔ گلنار کا جوشاندہ مسوڑھے اور ہلتے ہوئے دانتوں کے لئے مفید ہے آب انارین چربی سمیت مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

شب، مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے۔ سرکہ کے ساتھ یا شہد کے ساتھ اس کے استعمال سے

123

دانت رک جاتے ہیں۔

شاہترہ مقوی اور درد مسوڑہ کا دافع ہے۔ (ابن ماسویہ)

سرکہ خون ریز مسوڑھے اور ترشے ہوئے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

مسوڑھے اور دانتوں کو مضبوط کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

سماق، گلاب سبزی سمیت، تخم گلاب، رسوت، مازو سوختہ جو سرکہ شراب میں بجھایا گیا ہو، فلفل، انار کی سبزی، حب الآس پختہ، نمک اندرانی بھونا ہوا اور سرکہ شراب میں بجھایا ہوا۔ رامک، اور مازو ہم وزن کوٹ کر دانت پر چپکا دیں، اور اس کے بعد سرکہ شراب اور عرق سماق کی کلی کریں۔

(ابن ماسویہ)

مسوڑھے اور دانتوں کو مضبوط بنانے کے لئے برود کا نسخہ:

گلنار، مازو، حب آس سبز، گل سرخ، سبزی سمیت، سماق، جفت بلوط، مسوڑھے پر چھڑکیں۔

منجن کا نسخہ:

دانتوں کو سفید اور مضبوط کرتا ہے۔ حرارت کو بجھاتا ہے۔

مازو، تخم گلاب، سنبل الطیب، خرف سبز کا شکم، نمک، ہم وزن منجن کریں۔ (اسحاق)

مسوڑھے کے استرخاء اور دانتوں کے ہلنے میں:

آس خشک، مازو سبز، سماق، دانہ نکال دیا گیا ہو۔ گلنار، صبر، بیخ عوسج، ثمر، عوسج، شب، نمک، گلسرخ سبزی سمیت، اچھی طرح پیس کر منجن کریں، اور اس کے بعد ایسے پانی کی کلی کریں جس میں کھجور اور دھنیا جوش دے لی گئی ہے مگر کلی مذکورہ دوا کے دیر تک باقی رکھنے کے بعد کریں۔

مسوڑھے کے استرخاء میں یہ نسخہ بھی:

برگ سرو، مازو، گلنار، سرکہ میں جوش دے کر مسلسل کلی کریں۔

دانتوں کی زردی کے لئے:

زجاج اور قیسور اچھی طرح پیس کر زردی پر رگڑیں، گوشت متاثر نہ ہو۔ مسوڑھے اور دانتوں کے درمیانی گوشت کے ورم اور مسوڑھے کے استرخاء اور نکلنے والے خون کے لئے منہ کے اندر آس کا پانی برابر لئے رکھیں جو منہ کے اندر نچوڑا جائے یا منہ کے اندر عصارۂ برگ زیتون تر اور دودھ ترش

124

(دہی) لیں۔

زردی کے لئے:

سنباذج پیس کر چند دن اس کی مسواک کریں۔ زردی اور مسوڑھے کا مردہ گوشت زائل ہو جائے گا۔

مسوڑھے کے اندر ایسی سرخی پیدا ہو جائے جس میں مائل بہ سیاہی پیلا پن ہو اس کا علاج ہلکے طور پر فلافیون کے ذریعہ کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ سیاہ، ڈھیلا یا فاسد ہو جانے کے بعد علاج بس یہی ہے کہ سختی کے ساتھ اسے رگڑ کر نصف گھنٹہ چھوڑ دیا جائے پھر سرکہ اور نمک جو چند دنوں تک بھگوئے گئے ہوں کی کلی کریں۔ سرکہ اور نمک دونوں مسوڑھے کا فساد دفع کر دیتے ہیں۔ اور طاقتور تعفن میں دواء حاد کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ (طبیب نامعلوم)

مسوڑھے کے درد کے لئے:

شب، سماق، جفت بلوط، گل سرخ سبزی سمیت، گلنار، رامک، طرفاء کا پھل، برگ حناء مکی، عود کاذکی، حب الآس، ھلیلہ کابلی سوختہ، مازو، اقاقیا، عرق گلاب اور عرق آس کے ہمراہ کلی کریں۔

مسوڑھے کے فساد میں مسوڑھے کو فلافیون کے ذریعہ رگڑیں جس میں اقاقیا، روغن، زرنیخ، نورہ جو سرکہ میں ایک ہفتہ تک تیز دھوپ میں مربی کیا ہوا ہو، حتی کہ خون جاری کر دے اور اس حد تک چھوڑ دیا جائے کہ مسوڑھہ بہنے لگے۔ مالش بھی کی جائے، اس کے بعد سرکہ کی کلی کریں۔

(عبدوس)

درد مسوڑھہ اور ورم مسوڑھہ میں بیخ بنج کو سرکہ میں جوش دے کر کلی کرنا مفید ہے۔ یا مسوڑھے پر شب، اور ملح اندرانی شب کا چوتھائی چپکا کر چھوڑ دیں حتی کہ سوزش پیدا ہو جائے، پھر برگ زیتون کے جوشاندہ کی کلی کریں۔

مسوڑھے کے آکلہ، سرخی اور سوجن کے لئے:

کسی سلائی کے سرے پر اون لپیٹ کر کھولتے ہوئے روغن میں ڈبوئیں اور مسوڑھے پر رکھیں ۔ یہ عمل اس حد تک کرتے رہیں کہ مسوڑھے سفید ہو کر برابر ہو جائے، سوجن جاتی رہے اور مقام ماؤف سفید ہو جائے۔ آکلہ زائل ہو جائے گا۔ تندرست گوشت سے تندرست گوشت اگنا شروع ہو جائے گا۔ اسکے بعد منجن کا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ اس جگہ یہ نہایت مفید ہوتا ہے۔

مازو ۹ ۷ گرام، مر، ڈیڑھ گرام، خشک خشک استعمال کریں۔

125

منجن کا نسخہ :

دانتوں کو سفید، منہ کو خوشبودار اور دانتوں کو فساد اور درد سے روکتا ہے۔ بورہ، مرالسیفا (سقن) مر، ہم وزن پیس کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

عمدہ نسخہ ہے :

سقن دستیاب نہ ہو تو صدف سوختہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

منہ جیسے گرم تر مقامات پر زخم ہو جائیں تو تعفن تیزی سے پیدا ہوتا ہے۔ منہ کے اندر رکھی جانے والی طاقتور ادویات تحلیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مذکورہ دونوں بیماریوں کے اندر جہاں طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہیں سوختہ کرنے والی ادویات بھی ضروری ہوتی ہیں۔

مسوڑھے کے اندر تمام فسادوں کا علاج فلد فیون کے ذریعہ کریں۔ فلد فیون کی دوائیں بتائی جاچکی ہیں۔ اس کے علاوہ علاج کیؔ کے ذریعہ بھی کریں۔ داغیں تو اس حد تک داغیں کہ زخموں سے رطوبتوں کا بہاؤ رک جائے۔ منہ کے تمام زخموں میں ایسا ہی کریں۔ قریب کی جگہوں کو آٹے وغیرہ سے ڈھک دیں۔ اس کے بعد کیؔ کے نشانات کو مٹانے کے لئے شہد استعمال کریں کیونکہ ان نشانات کو شہد سرکہ کے ہمراہ نہایت عمدہ طور پر دور کر دیتی ہے۔

نہایت حیرت انگیز منجن کا نسخہ :

تجربہ کے بعد حنین نے اس کی تعریف کی ہے یہ حنین کے منتخبات میں شامل ہے۔ گل سرخ ۱۰ گرام، سعد ۱۸ گرام، بلیلہ زرد ۵۳ گرام گٹھلی دور نمودہ، پوست دار چینی ۷ گرام، شب ۷ گرام، عاقرقرحا ۲۵ گرام، نوشادر ساڑھے تین گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، سک ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، نمک ۱۸ گرام، سماق الدباغة ۷ گرام، طرفاء کا پھل (مائیں کلاں) ۱۰ گرام، قاقلہ (الائچی خورد) ۱۴ گرام، زرنباد ۵۶ گرام، گلنار ۱۴ گرام، پیس کر سب کو یکجا کر لیں اور استعمال کریں۔ (جالینوس)

مسوڑھے اور زبان کی اصلاح کے لئے :

جو شخص اپنے دانتوں کو ہمیشہ محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ معدہ کے اندر کھانے کو فاسد ہونے سے بچائے، اور قئے پر اصرار نہ کرے۔ بالخصوص کھٹی قئے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ یہ دانتوں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ قئے ہو جائے تو دانتوں اور مسوڑھوں کو اسی چیز سے دھولے جو ضرر کا ازالہ

126

کر دے۔ خشک اور لیس دار اشیاء کو چبانے سے بھی پرہیز کرے کیونکہ دانت کبھی ان سے ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ان کی جڑیں برباد ہو جاتی ہیں۔ سرعت سے متعفن ہو جانے والے کھانوں سے بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ مثلاً دودھ، پنیر، نمکین اشیاء، نمکین مچھلیوں کے شوربے، انہیں کھائیں تو کھانے کے بعد دانتوں کو اچھی طرح دھولیں شدید ٹھنڈی چیزوں سے بھی پرہیز کریں۔ بالخصوص گرم کھانوں کے بعد۔ دانتوں کے درمیان جو غذائی اجزاء پھنس جاتے ہیں ان سے بھی ہوشیار رہیں کیونکہ یہ تعفن کا باعث ہوتے ہیں۔ مذکورہ باتوں کا لحاظ کریں گے تو دانت ہمیشہ محفوظ رہیں گے۔ بشرطیکہ اصلاً عمدہ ہوں۔ مزید چاہتے ہوں تو منجن استعمال کریں۔

سب سے عمدہ منجن وہ ہوتا ہے جو اعتدال کے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے اور گرم اور سرد نہیں ہوتا۔ کیونکہ خشکی فساد پذیر دانتوں کے لئے موافق ہوتی ہے۔ اسی طرح مسوڑھے کے لئے بھی، لہذا خشکی کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ گرمی اور سردی کی ضرورت دانتوں کو تب ہی ہوتی ہے جب وہ اپنے مزاج سے خارج ہو جاتے ہیں مگر جب تک وہ صحتمند ہوتے ہیں۔ منجن کو گرم یا سرد نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ مزاج سے ہٹ جانے کے بعد بقدر ضرورت گرمی اور سردی پہونچانے کا اہتمام کریں۔ ٹھنڈے کھانوں سے دانتوں کو ٹھنڈک لاحق ہو گئی ہو تو صعتر اور سداب جیسی گرم ادویات چبائیں۔ اور منجن کے طور پر استعمال کریں۔

دانت جو ٹھنڈے ہو چکے ہوں ان کے لئے ابہل، پوست بیخ کبر، عاقر قرحا ہم وزن دانتوں پر رگڑیں۔ مسوڑھے کے اندر گوشت اگانا چاہیں تو اس کے لئے منجن کے اندر ایرسا، آرد کرسنہ، جو وغیرہ ڈالیں۔ اس سے مسوڑھے کا گوشت اگ آئے گا۔ مسوڑھ مائل بہ سرخی و رطوبت ہو تو گلنار، مازو، شب، ٹھنڈے اور قابض پانی جیسی قابض ادویات کام میں لائیں۔

مسوڑھے کے ابتدائی فساد میں:

فلد فیون کے ذریعہ ہلکی مالش، خون بڑھ جائے تو محلل ادویات، ان ادویات کے بعد گل سرخ، تخم گلاب، کافور، صندل، جیسی ٹھنڈی اور قابض ادویات کے ذریعہ مالش کریں تاکہ ورم نہ آئے۔ مسوڑھ فاسد ہو جائے تو فسادہ زدہ حصہ کو داغ دیں تاکہ وہ گر جائے۔ اس کے بعد گوشت اگانے والی ادویات کے ذریعہ علاج کریں۔ تاکہ مسوڑھ مندمل ہو کر پہلی حالت پر آجائے۔

میں نے دیکھا ہے کہ نچلا جبڑا گر جانے کے بعد یہاں تعفن نہایت سرعت کے ساتھ آیا ہے۔ داڑھ کے نیچے نواسیر پیپ بن جائے اور جلد کوئی علاج نہ ہوا ہو تو اس کو اکھاڑ دیں بالعموم اس کی وجہ

127

سے داڑھی میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ حتی کہ ناسور کا ایک سر تھوڑی سے اس دانت کے محاذ میں بن جاتا ہے جس کے نیچے پیپ ہوتی ہے۔ یہ ناسور جاتا رہتا ہے جب مذکورہ دانت پہلے اکھاڑ دیا جائے پھر اس کے بعد دواء حاد اور گھی کے ذریعہ علاج کیا جائے۔ جبڑا فاسد ہو جاتا ہے تو اس کا علاج صرف گھی ہے۔ حتی کہ وہ گر جائے۔ یا اس کے اندر سے نکلنے والا کھانا نکل جائے۔ فساد اگر اوپر کی جانب ہو تو یہاں سے کچھ ہڈیاں ہی اکھاڑی جائیں گی کیونکہ اوپر کی داڑھ کل کی کل فاسد بمشکل ہی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں رخسار کی کچھ ہڈیاں تراشی جائیں گی۔ (حنین)

منھ میں استعمال کئے جانے والے منجنوں اور کلیوں کی سات قسموں کا بیان:

۱- فقط بارد (سرد) ہو اور زیادہ قبض پیدا نہ کرتا ہو مثلاً
تخم گلاب، تخم خس، کافور، صندل، تھوڑی افیون، عدس مقشر وغیرہ، یہ دوائیں حرارت کے شروع میں استعمال ہوتی ہیں۔

۲- طاقتور قبض پیدا کرنے والا ہو، نہ سرد ہو نہ گرم، مثلاً
استخوان سوختہ، اکلاس، اینٹ وغیرہ

۳- قابض بھی ہو اور گرمی بھی پیدا کرے مثلاً
ابہل، سرو، سعد، قابض منجنوں میں صعتر اور پوست کبر جیسی شامل ہونے والی گرم چیزیں۔

۴- طاقتور قابض بھی ہو اور ساتھ ہی سرد بھی۔ مثلاً
سماق، گلنار، مازو، اور تھوڑی افیون۔

۵- جلانے اور داغنے والا ہو۔ یہ مسوڑھے اور دانتوں میں فساد رونما ہو جانے کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً فلد فیون۔

۶- فقط جالی ہو۔ مثلاً
قیسوم، سنباذج، اینٹ، اور خزف ریزہ۔

منجن کے تمام نسخے انہی ساتوں (۱) اقسام کے اندر داخل ہیں۔

دبانے کے بعد مسوڑھے پر درد ہو یا مریض مسوڑھے کے اندر درد محسوس کرے تو ایسی حالت میں دانت نہ اکھاڑے جائیں کیونکہ اس طرح درد میں اضافہ ہوگا۔ البتہ درد دانتوں کی جڑ میں ہو تو اکھاڑ دینے کے بعد درد میں افاقہ ہو جائے گا۔ علاج کرنے پر دوائیں بھی مقام ماؤف تک

128

پہونچیں گی۔اس لئے مؤثر ہوں گی۔

کھردرے اور گرم منجن سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ مسوڑھے کے باریک مقام کو جو دانتوں سے متصل ہوتا ہے نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے یہ ایک ایسی حالت ہوجائے گی جس سے طویل مدت میں بھی نجات نہ ملے گی۔

دانتوں کی زردی کو اس طرح روکا جاسکتا ہے کہ انہیں اچھی طرح ایک دھجی کے ذریعہ خشکی پیدا کرنے والی دوا سے دھویا جائے۔ موسم سرما یا غلبہ برودت میں دانتوں کی تدھین روغن بان سے بوقت خواب کی جائے۔ موسم گرما اور غلبہ حرارت میں دانتوں کے اوپر اور نیچے روغن گل لگایا جائے۔

ورم لاحق ہونے پر مسوڑھے کے اندر درد ہوا کرتا ہے۔ سکون اس طرح ہوگا کہ روغن گل خالص ۱۰۰ گرام، مصطگی ۱۰ گرام لے کر، مصطگی کو پیس کر روغن میں ابال دیں۔ پھر نیم گرم ہونے دیں اور اس کی کلی کریں۔ اس دواء سے منھ کے تمام اجزاء کا ورم جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ یہ فضلات آہستہ سے اس طرح دفع کردیتی ہے کہ احساس نہیں ہوتا۔ جیسا کہ تمام طاقتور دواؤں کا فعل کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دوا سوزش پیدا کئے بغیر تحلیل بھی کرتی ہے۔ اس جگہ ایسی ادویات کا استعمال مناسب نہیں ہے جو طاقتور قابض ہوں کیونکہ ان سے درد میں اضافہ ہوگا۔ اور ورم بڑھے گا۔ اسی طرح طاقتور محلل ادویات کا استعمال بھی مناسب نہیں ہے (حنین)

(حنین نے آگے ان باتوں کا تذکرہ کیا ہے جو جالینوس نے اس باب میں کہی ہیں ہم انہیں باب الاورام میں لکھ چکے ہیں)۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا قسم کی دوا میں روغن آس اور وہ شراب بھی (شامل کرتے ہیں) جس میں گل سرخ خشک جوش دے لیا گیا ہو۔ مسوڑھے کے اندر تری پیدا ہوجاتی ہے تو وہ ڈھیلا ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے گلنار کے جوشاندہ کی کلی کریں اور اسی جیسی چیز مسوڑھے پر چپکائیں۔ آب زیتون نمکین کے ذریعہ کلی کرنا مسوڑھے کو مضبوط اور تعفن کو دور کرتا ہے۔ جس مسوڑھے سے خون بہہ رہا ہو اس کا سب سے مؤثر علاج حسب ذیل ہے:

آب لسان الحمل کی کلی کریں، انگور جنگلی گچھے کی شکل اختیار کرے تو کوئلہ کی آگ پر تھوڑا جلا کر پیس لیں۔ اور آب لسان الحمل میں پیس کر طلا کریں اور سرکہ کی کلی کریں۔

مسوڑھے کے زخموں کا سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ شہد میں رسوت پیس کر یا صعتر سوختہ،

129

بورہ، جو سوختہ، سب کی راکھ شہد میں ملا کر، اسی طرح ابہل کو بھی بطور طلاء استعمال کریں۔

مسوڑھے کا گوشت اگانے اور یہاں زیادہ گوشت لانے کے لئے کندر، زراوند مدحرج، دم الاخوین، ایرسا، آرد کرسنہ، سرکہ عنصل، اور شہد استعمال کریں۔

گوشت اگانے کے لئے منجن:

آرد کرسنہ ۵٦ گرام، شہد میں گوندہ کر قرص بنالیں، اور اسے کسی نئی ٹھیکری پر رکھ کر آگ پر رکھ دیں کہ جلنے کے قریب ہو جائے۔ یا اسے تندور کے اندر روٹی کی طرح پکائیں، پھر اسے پیس کر اس میں دم الاخوین ۱۴ گرام، کندر ذکر ۱۴ گرام، ایرسا ۷ گرام، زراوند مدحرج ۷ گرام، پیس کر شامل کریں اور منجن کریں۔ منجن کرنے سے پہلے سرکہ عنصل کی کلی کریں اور بعد میں مسوڑھے پر شہد رگڑیں۔

مسوڑھوں اور دانتوں کا سب سے عمدہ علاج:

شہد سے دونوں کو رگڑیں کیونکہ شہد کے اندر تنقیہ اور جلا پیدا کرنے کی تاثیر بھی ہے اور اس حد تک ان مقامات کو صاف ستھرا کر دیتی ہے کہ مسوڑھے میں گوشت اگ آتا ہے۔ یہ سب سے مفید اور سب سے سہل علاج ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شیریں ہونے کی وجہ سے مسوڑھے کو شہد ڈھیلا کر دیتا ہے مگر انہیں معلوم نہیں ہے کہ شیرینی وہی ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے جس کے مزاج میں رطوبت ہوتی ہیں۔ شہد اس کے برعکس خشک ہوتا ہے۔ شیریں اشیاء تب ہی ڈھیلا پن پیدا کرتی ہیں جب مفرد ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کے اندر جلانے کی کیفیت ہوتی ہے جیسا کہ شہد کا معاملہ ہے۔ یا قبض پیدا کرنے کی بات ہوتی ہے جیسا کہ مر کا معاملہ ہے۔ اس میں جلاء نہ ہوگی۔ ایسی صورت میں لامحالہ ڈھیلا پن پیدا ہوگا۔ شہد کا خشک ہونا معلوم ہے۔ یہ دانتوں کے میل کچیل کو صاف کرتی ہے۔

طبرزد گرم کر کے شہد کے ساتھ شامل کرلی جائے تو دانتوں کے اندر جلاء بھی پیدا ہوگی۔ قبض بھی، اور مسوڑھہ صاف اور مضبوط بھی ہوگا۔ (حنین)

130

دانتوں کی تدبیر:

مسواک زبان کو خشک کرتی ہے منہ کو خوشبودار بناتی ہے، دماغ کو صاف کرتی ہے، حواس کو لطیف بناتی ہے۔ دانتوں کو چمکاتی ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ ہر شخص موافق چیز کی مسواک کرے۔ محرور المزاج شخص کے لئے خلاف (بید سادہ) اور جن لوگوں کا مسوڑھ کمزور ہو ان کے لئے طرفاء (جھاڑ) کی مسواک مفید ہوتی ہے۔ مسواک کو عرق گلاب میں ڈبوئیں، صندل سرخ ایک جز، کبابہ ایک جز، خاکستر قصب آدھا جز، کفت دریا آدھا جز، عاقر قرحا ½ جز، میویزج ½ جز، برادۂ عود پونے تین جز، بطور منجن استعمال کریں، یہ مفید ہے۔ (عیسی بن ماسر)

مذکورہ بالا طریقہ سے اصلاح ہوتی ہے۔ (ساھر اور مؤلف)

منہ کے اندر حرارت اور ڈھیلے پن کے لئے منجن کا عمدہ نسخہ:

صندل، تخم گلاب، جھاؤ کا پھل، گلنار، ملح اندرانی، مسک، کافور، اس کے علاوہ بید سادہ کی مسواک کریں۔ منجن کے نسخہ میں طباشیر کا اضافہ کرلیں۔ (عیسی بن ماسر)

سیاہ ہو جانے والے دانتوں کا علاج خشک کرنے والی ادویات کے ذریعہ کریں کیونکہ سیاہی اصل میں ان خراب رطوبتوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو دانتوں پر گرتی ہیں۔ دانتوں کے ہلنے میں اگر قابض ادویات سے کام نہ چلے تو دانتوں کی جڑوں کو داغ دیں یا انہیں ستھری زنجیر سے کس دیں۔

(ابن سرابیون)

مسوڑھے کے ڈھیلے ہونے میں چہار رگ کو کاٹ دینا اور ٹھوڑی پر حکمت کے تحت پچھنہ لگانا مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

ڈھیلے سرخ خون آلود مسوڑھے کو تحلیل کیا جاتا ہے۔ تحلیل یہ ہے کہ نشتر سے شگاف لگائیں اور خون کو بہنے دیں۔ اس کے بعد زاج اور دواء حاد کے ذریعہ رگڑیں اور سرکہ کی کلی کریں۔ (مؤلف)

ہلتے ہوئے دانتوں کو مضبوط بنانے کے لئے مازو، زرنیخ سرخ، نورہ، سرکہ کچھ مربی کر کے دانتوں پر چپکائیں۔ (کناش فارسی)

طاقتور قابض فلد فیون دانتوں کے ہلنے میں مفید ہے۔

131

دانتوں کے ہلنے میں منجن کا عمدہ شاہی نسخہ:

سک، شب ہم وزن، منجن کریں، سک، گل سرخ، صندل اور سعد سے دانتوں کے تمام دردوں میں ایک معتدل اور عمدہ منجن تیار کر لیں۔

داڑھ اور دانتوں کے پانی اترنے میں خرفہ مفید ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ یہ سبزی داڑھ کا شافی علاج ہے۔ (مؤلف)

داڑھ کے درد کیلئے منہ کے اندر روغن، گدھی کا دودھ رکھنا اور خرفہ چبانا عمدہ ہے (اسحاق)

داڑھ کے درد کے لئے:

مصطگی، دردی زیت سوختہ، ہم وزن، برگ غار نصف جز، مذکورہ دواؤں میں شامل کریں۔ نیز اخروٹ، بادام اور پنیر عمدہ ہیں۔ (طبیب نا معلوم)

داڑھ میں تکلیف ترش یا کسیلی چیزوں کے استعمال سے ہوتی ہے۔ داڑھ کی تکلیف برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔

نمکین شئے سے داڑھ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے کیونکہ ترش کی بیحد ضد ہوتی ہے۔ (جالینوس)

داڑھ کی تکلیف کے لئے علک البطم اور موم یا شراب کے مٹکوں کے اندر موجود زفت (سخت سیاہ مادہ) کا چبانا مفید ہے۔ (اھرن)

علک اور شراب کے مٹکوں سے حاصل کردہ زفت چبائیں، تلچھٹ کا ملنا، زراوند طویل، حب الغار، اور حلتیت کا چبانا مفید ہے۔ (ابن سرابیون)

جالینوس نے سچ کہا ہے کہ داڑھ کی تکلیف ترش اور کسیلی اشیاء سے لاحق ہوتی ہے۔ ترش اور کسیلی اشیاء مثلاً انجیر خام، کشمش، حصرم (کچا انگور) وغیرہ کھٹے سرکہ جس میں کسیلا پن کم ہو جاتا ہے، کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے داڑھ میں تکلیف پیدا کرتی ہیں۔

دانتوں کو اکھاڑنے اور ریزہ ریزہ کرنے کے لئے:

تلچھٹ، حصرم کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ شہد کے مانند گاڑھا ہو جائے اور فساد زدہ دانتوں پر طلا کر دیا جائے تو دانت اکھڑ جاتے ہیں۔

132

دانتوں کو اکھاڑنے کے لئے:

آگے اور پیچھے مازریون چبا کر ایک گھنٹہ چھوڑ دیں۔ اس کے بعد اکھاڑ دیں تو دانت اکھڑ جائیں گے۔

ایضاً:

ریشہ حنظل لباب کھٹے سرکہ کے ہمراہ تین دن پیس لیں، اسے چند دن دانتوں پر طلاء کریں۔ یہ ڈھیلا ہو جائیں گے حتی کہ ہاتھوں سے اکھاڑے جا سکتے ہیں۔

ویسے عاقر قرحا کو بھی تیار کر کے استعمال کریں تو چند دنوں کے اندر دانتوں کو اکھاڑ دے گا۔

ایضاً:

بیخ برنجاسف، عاقر قرحا، تخم قریص، کندر، مقل، حلتیت بدبودار، بیخ جنطیانا، مازریون، اچھی طرح کوٹ کر دانتوں پر چپکا دیں اور تھوڑی دیر چھوڑ دیں، دانت انشاء اللہ اکھڑ جائیں گے۔ (مؤلف)

فاسد دانت کو اکھاڑنے کی دوا:

تخم انجرہ، برنجاسف، کندر، عاقر قرحا، مقل، بیخ حنظل، حلتیت، ہلنے والے دانت پر چپکائیں، انشاء اللہ دانت اکھڑ جائے گا۔ صمغ زیتون اگر دانتوں پر چپکا دیں تو وہ بغیر مشقت کے گر جائیں گے۔ (عبدوس)

مینڈک کی چربی کچھ لوگوں کے مطابق اگر دانت پر رکھی جائے تو وہ اکھڑ جائے گا۔ بالخصوص جبکہ دانت ماؤف ہو اور چربی اس کے اندر بھر دی جائے۔ گھاس کھاتے وقت جانور مینڈک کی چربی کھا لیتے ہیں تو ان کے دانت گر جاتے ہیں مناسب یہ ہے کہ تندرست دانتوں کو اس سے بچایا جائے۔
(طبیب نامعلوم سماعاً)

عاقر قرحا کو چالیس دن تک کھٹے سرکہ کے اندر بھگوئے رکھیں۔ پھر اسے آٹے کے ساتھ پیس کر ماؤف دانت پر طلاء کریں، تندرست دانتوں پر موم چڑھا دیں اور ایک گھنٹہ تک انتظار کریں۔ پھر کلبتین (ایک آلہ) سے کھینچ کر دانت کو اکھاڑ لیں۔ (جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ طلاء کو طاقتور بنائیں اور ہر گھنٹہ کے بعد اس کا اعادہ کریں اور ہر بار مقدار میں اضافہ کر دیں۔ ضرورت ہو تو طلاء کئی دن کریں۔ حتی کہ ڈھیلا ہو کر دانت اکھڑ جائے۔

زاج سرخ کھٹے سرکہ کے ہمراہ چند دن طلاء کریں۔ اس سے بھی دانت گر جائیں گے۔ اس کا

133

اثر طاقتور ہوتا ہے۔ یتوع کا دودھ اور زاج سرخ پیس کر بھی طلا کرتے ہیں۔

عاقر قرحا تین دن سرکہ میں بھگو کر دانت پر تین دن طلاء کریں۔ حتی کہ اکھڑ جائیں۔ یا بیخ قثاء الحمار کو کام میں لائیں۔ (جالینوس)

مو، یتوع کے دودھ میں مسلسل گوندہ کر داڑھ پر چپکائیں، ایک بار چھوڑ دیں اور دوسری بار یہ عمل دہرائیں۔ بار بار ایسا کریں حتی کہ جذب ہو جائے۔ اس طرح کی ضرورتوں میں یہ سب سے عمدہ علاج ہے۔ (مؤلف)

حلتیت فساد زدہ دانت کے اندر رکھی جائے تو طاقتور اثر ہوتا ہے یہی اثر قطران کا بھی ہے۔
(مؤلف)

داڑھ کے اندر فساد زیادہ ہو جائے تو اسے ایسی چیزوں سے اکھاڑیں جو درد پیدا کئے بغیر اکھاڑ سکیں مثلاً عاقر قرحا سرکہ کے اندر کافی دن بھگو کر استعمال کریں۔

یتوع کا دودھ آرد کرسنہ یعنی ترمس یا قنہ و زاج سرخ، کے ہمراہ، یا بیخ قثاء الحمار، کبریت اور زبیب کو بھی استعمال کریں۔ ایسی حالت میں دانتوں پر موم چڑھادیں۔ فساد تھوڑا ہو تو خشک کرنے والی ادویات کا طلاء کریں اور انہی دواؤں کو اندر بھر بھی دیں۔

دیاسقوریدوس کے مطابق خرگوش کا دماغ کھانے سے بچوں میں دانت بہ آسانی نکلتا ہے۔
(حنین)

خرگوش کا بھیجہ دانتوں کے اگنے کی جگہوں پر رگڑنے سے دانتوں کے بسہولت نکلنے میں بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ مسوڑھے کے اندر اس سے درد اٹھتا نہیں ہے۔ (جالینوس)

شہد بچوں کے مسوڑھے کو اچھی طرح نرم کرتی ہیں۔ (اریباسیوس)

گائے کا گھی یا بھیڑ کا مغز یا خرگوش کا مغز رگڑنے سے بچوں کا دانت تیزی سے نکل آتا ہے۔

چوھیا بھون کر بچوں کو کھلائیں تو ان کے منہ سے بہنے والا لعاب خشک ہو جاتا ہے۔
(ابن ماسویہ)

مازو اور عنب الثعلب سرکہ میں جوش دے کر منہ کے اندر رکھنے سے اس کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کراث سرکہ میں جوش دے کر اور شراب قابض میں برگ انار جوش دے کر استعمال کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (روفس)

منہ سے بہ کثرت تھوک معدہ کی رطوبت کی وجہ سے خارج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

علاج یہ ہے کہ قئے کے ذریعہ، اور مصطگی، ابہل، ایارج وغیرہ چبا کر خشک کریں۔ زنجبیل مربی

134

اس کے لئے مفید ہے۔(مؤلف)

جن لوگوں کے منہ سے بہ کثرت لعاب خارج ہوتا ہو انہیں خیساندہ صبر، پلائیں اور اس کے بعد آب زیتون نمکین اور سرکہ عنصل کی کلی کرائیں۔(بولس)

لعاب معدہ سے آرہا ہو تو مریض کو اطریفل ایارج اور حب صبر دیں، غرغرہ اور قئے کرائیں، نہار منہ ستو دیں۔اس کے بعد پیاس برداشت کرائیں۔بھنے ہوئے گوشت اور خشک کھانے دیں۔ لعاب کا تعلق سر سے ہو تو فوہ دیں اور تالو کو قابض ادویات کے ذریعہ مضبوط کریں۔

بہ کثرت لعاب کے لئے:

منہ کے اندر اقاقیا، عصارہ آس، وعوسج، یا عصارہ سفرجل یا جوشاندہ مازو یا فوہ یا پوست کندر رکھیں۔

چوتھاباب

آواز کی بیماری، قصبۃ الریہ کے کھردرے پن کا علاج اور آواز کا پھٹنا

موسم سرما میں ایک شخص کا علاج حدید (لوہے) کے ذریعہ ہو رہا تھا۔ چنانچہ اوپر کو جانے والا عصب راجع سرد ہو گیا، جس سے اس کی آواز ٹوٹ گئی، ہم نے اس عصب کا علاج گرمی پیدا کرنے والی دوا کے ذریعہ کیا چنانچہ آواز واپس آگئی۔ خنازیر کے علاج میں بالعموم یہ عصب کٹ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک جانب سے کٹتا ہے تو نصف آواز جاتی رہتی ہے۔

آواز مفقود یا کمزور ایک ایسی آفت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو عضلۂ حجرہ کی جانب آنے والے عصب کو لاحق ہوتی ہے، یا یہ کیفیت ایسے نزلہ کے وقت پیش آتی ہے جو حلق اور حجرہ کے قریب گرتا ہے یا سخت چیخ یا ورم حار کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ ورم پہلے پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ مذکورہ اعضا کو متورم کر دیتا ہے یا مذکورہ کیفیت کسی مادہ کے منقطع ہو جانے سے رونما ہوتی ہے جیسا کہ ضیق تنفس کی حالت میں یا آلات تنفس پر فالج یا سینہ کے زخموں کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے۔

آواز کا ٹوٹنا کبھی ان نزلوں سے بھی ہوتا ہے جو سر سے اتر کر دیر تک رک جاتے ہیں کبھی سینہ کی فضا میں پیپ کے محبوس ہو جانے یا پھیپھڑے کے اندر زخم یا چیخنے کی وجہ سے بھی آواز منقطع ہو جاتی ہے۔

آواز کا بیٹھنا:

آواز کبھی بعینہ مذکورہ بالا اسباب کی وجہ سے بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی سرد ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے بھی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ آواز کا ٹوٹنا اور بیٹھنا ایک ہی قسم ہے۔ فرق قلت اور کثرت کا ہے۔ آواز ٹوٹتی تب ہے جب آواز کے آلات بھیگ کر رطوبت سے اس طرح تر ہو جاتے ہیں کہ ان کا تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے۔ آواز اس وقت بیٹھتی ہے۔ (بحوقہ) جب یہ آلات تھوڑا بھیگتے ہیں۔ تیز بڑی آواز جو پیدا ہوتی ہے۔ وہ اصل میں قصبۃ الریہ اور حجرہ کے اندر ورم لاحق ہونے سے ہوتی ہے۔ تکان لاحق ہونے پر جس طرح خارجی اعضاء کو حمام اور نرم مالش سے نفع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس عضو کو بھی حمام اور ملین ادویات سے فائدہ پہونچتا ہے۔ ملین ادویات وہی جو عضو سے ملاقات کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ منادی کرنے والے اور زور سے آواز دینے والے خادموں کو دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ کثرت سے

136

حمام کرتے ہیں اور مرخی غذائیں استعمال کرتے ہیں حلق کے اندر کچھ کھردراپن محسوس کرتے رہیں تو مبرد اور مغری اشیاء استعمال کرتے ہیں، افاقہ نہیں ہوتا تو اس کے بعد حلقی ادویات استعمال کرتے ہیں اور غذا میں دودھ، نشاستہ، انڈے اور اطریہ (سویاں) لیتے ہیں۔ اس سے بھی صحت نہیں ہوتی تو زبانوں کے نیچے ایسی گولی رکھتے ہیں جو ورم کا ازالہ کرتی اور اسے منتشر کر دیتی ہے۔ چنانچہ شراب شیریں، صمغ کیترا، اور رب السوس سے تیار کردہ گولی استعمال کرتے ہیں۔ ان دواؤں سے بنی ہوئی گولی کھردرے پن کو نرم، بقیہ ورم کو پختہ اور مکمل صحت عطا کرتی ہے۔ مریض کو گدی کے بل سونا لازم ہے حنجرہ کے عضلہ کو آزاد کر دے تاکہ تھوڑا اثر آئے۔ تاہم اس کے باوجود آواز صاف نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال نہ کی جائیں جو سوزش پیدا کیے بغیر آواز کو صاف کر دیتی ہیں۔ مثلاً باقلی، آب دلیہ جو، اور تخم کتاں سے تیار کردہ حریرہ۔ یہ دوائیں مغری اور طاقتور جلا پیدا کرنے اولی ادویات کے مابین ہوتی ہیں۔ ان سے بھی طاقتور دوائیں صمغ البطم، کندر، جھاگ دور کیا ہوا شہد، بادام تلخ اور ان سے بھی زیادہ طاقتور آرد کرسنہ وغیرہ ہیں۔ جن لوگوں کے حنجرہ میں ورم ہو ان کے لئے انگور کا گاڑھا رس موزوں ہے کیونکہ یہ مغری ہوتا ہے اور اس کے ساتھ جالی اور سکون کے ساتھ ملین بھی۔ جوشاندہ انجیر ان سے بھی زیادہ تحلیل اور جلاء کی تاثیر رکھتا ہے۔ حنجرہ کے عضلہ میں جب چیخنے سے تکان لاحق ہو جائے تو سب سے زیادہ موزوں نرم غذائیں اور مغری ادویات ہیں۔ شراب قطعاً ترک کریں حتی کہ ورم میں افاقہ ہو جائے۔ افاقہ ہو جانے کے بعد ایک بار شراب شیریں پی لینا ممکن ہے۔

ورم میں افاقہ ہو جانے کے بعد مذکورہ ادویات کے ساتھ تھوڑی جالی ادویات کا اضافہ کریں اور جلاء کی طاقت میں رفتہ رفتہ اضافہ کریں حتی کہ جلائی طاقت حدت اور جلن تک جا پہونچے۔

پہلی ادویہ کی مثال:

دودھ (سویاں) اور نشاستہ۔

دوسری کی مثال:

گھی، اصل السوس، انگور کا گاڑھا رس۔

تیسری کی مثال:

شہد، باقلی، جو کی دلیہ، جوشاندہ انجیر۔

اس کے بعد اور زیادہ طاقتور وہ دوا ہے جو مر اور عنصل وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔ اس حاد بیماری

137

کے اندر ہم سب سے نرم دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ بوقت ضروت رفتہ رفتہ زیادہ طاقتور دواؤں تک پہنچتے ہیں۔

آواز کے لئے جو ادویات مستعمل ہیں وہ مثال کے طور پر حسب ذیل ہیں:

زعفران ساڑھے چار گرام، مر ۳ گرام، فلفل ۱ گرام، شہد بقدر ضرورت انگور کے گاڑھے رس میں مر اور زعفران شامل کر دیں، تو ابتداء میں آواز کھولنے کے لئے موزوں ہے۔ اسی طرح شروع میں خشک طاقتور ادویات بھی موزوں ہوتی ہیں۔

آواز ٹوٹنے میں:

بند گوبھی کے ڈنٹھلوں کا چھلکا لےلیں اور مریض کو چبانے کے لئے دیں۔ وہ اسے چوسے بھی اور تھوڑا نگل لے۔

دیگر:

عصارہ بند گوبھی شہد اور خشک گدر کھجور کے ہمراہ جوش دے کر استعمال کریں۔ فوری نفع ہوگا۔ (جالینوس)

یہ دوا ہمیشہ اپنے یہاں تیار رکھیں۔ استعمال کے بعد اثر نہ دیکھیں کہ تو اس میں تھوڑی حلتیت شامل کریں۔ (مؤلف)

دیگر:

زعفران ایک جز، حلتیت نصف جز، شہد ۱۰ جز، اتنا جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے، پھر اسے پر بقیہ دواؤں کو چھڑکیں اور مریض کو ڈیڑھ گرام کی مقدار میں دیں۔

دیگر:

بارزدے ۲ گرام، فلفل ساڑھے چار گرام، بورہ ساڑھے چار گرام، شہد ۴. ۲ گرام۔ شہد کو جوش دے کر گاڑھا کرلیں اور اس پر دواؤں کو چھڑک دیں۔

دیگر:

زعفران، مر، کندر، رب السوس، لب منقی۔

دیگر اور زیادہ نرم:

کتیرا، مر، کندر، عصارہ سوسن، فربہ کھجور کے گودہ میں گوندھ لیں اور یہ ادویات بھی۔ مر،

138

فلفل، زعفران، حلتیت بارزد، صمغ بطم وغیرہ۔

قصبۃ الرئیہ کی جھلی اور آلات صوت کے بھیگ جانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور ان کے زیادہ خشک ہو جانے سے لمبی گردن والے جانور کی طرح آواز تیز ہو جاتی ہے۔ حجرہ کی کریاں اچھی طرح بھیگ جاتی ہیں تو آواز منقطع ہو جاتی ہیں، کم بھیگتی ہیں تو آواز تاریک اور بیٹھ جاتی ہے۔ بحوحۃ الصوت (آواز کا بیٹھ جانا) جب بوڑھوں کو لاحق ہوتا ہے تو نا قابل علاج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

روزہ دار کی آواز عمدہ اور صاف ہوتی ہے۔ جو شخص اپنی آواز نکالنے میں تھکتا ہو اسے گرم، ترش اور نمکین چیزیں چھوڑ دینی چاہئیں۔ البتہ حلق کے اندر بہ کثرت رطوبت ہو تو اسے گرم چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ (یہودی)

آواز بیٹھ اس لئے جاتی ہے کہ سر سے برابر نزلہ کا انصباب ہوتا رہتا ہے۔ لہذا مریض کو خشخاش وغیرہ مانع نزلہ ادویات دیں۔

رطوبت سے پیدا شدہ بیٹھی آواز کو صاف کرنے والی گولی:

خردل بھنا ہوا ۱۰ گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، شہد میں گوندہ کر چنے کے برابر گولی بنا کر زبان کے نیچے رکھیں، رطوبت کے لے عمدہ ہے۔ (اهرن)

آواز کو صاف کرنے کا مفید نسخہ:

منھ کے اندر کبابہ رکھیں۔ (طبری)

اپنی آواز کو باقی رکھنا چاہیں تو بہ کثرت چیخ و پکار، تیز چرپرے، ترش، نمکین، قابض اور کھردرے کھانوں سے پرہیز کریں، البتہ اگر نزلوں وغیرہ کی رطوبتوں کی وجہ سے آواز میں کوئی آفت آجائے تو ایسی صورت میں زنجبیل، فلفل اور خردل جیسی گرم چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کھانے جو بالقوہ زیادہ گرم اور سرد ہوں انہیں نہ کھائیں۔ گرم کھانوں کی وجہ سے پیدا شدہ صورت حال میں تلیین اور چکناپن اور سرد کھانوں کی صورت میں ہلکے شوربے استعمال کریں۔

آواز کے مقام کو معتدل گرم اور لطیف چیزوں سے فائدہ پہونچتا ہے۔

آواز کی دوائیں اور غذائیں:

نشاستہ، شکر، بادام، شیریں طلاء، بتھوا، ککڑی، کدو، اور باقلی کے شوربے، کتیرا، منقی، صنوبر، صمغ، انجیر، حلبہ، تخم کتاں، چنا، ماء الشعیر، بیخ سوسن، کھجور، اور آخر میں لبان، مر، بارزد، شہد، حلتیت،

139

فلفل، فوتنج، علک الانباط۔

آواز کو سرد ہوا سے نقصان پہونچتا ہے اس کے لئے مذکورہ کچھ دوائیں، شراب شیریں میں گوندہ کر مریض کو دیں کہ زبان کے نیچے رکھ لے۔ تخم انجرہ، ان دواؤں میں شامل کریں۔

حرارت کی وجہ سے اور چیخنے سے بیمار ہو جانے والی آواز کی عمدہ دوا:

حب القثاء، کتیرا، رب السوس، نشاستہ، لعاب اسپغول اور تھوڑے جلاب میں گوندہ کر گولیاں بنالیں، اور بادام تلخ کو دوسری قسم کی دواؤں میں سے شامل کرلیں۔ (اهرن)

آواز کا بیٹھ جانا اس رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جو آلات صوت کو غرق کئے رہتی ہے۔ (جالینوس)

مری کی خشکی سے آواز کٹ جانے میں مفید یہ ہے کہ بوقت خواب ایک چمچہ روغن بنفشہ منھ میں لیں۔ یہ عمدہ ہوتا ہے۔ رطوبت کی وجہ سے آواز ٹوٹ جائے یا یبوست کی وجہ سے، حسب ذیل علاج کریں:

انجیر خشک اجز، فوتنج نصف جز، دونوں کو یکجا جوش دیں، اور صاف کر کے اس میں تھوڑی صمغ عربی شامل کریں حتی کہ شہد کے مانند ہو جائے، پھر بوقت خواب چاٹیں۔

آواز کے بیٹھنے میں روغن بنفشہ میں لیں اور اسے تھوڑا اندر جانے دیں۔ (تیاذوق)

آواز بیٹھتی صرف رطوبت کی وجہ سے ہے۔ تیز اور صاف آواز حجرہ کی خشکی ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حمی حاد محرقہ کے مریضوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ان کی آواز سختی میں سارس کی آواز کی طرح ہو جاتی ہے۔

الاعضاء الآلمہ (مؤلفہ جالینوس) میں جہاں بیمار آواز پر گفتگو کی گئی ہے اس کا مطالعہ کریں۔ (مؤلف)

آواز بیٹھ جاتی ہے یا تو حلق کے اندر باہمی اتصال سے یا آلات صوت میں پیدا شدہ رطوبت سے جو آلات کو بھگو دیتی ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں کتاب الصوت کا جو نسخہ ہمارے پیش نظر ہے، اس میں جہاں عضلہ کے باہمی اتصال کی بات درج ہے وہ غلط مرقوم ہے۔ آلہ کے باہمی اتصال سے تو آواز عمدہ ہو جاتی ہے۔ آواز بیٹھتی ہے رطوبت کی وجہ سے۔ (مؤلف)

یہی وجہ ہے کہ کھانے، پینے سے پہلے ان کی آواز صاف ہوتی ہے مگر پی لیتا یا تر کھانا کھالیتا ہے تو

140

آواز کی صفائی میں کمی واقع ہو جاتی ہے، آواز تاریکی کی جانب مائل ہو جاتی ہے۔ زیادہ پی لینے کی صورت میں آواز بیٹھ جاتی ہے۔ تاریک آواز گرفتگیٔ آواز کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ دونوں ہی صورتیں بوڑھوں کو زیادہ پیش آتی ہیں کیونکہ عرضی رطوبتیں ان کے اندر زیادہ ہوتی ہیں۔ جن بوڑھوں کو یہ قدرت ہوتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کریں اور بہ کثرت فضلات اپنے اندر پیدا نہ ہونے دیں، ان کی آواز نوجوانوں کی آواز سے بھی زیادہ عمدہ اور صاف ہوتی ہے کیونکہ آلات صوت ان کے خشک ہوتے ہیں۔

الغرض آواز کا صاف ہونا حنجرہ کی خشکی کے تابع ہے۔

آواز کا پہلا آلہ لسان المزمار سے شابہ جسم ہے، بقیہ آلات اس کے خادم ہیں۔ کمزوروں اور مریضوں کی حلق تنگ اور آواز باریک اس لئے ہوتی ہے کہ ان کے سینہ کی حرکت بوجھل ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے وہ زیادہ ہوا خارج نہیں کرپاتے، چنانچہ حنجرہ سے تنگ آجاتے ہیں مگر یہ تھوڑی آواز بھی تیز ہوتی ہے۔ اس لئے واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ کمزور تھوڑے تنفس کے لئے حنجرہ کشادہ نہ ہو تو آواز قطعاً سنائی نہ دے گی۔ (جالینوس)

الآعضاء الآلمہ کے اندر مریض آواز پر جو گفتگو کی گئی ہے وہ مجملہ حسب ذیل ہے:

آواز کمزور یا مفقود اس آفت کی وجہ سے ہوتی ہے جو پھونک مارنے والے عصبہ کو لاحق ہوتی ہے کیونکہ آواز کا مادہ یہی پھونک ہوتی ہے۔ پھونک مارنے والا عضلہ پسلیوں کے مابین واقع ہے۔ یا پھر مذکورہ صورت حال عضلہ حنجرہ کو پیش آنے والی آفت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اسی عضلہ کے ذریعہ پھونک سے دستک ہوتی ہے۔ اسی صورت میں انسان کے لئے آواز نکالنا ممکن ہوتا ہے۔ اور آواز میں کھڑکھراہٹ نہیں ہوتی۔ آواز کے اندر آفت حنجرہ کے بھیگ جانے سے بھی لاحق ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں آواز بیٹھ اور تاریک ہو جاتی ہے۔ نیز آواز زیادہ چیخنے کی وجہ سے بھی بیٹھ جاتی ہے۔

نزلوں کے بعد بھی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ نزلوں کی وجہ سے ورم بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں حلق کے اندر درد ہوتا ہے۔ مذکورہ عصب کو آفت سوءمزاج، علاج بالحدید، یا ضربہ وسقطہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ آواز کو عمدہ بنانے کے سلسلہ میں ارطامیدس نے جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ رقم طراز ہے۔

"ارتعاش میں مریض ایک مدت تک نہ چیخے نہ ایک ماہ تک گاتا گائے، نہ گفتگو میں آواز بلند کرے نہ گفتگو زیادہ کرے۔ اس کے بعد صبح سے پہلے بستر پر لیٹا ہوا گانا گائے۔ اور لحاف سینے کے اوپر برداشت کی حد تک سیسہ کی ایک اینٹ رکھ لے۔ پھر ایک مدت تک ایسی آوازوں سے پرہیز کرے جن کے اندر سخت چیخ ہوتی ہو، پھر بتدریج آواز میں چیخ پیدا کرے۔ اینٹ بہر حال سینہ کے اوپر

141

رہے۔ غذا میں پہلوؤں کو مضبوط کرنے والی چیزیں، مثلاً بکری کے پائے، عضلات، طاقتور چیزیں، قسب (ایک قسم کی بڑی کھجور) اور بہی دانہ لے۔ دوڑنے، زیادہ چلنے پھرنے، نیچے اوپر آنے جانے، سواری، زیادہ ہنسنے، غصہ ہونے، خاص کر ہاتھوں اور تمام جسم کو تھکانے سے پرہیز کرے۔ اس طرح طاقت پیدا ہوگی اور آواز کے اندر ارتعاش پیدا نہ ہوگا"

آواز ٹوٹنے میں کراث شامی، دلیہ، عصارہ پیاز، شہد، بھیجے، انڈے اور وہ تمام میوے استعمال کریں جس سے آواز صاف ہوتی ہے۔ مثلاً چلغوزہ۔

آواز کا ٹوٹنا یہ ہے کہ آدمی بولنے میں تھوڑا رک جائے۔ یہ حالت مستحکم ہونے سے پہلے علاج کر لیں۔ زردی بیضہ ابالی ہوئی، تل مقشر، تازہ دودھ، ایک چمچہ پانی کے ہمراہ تین دن لیں۔ غذا میں انگور سفید سرمائی شیریں استعمال کریں۔ اسے پانی میں جوش دے لیں۔ اور اسی جوشاندہ میں روٹی بھگو کر لیں۔ یا دودھ کی بالائی اتار لیں، اور دودھ میں شہد کا چوتھائی حصہ شامل کر کے صبح و شام استعمال کریں اور اعتدال کے ساتھ چلیں۔

آواز بیٹھنے میں کراث شامی استعمال کریں۔

بحوحۃ الصوت کا عجیب نسخہ:

آرد سمید، لب حب صنوبر، زرنیخ، بنج ۶۸ یا ۲.۱گرام، اور سداب کوٹ کر شہد میں گوندھیں اور تین دن چاٹیں، پھر حالت زیادہ چیخنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو حمام میں داخل ہوں، سینہ اور حلق پر روغن لگائیں، صبح کو دلیہ یا تازہ دودھ یا آب نخالہ دیں، حالت ثابت رہے تو جوشاندہ حلبہ کا غرغرہ کریں۔

بحوحۃ الصوت کی عمدہ دوا:

باریک چھلکے والا شیریں اور املیسی ایک انار لیں، اور اسے گرم راکھ میں دفن کر دیں۔ نرم ہو جانے کے بعد اس کی قیف اکھاڑ کر اندر ایک صاف لکڑی سے حرکت دیں، اسی طرح جس طرح بیضہ نیم برشت پھینٹا جاتا ہے۔ پھر اس میں تھوڑا جلاب انڈیلیں اور مریض کو اسے چاٹنے کا حکم دیں۔ اور ایک حواری (۱) حاشا روٹی لے کر اچھی طرح کوٹ لیں اور دودھ میں ڈال کر حریرہ بنا لیں۔ بایں ہمہ یہ زکام اور نزلہ کے لئے عمدہ ہے۔ سر پر معتدل گرم پانی انڈیلیں، یا پانی کے اندر بھگویا ہوا چنا شہد میں لت پت کر کے سموچے تین یا چار دانے نگل لیں۔ بعد میں پانی نہ پئیں۔ یہ بیحد مفید ہے۔

۱۔ حواری۔ بھوسی چھانا ہوا آٹا۔

142

آواز میں کھردراپن برودت اور مسلسل گاتے رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ گرم پانی کا غرغرہ کرائیں۔ سینہ پر روغن گرم کی ہلکی مالش کریں۔ گانے سے روک دیں۔ صبح میں بھگوئی ہوئی فربہ انجیر کھلائیں۔ اپنی آواز کو بدستور باقی رکھنا چاہیں تو قابض نمکین، ترش، چرپری اور کھردری چیزوں سے پرہیز کریں،، آرد سمیذ اور بادام شیریں کا دودھ کے اندر حریرہ بنا کر استعمال کرنا نیز شہد کے ہمراہ مرکی چٹنی یا انگور کے ڈنٹھلوں کو راکھ میں بھون کر اور پائے، بیحد مفید ہیں۔ حلبہ، منقی، صمغ، کتیرا، مچھلی، مرغ بغیر نمک کا بھونا ہوا گرم گرم، رب السوس، حمام، گردن اور سینہ کی ہلکی مالش بذریعہ نیم گرم روغنیات، بے خوابی اور جماع کی کثرت سے پرہیز کرنا مفید ہے۔ مولی کا استعمال شہد کے ہمراہ زیادہ چیخنے سے پیدا شدہ بحوحۃ الصوت فوری طور پر جاتا رہتا ہے۔

عمدہ دوا:

کتیرا ۱ جزء، خشخاش سفید چوتھائی جز، بادام شریں آدھا جزء رب السوس چوتھائی جزء، لعاب اسپغول میں گوندہ کر گولیاں بنالیں اور کھردری اور بری حالت سے متاثر حلق، جو گرم اور التہابی کیفیت میں ہو، کے لئے استعمال کریں۔ اسی قدر سکر طبرزد اور جلاب بھی شامل کریں۔ مؤثر دوا ہے۔

دیگر:

گل ارمنی ۱ جزء، گل سرخ ۵ جزء، رب السوس آدھا جزء، سکر طبرزد آدھا جزء گوندہ کر چاٹیں۔ گرم تر خون کی وجہ سے بتلائے ہیجان حلقوں جن کے اندر ورم ہو، کے لئے موزوں ہے۔

ورم لہاۃ (کوے کے ورم) میں جلاب مستعمل ہے۔

دیگر:

زنجبیل مربی کوٹ کر گودے کی طرح کرلیں پھر اس پر اس کے نصف دار فلفل سرمہ کی طرح اور چوتھائی حصہ زعفران، اور سب کے وزن کے برابر نشاستہ ڈال کر آب سکر طبرزد محلول یا شہد میں پیس لیں۔ بکثرت بلغمی رطوبتوں والے حلقوں کے لئے عمدہ دوا ہے۔ حلق خشک، بدحال اور گرم ہو تو مریض کو بکثرت جلاب کے ہمراہ لعاب اسپغول پلائیں۔ اور کھانے میں فربہ مرغ کی یخنی یا دودھ اور روغن گل میں روٹی مل کر بطور مالیدہ دیں۔ (جالینوس)

میعہ بحوحۃ الصوت میں حیرت انگیز طور پر مؤثر ہے۔ مر، زبان کے نیچے بقدر ڈیرہ گرام رکھ کر جیسے جیسے تحلیل ہوتی رہے، ویسے ویسے اسے نگلتے رہیں، اس سے قصبۃ الریٔہ نرم پڑتا ہے اور آواز صاف ہو جاتی ہے۔ میعہ سائلہ بحوحۃ الصوت اور آواز کے ٹوٹنے میں عمدہ ہے۔ انگور کے ڈنٹھل چبا کر

143

اس کا پانی چوسنا ٹوٹی ہوئی آواز کے لئے موزوں ہے۔ کراث نبطی کے کھانے سے قصبۃ الرئیہ صاف ہوتا ہے (جالینوس)

لہسن کچا، بھون کر، یا جوش دے کر کھانے سے حلق صاف ہوتا ہے۔ خردل کوٹ کر ماء العسل میں شامل کر لینے کے بعد غرغرہ کرنے سے قصبۃ الرئیہ کا پرانا کھردراپن دور ہو جاتا ہے۔ حلتیت کو پانی میں گھلا کر جرعہ لینے سے ضربہ کی وجہ عارض بحوحۃ الصوت کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

مرغ کا گوشت آواز کو صاف کرتا ہے۔ آواز حجرہ کے بھیگنے سے، یا کسی ایسے حادثہ سے بیٹھ جاتی ہے جس سے اس عضلہ کا فعل موقوف ہو جاتا ہے جو دستک دیتا ہے۔ باقی پھونکنے کی کیفیت علی حالہ باقی رہتی ہے۔ جس آلہ کے ذریعہ دستک ہوتی ہے وہ عضلہ اور عصب ہے جو حجرہ پر ہوتا ہے کیونکہ دستک حجرہ کے اندر ریاح کے دباؤ سے واقع ہوتی ہے۔ اس کے بعد فرق کریں، آیا مقامات پر رطوبت کا کسی اگلی تدبیر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔ (ابن ماسویہ)

بے خوابی سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کھانے کے بعد چیخنے سے آواز خراب ہو جاتی ہے۔ کراث اور لہسن جوش دے کر استعمال کرنے سے آواز صاف ہوتی ہے اور بحوحۃ کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اصطرک اور سرکۂ عنصل آواز کو صاف کرتے ہیں، اور اسے قوت بخشتے۔ ہیں حلتیت حلق کے مزمن کھردرے پن میں مفید ہے۔ پانی میں گھلا کر اس کا جرعہ لینے سے وہ آواز فوری طور پر صاف ہو جاتی ہے جو ضربہ کے باعث بیٹھ جاتی ہے۔

بیضہ قصبۃ الرئیہ کی عمدہ ادویات کا مادہ ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور بہ نفس نفیس گرم کر کے استعمال کیا جائے تو چیخ و پکار یا کسی تیز خلط کی وجہ سے پیدا شدہ حلق کے کھردرے پن میں مفید ہے کیونکہ ماؤف مقامات پر یہ چپک کر درد کو سکون دیتا ہے۔

سرکۂ عنصل چاٹنے سے حلق عمدہ ہو جاتا ہے اس کا گوشت سخت ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

جب آواز حرارت کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب سے زیادہ اسے چکنا بنانے کی ضرورت ہوتی ہے تو سرکۂ عنصل کا استعمال مضر ہوتا ہے مگر عضلات کے بھیگ جانے اور ان کے استرخاء سے آواز ٹوٹتی ہے تو اس میں وہ مفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

بلبوس تالو اور زبان کو کھردراپن کر دیتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

ایسا اس کی طاقت کی طرح ہوتا ہے۔ (مؤلف)

زرنیخ، شہد کے ہمراہ چاٹنے سے آواز صاف ہوتی ہے۔ بندگوبھی کا پتہ اگر اس کا پانی چوسا جائے تو ٹوٹی ہوئی آواز کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ کراث نبطی کے کھانے سے قصبۃ الرئیہ کا تنقیہ ہوتا ہے

144

مرزبان کے نیچے رکھا جائے، اور جیسے جیسے گھلتا جائے اس کا پانی نگلنے رہنے سے آواز صاف ہو جاتی ہے۔
میعہ آواز بیٹھنے کا شافی علاج ہے۔ لعاب بہی دانہ قصبۃ الرئیہ کی خشکی کو تر کرتا ہے۔ روغن ایرسا سے قصبۃ الرئیہ کا کھردرا پن نرم پڑتا ہے اور آواز عمدہ ہو جاتی ہے۔ نمکین گرگٹ کھانے سے رطوبی حلق کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ غیر نمکین گرگٹ قصبۃ الرئیہ کو صاف کرتا اور آواز کو بہتر بناتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)
گنا سینہ کے کھردرے پن کو دور کرتا ہے۔ (بولس)
عصارۂ سوس کا مشروب قصبۃ الرئیہ کے کھردرے پن کے لئے موزوں ہے۔ (ابن ماسویہ)
خشک انجیر قصبۃ الرئیہ کے موافق ہے۔ لہسن کچا کھایا جائے یا جوش دے کر حلق کو صاف کرتا ہے۔ خردل کوٹ کر پانی میں پھینٹ کر اور اس میں ماءالعسل شامل کر کے غرغرہ کرنا قصبۃ الرئیہ کے مزمن کھردرپن میں مفید ہے۔ خبازی کو کھانے سے قصبۃ الرئیہ کی خشونت (کھردراپن) دور ہو جاتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اپنا استنباط:

آواز رطوبت یا یبوست کی وجہ سے زائل ہوتی ہے۔ یبوست میں پیشتر اسباب باردہ، بکثرت چیخ و پکار اور گرم کھانوں کا استعمال ملے گا۔ اس کے ہمراہ حلق کے اندر درد اور کھردراپن ہوگا۔ آواز بیٹھے گی تو اسکے ساتھ گرانی نہ ہوگی، بلکہ صفائی ہوگی۔
رطوبت میں پیش تر اسباب تری پیدا کرنے والے ملیں گے۔ آواز تقریباً مفقود نہ ہوگی بلکہ بیٹھ جائے گی، گدلی ہوگی اور اس کے ہمراہ درد نہ ہوگا۔ (مؤلف)
آواز کے لئے نرم معتدل چیزیں مفید اور چرپری، ترش اور نمکین چیزیں مضر ہوتی ہیں۔ نرم چیزیں۔ سپستان، انگور کا گاڑھا رس، عناب، انار
شیریں، جو تھوڑے روغن بنفشہ میں جوش دے لیا گیا ہو سکر طبرزد، انڈے کا گودا، بھوے اور کدو کا شوربہ، نشاستہ، زعفران، شکر، روغن بادام، کتیرا، منقی، حب صنوبر، صمغ عربی، انجیر، حب القثاء، حلبہ، تخم کتاں بھونا ہوا، جرجیر بھونی ہوئی، وغیرہ۔

آواز بیٹھنے اور حلق کے کھردرے پن کی عمدہ دوا:

چنا بھنا ہوا مقشر، جرجیر، مقشر پسا ہوا، تخم کتاں بھنا ہوا ہر ایک ۳۵ گرام، صنوبر مقشر ۲۸ گرام، کتیرا ساڑھے سترہ گرام، منقی ۲۰ عدد، بڑی بڑی گولیاں بنالیں، صبح وشام تین گولیاں منہ میں رکھیں،

145

حتی کہ وہ گھل کر نیچے اتر جائے۔

درد حلق جو رطوبت کی وجہ سے ہو اور آواز بیٹھنے کی نہایت عمدہ دوا:

علک الانباط، کندر، زعفران، مر، کتیرا، دار چینی، حماما، صنوبر، عصارہ سوس ہم وزن، سنبل الطیب آدھا جز، بارزد چوتھائی جز، شہد چار جز، تمر ہیرون، شہد، علک اور تمر کو پگھلا کر دواؤں پر چھڑک دیں، اور سب کو اکٹھا کر کے گولیاں بنالیں۔ تمر نہ بھی شامل کریں تو جائز ہے اسے آب زوفا کے ہمراہ پلائیں۔

بحوحۃ الصوت کا نوایجاد نسخہ:

کندر، مر، حلتیت، فلفل، زعفران، حماما، رب السوس، سب کو سکر طبرزد میں ملا کر گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔

آواز ٹوٹنے کی دوا:

انجیر خشک، حبق نہری جوش دیکر صاف کرلیں۔ اور اس میں صمغ پیس کر لعوق کے مانند کرلیں۔ صبح و شام استعمال کریں۔

برودت کی وجہ سے پیدا شدہ کھانسی اور آواز کے فقدان کی عمدہ دوا:

کندر ۱۴ گرام، مر ۷ گرام، طلاء مطبوخ ۱۰۰ گرام۔ طلاء کو اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے اور اس پر دواؤں کو چھڑک دیں، تھوڑا تھوڑا چاٹیں، درد شکم، پھیپھڑے کے زخموں میں بھی مفید ہے۔

حلق کے کھردرے پن سے آواز مفقود ہو جائے تو اس کی عمدہ دوا:

زعفران ۷ گرام، نبطی بند گوبھی کا نچوڑا ہوا پانی ۱۰۹ گرام۔ جھاگ اتارا ہوا ۱۰۹ گرام پانی جوش دیں حتی کہ گاڑھا پن پیدا ہو جائے پھر اس پر زعفران چھڑک کر صبح و شام چاٹیں۔

برودت کی وجہ سے آواز ٹوٹنے اور اس میں کھردرے پن کی مفید دوا:

زعفران ساڑھے دس گرام، مر ۵ گرام، لبان، عصارہ شونیز ہر ایک ساڑھے سات گرام، حلتیت ۲ گرام، طلاء میں گوندہ کر خبیصہ بنائیں اور مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق استعمال کریں۔ کوے

146

کی جانب اترنے والی رطوبتوں کی وجہ سے آواز بیٹھ گئی ہو تو ادویات کے اندر قابض دوائیں بھی شامل کریں۔ مثلاً لبان، علک النبط، گلنار، ہر ایک ساڑھے تین گرام، صمغ عربی خشخاش ہر ایک ۷ گرام، زعفران ایک گرام، طلاء میں گوندہ کر خبیصہ بنائیں اور استعمال کریں۔

کثرت رطوبت سے پیدا شدہ بحوحۃ الصوت کی گرم دوا:

یہ دوا رطوبت کو پگھلاتی ہے۔ خردل بھنی ہوئی ساڑھے دس گرام، فلفل ساڑھے تین گرام، پیس کر جھاگ اتارے ہوئے شہد میں گوندھ کر خبیصہ بنائیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔ بیحد مفید ہے۔

دواء گرم:

بحوحۃ الصوت، حلق کے کھردرے پن میں مفید ہے۔ حلق کو بلغم سے صاف کرتی ہے۔ دونوں بادام مقشر، بارزد، لبان، دونوں باداموں کا نصف، زعفران، دونوں باداموں میں سے ایک کا نصف، شہد میں گوندھ کر شیشہ کے ایک برتن میں رکھ لیں اور استعمال کریں۔ حلق کے اندر جو غلیظ رطوبات اور خراب قسم کی تری لاحق ہوتی ہے۔ اس کے لئے بیحد مفید ہے۔ مسکن درد بھی ہے۔

آواز ٹوٹنے کی عمدہ معتدل دوا:

حلبہ، دونوں بادام مقشر، ایک ایک جزء، تخم کتاں بھنا ہوا دو جز، لباب گندم، صمغ عربی، کتیرا، اصل السوس، حب صنوبر، ہر ایک ایک جزء، طلا میں گوندہ لیں۔ بحوحۃ الصوت اور حلق کی خشکی اور تری سب کے لئے عمدہ اور معتدل دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)

کھردراپن حلق کے اندر کھانے پینے کی چیزوں اور زیادہ بولنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تیز آواز جو سارس کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے وہ آلات صوت کی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔

آلات صوت، حنجرہ، حنجرہ کا عضلہ محرکہ، لسان المزمار سے مشابہ جسم اور اوپر کو جانے والا عصب راجع ہے۔

آواز حنجرہ، عضلہ محرکہ، عضلہ تنفس، پھیپھڑے یا قصبۃ الرئیہ کی کسی بیماری یا دماغ یا اس بڑی رگ نے ہمسایہ عصب جس سے اوپر جانے والا عصب راجع اگتا ہے، کے اندر کسی آفت کے لاحق ہونے سے مفقود ہوا کرتی ہے۔

آواز کے ٹوٹنے کی وجہ عضلہ کے اندر پیدا شدہ کوئی آفت ہوتی ہے جیسا کہ خناق میں دیکھا جاتا ہے۔ یا اس کی وجہ اوپر کو جانے والا عصب راجع، یا کوا ہوتا ہے جو جڑ سے کٹ گیا ہو۔ نیز اس کی وجہ تالو کا بالائی حصہ بھی ہوتا ہے جو شدید رطوبت کا شکار ہو جاتا ہے جیسا کہ نزلوں کے اندر صورت حال ہو جاتی ہے۔

147

بہ کثرت چیخنے کی وجہ سے جو آواز ٹوٹتی ہے اس کی وجہ یبوست ہوتی ہے۔

آواز کی بار یکی بائیں پنڈلی اور داہنے خصیہ کے اندر مرض دوالی کے پیدا ہو جانے سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ان دونوں صورتوں کے بغیر وہ تحلیل نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

میعہ آواز کے کھر درے پن اور ٹوٹنے میں مفید ہے۔ (حنتیشوع)

جوادویات قصبۃ الرئیہ کے لئے مستعمل ہیں وہ تین قسم کی ہیں:

۱۔ مملسہ۔چکنا بنانے والی ادویہ

۲۔ لذاعہ۔سوزش پیدا کرنے والی دوائیں۔

۳۔ مملسہ اور لذاعہ کے درمیانی ادویات جو طاقتور جلاء پیدا کرتی ہیں۔

مملسہ وہ ہیں جو انگور کے گاڑھے رس، صمغ،کتیرا اور اصل السوس سے تیار ہوتی ہیں۔لذاعہ وہ ہیں جو فلفل، سلیخہ، دار چینی اور بارزد سے تیار کی جاتی ہیں۔ درمیانی جالی ادویات جو کادلیہ، بادام اور آردباقلی وغیرہ سے تیار ہوتی ہیں۔

آواز کی شکستگی بہت ساری چیزوں کے تابع ہوتی ہے چنانچہ کبھی یہ نزلوں سے کبھی پھیپھڑے کے زخم سے، کبھی سخت چیخ سے اور کبھی ہوائے سرد میں سانس لینے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ آواز میں شکستگی اس وقت ہوتی ہے جب آلات صوت رطوبتوں سے بری طرح بھیگ جاتے ہیں اور ان کا ازالہ مشکل ہو جاتا ہے، اور آواز میں گرفتگی اس وقت ہوتی ہے جب مذکورہ کیفیت ناقص ہوتی ہے۔ بہ کثرت چیخ وپکار سے آواز کی شکستگی اعضاء کے اندر پیدا شدہ تکان کے مشابہ ہے، حمام سے فائدہ پہونچتا ہے جیسا کہ تکان میں تمام ہی اعضاء کو حمام سے نفع ہوتا ہے۔اس کے بعد منہ کے اندر شراب شیریں، صمغ، اور سوس جیسی اشیاء رکھی جاتی ہیں۔ان سے چیخنے کی وجہ سے قصبۃ الرئیہ کے اندر پیدا شدہ ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

کھانے میں انہیں دواؤں کا حریرہ دیں۔ مریض کھانسی کو برداشت کرے اور بلاوجہ نہ کھانسے، جو کچھ پگھلتا جائے رفتہ رفتہ اسے نگلتا جائے۔ گدی کے بل سوئے تاکہ سر سے بہت کچھ اتر کر قصبۃ الرئیہ میں آجائے۔ان مریضوں کی صحت کی تکمیل تب ہی ہوگی جب سوزش پیدا کئے بغیر جالی قسم کی ادویات استعمال کریں مثلاً باقلی، آب دلیہ جو اور تخم کتاں جیسے تیار کردہ حریرہ۔ یہ معتدل دوا ہے۔اس سے زیادہ طاقتور آرد کرسنہ اور بیخ جو شیر ہے۔جو شاندۂ انجیر کی طاقت معتدل ہوتی ہے۔ انگور کا گاڑھا رس ایسی مملس ادویات میں شمار ہوتا ہے جو سوزش پیدا نہیں کرتیں۔ چیخنے کی وجہ سے زائل ہو جانے والی آواز کا علاج سب سے پہلے نرم غذاؤں کے ذریعہ کرنا لازم ہے۔افاقہ ہو جانے کی صورت میں

148

اعتدال کے ساتھ جلاء پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کریں اور آخر میں جس قدر آواز میں گرفتگی موجود ہو اسی قدر محللات استعمال کریں۔ ضرورت ہو تو طاقتور محللات تک جائیں۔ مملس ادویات میں سوئیاں، دودھ، انڈے، صنوبر اور تخم کتاں شامل ہیں۔ ایسی حالت کے اندر شراب سے پرہیز کریں۔ ورم میں افاقہ ہو جائے تو شراب پی سکتے ہیں۔ (جالینوس)

سخت چیخنے سے آواز ٹوٹ جاتی ہے تو اصل میں سخت مشقت پہونچنے کی وجہ سے قصبۃ الریئہ میں ورم ہو جاتا ہے۔ ورم میں افاقہ ہونے کے بعد شراب شریں استعمال کریں۔ نیز گھی اور بادام، شہد، نشاستہ، اور سمیذ سے تیار کردہ حریرہ لیں ورم میں لامحالہ افاقہ ہو جائے گا۔ کراث کا جوشاندہ اس کے لئے عمدہ چیز ہے۔

آواز کے ٹوٹنے کے لئے گولی کا عمدہ نسخہ:

کتیرا، صمغ عربی ہر ایک چھ گرام، زعفران ایک گرام، کندر ایک گرام، رب السوس ڈیڑھ گرام، فلفل سفید ۵۰ عدد، قربہ کھجور کا گودا تین گرام، کتیرا کو انگور کے گاڑھے رس میں بھگو کر تحلیل کر لیں، پھر سب کو یکجا کر کے ڈیڑھ گرام کی گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔ (مولف)

آواز میں ارتعاش ہو تو ایک ماہ تک بولنا ترک کر دیں، گفتگو کم کریں، پھر لیٹے لیٹے، ہلکے ہلکے گائیں حتی کہ آواز معمول کے مطابق واپس آجائے۔ پہلوؤں کو طاقت پہونچانے کے لئے بکری کے پائے، کراث شامی، دلیہ، عصارہ پیاز، بھیڑ کے بچوں کے بھیجے، صنوبر اور قسب (ایک قسم کی کھجور) لیں غذا کے بعد حمام کریں اور غذا سے پہلے معتدل قسم کی ریاضت کریں۔ سر کی اچھی طرح مالش کریں، حالات بہتر طور پر معمول پر آجائیں گے۔

کھردری آواز کے لئے دوا:

آواز کے اندر کھردار پن برودت اور مسلسل گانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ نمکین، ترش، اور شراب چند دنوں تک کے لئے ترک کر دیں، باریک چھلکے والے انار کا پانی لیں وہ اسطرح کہ انار کو گرم راکھ کے اندر رکھ دیں جس میں چنگاریاں موجود ہوں نرم ہونے کے بعد کسی خلال سے اس کا غلاف اتار دیں حتی کہ اندر کی چیز آٹے کے مانند ہو جائے پھر اس کے اندر شہد بھر کر بند کر دیں۔

یا خشک روٹی پیس کر دودھ کے اندر اس کا حریرہ تیار کر لیں۔ زکام، آواز اور نزلوں کے لئے مفید ہے یا کراث شامی کو پانی کے اندر اچھی طرح ابال لیں۔ نرم ہو کر پک جائے تو اس پر شہد انڈیل کر جوش دیں حتی کہ گاڑھا ہو جائے۔ اسے بطور لعوق استعمال کریں۔ آواز بیٹھنے میں مفید ہے۔

149

گرفتگیٔ آواز کے ازالہ کے لئے:

چنے کو پانی میں اس قدر بھگوئیں کہ چیکنے لگے، پھر سموچے چنوں پر شہد ڈال کر تین یا چار دانے نگل لیں اوپر سے پانی نہ پئیں۔ مسلسل استعمال سے تکلیف جاتی رہے گی۔

گاڑھی آواز کے لئے:

گاڑھی آواز باہم رگڑنے کے بعد سینہ کے اندر جس طرح آواز پیدا ہوتی ہے اسی طرح تاریک اور گدلی ہوتی ہے۔ مریض شبنم پر چلے، اونچے مقامات پر بیٹھ کر سانس کو روکے، چھوڑے اور جلد جلد یہ عمل کرے۔ پھر حمام میں داخل ہو کر کسی کتانی دھجی کے ذریعہ اچھی طرح جسم کی مالش کرے۔ غذا میں نمکین اشیاء، شراب، کھٹا سرکہ اور مرچ استعمال کرے۔ باریک آواز اس آواز کے برعکس ہوتی ہے اور بالعموم بے خوابی سے پیدا ہوتی ہے، نیز کھانے کے بعد ترنم ریز ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ طاقتور سبب اس کا ضعف آواز ہے۔ شکم چلنے سے بھی یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ بولنا ترک کریں۔ صبح کو حمام اور سواری کا اہتمام کریں۔ غذا معتدل لیں زیادہ مقدار میں غذا لے کر معدہ پر بوجھ نہ ڈالیں۔ جماع اور خشک کھانوں نے پرہیز کریں، آواز واپس آجائے گی۔

آواز کے اندر کھردراپن، کوے کے ٹوٹ جانے سے عارض ہوتا ہے۔ ایسی حالت کے اندر آواز کے مبدا پر شدید دغدغہ پیدا ہوتا ہے۔ کھنکھار اور رینٹھ میں تحریک ہوتی ہے۔ مریض زیادہ دیر تک گا نہیں سکتا حتی کہ کچھ دنوں کے بعد حلق میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ انگور کا رس اور شہد کو اس قدر جوش دیں کہ جھاگ نکل آئے، پھر اسے آب گرم میں ملا کر غرغرہ کریں اور نوش بھی کریں۔ یہ شروب جتنا پرانا ہوگا اتنا ہی عمدہ ہوگا۔ لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ منہ اور حلق کے تمام دردوں میں مفید ہے۔ آواز کو صاف کرتا اور عمدہ بناتا ہے اور آواز کی اکثر بیماریوں کے لئے موزوں ہوتا ہے۔

مختصر تنفس گانے والوں کے لئے مضر ہے، لہٰذا تنفس کو بتدریج لمبا کریں لمبے تنفس کی عادت ہو جائے گی تو مقصود پورا ہوگا۔ طبیعت مختصر تنفس پائے گی تو اس میں اضافہ کرے گی۔ مریض تھوڑی دوڑ لگائے، زیادہ نہیں، زیادہ لگائے گا تو آواز چلی جائے گی۔ دوڑ صبح و شام دونوں وقت لگائے۔ حمام میں دیر تک رکے۔ سر پر حمام کے اندر آب گرم انڈیلے، حمام میں چلتے وقت تنفس کو روکے، نکلنے کے بعد شراب پیئے، شراب پانی سے زیادہ غذا پہونچاتی ہے، ایک ہی سانس میں بڑے بڑے گھونٹ لے۔ اس کے بعد تنفس کو دیر تک روکنے کی کوشش کرے حتی کہ بتدریج ایک ہی سانس کے اندر

150

زیادہ سے زیادہ لمبا سانس پلٹا پلٹا کر لینے لگے۔ زینوں پر چڑھے اور اترے اور تھوڑی سانس لے۔ علک کا چبانا اس کے لئے عمدہ ہے کیونکہ منہ، پھیپھڑے، اور سینہ کی بیماریوں میں یہ مفید ہوتی ہے۔ نیز لمبا سانس لینے میں معاونت بھی کرتی ہے۔ آواز کی ادویات میں تازہ دودھ کے ہمراہ جوش دیکر آردسمیذ کا حریرہ شامل ہے۔ گرم راکھ کے اندر بھون کر الگ سے اور شہد کے ہمراہ بھی بند گوبھی کا ڈنٹھل کھائیں۔ سب سے مؤثر غذا گائے کے پائے ہیں، مریض صرف اس کے اعصاب لے۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ کریہ اعصاب شہد میں اس حد تک جوش دئے جائیں کہ پختہ ہو جائیں پھر استعمال کئے جائیں۔ حلبہ بھی مفید ہے، مچھلی، مرغ، غذا کی نالی الگ کر کے پکا کر گرم گرم کھانا، حمام تمام گردن کو روغن سے ملنا بھی نفع بخش ہے، حمام میں رہ کر منہ کے اندر روغن بادام رکھیں اور آب گرم کے اندر دونوں پیر گھٹنوں تک ڈبوئیں۔

کسی خراب عارضہ کے تحت آواز موٹی ہو جائے تو اس کا علاج آسان ہے، مگر بہ کثرت چیخنے سے آواز موٹی ہوئی ہو تو اس کا علاج آسان نہیں ہے۔ اسی طرح بھونپو زیادہ بجانے والے چونکہ پھیپھڑے کے اندر تنفس روکتے ہیں اس لئے ان کا علاج بھی مشکل ہے۔ (ارطامیدس)

بتدریج لمبا سانس پیدا کرنے والے کے لئے سب سے بہتر نیند ہے۔ (مؤلف)

آواز کثرت باہ اور بے خوابی سے بھی کھردری ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں بوقت خواب زردی بیضہ مرغ، شہد اور دودھ اور مر استعمال کریں اور سو جائیں، بالعموم بیدار ہونے کے بعد آواز واپس آجاتی ہے۔ تھوڑی بہت تکلیف رہ جائے تو زبان کے نیچے کتیرا رکھیں اور حمام میں داخل ہوں۔

چیخنے کی وجہ سے آواز گرفتہ ہو جاتی ہے تو بھی مریض شہد کے ہمراہ مولی کھانے سے ایک ہی گھڑی کے اندر صحتیاب ہو جاتا ہے۔ (ارطامیدس)

مولی مربی عمدہ چیز ہے لہذا اس پر اعتماد کریں۔

خرابی آواز کی یہ قسم بالخصوص بوڑھوں کو لاحق ہو جائے تو اس کا علاج مشکل ہے۔ بوڑھوں کا علاج نہیں کیا جائے گا کیونکہ جوں جوں علاج کریں گے خرابی بڑھتی جائے گی۔ ان حضرات میں بلغم زیادہ ہوتا ہے۔ نوجوانوں کا علاج البتہ اعتماد کے ساتھ کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں علاج سر سے شروع کریں۔ اس کی مالش کریں، روغن ناردین میں روئی کا پھایہ ڈبو کر نتھنوں میں رکھیں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد نکالتے اور رکھتے رہیں۔ چہل قدمی کرائیں۔ شہد یا دودھ کا غرغرہ کرائیں۔ زبان کے نیچے برابر صمغ عربی رکھیں، شیریں شراب پلائیں۔ زردی بیضہ مرغ اور شہد وانڈوں کو پکا کر حریرہ کی صورت

151

میں دیں۔ حلق کی گرم پانی کے ذریعہ سینکائی کریں۔ تخم کتاں، زوفا، روغن گل اور موم کا ضماد بنا کر گردن پر رکھیں۔

کھردری اور گرم خشک حلق کے لئے دوا:

کتیرا ایک جزء، صمغ عربی ایک جزء، افدون ½، خشخاش سفید ایک جزء، بادام مقشر ⅝ جزء۔ سب کو کوٹ کر لعاب بہی دانہ میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ اور استعمال کریں۔ حیرت انگیز دوا ہے۔

دیگر بلغمی حلقوں کے لئے:

فلفل، زعفران، مر، زنجبیل مربی۔ زنجبیل کو کوٹ کر گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں، عمدہ دوا ہے۔

دیگر۔ آواز کے لئے عمدہ ہے:

آب کراث شامی، لعاب اسپغول، پیہ مرغ، شہد، جوش دیکر لعوق بنالیں، عمدہ دوا ہے، شکر اور بادام کا استعمال آواز کو صاف کرنے کے لئے عمدہ ہے۔

خشک گرفتگی آواز کی دوا:

چنا اور شہد، جسے ہم لکھ چکے ہیں، خشک گرفتگی کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (ارطامیدس)

عضلات آواز کے اندر سب سے شریف وہ عضلہ ہے جو اوپر کو جانے والے عصب راجع اور اجزاء دماغ میں چھٹے زوج کے فوقانی عصب راجع کو حرکت دیتا ہے۔ کوئی معالج جہالت سے بلا سمجھے بوجھے چھٹے زوج نہ کاٹے۔ فوقانی دونوں عصب راجع کو معالج کبھی لاعلمی میں علاج بالحدید کرتے ہوئے کاٹ دیتے ہیں، کبھی پھاڑ دیتے ہیں، کبھی یہ دنوں اعصاب کھل جانے کی وجہ سے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں چنانچہ آواز کو نقصان پہنچتا ہے۔

وہ طبقہ جو حلق اور حجرہ پر مشتمل ہوتا ہے جب بہ کثرت رطوبتوں سے بھیگ جاتا ہے تو آواز کو شدید نقصان لاحق ہوتا ہے۔ سر سے اترنے والے تمام نزلوں سے آواز کو نقصان ہوتا ہے۔ بہ کثرت چیخنے سے بھی حجرہ کے عضلات میں ورم نما پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز مری کے اندر اس سے تمام ورم لاحق ہوتے ہیں اور چونکہ قصبۃ الرئیہ اور حجرہ پر دباؤ پڑتا ہے اس لئے آواز کو فوراً ہی نقصان پہونچتا ہے۔ (جالینوس)

آواز صاف کرنے کے لئے منہ کے اندر کبابہ لیں۔ (طبری)

152

کثرت رطوبات کی وجہ سے گرفتگیٔ آواز میں مفید یہ ہے کہ خردل تھوڑی بھنی ہوئی ۱۰ ۱/۲ گرام، فلفل ۳ ۱/۲ گرام شہد میں گولیاں بنا کر منہ کے اندر رکھیں۔ اس سے بلغم صاف ہو گا۔ حلتیت اس میں مفید ہے۔

آواز خشکی اور رطوبت کی وجہ سے خراب ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حمی حادہ محرقہ کے بعد جس کا حنجرہ اور قصبہ الریئہ خشک ہو جاتا ہے اس کی آواز سارس اور لمبی گردنوں والے جانوروں کی آواز کی طرح ہو جاتی ہے یعنی سخت ٹھوس ہو جاتی ہے۔ رطوبت کی وجہ سے خراب ہونے والی آواز ویسی ہی ہے جیسی نزلہ اور زکام کے وقت ہو جاتی ہے۔

بدبودار تنفس: آلات تنفس کے اندر متعفن اخلاط کے پید ہو جانے کی علامت ہے۔ بشرطیکہ یہ اخلاط منہ کے اندر نہ ہوں۔

متواتر تنفس، صغیر ہو تو بعض آلات تنفس، ان آلات سے متصل اعضاء کے اندر داد کی علامت ہے۔ متواتر تنفس عظیم ہو تو ان اعضاء کے اندر سخت التہاب کا پتہ دیتا ہے۔ ٹھنڈا تنفس خراب ہوتا ہے کیونکہ یہ قلبی حرارت کے بجھنے اور خود درد دل کا پتہ دیتا ہے۔ (جالینوس)

تنفس متواتر ہو تو یہ بالائے حجاب مقامات میں درد اور التہاب کی علامت ہے تنفس عظیم اور لمبے وقفہ سے ہو تو اختلاط ذہن کی دلیل ہے اور تنفس اگر ناک اور منہ سے سرد سرد خارج ہو تو بیحد مہلک ہوتا ہے۔

متواتر تنفس عظیم ہو تو بیش حرارت اور صغیر ہو تو حرارت کے ساتھ آلۂ تنفس میں درد ہونے کا پتہ دیتا ہے، متفاوت تنفس عظیم ہو تو فساد ذہن اور صغیر ہو تو حرارت کے بجھنے اور حرارت کی کم ضرورت ہونے کی علامت ہوتا ہے۔ امراض حادہ میں سوء تنفس کی یہ سب سے مخصوص قسمیں ہیں۔ عمدہ تنفس اس بات کی نہایت طاقتور علامت ہے کہ تمام حاد امراض جو بخار کے ہمراہ ہوتے ہیں، میں سلامتی ہو گی۔ کیونکہ عمدہ تنفس درد اور اورام حارہ کے باوجود آلات تنفس کے محفوظ ہونے کی علامت ہوتا ہے۔ اسی طرح عمدہ تنفس میں معدہ جگر طحال جیسے قریب ترین اعضاء میں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہاں نہ شدید حرارت موجود ہے نہ ہی ورم حار۔ لہذا عمدہ تنفس ہونے کی صورت میں سلامتی کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں احشاء کے اندر کوئی خراب غریب حرارت موجودہ نہیں ہے، البتہ غریزی حرارت کمزور اور ساقط ہو چکی ہوتی ہے۔ امراض حادہ کے اندر اندیشہ حرارت کے بیش ہونے یا عظیم التہابی ورم یا زوال قوت کا ہوتا ہے۔ عمدہ تنفس میں ان تمام باتوں کی جانب سے اطمینان ہوتا ہے۔

پھیپھڑے کے اندر ہوا داخل اور خارج کرتے وقت سانس اس طرح ٹوٹ جاتی ہو کہ ہوا دو یا دو

153

سے زیادہ بار لینا پڑے تو یہ تشنج کی خبر دیتا ہے، کیونکہ یہ ضرورت تب ہی پیش آتی ہے جب عضلہ تنفس کو کچھ تشنج ہو جاتا ہے۔ حالت زیادہ بڑھ جانے پر تمام جسم کے اندر کھلا ہوا تشنج عارض ہو جائے گا۔

جس تنفس کے اندر دوبار میں سینہ مکمل طور پر نہیں پھیلتا، جیسا کہ بچے کے رونے کے وقت کی حالت ہوا کرتی ہے تو یہ سینہ کے عضلات کے کمزور ہو جانے سے پیش آتا ہے کیونکہ طاقت گر چکی ہوتی ہے۔ یا پھر یہ صورت حال آلات تنفس میں خشکی پید ہو جانے سے لاحق ہوا کرتی ہے۔ کبھی دونوں ہی اسباب یکجا ہو جاتے ہیں۔ کبھی سینہ کے آلات کے اندر تازہ تشنج سے یہ صورت پیدا ہوتی ہے کیونکہ کمزور قوت یکبارگی بقدر ضرورت سینہ کو پھیلانے سے عاجز رہتی ہے تو آرام کرنے کے لئے ایک وقفہ چاہتی ہے۔ پھر وہ واپس آکر اپنا فعل پورا کرتی ہے۔ سخت آلہ بہ سلامتی پھیلانے والی قوت کے موافق نہیں ہوتی تو انبساطی حالت کے اندر مجبوراً رک جاتی ہے۔ تازہ تشنج کے اندر تنفس تب ہی پیدا ہوتا ہے جب سینہ کے عضلات اور اعصاب پر برودت غالب آجاتی ہے۔ بخار سے یہ حالت رفع ہو جاتی ہے۔ بخار کے ہمراہ یہ صورت حال ہو تو آلات تنفس کے اندر صلابت یا ان پر یبوست کا غالب ہونا لازم ہے۔ امراض حادہ کے اندر یہ صورت حال خراب تصور کی جاتی ہے۔ جو تنفس اپنا دوبار میں مکمل کرتا ہے امراض حادہ کے اندر بیحد خراب ہوتا ہے۔

اخراج تنفس یعنی سینہ کو سمٹانے کی شدید ضرورت، غباری ابخرات کے کثرت اجتماع یا ان کی حدت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں بہ کثرت حرارت یا خرابئ اخلاط کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خوابیدہ شخص کا سانس بالخصوص جبکہ اس نے بسیار خوری سے کام لیا ہو، زیادہ عظیم ہوتا ہے کیونکہ دخانی ابخرات اجتماع حرارت کی وجہ سے اسکے شکم میں بڑھ جاتے ہیں۔

بلا تکلف سانس کا اخراج ان آلات کے ذریعہ ہوا کرتا ہے جو سانس کو زبردستی خارج کرنے والے آلات کے علاوہ ہوتے ہیں یعنی وہ آلات جو شدت حرکت اور ریاضت میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح بلا تکلف ہوا کا اخراج ان عضلات کے ذریعہ ہوتا ہے جو زبردستی خارج کرنے والے عضلات کے علاوہ ہوتے ہیں۔

عظیم تنفس میں سینہ پورا حرکت میں آتا ہے۔ صغیر تنفس میں فقط حجاب اور وہ مقامات حرکت میں آتے ہیں جو پسلیوں کے مابین واقع ہوتے ہیں۔

ذبحہ (درد حلق) کے مریضوں کے تنفس کا قصیر ہونا اچھی علامت ہے۔ سرسام اور ذہنی فساد کے مریضوں کا تنفس متواتر ہو تو یہ بھی محمود علامت ہے۔ ذہنی فساد کے مریض کا تنفس متفاوت اور عظیم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس تنفس بیماری کے کم ہونے کی علامت ہے۔ ذبحہ کے مریض چونکہ

154

سانس لینے پر قدرت نہیں رکھتے اس لئے ان کے لئے ہوا کو خارج اور داخل کرنے کی مدت طویل ہوتی ہے۔لہذا ان کا تنفس لمبا وقت لیتا ہے۔ کم وقت لینے کا مطلب یہ ہے نالی کے اندر کوئی کشادگی ہو چکی ہے۔الغرض بیماری کے برعکس تنفس کا ہونا عمدہ ہے۔ آلہ کا تنگی کی وجہ سے ذبحہ کے مریضوں میں ہوا کو داخل اور خارج کرنے کی مدت لمبی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا متواتر ہونا لازم ہے۔ تاکہ طول مدت کی وجہ سے مافات کی تلافی کر سکے۔ مگر ان کے اندر تنفس کا متفاوت ہونا عمدہ علامت ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہوا کو خارج اور داخل کرنے کا زمانہ کم ہو چکا ہے یہ کمی صرف کشادگی ہی کی بدولت ہو سکتی ہے۔

تنفس کے اندر اگر ناک کا بانسہ حرکت میں ہو تو ایسا اس لئے ہوگا کہ طاقت گر چکی ہے یا پھر مریض اختتامی حالت کے قریب آ چکا ہے یا پھر ذبحہ، یا پیپ، یا سینہ اور پھیپھڑے کے اندر کوئی خلط جمع ہو گئی ہے۔اس تنفس کے اندر سینے کے بالائی حصوں سے لے کر شانوں کے قریبی حصے سب متحرک ہوتے ہیں۔

انسان جب تک طبعی حالت میں ہوتا ہے اور حرکت نہیں کرتا اور سانس لیتا ہے تو یہ حالت در اصل سینہ کے زیریں حصوں سے پیدا ہوتی ہے جو حجاب سے متصل ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب علل التنفس میں اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ مذکورہ حالت سے زیادہ حرکت کی ضرورت ہوتی ہے تو مذکورہ حصوں کے علاوہ سینہ کے بالائی حصوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو شانوں سے متصل ہوتے ہیں حتی کہ پورے سینہ کو مجبوراً حرکت دینی پڑتی ہے۔

یہ بات بحالت صحت اس وقت پیش آتی ہے جب شدید حرکت ہوتی ہے۔ ضرورت زیادہ ہونے کی صورت میں اس تنفس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذات الرئیہ وغیرہ میں یہ ضرورت آلہ کے تنگ ہو جانے سے پیش آتی ہے کیونکہ آلہ تنگ ہو جانے کی صورت میں مافات کی تلافی کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ لہذا انبساطی کیفیت بڑھ جاتی ہے۔

متفاوت صغیر تنفس حیوانی قوت کے مر جانے کے وقت پیش آتا ہے۔ یہ ناک اور منہ سے سرد سرد خارج ہوتا ہے اور لا محالہ مہلک ہوتا ہے۔ متفاوت قصیر تنفس آلات تنفس یا آلات تنفس کی حرکت سے حرکت میں آنے والے اعضا کے اندر کسی درد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ طاقتور بخاروں کے اندر تنفس عظیم متواتر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

خرابی تنفس کی ایک قسم جو آلات تنفس کے اندر کسی بیماری کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتی زیادہ تر اسلئے پیش آتی ہے کہ حجاب اوپر کو اٹھ اور نیچے کو گر جاتا ہے۔ (اھرن)

155

فرض کرلیں کہ ایک شخص تنفس کے اندر اپنے پورے سینہ کو حرکت دیتا ہے حتی کہ یہ حرکت اوپر کو چڑھ کر آگے کی جانب دونوں ہنسلیوں تک دونوں پہلوؤں سے شانہ کے بڑے گوشت تک اور پیچھے سے شانوں کے بڑے حصہ تک پہونچتی ہے تو ایسی حالت میں تین باتوں کی علامت تصور کی جائے گی۔

۱۔ دل یا پھیپھڑے کے اندر التہابی حرارت

۲۔ بعض آلات تنفس کے اندر تنگی

۳۔ قوت محرکہ عضلات صدر کا ضعف

لہذا نبض دیکھیں کہ کیا کثرت حرارت موجود ہے۔ پھر دیکھیں کہ تنفس کا اخراج یعنی انقباضی کیفیت دفعۃً ایک پھونک میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حالت کثرت حرارت کی خبر دے رہی ہوگی۔ اور اسی کے ساتھ سینہ کا بخار بھی۔ بایں ہمہ وہ گرم اور پر سوز ہو تو تشخیص صحیح ہوگی کہ ایسا حرارت کی وجہ سے ہے۔ مزید ثبوت اس بات سے فراہم ہوگا کہ دونوں آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوگا، پیاس ہوگی، سر میں حرارت، زبان میں خشکی، اور کھردراپن ہوگا۔ مریض یہ بتائے گا کہ اسے سخت جلن ہو رہی ہے۔ اگر حرارت کی علامت نمایاں نہ ہو۔ اور سینہ بری طرح پھیلتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آلات تنفس کے اندر تھوڑی تنگی موجود ہے۔ یہ تنگی یا تو حجرہ کے اندر ہوگی لہذا ہوا داخل نہ ہوگی، یا سینہ اور پھیپھڑے ورم یا رطوبت کی وجہ سے اخلاط یا ورم ہوگا۔ صورتحال یہ ہو کہ پورا سینہ حرکت میں ہو، بالائی اور زیریں دونوں ہی حصے ناک کے دونوں پہلو مل جاتے ہوں، پورے سینہ کو حرکت ہونے کے باوجود پھیلاؤ زیادہ نہ ہوتا ہو بلکہ صرف حرکت ہی حرکت ہو۔ تو ایسی حالت عضلات صدر کے ضعف کی وجہ سے ہوگی۔ کیونکہ ضعف سینہ کے مریض اس بات کے لئے مجبور ہوتے ہیں کہ تمام عضلات کو استعمال کریں تاکہ مافات کی تلافی طاقت کے ذریعہ کثرت سے کر سکیں۔

بچوں کا تنفس زیادہ اور سخت متواتر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے اندر ناک کی رطوبت زیادہ ہوتی ہے لہذا وہ فالتو اخلاط کو نکالنے کے لئے ضرورت مند ہوتے ہیں۔

بوڑھوں کے اندر تفاوت کم اور سست اور سخت ہوتا ہے۔ درمیانی عمر کے لوگوں میں حسب عمر تواتر و تفاوت ہوا کرتا ہے۔ یہی حال زمانوں اور مزاجوں کا بھی ہے۔ چنانچہ گرم مزاج اور گرم زمانہ زیادہ تنفس کا طالب ہوتا ہے۔ غذائی امتلائی کے اندر چونکہ حجاب معدہ کی وجہ سے تنگ ہو جاتا ہے اس لئے تنفس صغیر متواتر ہوتا ہے۔ یہی حال قلیوں اور ناک کے اندر سانس کھینچنے والوں کا بھی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جاندار بحالت صحت اپنے پھیپھڑے کو فقط سینہ کے نچلے حصہ سے حرکت دیا کرتا ہے۔ (جالینوس)

پانچواں باب

منہ کے اندر حلق اور مسوڑھے تک کے تمام زخم، چھالے، فصد کے ذریعہ بہنے والا خون، منھ کے اورام، آکلہ اور بثور وغیرہ۔

قوانین القروح الباطنہ (باطنی زخموں کے قوانین) اور باب الاسنان کا مطالعہ کریں۔
باب اللثہ کو باب الاسنان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (مؤلف)

منہ کے جو زخم زیادہ پیپ والے ہوتے ہیں ان میں دیفروجس تنہا یا شہد یا شہد ملی ہوئی شراب کے ہمراہ اور ایارج نیز برود العین نامی دوا خشک یا شہد میں پیس کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

اس میں افراطیقون، شہد میں ملی ہوئی شراب میں یا خامی شراب میں گھول کر اضافہ کریں، یا ان زخموں پر اقراص موشاس، عصارہ سماق، حصرم اور ان تمام ادویات کا لطوخ استعمال کریں جو زیادہ خشکی پیدا کرتی ہوں۔ (مؤلف)

جن زخموں کے اندر رطوبت کم ہوتی ہے، اور وہ خرابی سے دور ہوتے ہیں، ان میں کم خشکی پیدا کرنے والی ادویات استعمال کریں جو ضرورت کو پورا کر دیں۔ مثلاً توث، ثمرہ علیق اور عصارۂ پوست اخروٹ تر سے تیار شدہ دوا۔ اس دوا سے بھی زیادہ مؤثر وہ دوا ہے جو عصارۂ انگور اور جوز السرو سے تیار کی جاتی ہے جن زخموں کے اندر رطوبت بے حد زیادہ ہوتی ہے حتی کہ ہڈی تک پہونچ جاتی ہے۔ ان میں ہڈی فاسد ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ یہاں ضرورت بیحد خشکی پیدا کرنے والی ادویات کی ہوتی ہے۔ ایسا ہڈیوں کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے جو خشک ہوتا ہے۔ اسی طرح میں اقراص موشاس پیس کر مقام ماؤف پر خشک خشک رکھتا ہوں۔ (جالینوس)

اس طرح کا مرض فلدفیون کا محتاج ہے جس میں اچھی مقدار میں اقاقیا یا جفت بلوط نیز ان جگہوں کے لئے کوئی مناسب دوا شامل کر لی گئی ہو کیونکہ اس سے تعفن قطعاً رک جاتا ہے۔ سرکہ اور نمک دھوپ میں رکھ کر عمدہ اور خوشگوار بنا لیا گیا ہو تو اسکی کلی کرنا اور منہ کے اندر لئے رکھنا تعفن کے لئے مانع ہے۔ (مؤلف)

زبان کو چھوڑ کر منھ کا گوشت خشک ہوتا ہے۔ لہذا یہ گمان نہ ہو کہ منھ کے اندر طاقتور خشکی

157

پیدا کرنے والی ادویات کے استعمال کا مشورہ دے کر جالینوس نے تضاد بیانی سے کام لیا ہے۔ بایں ہمہ اس کا یہ قول بھی ہے کہ منہ ایک ایسا عضو ہے جس کے اندر حرارت اور رطوبت ہمیشہ رہتی ہے۔ اس لئے وہ تعفن سے قریب تر رہتا ہے۔ یہاں کھلے ہوئے مقامات کی طرح روح نہیں پہونچتی ہے، لہذا زیادہ خشکی کا محتاج ہوتا ہے تاکہ تعفن سے محفوظ رہے۔ (مؤلف)

جالینوس کی تصنیف المیامر میں منہ کے گرم زخموں، قلاع، تبخ اور ورم حار کا حسب ذیل نسخہ درج ہے: ۔

نسخہ:

گل سرخ، تخم گلاب، صندل، سماق، طباشیر، زعفران، عدس مقشر، عرق گلاب، زعفران اور عرق گلاب اس بیماری کے لئے مفید ہے۔ (مؤلف)

منہ کے اندر پیدا ہونے والے اورام عام طور پر فصد، حقنہ، اور اسہال کے محتاج ہوا کرتے ہیں جبکہ تمام ہی ورموں کا حال ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں منہ کے اندر کی جھلی سب کی سب اس جلد کے مقابلہ میں خلل اور نرمی زیادہ رکھتی ہے جو تمام جسم میں ہوتی ہے۔ منہ کی ادویات کے ضمن میں ہوشیار رہیں کہ یہ ایسی چیزیں نہ ہوں کہ حلق میں پہونچ کر نقصان پہونچائیں۔

منہ کے اندر زخم پیدا ہو جاتا ہے تو تیزی سے تعفن آتا ہے کیونکہ یہاں حرارت اور رطوبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوائیں زیادہ طاقتور استعمال کی جاتی ہیں حتی کہ کاوی ادویات بھی دی جاتی ہیں۔

منہ اور تمام اعضاء میں پیدا شدہ تعفن کی دوا:

قلقطار دو جزء، نورہ ایک جزء، زرنیخ نصف جزء، سب کو پیس کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

کتنا عمدہ مرکب ہے، اس پر بھروسہ کریں۔ کھٹے سرکہ کے اندر نمک ڈال کر منھ کے اندر رکھیں۔ اس سے تعفن وغیرہ کا ازالہ ہوگا۔ تعفن غالب ہو تو تمام مقام ماؤف کو داغ دیں۔ اس کے بعد خشک ریشہ پر گل سرخ و تخم گلاب کے ہمراہ شہد رکھیں اور بار بار رکھیں حتی کہ خشک ریشہ دور اور صحت ہو جائے۔ (مؤلف)

قلاع:

قلاع ان زخموں کو کہتے ہیں جو منہ کے اندر استر کرنے والی جھلی میں پیدا ہو جاتے ہیں، اس کے ساتھ آتشی سوزش ہوتی ہے۔ زیادہ تر بچوں کے منہ میں یہ زخم ہوتے ہیں۔ بالخصوص جبکہ دودھ خراب یا غضلات دودھ کو اچھی طرح قبول نہیں کرتے۔ بالعموم یہ کیفیت سہل العلاج ہوا کرتی ہے۔

158

اعتدال کے ساتھ جو دوائیں قابض ہوتی ہیں ان کے استعمال سے مرض میں افاقہ اور سکون ہو جاتا ہے۔ کبھی مرض لمبا ہو جاتا ہے اور منہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت علاج مشکل ہوتا ہے۔ زیادہ طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔

قلاع خبیث کے لئے نسخہ:

شب، مازو، غبار کی طرح پیس لیں اور منہ کو اس سے اچھی طرح رگڑیں۔ چھلکا اتر کر صحت ہو جائے گی۔ انگلی کو کسی روغن میں ڈبوئیں پھر مذکورہ دوا سے انگلی کو لت پت کر کے منہ کو اچھی طرح رگڑیں۔ زنگار اور سرکہ کی کلی کریں اور مازو اور سرکہ کے ذریعہ منہ کو رگڑیں۔

قلاع سیاہ کے لئے عمدہ مجرب نسخہ:

منقی، انیسون، شہد گوندہ کر فقط قلاع کے مقام پر طلاء کریں۔

دیگر:

رسوت، سماق، شہد، گل سرخ، عدس مقشر، وغیرہ قلاع کی ہلکی ادویات۔ مازو، زنگار، قلقنت، زاج، وغیرہ ردی قلاع کی دوائیں ہیں۔ شہد بھی انہی کے ساتھ شامل ہے۔

قلاع خفیف میں خفیف دوائیں اور قلاع شدید میں طاقتور ادویات استعمال کریں۔ مازو کو سرکہ میں پیس کر گاڑھی صورت میں قلاع پر طلاء کریں۔ یہ قلاع ردی کی طاقتور دوا ہے اور پیپ بھی۔ یہ متعفن قلاع کے لئے موزوں نہیں ہے۔ نیز کیسلے اور گرم کے لے بھی جو عفونت کے ہمراہ ہو۔

بہ کثرت سیلان لعاب طاقتور بیماری کی علامت ہے۔ قلاع سرخ فلغمونی، چمکدار قلاع زرد سرخی اور سفید قلاع بلغم کی جنس کا ہوتا ہے۔ مزمن خاکستری، سوداوی ہوتا ہے۔ اسی طرح سبز اور سیاہ بھی۔ جو قلاع التہاب اور حرارت کے ہمراہ ہو، اس میں صفراء غالب ہوتا ہے۔ اس کی تشخیص کر لیں اور ادویات کی طاقتوں اور جسم اور اعضا کے مطابق ان کے استعمال کو بھی سمجھتے ہوں تو علاج آسان ہو جائے گا۔

کھاتے پیتے بچوں کو قلاع ہو جاتا ہے تو میں تھوڑی روٹی کے ہمراہ انہیں مسور دیتا ہوں، نیز بارہ سنگھے اور بچھوے کی ہڈیوں کا مغز، بہی دانہ، سیب، زعرور، اور سجد دیتا ہوں۔ قلاع کے اندر سوزش ہوتی ہے تو خس اور کاسنی کھلاتا ہوں۔ جو بچے کھاتے پیتے نہیں ہیں، ان کی ماؤں کو یہی چیزیں دیتا ہوں۔ بچوں کے اندر مائل بہ سرخی قلاع میں ان کے جسموں پر ابتداء میں تھوڑی قابض اور زیادہ یا

159

دواؤں کا طلاء کریں۔ اس کے بعد ایسی ادویات استعمال کریں جو سوزش پیدا کئے بغیر محلل ہوں۔ چمکدار سرخی کی جانب مائل قلاع کے اندر طلاء کی تدبیر میں اضافہ کریں۔ سفید قلاع میں جالی ادویات استعمال کریں۔ سیاہ خاکستری قلاع کے لئے طاقتور محلل ادویات سے کام لیں۔ ان سے بڑے بچوں کا علاج میں مذکورہ ادویات سے کرتا ہوں اور دواؤں کے اثر کو تیز کردیتا ہوں۔ مکمل جسموں والے مریضوں کا علاج مذکورہ جنس کی زیادہ طاقتور ادویات سے کیا کرتا ہوں۔ ان لوگوں کے علاج میں، میں ہمیشہ زاج پر اکتفا کرتا ہوں۔

قبل ازیں شراب قابض میں زاج شامل کر کے علاج کرتا تھا۔ قلاع کے اندر میل کچیل ہو تو زاج کو شہد میں ملی ہوئی شراب میں پیس کر اس کی طاقت میں اضافہ کرتا ہوں اور بقدر کم کر کے رقیق و گاڑھا بناتا ہوں اور مقام ماؤف پر طلاء کرتا ہوں۔ طاقتور مکمل جسم والے مریضوں میں موثر دوا حسب ذیل ہے

قلقطار کو روغن میں پیس لیں، اور استعمال کریں، البتہ یہ بیحد طاقتور دوا ہے۔

ابتدائی قلاع میں عصارہ حصرم کو شراب اور سماق میں گھس کر استعمال کریں۔ بچوں کے لئے تخم گلاب، گل سرخ، اور خفیف قابض ادویات کا جوشاندہ مفید ہے۔ اسی طرح قلاع خفیف ہو تو نرم تر جسم والے مریضوں کے لئے بھی یہی نسخہ استعمال کریں۔ ردی قلاع خاص کر سخت جسم والوں جو تر نہ ہوں زیادہ طاقتور ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ طاقتور قابض اور شدید سوزش پیدا کرنے والی ادویات ہوتی ہیں۔

روغن تنہا قلاع کے لئے خراب ہے کیونکہ ڈھیلا پن اور رطوبت پیدا کرتا ہے۔ نیز میل کچیل لاتا ہے۔ البتہ اسے قلقطار میں ملالیں تو قلقطار کی مضرت نکل جاتی ہے اور دونوں ایک ساتھ موزوں ہو جاتے ہیں کیونکہ قلقطار میں سخت سوزش ہوتی ہے اور یہ موم، روغن اور زنگار کی طرح مفید ہوتی ہے۔ قلاع کے اندر تعفن ہو جائے اور زخم کی صورت بن جائے تو ایسی حالت میں اسے قلاع نہ کہیں گے بلکہ تعفن زخم کہیں گے۔ ایسی صورت میں متعفن زخموں کی ادویات استعمال کریں۔ (جالینوس)

یہ وہ دوائیں ہیں جو طاقتور خشکی پیدا کرنے والی، جلانے والی، کاوی، اور طاقتور قابض ہوتی ہیں اسی قسم کی وہ تیز دوا (دواء حاد) بھی ہے جو قلقطار، زنگار اور نورہ سے بنتی ہے۔ نیز جو سرکہ، نمک وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔ (مؤلف)

ایک شخص نے بچوں کے قلاع کا نسخہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ بچے نمکین، ترش اور قابض دوائیں نہ کھائیں۔

160

اس شخص نے صحیح کہا ہے کہ ترش غذا کے بارے میں غور کر لینا مناسب ہے (جالینوس)
منہ کے اندر جو زخم بنتے ہیں یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ غلبہ صفراء کی وجہ سے بنتے ہیں۔
منہ کے زخم مقام ماؤف کی رطوبت کی وجہ سے بیحد طاقتور خشکی کے محتاج ہوتے ہیں۔ زبان میں چونکہ بہ کثرت حس و حرکت ہوتی ہے اور وہ نرم بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اس طرح کی دواوہ برداشت نہیں کر سکتی۔ (جالینوس)

منہ اور زبان کے دانوں کا بہترین علاج حسب ذیل ہے:

مامیران چینی پھر فوتج، گل سرخ، سماق، گلنار، کافور۔

عفونت اور آکلہ کے لئے فلقیدیون کا نسخہ:

فوتج، مامیران، گلنار، زرنیخ، کافور، قاقلہ، کبابہ، طباشیر، مقام ماؤف پر چھڑکیں۔ مانع تعفن اور مسکن ہے۔ (یہودی)

منہ کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

گل سرخ، طباشیر، عدس مقشر، طرخون خشک کردہ سائیدہ، برگ طرخون بیخ طرخون، کبابہ مقام ماؤف پر چھڑکیں۔

برود کا نسخہ:

نمام، سماق، گلنار، عدس مقشر، طباشیر، تخم خرفہ، کبابہ، بیخ طرخون، گل سرخ، صندل، کافور تھوڑی زبان پر رکھیں اور سرکہ حصرم، عرق گلاب، اور روغن گل کی کلی کریں بشرطیکہ درد ہو۔ (جالینوس)
قلاع اسود جو خراب آکلہ ہوتا ہے کا علاج حسب ذیل نسخہ کے فلدفیون سے کریں:

نسخہ:

زرنیخین، اقاقیا، قاقلہ، گلسرخ، صندل، کافور، سیاہ مقام پر چھڑکیں۔ قلاع ابیض ہو تو کزمازج یعنی جھاؤ کے پھل سے علاج کریں۔

منہ کے لئے برود کا نسخہ:

سماق، تخم گلاب، نشاستہ، تخم خرفہ، طباشیر، سکر طبرزد، کافور زعفران، منہ میں کئی دن دواؤں کو پھونکیں۔
قلاع فاسد اور ردی کے لئے مفید یہ ہے کہ مازریون سوختہ کر کے اس کی راکھ درد کے مقام اور

161

دانوں پر رکھیں یا مازریون کو سرکہ میں جوش دے کر کلی کریں۔ حلق کے نیچے اسے نہ اتاریں۔
کوے کی تکلیف میں مازو سرکہ میں پیس کر بچوں کی چندیا پر طلاء کریں تکلیف رفع ہو جائے گی۔
اس میں یہ بھی مفید ہے کہ قابض آبیات کے ذریعہ مسلسل غرغرہ کریں۔ نیز یہ بھی مفید ہے کہ ماء الجبن اور نمک استعمال کریں اور چھاج کا غرغرہ کریں۔ (یہودی)

منہ کے لئے برود:

تخم گلاب یا گل سرخ صاف کردہ ٦۔ نوشادر ٢ گرام، زعفران آدھا گرام، طباشیر ڈیڑھ گرام، کبابہ ڈیڑھ گرام اچھی طرح پیس کر استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

حلق اور منہ کے لئے برود:

طباشیر ٧ گرام، نشاستہ ٧ گرام، تخم گلاب ٧ گرام، زعفران ٧ گرام، تخم فرفیر ساڑھے دس گرام، مازو ٢ گرام، سماق ٢ گرام، قاقلہ ٢ گرام، سکر تمام دواؤں کے ہم وزن۔ سب کو کوٹ کر حلق اور منہ کے اندر پھونکیں۔ (اھرن)

منہ کے دانوں کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

تخم گلاب، طباشیر، سماق، کبابہ، عدس مقشر، عاقر قرحا، کافور، برگ طرخون خشک کردہ، اچھی طرح پیس کر منہ میں رکھیں۔ وہ تمام چیزیں منہ کے اندر طرخون کے اثرات پیدا کرتی ہیں مثلاً کبابہ و عاقر قرحا وہ سب منہ کے دانوں کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (مؤلف)

قلاع کے لئے برود کا جامع نسخہ:

سماق، تخم گلاب، زعفران، نشاستہ، سکر طبرزد، طباشیر، تخم فرفیر، ہم وزن۔ بچوں وغیرہ کی زبان پر اگر دانے سرخ ہوں تو آب نار شیریں، اور قلاع سفید ہو تو سکنجبین، یا شہد کے ہمراہ طلاء کریں۔
قلاع ردی ابیض ہو تو زاج سوختہ، ایرسا، شب، مر، اور شہد سے علاج کریں۔

بچوں کے منہ میں دانوں، قلاع اور ان کیلئے عطاش اور حمی حادہ کا نسخہ:

طباشیر، گل سرخ، تخم خیار، ایک ایک جزء، ھیوفاریقون نصف جزء، عصارہ کشنز تر میں گوندھ کر ٹکیاں بنائیں اور تھوڑی مقدار میں بچے کو پلائیں۔

162

ایک بچہ دودھ نہیں پی رہا تھا۔ میں نے منہ پر سکر طبرزد ملنے کے لئے کہا چنانچہ منہ کے دانوں میں سکون ہو گیا۔ بچے نے دودھ پینا شروع کر دیا۔

قلاع جب گرم اور التہابی ہوتا ہے تو اسکی دواؤں پر برودت کو غالب رہنا چاہئے۔ مثلاً یہ نسخہ استعمال کریں۔

تخم گلاب، تخم رجلہ، عدس مقشر، نشاستہ، مامیثا، صندل، سماق، تھوڑی کافور۔ التہابی کیفیت کم ہو تو قابض ادویات طاقتور شامل کی جائیں۔ مثلاً گل سرخ، سماق، گلنار، مازو تازہ، جھاؤ کا پھل، قلاع ابیض ہو تو حسب مقدار قلاع کی ادویات میں سے گرم دوائیں اضافہ کریں مثلاً گل سرخ، عدس مقشر، گلنار، مازو، شب، سعد، زعفران، کبابہ، قاقلہ، عاقر قرحا، استعمال کریں۔ قلاع کی ادویات میں مؤخر الذکر پانچ دوائیں گرم ہیں یعنی سعد، زعفران، کبابہ، قاقلہ اور عاقر قرحا۔ انہی کے ساتھ ابہل اور جوز السرو بھی شامل کی جاسکتی ہیں۔ قلاع خالص سفید یا مائل بہ سیاہی ہو تو سیاہ ہونے کی صورت میں ادویہ محرقہ مثلاً قلقطار، زنگار، شب وغیرہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (اہرن)

منہ سے نزف الدم ہونے لگے تو کراث کوٹ کر اس پر رکھیں۔ روغن جوش دیگر گاڑھا کر لیں اور اس میں گرم اسفنج پیس کر مقام ماؤف پر ضماد کریں، بالفعل نہایت ٹھنڈی دواؤں کا غرغرہ کریں۔

تلی کے فساد سے کبھی مسوڑھے کے اندر بیحد خراب زخم آجاتے ہیں۔ (بولس)

نزف الدم کے سارے علاج کریں۔ (مؤلف)

منہ کے زخم متعفن ہو جائیں تو زرنیخ، نورہ، اور قلقطار اور زنگار وغیرہ سے بڑھ کر اسکی اور کوئی دوا نہیں ہے۔ یہ دوائیں نہایت خشکی کرتی ہیں۔

میرے ایک دوست نے بتایا کہ اس نے حنظل کھالیا تھا، چنانچہ اسکے منہ میں شدید سلاق ہو گیا۔ بعض لوگوں نے حب الضرد منہ میں لینے اور ایک گھنٹہ تک رکھنے کا مشورہ دیا۔ حتی کہ منہ میں امتلاء پیدا ہو جائے، پھر چھوڑدوں جو کچھ بہنا چاہے سب بہہ جائے۔ اس طرح تکلیف بالکلیہ جاتی رہی۔ (بولس)

معدہ سے جو ابخرات اٹھتے ہیں کبھی ان کی وجہ سے منہ مین زخم اور خراب قسم کے دانے نکل آتے ہیں۔ منہ کے اندر جو چھالا پڑتا ہے اس کا رنگ خلط غالب کا رنگ ہوتا ہے۔ چنانچہ سرخ ہو تو دموی، زرد ہو تو صفراوی، سفید ہو تو بلغمی سبز یا سیاہ ہو تو سوداوی ہوگا۔ (شمعون)

بچوں میں کبھی دودھ کی حدت سے قلاع پیدا ہو جاتا ہے۔ تھوڑی قابض دواؤں کے علاج سے اس میں فوری تسکین ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

163

منہ کے دانوں کے لئے سب سے مؤثر دوایہ ہے کہ روغن اذخر نیم گرم منہ کے اندر رکھیں۔ روغن وج بھی عمدہ ہوتا ہے۔ متورم مسوڑھے کے لئے جس میں حرارت ہو دن میں تین بار حمام، گرم شیریں پانی غسل، اور ایسی غذائیں لینے سے بہتر اور کوئی چیز نہیں ہے جن کے اندر حدت نہ ہو۔ سر پر روغن گل اور سرکہ شراب رکھیں اور پئیں۔ منہ کے اندر شربت خشخاش سیاہ لیں، (فیلغریوس)

قلاع سرخ کے لئے:

تخم گلاب، طباشیر، صندل، کشیز، تخم رجلہ، گلنار، زعفران، کافور، سماق، کبابہ، سب ہم وزن۔
(ساہر)

التہابی قلاع گرم کے لئے:

تخم گلاب، سماق، طباشیر، تخم رجلہ، عدس، سعد، برگ حنا مکی،، گلنار، کافور۔

قلاع سفید کے لئے:

ہلیلہ زرد، ماہیثا، طباشیر، گلنار، قاقلہ، عاقرقرحا، کبابہ، زعفران تھوڑا، سعد استعمال کریں۔

قلاع سیاہ کے لئے:

قلقطار، شب، گلنار۔

آکلہ کے لئے:

فلدفیون، سورنجان، رگڑیں۔ اس کے بعد عرق گلاب روغن گل اور سرکہ کی کلی کریں۔

لعاب دھن کے سیلان کی کثرت قلاع میں شدید درد ہونے کی علامت ہے۔ قلاع سرخ بھی ہوتا ہے زرد بھی، سفید بھی، اور سیاہ بھی۔ (سرابیون)

ابتدا میں منہ کے دانوں کا علاج صندل، سماق، کافور، گلنار، اور عرق گلاب جیس چیزوں کے ذریعہ مادہ کو دفع کر کے کریں۔ بیماری کے انتہا میں حناء مکی کو آب کشیز سبز میں جوش دے کر اس میں تھوڑا زعفران اور شہد شامل کریں اور کلی کریں۔ شکم کو ہلیلہ کے جوشاندہ سے نرم کریں، ٹھوڑی کے نیچے پچنہ رکھیں۔ مزمن ہو جائے اور ضرورت محلل کی ہو تو مامیران، عاقرقرحا اور اریسا، سکنجبین یا مثلث (انگور کا پانی جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی رہے۔ مثلث) میں جوش دے کر کلی کریں۔

(ابن ماسویہ)

مسوڑھ متعفن ہو جائے اور کاوی ادویات سے کام نہ چلے تو باریک مکواتوں سے داغیں۔ تاخیر نہ

164

کریں ورنہ مسوڑہ خراب ہو جائے گا۔ (بولس)

قلاع میں کافور چپکاتے ہیں۔ (تیاذوق)

منہ کے گرم دانوں کیلئے:

نشاستہ ساڑھے سترہ گرام، سکر طبرزد ساڑھے سترہ گرام، طباشیر ۷ گرام تخم گلاب ساڑھے دس گرام، تخم رجلہ ساڑھے دس گرام، عدس مقشر ساڑھے دس گرام، زعفران ایک گرام، کافور ایک گرام، قاقلہ ایک گرام، پیس کر محفوظ کرلیں۔ عمدہ اور موثر دوا ہے۔

مسوڑھے کے تعفن کیلئے:

اقاقیا ۴۲ گرام، زرنخین ۴۲ گرام، نورہ ان بجھا ۲۸ گرام، مر ۲۱ گرام، شب ۲۱ گرام۔ سرکہ میں قرص بنالیں۔ حیرت انگیز نسخہ ہے۔ (سابور)

مسوڑھے سے زیادہ خارج ہونے والے خون کو بند کرنے کیلئے منجن کا نسخہ:

جھاؤ کا پھل ۳، سک ۳، عصارہ لحیۃ التیس ساڑھے تین گرام (مولی کی شکل ایک باریک سبزی جس کے پتے گندنا کے پتہ سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اس کی موٹی جڑوں کو پکا کر کھاتے ہیں) گل ارمنی ساڑھے تین گرام، دار چینی ۲ گرام، ابہل ساڑھے تین گرام۔ مسوڑھے پر رگڑیں۔

مسوڑھے کے تعفن کو دور کرنے کے لئے جو دوائیں مستعمل ہیں ان میں ایک حسک خشک ہے اسے ماء العسل یا ابہل کے ہمراہ پیس کر استعمال کریں۔ (حنین)

ایذیمیا کے دوسرے مقالہ کے تیسرے تشریحی مضمون میں جالینوس کا یہ بیان درج ہے
"کسی بچے کو قلاع ہو جائے تو ماں کو دودھ کا مصلح پلائیں کیونکہ دودھ کے اندر حدت ہو جاتی ہے۔ بچے کو منہ کو اعتدال کے ساتھ سکوڑیں"۔

165

مفردات

زراوند مدحرج مسوڑھے کے زخموں کا ازالہ کرتا ہے اور مانع تعفن ہے۔ برطانیقی کو جوش دے کر اس کا جوشاندہ خشک کرلیں۔ تعفن کی وجہ سے منہ میں پیدا ہونے والے زخموں کے لئے بیحد عمدہ اور مفید دوا ہے۔ سعد منہ کے زخموں میں مفید ہے کیونکہ طاقتور خشکی پیدا کرتی ہے۔ برگ حنا منہ کے زخموں قلاع میں بیحد مفید ہے بالخصوص بچوں کے منہ کے لئے۔ اسی طرح رسوت بھی مفید ہے۔

(جالینوس)

عصارۂ توث، گل ارمنی، اور گرم دودھ منہ کے اندر لئے رکھنا مسوڑھوں کے ورموں میں مفید ہوتا ہے۔

جو کے استعمال سے منہ کے فاسد زخموں کو نفع ہوتا ہے۔ شراب میں دار شیشعان کو جوش دے کر کلی کرنا قلاع میں مفید ہے۔ اسی طرح خراب قروح ساعیہ میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ عصارۂ گلاب درد مسوڑھ کے لئے عمدہ چیز ہے۔ مسوڑھے کی جانب بہہ کر آنے والے مواد میں مسوڑھے پر تخم گلاب چھڑکنا عمدہ ہے۔ رسوت مسوڑھے کے زخموں کے لئے عمدہ ہے۔ اقاقیا منہ کے زخموں کے لئے عمدہ ہے۔ مازو کچا قلاع میں مفید ہے۔ یہ مسوڑھے کی جانب بہہ کر آنے والے مواد کو دفع کرتا ہے۔ آب برگ لسان الحمل کی مسلسل کلی کرنے سے زخم خواہ کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں اچھے ہو جاتے ہیں۔ ڈھیلے خون ریز مسوڑھے بھی صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

خرفہ اور تخم خرفہ قلاع کے لئے عمدہ ہیں بالخصوص جبکہ قلاع بچوں کو ہو۔ طباشیر قلاع اور بچوں کے منہ کے دانوں کے لئے عمدہ ہے۔ (ماسرجویہ)

دھنیا کی خاصیت یہ ہے کہ چبانے سے قلاع کو نفع ہو۔ (ابن ماسویہ)

گاؤزباں اور برگ گاؤزباں سوختہ کر کے استعمال کریں تو قلاع، مسوڑھے کے فساد اور منہ کی حرارت میں مفید ہوتے ہیں۔ (خوز)

منہ اور مسوڑھے کے درد کے لئے مصطگی عمدہ ہے۔ (مسیح)

مٹی کے پیالے میں مصطگی کو پگھلایا جائے۔ یہ شہد کے مانند پگھل جائے گی۔ اس پر روغن گل نیم گرم تھوڑا سا ڈالا جائے اور چاہیں تو مصطگی سرمہ کی طرح پیس کر اور اس پر روغن گل ڈال کر دھوپ میں دو ماہ تک رکھیں۔ پہلی صورت میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ مؤخر الذکر طریقہ میں مصطگی

166

حل نہ ہو گی۔ پہلے طریقہ میں حل ہو جائے گی اور چاہیں تو روغن گل کو جوش دے کر اس پر مصطگی چھڑک دیں اس طرح مصطگی حل ہو جائے گی۔ (مؤلف)

قلاع کے لئے حیرت انگیز نسخہ:

ضرو ایک جڑی ہے جو مکہ سے در آمد کی جاتی ہے۔ یہ قلاع کے لئے حیرت انگیز ہے۔ منہ میں رکھیں فوری سکون ہو گا۔ منہ کی بعید ترین فضاؤں میں پھیلے ہوئے تکلیف دہ ورم کے لئے مستعمل ہے۔ (مؤلف)

فصد کھولیں، پچنہ نہ لگائیں، مسہل دیں، کان کے اندر روغن بادام نیم گرم ایک جانب ٹپکائیں، اور خارج میں تخم کتان، حلبہ اور آرد جو کا ضماد رکھیں۔ ان ہی دواؤں کے جوشاندے کا غرغرہ کریں۔ معتدل نرم غذا لینے کے بعد زیادہ ملی ہوئی عمدہ شراب پئیں۔ سکون ہو گا۔ (مسیح)

تالو میں دانوں کے لئے:

گل سرخ ۵، عاقر قرحا ساڑھے تین گرام، شب ساڑھے تین گرام، اقاقلہ ساڑھے تین گرام، کبابہ ساڑھے تین گرام۔

قلاع کے دانوں کے لئے:

منہ میں رسوت، اقاقیا، کاغذ کی راکھ رکھیں۔

قروح ساعیہ کے لئے عمدہ نسخہ ہے:

برطانیقی یعنی بستان افروز کا عصارہ نکال کر محفوظ کر لیں۔ منہ اور منہ کے زخموں کے لئے مفید دوا ہے۔ بابونہ چبانہ قلاع اور زخموں کے لئے صحت بخش ہے۔ دار شیشعان شراب میں جوش دے کر کلی کرنا قلاع میں مفید ہے۔ (حنین)

جالینوس نے کہا ہے کہ منہ کے زخموں میں، میں نے دیفروخس تنہا اور شہد کے ہمراہ استعمال کیا ہے کیونکہ یہ گرم تر اعضاء کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ برگ زیتون جنگلی کا چبانا قلاع اور زخموں کے لئے صحت بخش ہے۔ اس کے عصارہ اور جوشاندہ کا بھی یہی اثر ہے زرنیخ منہ کے زخموں کے لئے موافق ہے۔ (دیاسقوریدوس)

گھی پختہ کرتا اور منہ کی ان تمام بیماریوں کو تحلیل کرتا ہے جو از قسم اورام ہوتی ہیں، بشرطیکہ مادہ

167

کاانصباب رک گیاہو۔(جالینوس)

برگ حناکاچبانا، زخم، تعفن اور حمرء دہن (ایک زخم) کے لئے صحت بخش ہے۔ آب کشنیز سبز کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی کلی کرنے سے منہ اور زبان کے دانے زائل ہو جائیں۔ حسک کو شہد کے ہمراہ استعمال کرنا قلاع اور تعفن صحت کا ضامن ہے۔(دیاسقوریدوس)

مناسب یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں سے انتخاب کے طور پر ایسی چیزیں تیار کرلی جائیں جو تکمید کا کام کر سکیں، اور جو شاندہ بنالینا چاہیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(مؤلف)

بادام تراندرونی پوست سمیت کھانے سے گوشت کی حرارت میں سکون ہو تا ہے۔ منہ اور تالو کے زخموں کے لئے دودھ کی کلی کرتے ہیں۔(ابن ماسویہ)

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ منہ کے ورموں میں صحیح و سالم دودھ کی کلی کی جائے تو مفید اور باعث سکون ہے۔ اسکی افادیت حیرت انگیز ہے۔ (جالینوس)

عصارہ برگ لسان الحمل کی مسلسل کلی کرنا منہ کے زخموں کیلئے باعث شفاہے۔ مویزج ہمراہ شہد استعمال کرنے سے قلاع جاتا رہتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

نمک کو جو کے ستو کے ہمراہ ضماد کرنے سے منہ کے آکلہ میں فائدہ ہو تا ہے۔ نیم گرم پانی مسوڑھے کے فساد اور اس کے نزف الدم میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

تالواور کوے کے زخموں کے لئے:

کچھوے کاپت بچوں کے منہ میں پیدا ہونے خراب زخموں کے لئے موزوں ہے۔ (روفس)

تانبے کی کانوں میں بہنے والاپانی بھی اس کے لئے مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

سعد بھی اسکے لئے اور منہ کے فساد کے لئے نافع ہے۔(روفس)

چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے تیار کردہ آبکامہ کی کلی کرنا منہ کے خبیث زخموں میں مفید ہے۔ مازو قلاع میں مفید ہے۔(جالینوس)

صبر منہ کے زخموں اور دانوں میں مفید ہے۔(جالینوس و دیاسقوریدوس)

دواء الحصرم قلاع کے لئے عمدہ ہے۔(دیاسقوریدوس)

علیق کے پتوں اور ڈنٹھلوں کو چبانا قلاع میں مفید ہے۔ صبر منہ کے ورموں اور زخموں میں مفید ہے۔ عصارہ دانہ انار ترش کاجو شاندہ ہمراہ شہد بیحد مفید ہے۔(دیاسقوریدوس و جالینوس)

شب کو شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا قلاع میں مفید ہے۔ پان کی خاصیت منہ کو تقویت

168

پہونچاتا ہے۔ خیری کا جوشاندہ بیحد طاقتور نہ ہو اور شہد کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے تو قلاع میں مفید ہے۔ بڑے کتے کا خصیہ خشک استعمال کرنا منہ کے خبیث زخموں کے لئے باعث صحت ہے۔ حنا کی کا چبانا قلاع میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

دار شیشعان منہ کے اندر چھڑکنا منہ کے مرطوب دانوں کیلئے مفید ہے۔ حناء کا بھی یہی اثر ہے۔اقاقیا، مازو، توث تازہ وخشک، جوشاندۂ حنااور جوشاندۂ گل سرخ سے کلی کرنا مفید ہے۔

اشنان گرم منہ کے لئے جو تعفن کے قریب ہو موزوں ہوتا ہے۔اشنان، گل سرخ، صندل، قرفہ، کافور دانتوں کے اندر رکھیں۔

قلاع اور دانتوں کے لئے:

ایک نئے کوزے میں گاؤزباں جلا کر اس کی راکھ لے لیں اور ایک کے ذریعہ دانوں پر رکھیں۔

حرارت دہن کے لئے برود کا نسخہ:

گل سرخ، طرفا، مازو سبز، نیلوفر، برگ عوسج، صندل، طباشیر، سماق، عدس مقشر، گلنار ایک ایک جزء، کافور ½ جزء، حصرم، تخم خس ایک ایک جزء منہ پر چپکائیں۔ یہ ایک عمدہ برودہ ہے، چبایا جاتا ہے یا اس کا ایک جزء اور حصرم خشک کے دو جزء لئے جاتے ہیں۔

قلد فیون:

اقاقیا ۵ ½ نورہ ۱۰، زرنیخ زرد و سرخ ہر ایک ۳، شب ۵، مر ۲، مازو ایک، عصارۂ لسان الحمل میں قرص بنا کر استعمال کریں۔ نیز قلقطار، زنگار، ہم وزن اچھی طرح پیس کر فساد اور آکلہ کا علاج کریں۔
ایضاً، مویزج، قسط، بیخ شبت، پیس کر علاج کریں۔

حرارت دہن اور دانوں کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

گل سرخ، تخم گلاب، جھاؤ پھل، مازو سبز، گل نیلوفر، برگ عدسج، صندل، طباشیر، عدس مقشر، گلنار، حصرم خشک، توث شامی، تخم خس، کافور، عرق گلاب میں گوندہ کر ٹکیاں بنالیں اور بوقت ضرورت ورموں اور دانوں پر رکھیں۔(ابن ماسویہ)

منہ کے دانوں میں برگ عدسج مفید ہے۔(ابن ماسویہ)

کتیرا، نشاستہ، مامیران، زعفران، کافور، حناء مکی، سماق، تخم گلاب، کشنیز خشک بھنی ہوئی، کبابہ، برگ زیتون، فوتنج، جوزالسرو، مازو، رسوت، شیاف ماميثا، صندل۔(عبدوس)

169

شب، کتیرا، گاؤزبان، زعفران، کافور، حناء مکی، سماق، تخم خیار، کشیز خشک بھنی ہوئی، کبابہ، برگ زیتون، فوتنج، عدس تقشر، باقلا، جوزالسرو، مازو، رسوت، لسان الحمل، صندلین، طباشیر، کتے کا گو، خاص کر شدید الرطوبت دانوں میں فوفل، ان دواؤں میں سے کچھ دوائیں مرض کے ابتدائی ٹھنڈے اور گرم ماحول میں استعمال کریں طباشیر، عاقر قرحا، برسیان دارو، داڑھی کے نیچے پچھنہ لگائیں، جھاؤ کا پھل، بیخ سوسن، فصد کھولیں، اور بالخصوص شاہترہ کا مسہل دیں۔ (ابن ماسویہ)

جو زخم تر اور بہ کثرت پیپ والے ہوں، زخموں کی طرح ان کا علاج طاقتور خشکی پیدا کرنے والی دواؤں سے کریں۔ دواء ماسواس تنہا اور شہد و ایارج کے ہمراہ، بردود ہن شہد یا شراب کے ہمراہ یا تنہا۔ دواء ماسواس، عصارۂ سماق و حصرم اور تمام طاقتور خشکی پیدا کرنے والی ادویات سے فائدہ پہونچتا ہے۔ زخموں میں رطوبت کم ہو تو مذکورہ دواؤں سے کم تر اثر رکھنے والی دوائیں کافی ہوتی ہیں۔ مثلاً ثمرۃ علیق، عصارۂ پوست جوز، زیادہ رطوبت ہو اور مقام ماؤف ہڈی سے قریب تر ہو تو ہڈی کے اندر تعفن پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسی صورت میں ہڈی کے خشک ہونے کی وجہ سے بیحد طاقتور دواؤں کی ضرورت ہوگی۔ (جالینوس)

بچوں کا قلاع خراب نہ ہو تو ان کے دہن کو اعتدال کے ساتھ سکوڑ دینا ہی کافی ہے۔ (بقراط)

بیحد خراب زخم دہن کے لئے خراب ہوتے ہیں بالخصوص بچوں اور نوجوانوں میں کیونکہ ان میں تعفن تیزی سے آتا ہے اور زیادہ تر دہن کے حاشیوں کا گوشت گر جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری یہ ہے کہ کسیلی چیزوں مثلاً آس، عوسج، گل سرخ، اور طراثیث کے جوشاندہ سے غرغرے کر کے تعفن کو روکا جائے بہتر یہ ہے کہ ان دواؤں کو شراب میں جوش دیا جائے اور اوپر نحاس سوختہ، زاج، قرطاس سوختہ اور مازو ہمراہ شہد کے طلاء کیا جائے، بشرطیکہ مرض خراب ہو ورنہ خشک ادویہ بیحد طاقتور ہوں گی۔

فوتنج اور پودینہ وغیرہ، کا غرغرہ بھی مفید ہے مستعمل دواؤں میں ٹھیکری شامل کرلیں تو زخموں میں اور فائدہ ہوگا۔ یہ بری طرح صاف ہو جائیں گے۔

قلاع مائل بہ سفید زخموں کو کہتے ہیں۔ زیادہ تر بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ عصارۂ عنب الثعلب یا عصارۂ برگ زیتون یا خود برگ زیتون، یا رسوت کے ذریعہ رگڑنا یا ابتداء میں گدھی کے دودھ کا غرغرہ کرنا مفید ہے۔ مسوڑھے میں فلغمونی کے لئے گدھی کا دودھ اور بارد قابض اشیاء کا جوشاندہ استعمال کریں۔

مسوڑھے سے نکلنے والے خون میں نہایت تیز کھٹا سرکہ اور شب استعمال کریں، مسوڑھے اور

170

دہن کے ڈھیلے زخموں میں پوست نحاس، یا زرنیخ یا قفر اور مر کو شراب میں پیس کر زخموں میں طلاء کریں۔ بشرطیکہ مسوڑھے کے جل جانے کا اندیشہ نہ ہو یا ان زخموں پر شہد، پوست نحاس طلاء کریں، یا زنگار پانی میں گھول کر کلی کریں۔ یہ زخموں کا شافی علاج ہے۔ کوے کے درد اور منہ کے تمام زخموں میں سکون ہو جائے گا۔ (روفس)

مذکورہ دواؤں کو استعمال کرتے وقت خیال رکھیں کہ کوئی چیز حلق سے نیچے نہ اترے (مؤلف)

کوے کے درد میں زاج، قیمولیا، اور نمک سے سکون ہوتا ہے انہیں کوے پر چپکایا جائے گا۔ مسوڑھے کی خارش گھی اور شہد کے استعمال سے جاتی رہے گی۔ (روفس)

دہن کے زخم غلبۂ صفراء کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (بقراط)

قلاع کے لئے:

خاص کر بچوں میں مفید ہے۔ سماق اور شہد کی منہ میں مالش کریں۔ قلاع ابیض شہد اور قلاع احمر قابض ادویات کا محتاج ہے۔ قلاع اسود روی اور متعفن ہوتا ہے۔ اس میں زاج اور قلقطار جیسی خشکی پیدا کرنے والی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ چمکدار قلاع سرخ از قسم حمرہ اور جس قلاع میں التہاب پیش ہوتا ہے وہ از قسم بلغم ہوتا ہے۔ خراب اور سیاہ قلاع مائل بہ سیاہی ہوتا ہے۔ قلاع احمر غلبہ خون، چمکدار غلبہ صفراء، سفید بلغم، اور سبز و سیاہ، سوداء کی علامت ہے۔ ساتھ میں التہاب اور حرارت موجود ہو تو وہ خلط حار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ برعکس صورت برعکس حال کا پتہ دیتی ہے لہذا ہر ایک کا علاج موزوں اشیاء سے کریں۔ (بقراط)

جن بچوں کو قلاع ہوتا ہے انہیں میں بہی دانہ، سیب، مسور، ناشپاتی، اور زعرور وغیرہ کھلاتا ہوں۔ جو بچے کھاتے پیتے نہیں ہیں یہ چیزیں میں ان کی ماؤں کو دیتا ہوں۔ قلاع احمر ہو تو تھوڑی قابض دواؤں کا طلاء کریں۔ چمکدار ہو تو ان دواؤں کا طاقت بڑھا دیں۔ سفید ہو تو محلل دواؤں کا طلاء کریں۔ سبز ہو تو طاقتور محلل دواؤں کا طلا کریں۔ مکمل جسم والے مریضوں کا علاج اسی طرح کریں۔ البتہ ان کی دواؤں کو زیادہ طاقتور ہونا چاہئے۔ شراب اور زاج پر اکتفا کریں۔ زیادہ طاقت درکار ہو تو شراب اور زاج کے ہمراہ منہ پر زنگار کا طلاء کریں۔ ابتدا میں عصارۂ حصرم اور سماق موزوں ہوتے ہیں۔ بچوں میں ابتدائی طور پر خود تخم گلاب کافی ہوتا ہے۔ سخت جسم میں قلاع ہوتا ہے تو طاقتور دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ برعکس حالت میں اس کے برعکس دواؤں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ حتی کہ سوزش پیدا کرنے والی دواؤں تک کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ روغن ہمراہ قلقطار نہایت مفید دوا ہے۔

171

روغن تنہا خراب ہے۔ یہ میل کچیل پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

قلاع اسود بچوں کے لئے مہلک ہے۔ یہ بچوں کو بالعموم عارض ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام قرحہ مصریہ ہے۔ غیر اسود قلاع میں بچوں کے منہ میں بیخ سوس پیس کر، یا گل سرخ خشک، زعفران، فلفل، مر، مازو اور کندر چھڑکتے ہیں۔ یہ دوائیں مفرد اور مرکب سب بچوں کے لئے مفید ہیں۔ ان کے ہمراہ شہد استعمال کی جائے تو نفع ہوتا ہے۔ علاج کے بعد بچوں کو شہد مکسچر، یا عصارہ انار شیریں پلائیں۔ (روفس)

قلاع حار کے لئے:

تخم گلاب، طباشیر، عدس مقشر، کشنیز خشک بھنی ہوئی، تخم رجلہ، کافور، صندل سفید، نوفل پیس کر استعمال کریں۔ (ساہر)

قلاع اور سرخ دانوں کے لئے:

سماق ساڑھے تین گرام، تخم گلاب ساڑھے تین گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، نشاستہ ساڑھے تین گرام، سکر ساڑھے تین گرام، طباشیر ساڑھے تین گرام، تخم کرفس ساڑھے تین گرام۔ قلاع سرخ ہو تو عصارۂ انار شیریں اور قلاع ابیض ہو تو عرق گلاب میں پیس کر سکنجبین کے ہمراہ طلاء کریں۔ بوقت درد حلق کے اندر اسے پھونکیں بھی۔

172

جونک، حلق کے اندر چبھنے والی چیز، نالی کے اندر رکاوٹ اور گلا گھٹنے اور ڈوبنے پر مریض کا علاج:

کسی شخص کو کھنکھارتے یا قے کرتے وقت صدیدی خون (پیپ دار خون) دیکھیں تو پوچھیں کہ اس نے کسی ایسی جگہ کا پانی تو نہیں پیا ہے جہاں جونکیں رہتی ہیں۔ حلق کا توجہ کے ساتھ معائنہ کریں۔ شروع میں جونک لگ جانے سے ممکن ہے احساس نہ ہو مگر کچھ دنوں کے بعد احساس ہونے لگے گا کیونکہ جونکیں بڑی ہو کر پھول جائیں گی۔ جونکوں کی وجہ سے جو خون بہے گا وہ رقیق اور پیپ دار ہو گا۔ حلق کو آفتاب کی شعاعوں کے روبرو رکھیں اور توجہ کے ساتھ معائنہ کریں۔ سر پر چوٹ وغیرہ کے سابقہ سبب کے بغیر کھنکھار کے اندر خون آئے، سر کے اندر نہ بوجھ ہو نہ درد ہو اور مذکورہ قسم کا رقیق پیپ دار خون قئے میں نکل رہا ہو اور مریض نے اقرار کر لیا ہو کہ اس نے جونکوں والا پانی پیا ہے تو اسے قئے آور دوا دیں۔ قئے کے ذریعہ جونک نکل جائے گی۔ (جالینوس)

گلا گھٹنے پر مریض کو غشی ہو جائے اور موت واقع نہ ہو مگر منہ سے جھاگ نکل رہا ہو تو مریض کے بچنے کی تقریباً امید نہیں ہوتی۔ لیکن جھاگ آنے کی نوبت نہ ہو تو مریض بچ جائے گا کیونکہ جھاگ داخلی طور پر روح اور رطوبت میں شدید حرکت اور اضطراب ہی کی وجہ سے آتا ہے۔ حتی کہ پانی کے جوش مارنے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ دل کا مزاج بالعموم فاسد ہو جاتا ہے۔
(بقراط)

جونک لگنے پر برف کا پانی پینا اور برف کھانا مفید ہے۔ ایک ماہر طبیب حمام کا حکم دیتا تھا پھر برف کے پانی میں اسفنج ڈبو کر حلق کے اندر داخل کرتا تھا۔ اس طرح جونک نکل جاتی تھی۔ حمام میں داخل ہونے کا وہ بار بار حکم دیتا تھا۔ حمام سے جسم ڈھیلا ہو جاتا تو مریض کو باہر نکالتا اور مسور سے بنا ہوا حریرہ دیتا۔ گردن کے باہر ٹھنڈی ادویہ کا ضماد رکھتا تھا۔ عمدہ سرکہ اور نمک کا جرعہ لینا مفید ہے۔ اس سے جونک گر جاتی ہے۔ جونک شکم کے اندر داخل ہو گئی ہو تو مسہل دیں۔ جونک خارج ہو جائے گی۔
(جالینوس)

گلا گھٹنے پر منہ سے جھاگ نکل آئے تو مریض فوراً ہلاک ہو جائے گا یا ڈوبنے کے بعد چہرہ سبز اور آنکھوں کے گڈھے سیاہ ہو جائیں تو بھی مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (یہودی)

جونک لگنے پر مریض کا منہ آفتاب کے روبرو رکھ کر کھولیں اور زبان کو سلائی کے ذریعہ نیچے

173

دبائیں۔ جونک نظر آئے اور آلہ سے پکڑ لینا ممکن ہو تو آلہ جونک کے سر پر رکھیں تاکہ وہ کٹ نہ سکے۔ جونک نظر نہ آئے نہ ہی کھینچ کر اسے نکالنا ممکن ہو تو خردل ۷ گرام اور بورہ ۱۴ گرام پیس کر حلق کے اندر پھونکیں اور بار بار پھونکیں نیز افسنتین اور شونیز پیس کر حلق کے اندر بار بار پھونکیں یا اسے جوش دے کر غرغرہ کرائیں۔ جونک معدہ کے اندر ہو ترمس اور افسنتین کا جوشاندہ یا سرکہ میں لب اترج ۵۲ گرام جوش دے کر پلائیں۔ جونک ہلاک ہو جائے گی یا نکل جائے گی۔ حلق کے اندر زاج پھونکنا، یا لہسن کھلانا مفید ہے۔ مریض کو رکھ کر سخت پیاس کی حالت میں اس کے منہ کے اندر برف کا پانی رکھیں۔ جونک منہ کی جانب آجائے گی۔ جونک کے نکلنے کے بعد خون زیادہ آئے تو قابض دوائیں استعمال کریں۔ا (اھرن)

گلا گھٹنے، ڈوبنے یا دواؤں کی وجہ سے گلا گھٹنے سے منہ سے بکثرت جھاگ خارج ہونے لگے تو مرض لاعلاج ہے۔ دیگر حالت ہو تو منہ کے اندر سرکہ اور فلفل یا کھٹے سرکہ میں پسی ہوئی قریس کے ہمراہ سرکہ انڈیلنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ یہی علاج ڈوبنے والے کا بھی ہے۔

گردن سے متصل سرخی تحلیل ہو جانے پر مریض آنکھیں فوراً کھول دیتا ہے اسی طرح ڈوبنے والا بھی۔ (بولس)

نتھنوں سے سانس لینا ممکن نہ ہو اور مریض ضربہ یا درد کے بغیر عرصہ سے خون تھوک رہا ہو تو یہ سمجھیں کہ تالو کے اندر کوئی جونک لگی ہوئی ہے۔ لہذا اسے تلاش کریں۔ جونک اگر تالو سے ناک کے درمیان سوراخ کے اندر ہو تو شونیز و سرکہ یا عصارہ قثاء الحمار کا عطوس دیں اور دھوپ میں حلق اور ناک کا معائنہ کریں۔ (فیلغریوس)

سرکہ، نمک اور حلتیت کے غرغرہ سے جونک نکل جاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

جونک کی وجہ سے نفث الدم:

دھوپ میں حلق کا معائنہ کریں۔ زبان کو سلائی کے ذریعہ دبائیں۔ جونک نظر نہ آجائے تو آلہ سے پکڑ کر دھیرے دھیرے کھینچیں تاکہ کٹ نہ سکے۔ نظر نہ آئے تو سرکہ شراب ۷۰ گرام، بورہ ساڑھے دس گرام اور لہسن دو جولیں۔ بورہ اور لہسن کوٹ کر سرکہ میں گھول لیں اور غرغرہ کرائیں۔ یا خردل ۷ گرام اور بورہ ۱۴ گرام حلق کے اندر پھونکیں۔ جونک معدہ کے اندر جا چکی ہو تو قیصوم، افسنتین، شونیز، ترمس، قسط، مر، لب اترج، سرخس ہر ایک ساڑھے تین گرام چھان کر سرکہ کے مکسچر میں گھول لیں اور مریض کو پلائیں۔ جونک نکلنے کے بعد نفث الدم ہونے لگے تو قابض ادویات

174

کے ذریعہ علاج کریں۔ (سرابیون)

دکھائی نہ دینے والی اور معدہ کے اندر داخل ہو جانے والی جونکوں کی علامات دینی چاہئے۔ (مؤلف)

جانداروں میں تنفس معدوم ہو جائے اور گلا گھٹنے کی حالت قریب ہو جائے تو تشنج، پھر اختناق پھر موت واقع ہو جائے گی۔ (جالینوس)

جونک لگنے کی وجہ سے ایک شخص کو حمام میں داخل کیا گیا، پھر اسے گرم کمرے میں رکھا گیا، حتی کہ اس پر غشی طاری ہو گئی۔ منہ میں پھر برف کا پانی بھر دیا گیا۔ چنانچہ جونک نکل گئی۔ (طبری)

خراسانی حضرات حلق کے اندر کوئی چیز چبھنے پر کمان کی دونوں تانیں استعمال کرتے ہیں۔ اسے موڑ کر وہ چبھنے والی چیز کو دفع کر دیتے ہیں۔ آپریشن سے یہ طریقہ زیادہ عمدہ ہے۔ (طبری)

حلق کے اندر چبھنے پر خاص کر غرب کا درخت مستعمل ہے۔ برگ غرب کا غرغرہ کرنے سے جونک نکل جاتی ہے۔ سرکہ کے ہمراہ حلتیت کا غرغرہ کرنے سے جونک حلق سے اکھڑ جاتی ہے۔ (جالینوس)

ہم لہسن کھلا کر حلق سے جونک ہمیشہ نکالتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

سرکہ کے اندر عمدہ نمک ڈال کر عرصہ تک رکھ کر عمدہ بنالیں یہ جونک کو نکال دیتا ہے۔ سرکہ چاٹنے سے جونک حلق سے نکل جاتی ہے۔ نمک بھی ڈال دیں اور عرصہ تک رکھ کر اسے عمدہ بنالیں اور زیادہ بہتر ہے۔ اس سے جونک نکل جائے گی۔ (دیاسقوریدوس)

حلق کے اندر کوئی کانٹا چبھ جائے تو ایک گوشت لے کر اسے کاٹ لیں اور اس میں ایک مضبوط دھاگہ باندھ کر مریض کو دیں کہ نگل جائے پھر اسے کھینچیں، نہ نکلے تو بار بار یہی عمل دہرائیں۔ مریض کو نگلنے کے لئے نرم روٹی کا شکم دیں، تھوڑا چبا کر انجیر خشک دیں، اور مطبخ جس میں انجیر جوش دے لی گئی ہو اور خمیر شامل کر لیا گیا ہو، کا غرغرہ کرائیں۔ کبھی یہ کانٹا قئے کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ اگر سخت گٹھلی اور پتھر کی طرح ہو تو مریض کی گدی پر چوٹ لگائیں، نکل جائے گا۔ (اسحاق)

جونک لگنے پر برف کا پانی پلاتے ہیں، برف کھلاتے ہیں۔ حمام میں اس حد تک رکھتے ہیں کہ مریض گرم ہو جائے پھر آب سرد میں بھگو کر اسفنج مریض کی حلق کے اندر داخل کرتے ہیں۔ اس سے جونک چمٹ جاتی ہے، پھر اسے نکال لیتے ہیں۔ اس کے بعد مسور کا حریرہ دیتے ہیں۔ گردن کے باہر ٹھنڈی ادویات کا ضماد رکھتے ہیں۔ یا نمک کے ہمراہ نہایت عمدہ سرکہ پلاتے ہیں۔ جونک شکم کے اندر داخل ہو جاتی ہے تو مسہل دیتے ہیں، سرکہ اور نمک دیں، تاکہ جونک مر جائے۔ (جالینوس)

مریض کو خردل یا لہسن کھلائیں، پانی نہ پلائیں پھر منہ کو ٹھنڈے پانی سے بھر دیں، جونک نکل

آ ئے گی۔ حلق کے اندر زاج پھونک دیں، اس سے وہ ہلاک ہو جائے گی۔ (یہودی)

حلق میں جونک کے لگنے سے نفث الدم، کرب اور غم عارض ہوتا ہے۔

علاج برف کا پانی، حلتیت ہے، مریض کھٹے سرکہ کا جرعہ لے اور قلطقار اور پانی کا مسلسل غرغرہ کرے، نہایت گرم آبزن میں بیٹھے اور منہ کے اندر برف کا پانی بھر لے یا جسم کو گرم کرے۔ جونک نکل کر منہ میں آ جائے گی۔ (جالینوس)

بحالت صحت نفث الدم ہو تو منہ کو روشنی میں دیکھیں، زبان کو سلائی سے نیچے دبا دیں اور حلق کا معائنہ کریں کہ کہیں جونک تو نہیں ہے۔ (جالینوس)

نمس (نیولا) کا بیٹ منہ اور حلق پر طلاء کریں۔ ہڈی یا کانٹا نگلنے کے صورت میں یہ شافی علاج ہے۔ (اطہورسفس)

حلق کے اندر لوہا وغیرہ چبھ جائے تو روزانہ آب گرم میں حرف ساڑھے تین گرام پیس کر پئیں اور قئے کریں۔ اس سے وہ باہر آ جائے گا۔ ہچکی سے لوہا وغیرہ اکھڑ کر حلق سے نکل جاتا ہے۔ (طبیب نامعلوم)

حلق میں جونک لگنے کا خیال ہو تو مریض کا منہ آفتاب کے روبرو کریں، زبان کو سلائی کے ذریعہ نیچے دبائیں، جونک نظر آ جائے تو قالب البواسیر کے ذریعہ اس کا سر گرفت میں لیں ورنہ وہ ٹوٹ جائے گی۔ اگر وہ اندر ہو اور نظر نہ آتی ہو تو سرکہ شراب ۷ گرام اور بورہ ساڑھے دس گرام، لہسن چھ جو لیں اور انہیں کوٹ کر سرکہ میں گھول لیں پھر غرغرہ کرائیں۔ خردل اور بورہ پیس کر حلق کے اندر پھونکیں۔ (سرابیون)

چھٹا باب

زبان، زبان کی حس و حرکت کا زائل ہونا، زبان کے زخم، خراب مزے، ورم، زبان کا "ف" کلمہ بہ کثرت نکلنا، کسی حرف کے بجائے دوسرا حرف نکلنا، تتلاہٹ اور سست کلامی۔

زبان کے اندر رطوبت غریبہ کا امتلاء ہو جاتا ہے تو اسے بدلے ہوئے مزے کا احساس ہونے لگتا ہے چنانچہ کھاتے وقت اسی رطوبت کا مزہ وہ محسوس کرتی ہے۔ کیونکہ خارج سے جو چیز زبان کے پاس آتی ہے وہ اس خلط کو تحریک دیتی ہے جو زبان کے اندر دھنسی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ بھی پیش آتا ہے کہ کھائے پیے بغیر ہی آدمی منہ میں کسی چیز کا مزہ محسوس کرنے لگے۔ یہ زبان کی جودت حس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زیر زبان جو رباط (بندھن) ہوتا ہے جب بھی اس کا اتصال زبان کے سرے سے قریب تر ہوگا تو گفتگو کو نقصان پہونچے گا۔ برعکس حالت برعکس صورت میں پیش کرے گی۔

یہ رباط زبان کے سرے سے متصل ہوتا ہے تو ہم اسے کاٹ دیتے ہیں تاکہ زبان چلنے لگے۔ مزمار کو ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وہ تالو کے بالائی اور منہ کے گوشوں سے چپکا رہے۔ یہ ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب انسان کوئی کلمہ نکالنے کے لئے آواز خارج کرتا ہے۔

ایک شخص بولتے وقت آواز بہ آسانی خارج نہیں کر پاتا تھا۔ کوئی کلمہ نکالنا چاہتا تو زبان عجیب و غریب انداز سے چلنے لگتی۔ یہ حالت حنجرہ کی ایک خراب کیفیت کی وجہ سے تھی۔ اطباء دوائیں دیدے کر اسے عذاب میں مبتلا کئے ہوئے تھے۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ گفتگو کے شروع میں سینہ کو تھوڑا سکوڑے۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ جب اچھی طرح سکوڑنا چاہتا تو سکوڑ لیتا تھا۔ اس نے کہا کہ کتنا عمدہ مشورہ آپ نے دیا ہے۔ اسے خود اپنی ذات پر تعجب ہوا کہ آخر وہ کیوں نہیں سمجھ سکا کہ اسے کیا عارض ہوا ہے۔ کیونکہ اس نے بتایا کہ کسی جھگڑے کے سلسلہ میں خطاب کرتا یا خطبہ دیتا تھا تو آواز ٹوٹ جاتی تھی۔ اب جبکہ اس نے نہایت آہستگی سے گفتگو کرنا شروع کی تو آواز بلامشقت نکلنے لگی۔ (جالینوس)

بچے بولنے میں تاخیر کریں تو زبان پر سرکہ، شہد اور نمک ذرا نی ملیں اور بعض اوقات زبان کو

الٹیں پلٹیں اوراس سے کھیلیں۔

'ف' کلمہ نکالنا زبان کی جڑ میں موجود رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معاملہ جب سخت ہوتا تو بولنے والے کا سانس مقید ہو جاتا ہے۔ اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ زبان چلنے لگتی ہے۔ لہذا یہ لوگ ایک مدت کے بعد چلتے ہیں۔ جیسے گانے والے لوگ وغیرہ۔

کوئی عورت 'ف' کلمہ نہیں نکالتی، نہ ہی کوئی عجمی 'ر' کی جگہ کوئی دوسرا حرف نکالتا ہے۔

گونگے لوگوں کی زبانیں بڑی ہوتی ہیں منہ کے اندر چکر نہیں لگا سکتیں۔ زبان جب بڑی ہوتی ہے تو وہ مادہ کمزور ہو جاتا ہے جس سے کان اور اس کا عصب بنتا ہے۔ لہذا وہ بہرے رہتے ہیں۔

سب سے عمدہ زبان وہ ہے جو لمبائی میں معتدل اور چوڑی، باریک کنارے والی، کنارے کی باریکی میں چڑیوں کی زبان سے مشابہ ہوتی ہے۔ بڑی زبان والا حرف کا اخراج کرتا ہے نہ ہی اسے عمدہ طور پر چھوڑ پاتا ہے۔ یہ ہکلا کر بولتا ہے۔ زیادہ چوڑی زبان لکنت کرتی ہے۔ چھوٹی زبان ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکالتی ہے کیونکہ وہ حروف کی ادائیگی میں قاصر ہوتی ہے۔ جیسا کہ بچوں میں دیکھا جاتا ہے کہ زبان چھوٹی ہوتی ہے تو ادائیگی حروف میں کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں۔ بڑے ہونے پر یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

زبان میں جو سوء مزاج پیدا ہوتا ہے اسے زبان کے رنگ، حرارت، برودت اور ثقل سے پہچانا جا سکتا ہے۔ لکنت اگر رطوبت کی وجہ سے ہوتی ہے اور جو کیفیت یبوست کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کی پہچان سکڑنے، چھوٹے پن اور تشنج سے ہوتی ہے۔ اسی طرح زبان کے اندر جو مزے پیدا ہوتے ہیں وہ زبان کے اندر پوشیدہ اخلاط کی نشاندھی کرتے ہیں۔ صاف بخاروں کے اندر گفتگو نہ کر سکنا، عضلات کی خشکی اور تشنج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سر پر دودھ کی دھار مار کر، گردن کے مہروں کی ہلکی مالش اور روغن کا نطول کر کے علاج کیا جاتا ہے۔

برسام کے بعد کبھی زبان کا ثقل باقی رہتا ہے۔ اس کے لئے زبان کے نیچے کی دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ دماغ کو روغن نیلوفر وغیرہ کے ذریعہ رطوبت پہونچائیں۔

بچہ گفتگو میں تاخیر کرے اور عورت و مرد کی زبان میں ثقل ہو تو عاقر قرحا، پوست کندر، میویزج، فلفل، جند بیدستر، مفید ہیں۔ انہیں زبان کے نیچے اوپر اچھی طرح ملنا چاہئے۔

زبان کے نیچے ایک سخت ورم ہوتا ہے۔ جو پھیلتا ہے۔ اسے ضفدعہ کہتے ہیں۔ ضفدعہ ہو جاتا ہے تو زیر زبان رگیں موٹی ہو جاتی ہیں اور ان میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ فصد سے ہلاک کا خطرہ ہے۔

178

ضفدعہ کا علاج:

کم خشکی پیدا کرنے والی دوائیں جیسے زنگار، بورہ، مر، اشنان، مازو، اور شب کو اس پر چپکائیں۔

زیادہ محفوظ طریقہ:

مازو ایک جز، شب نصف جز، بیخ سوسن نصف جز، زعفران نصف جز، ضفدعہ پر رکھیں۔

زبان کے استرخاء میں ایارج اور خردل کا غرغرہ کریں۔ بچے گفتگو میں تاخیر کریں تو ان کی زبانوں کے کناروں پر مالش کریں اور گفتگو کر کے ان سے جواب مانگیں۔ (یہودی)

زبان کے نیچے پیدا ہونے والے ضفدعہ کا حیرت انگیز نسخہ:

صعتر فارسی، پوست انار، نمک، کوٹ کر بچوں کے لئے زبان کے نیچے رگڑیں۔ ضفدعہ جاتا رہے گا۔ (طبیب نامعلوم)

زبان کے ثقل کے لئے:

نوشادر، فلفل، زنجبیل، عاقر قرحا، میویزج، بورہ، صعتر، نمک ہندی، شونیز، مرزنجوش خشک، کوٹ کر آب گرم میں ڈالیں، اور نہار منہ کئی دن تک مسلسل غرغرہ کریں یا ان میں جو دوا بھی چاہیں اس کا غرغرہ کرتے رہیں۔ سکنجبین عنصلی کے ہمراہ ایارج کا غرغرہ بھی کرتے ہیں۔ (طبری)

زبان میں حرارت کی علامت:

سخت سرخی، یا سیاہی، یا زردی اور سخت خشکی۔

برودت کی علامت:

سخت سفیدی اور سن ہو جانا۔

رطوبت کی علامت:

استرخاء، کثرت رطوبت، زبان کا بڑا اور ثقیل ہو جانا۔

یبوست کی علامت:

زبان کا سکڑنا اور خشک ہونا۔

179

زبان کے اندر جو مزہ ملتا ہے۔ وہ خلط غالب کی علامت ہوتا ہے۔ ہر قسم کا علاج بالفصد ہوتا ہے۔ سب سے پہلے فصد و مسہل، پھر رکھی جانے والی دوا پھر غرغرہ۔ زبان میں امتلائی کیفیت موجود ہو تو زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھولیں مگر پہلے قیفال سے فصد کریں۔ اور ایسی چیزوں کا غرغرہ کریں جو فضلات کو کھینچ لیتی ہوں۔ یہ ایسی حالت کا علاج ہے۔ جس میں زبان مرطوب اور ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ مادہ سیال اور مریض کمزور ہو تو ایسی چیزیں استعمال کریں جو مضبوطی پیدا کریں۔ عضلہ کے اندر تشنج یا غلاظت موجود ہو، بایں ہمہ برودت بھی ہو تو گردن پر پہلے مہرے کے پاس ناخونہ اور بابونہ کے جوشاندہ کے ذریعہ تکمید کریں۔ تفل کا خبیصہ بنا کر اس جگہ رکھیں۔ ورم حار عارض ہو تو عرق عنب الثعلب کا غرغرہ رکھیں۔ یہ بارد اور لطیف ہوتا ہے۔ نیز عرق کاسنی اور چھاج کا بھی غرغرہ کریں۔

ورم صلب عارض ہو جائے تو تازہ دودھ اور اصل السوس وحلبہ و کھجور کے جوشاندہ یا شراب کا غرغرہ کریں۔ زبان پر دانے نکل آئیں تو عرق سماق اور عرق گلاب کا غرغرہ کریں۔ زخم پیدا ہو جائے تو عصارۂ عنب الثعلب، روغن گل، عدس مقشر اور گل سرخ کا مرہم بنا کر اس پر رکھیں۔

زبان کے استرخاء کے لئے:

زبان کے اوپر اور نیچے حلتیت اور علک الانباط کی بقدر چنا بنی ہوئی گولیاں تین عدد دن پر رکھیں۔ جو لعاب پیدا ہو اسے تھوک دیں۔ صبح کو اور نصف النہار میں گولیاں لینے کے نصف گھنٹہ بعد خردل کا غرغرہ کریں، اور مسلسل حمام میں جا کر پسینہ نکالیں۔ (اھرن)

مسہل اور مقئی ادویات کی بدولت زبان منہ سے باہر نکل آئے، لمبی اور بڑی ہو جائے تو زنجبیل، فلفل، دار فلفل، نمک درانی لے کر اچھی طرح کوٹیں اور اسے زبان اور اس جیسی چیزوں پر رگڑیں۔ زبان وغیرہ اندر چلی جائے گی۔ یا ترش پھل جو پسندیدہ ہوں اور زبان کو کھینچتے ہوں، انہیں استعمال کریں۔ مثلاً شفتالو وغیرہ۔ انہیں چاقو سے کاٹ کر زبان پر رگڑیں۔ اس سے بہ کثرت بلغم تحلیل ہوگا۔ زبان سکڑ کر اندر داخل ہو جائے گی۔ (کتاب ہندی)

یہ خناق کی بیماریوں میں بھی موزوں ہے۔ (مؤلف)

ضفدع زبان کے نیچے پیدا ہونے والے ورم حار کو کہتے ہیں جو خاص کر بچوں میں ہوتا ہے۔ مقام ماؤف پر زاج اور زنگار رگڑیں۔ ہو سکے تو زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں۔ زنگار، مازو، اور قلقطار ہم وزن لے کر اس پر رکھیں۔ قابض آبیات جن کے اندر تحلیل کرنے کی قوت ہو مثلاً برگ زیتون اور بیخ کبر کے جوشاندہ کی کلی کریں۔ (بولس)

180

زبان کھولنے اور اس کا ثقل دور کرنے کے لئے جوارش کا نسخہ :

زیرہ سیاہ سوادو گرام، زیرہ کرمانی سوادو گرام، نمک ہندی سودو گرام، قرفہ سوادو گرام، دار فلفل ۱۰۰ عدد، فلفل ۲۰۰ عدد، سکر ۱۸۲ گرام، سفوف بنالیں۔ اس کے استعمال سے زبان کھل جائے گی۔ طحال اور بواسیر وغیرہ کے موٹے ہونے میں بھی مفید ہے۔ (چرک)

زبان کا کنارہ اس طرح پر ہو کہ اس کے بندھن لمبے ہو گئے ہوں تو کھینچ کر ایک خمیدہ سر سوئی سے اسے معلق کر دیں۔ پھر اسکے اندر ایک سوئی داخل کر دیں اور اچھی طرح باندھ دیں، حتی کہ بندھا ہوا گٹھر خود بخود ٹوٹ کر نکل جائے۔ اسے کاٹیں نہیں ورنہ خون ابلے گا۔ مقام ماؤف پر تیز دوائیں رکھیں تا کہ دوبارہ یہ حالت پیدا نہ ہو۔ اس طرح وہ تیزی سے چمٹ جائے گا۔ (شمعون)

خون اصل میں اسلئے ابلنے لگتا ہے کہ زیر زبان سبز رگوں میں سے کوئی رگ کٹ جاتی ہے۔ نرمی سے کام لیں گے تو ایسا نہیں ہوگا۔ ہم نے ہوشیاری سے بارہا اسے کاٹا ہے مگر خون نہیں ابلا ہے۔ ابلیگا بھی تو سہل العلاج ہوگا۔ (مؤلف)

اس کا علاج فلد فیون بلاوجہ ہے۔ علاج کے لئے ابتداء میں زاج سے کام لیں کیونکہ بایں ہمہ وہ قابض بھی ہے۔ مریض کی گفتگو بند ہو جائے تو معلوم کریں کہ یہ حالت دماغی شرکت سے ہے یا نہیں۔ اگر صورت حال کے ساتھ حواس کو بھی نقصان پہونچ رہا ہے تو سبب شرکت دماغی ہے۔ حواس کو نقصان نہ پہونچ رہا ہو تو دیکھیں تشنج ہے یا استرخاء یا زبان کے اندر کوئی پیدا ہو جانے والی صلابت جس نے زبان کو حرکت دیناد شوار بنادیا ہے یا رطوبت، یا غلظت یا کوئی ورم ہو گیا ہے جس نے ثقل پیدا کر دیا ہے۔ یبوست کا علاج ملین طلاؤں، نیم گرم پانی لباب حلبہ کے جوشاندوں جیسی چیزوں کے ذریعہ غرغروں سے کریں۔ استرخاء کا علاج تیز طاقتور ادویات اور جوشاندوں سے کریں۔ زبان کے بلغمی ورم کا علاج محلل طلاؤں سے کریں یعنی وہ طلاء جو خناق کے آخری درجہ میں مستعمل ہیں۔

سست کلام بچوں اور ثقل لسانی کے مریض مردوں کی دوا:

عاقر قرحا ۲ گرام، پوست بیخ کبر ۲ گرام، میویزج ساڑھے تین گرام، فلفل ۵ ملی گرام، جند بید ستر، زبان پہ نیچے اوپر اچھی طرح رگڑ کر اس پر چپکائیں دیں یا۔

نوشادر، دار فلفل، عاقر قرحا رگڑیں اور مہروں پر روغن، یا موم کا ضماد رکھیں خردل یا فوتنج، زوفائے خشک اور صعتر اور ان کے جوشاندہ کا غرغرہ کریں۔ گفتگو پر مریض کو زور دیں، سختی کے ساتھ ڈرائیں دھمکائیں حتی کہ بولنے پر مجبور ہو جائے۔ استرخاء کا علاج مذکورہ علاج کے ساتھ مہروں پر ضماد

181

رکھ کر کریں۔ تشنج کے لئے ملین ضماد وغیرہ استعمال کریں۔اسے منہ کے اندر پکڑے رکھیں۔ ضفدعہ شدت رطوبت سے ہوتا ہے۔اس کا علاج زاج، گلنار، شب، مازو، جیسی خشکی پیدا کرنے والی ادویات ہیں۔ان کا استعمال مسلسل کریں۔یہ خشکی پیدا کرتی ہیں، کاٹیں نہیں۔ورنہ نفث الدم کا اندیشہ ہے۔

مختصرات:

زبان کے عضلات میں تشنج واقع ہو جائے تو گدی کے متصل حصہ کو بابونہ، ناخونہ اور شبث کے ذریعہ سینکیں۔پھر اس پر طلار رکھیں۔پھر بابونہ، ناخونہ، شب اور آرد حواری کا ضماد رکھیں۔زبان میں ورم صلب ہو جائے تو حلبہ، تخم کتان، انجیر اور شہد کے جوشاندہ کا غرغرہ کریں۔زبان کے تمام ورموں میں خناق کی بیماریوں کا علاج پیش نظر رکھیں۔تیاذوق نے اس میں ایرسا اور مقل کا اضافہ کیا ہے۔مذکورہ جوشاندہ میں اس کا اضافہ کریں اور منہ کے اندر لئے رکھیں۔(جالینوس)

زبان کے اندر ورم حار ہو جائے تو خناق کا طرز علاج اختیار کریں۔گفتگو میں استرخائی کیفیت پیدا ہو جائے تو کئی بار قوقایا کا پھر ایارج کبیر کا مسہل دیں۔طاقتور غرغرے مسلسل کرائیں۔گفتگو کی مشق کرائیں اور فالج کے علاج کے طرز پر علاج کریں۔(سرابیون)

زبان کے کھردرے پن کے لئے:

گدی کے بل نہ سوئیں، منہ تھوڑا کھولیں منہ کے اندر پیاس رفع کرنے والی گولیاں لیں۔زبان کو لعاب حلبہ اور کتانی دھجی کے ذریعہ رگڑیں حتی کہ کھردراپن جاتا رہے۔منہ کے اندر آلوچہ کی گٹھلی رکھ کر الٹتے پلٹتے رہیں یا سپستاں یا پسی ہوئی سکر حجازی استعمال کریں۔

ثقل لسانی کے لئے اپنے تجربہ سے بنائی ہوئی معجون کا نسخہ:

زنجبیل اور وج شہد میں گوندھیں اور صبح و شام ساڑھے چالیس گرام لیں۔اس سے زبان کو رگڑیں بھی۔منہ کے اندر وج کا ایک ٹکڑا مسلسل رکھیں، عجیب الاثر ہے۔رب الجوز بھی مفید ہے۔
(سرابیون)

ثقل لسانی کے غرغرہ کا نسخہ:

خردل ۳، صعتر ۳، زنجبیل ۳، فلفل ۳، عاقرقرحا ۳، دانہ انار بھنا ہوا ۵، سکنجبین کے ہمراہ غرغرہ کریں۔(ابن ماسویہ)

ثقل لسانی کے لئے وج عمدہ دوا ہے۔(خوز)

آب کرنب نبطی کی خاصیت زبان کو خشک کرنا ہے۔(ابن ماسویہ)

182

ثقل لسانی کی خاص دوا:

دار چینی، قسط، حماما، سنبل، ہم وزن، ساذج، زراوند، تخم کرفس، نانخواہ، تخم شبث، مر، ایک تہائی جزء، لو قسطیقون، گلنار، سیسالیوس، دوقو، زیرہ، انیسون، ہر ایک تہائی جزء، لؤلؤ، کہرباء ہر ایک دو تہائی جزء، شہد میں گوندہ کر ساڑھے چار گرام کی مقدار میں دیں۔

ایضاً:

حلتیت ساڑھے تین گرام، علک البطم ۷ گرام، گولیاں بنالیں اور زبان کے نیچے رکھیں۔ خردل کا غرغرہ کریں اور گرم چشمہ میں غسل کریں۔ (مسیح)

ثقل لسانی کے لئے وج عمدہ دوا ہے۔ (خوز)

زبان کی پھٹن کے لئے:

لعاب اسپغول دن میں کئی بار منہ میں رکھیں۔ اسکے ساتھ روغن گل اور ماء الشعیر نوش کریں۔ مچھلی اور پائے بطور غذا لیں۔

صلابت اور ورم لسان کے لئے:

منہ کے اندر حلبہ کا خیساندہ یا تخم کتان اور ایرسا کا خیساندہ، یا انجیر اور حلبہ کا جوشاندہ رکھیں۔

ورم لسان میں خاص کر مفید یہ ہے کہ بیخ بادیان جلا کر زبان پر چپکائیں۔ یا حب الغار یا منقی کوٹ کر اس پر چپکائیں۔ عصارہ کرنب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ثقیل زبان کا بلغم خشک کر دیتا ہے۔

(طبیب نامعلوم)

میویزج چبانے اور اسکی کلی کرنے سے ثقیل زبان کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ کیونکہ منہ سے مادہ کو تیزی سے کھینچتی ہے۔ اسی طرح عاقر قرحا، خردل، اور نعناع کو زبان پر رگڑنے سے اسکی کھردرے پن میں نرمی آجاتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

سماق الدباغین کو شہد میں ملا کر استعمال کرنے سے زبان کی خشونت صاف ہو جاتی ہے۔

(دیاسقوریدوس)

ثقیل زبان کو خشک کر دینا خردل کی خاصیت ہے۔ (ابن ماسویہ)

اس میں مفید وہ دوائیں ہیں جو منہ، تالو، ثقیل زبان کی جڑ اور سر کا تنقیہ کرتی ہیں۔ غرغروں اور مضوغات کے لئے انہیں استعمال کریں۔ یہ باب اللسان میں مذکور ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

183

زیر زبان ضفدعہ کے لئے:

زاج سوختہ، اور سورنجان، سفیدی بیضہ مرغ کیساتھ یکجا کر کے زیر زبان رکھیں۔ (دیاسقوریدوس)
زاج سوختہ، سوری، سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ یکجا کر کے زبان کے نیچے رکھیں۔
(عبدوس)

ثقل کلام کے لئے:

فربیون، کندش، بند زبان اور ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکالنے والے زبان پر رگڑیں، تھوک نہ نگلیں۔ (طبیب نامعلوم)

ثقل لسانی اور جودت دھن کے لئے:

جند بیدستر، افتیمون، زنجبیل، قسط، مر، تخم حندقوقا (بسکھپرا) اسطوخودوس، شحم حنظل، قردمانا، عاقرقرحا، میویزج، شہد، زنجبیل مربی میں گوندھ کر رات میں ممکن حد تک زیر گدی گڈھے اور دونوں شریان سباتی پر رکھیں جبکہ معدہ خالی ہو اور پھر مرزنجوش اور نمام کے جوشاندہ سے دھوئیں۔ (ابن ماسویہ)

زبان کا رباط جو بندھا ہوا ہوتا ہے دانتوں کی تکلیف سے قریب تر ہو تو گفتگو میں نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ بچہ کے اندر سب سے پہلے اسی چیز کا معائنہ کریں۔ (جالینوس)

184

حس ذوق (چکھنے کی حس):

اس پر آفت آنے کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱- دماغی مقام کی کوئی بیماری۔

۲- دماغ سے زبان کی جانب آنے والے عصب کے مقام کی کوئی بیماری۔

۳- خود زبان کا گوشت ماؤف ہو جائے۔

۴- زبان کو ڈھانکنے والی جھلی پر کوئی آفت آجائے۔

یہ باتیں سوء مزاج یا تفرق اتصال یا کسی آلی بیماری کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں۔ زبان کو کوئی خراب مزہ مثلاً نمکینیت یا تلخی محسوس ہو تو دراصل یہ اس ردی خلط کی وجہ سے ہوتا ہے جو بیحد طاقتور ہوتی ہے کہ اس کے مزہ کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ خلط کمزور ہوتی ہے تو فقط کچھ کھانے کے وقت احساس ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز واقع ہونے والے تغیر کی وجہ سے زبان میں جو مزہ ہوتا ہے اسے واضح کردیتی ہے۔ (جالینوس)

حس ذوق معدوم ہو جائے تو طاقتور ادویات کا غرغرہ کریں اور انہی ادویات کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں۔ بعد ازاں پیاز، لہسن، سرکہ، خردل اور ہر چرپری چیز کھلائیں۔ گفتگو مفقود ہو تو غرغروں، تیز اور جاذب لطوخات کے ذریعہ علاج کریں۔ مریض کو تاکید کریں کہ سخت گفتگو کرے، زبان کو بری طرح باہر نکالے یا اسے آگ سے داغنے کی دھمکی دیں غرغرہ استعمال کریں۔ میویزج اور فلفل کے ہمراہ کندر گوندہ کر چبانے کے لئے دیں (فیلغر غورش)

زبان کی حس اور اس کے ذوق میں کوئی آفت آتی ہے تو دراصل یہ آفت اعصاب کے تیسرے جوڑے میں ہوتی ہے۔ زبان کی حرکت میں آفت ہوتی ہے تو اسکا تعلق ساتویں جوڑے سے ہوتا ہے۔

گفتگو کے آلات:

زبان، دانت، ہونٹ اور نتھنے۔ (جالینوس)

سب سے عمدہ زبان وہ ہوتی ہے جو پتلی اور باریک کنارے والی ہوتی ہے اور باریکی میں چڑیوں کی زبان سے مشابہ ہوتی ہے۔ بڑی اور چھوٹی زبانوں کو نقصان پہونچتا ہے۔ بڑی زبان حرف نکال نہیں سکتی نہ ہی تیزی سے گھوم سکتی ہے۔ اسی طرح چھوٹی زبان ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نکالتی ہے کیونکہ ادائیگی حروف سے قاصر ہوتی ہے جیسا کہ ان بچوں میں دیکھا جاتا ہے جن کی زبانیں چھوٹی

185

ہوتی ہیں۔ یہ تتلاتے ہیں۔ بڑے ہونے پر یہ حالت رفع ہو جاتی ہے۔ زبان کی جڑ میں تشنج واقع ہو تو علاج کریں۔ گدی کے پاس سے آب بابونہ اور آب مرزنجوش کے ذریعہ گردن کی تکمید کریں۔ آرد حواری، بابونہ اور روغن گل کا خبیصہ بنا کر گردن پر رکھیں۔ برسام کے بعد مریض گونگا ہو جائے تو زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھول دیں۔

ثقل لسانی اور بچوں وغیرہ میں سست کلامی کی مجرب دوا:

عاقر قرحا، پوست بیخ کبر، ہر ایک آدھا جز، میویزج ساڑھے تین گرام، دار فلفل ۵ ملی گرام، جند بید ستر ۵ ملی گرام، اچھی طرح پیس کر اچھی طرح زبان کے نیچے اوپر ملیں اور زبان پر رکھیں بھی۔ یا فلفل، دار فلفل، عاقر قرحا، نوشادر، جند بید ستر، پوست بیخ کبر، کام میں لائیں۔ بچوں کو کثرت سے بات کرنے پر مجبور کریں، اور برابر سوالات کرتے رہیں۔ (یہودی)

پیہ بط، یا پیہ مرغ شہد کے ہمراہ زبانوں پر جو کسی بیماری میں کھردری ہو گئی ہوں ملنے سے نرم پڑ جاتی ہیں۔ (اطہور سفس)

زبان کے ہلکے پن کے لئے:

زنجبیل، خردل، بورہ، شحم حنظل اور فلفل وغیرہ جیسے جالی غرغروں پر اعتماد کریں۔ حب شیطرج ثقل لسانی کے لئے عمدہ چیز ہے۔ ایارج فیقرا کا پینا یا اسے زبان پر رگڑنا ثقل میں مفید ہے۔ (ساھر)

ثقل لسانی کے لئے:

خردل، عاقر قرحا، اور پوست کبر وغیرہ کا غرغرہ مسلسل کریں۔ مریض کو بیماری کے شروع میں ہلکی اور گفتگو اور انتہائے مرض میں دشوار گفتگو کی مشق کرائیں۔ علاج وہی ہے جو فالج کا ہوتا ہے۔ (سرابیون)

گرانی سر جو سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو۔ منہ کے اندر عاقر قرحا، خردل رکھیں اور ایارج کا غرغرہ کریں۔

زبان کا ورم حار اور اس کا علاج:

ابتدا میں عنب الثعلب اور آخر میں تازہ دودھ کا غرغرہ کریں۔ مزمن ہو جانے کی صورت میں زیر زبان رگ کی فصد کھولیں۔

ثقل لسانی کے لئے گولی کا نسخہ:

عاقر قرحا، دار چینی، میویزج، خردل، جند بید ستر، قسط، ہم وزن، لعاب خرل میں ملا کر چوڑی چوڑی گولیاں بنالیں۔ اور زبان کے نیچے رکھیں۔ (طب نا معلوم)

ساتواں باب

حلق کے اورام، زخم، نُغنُغ (حلق کے اندر گوشت کا اُبھار)، خناق، زبان، کوّا، گلا گھٹنا، ڈوبنا اور نگلنے کے مقام میں تنگی۔

قروح باطنہ اور اورام باطنہ کے اصول و قوانین کا مطالعہ کریں، باب المعدہ میں جو بیان گزار ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ (مؤلف)

جو امراض مذکورہ بالا مقامات میں ہوتے ہیں ان کا علاج غرغرہ کرنا ہے۔ قرحہ کا علاج کرنا چاہیں تو ماء العسل وغیرہ استعمال کریں جن میں تھوڑی جلائی قوت ہوا کرتی ہے۔ اندمال زخم کے لئے قابض اور مغری ادویات استعمال کریں۔

ایک شخص کی زبان میں ورم ہو گیا، حتی کہ منہ میں اس کے لئے گنجائش باقی نہ رہی۔ اسے میں نے قو قایا دیا تاکہ مادہ نیچے کو جذب ہو جائے اس نے خواب میں دیکھا کہ عصارۂ خس لینے کی اسے تاکید کی جارہی ہے۔ چنانچہ اس نے استعمال کیا اور صحتیاب ہو گیا۔

ادویہ کے ذریعہ کوّے کو اسکے فطری مقام پر لانے کی ہر تدبیر کریں مگر اسے کاٹنے کی عجلت نہ کریں۔ حتی کہ کوّا پتلا ہو کر رسی کے مانند ہو جائے تو لوہے یا محرق ادویہ سے کاٹ دیں اور پھر داغ دیں اور مختلف مقامات پر داغیں۔

حلق کا التہاب (خوانیق) جس میں گردن کے مہرے ہٹ جاتے ہیں، مری کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے نگلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ حتی کہ کبھی ناک سے مشروب کا انصباب ہونے لگتا ہے۔

کوّا کاٹ دیا جاتا ہے تو کاٹنا کبھی لفظ کے مخارج کو نقصان پہونچا دیتا ہے۔ پھیپھڑا اور سینہ سرد ہو جاتے ہیں۔

منہ اور حلق کے اندر پیدا ہونے والے ورم ابتدا میں دیگر اورام کی طرح فصد اور مسہل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اسکے بعد مانع ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو شکم میں جانے والی غذاؤں کی طرح طاقت پہونچا سکیں۔

بیماری کے آخر میں محلل ادویات اور دونوں کے درمیان، اوسط دوائیں دی جاتی ہیں۔

187

مر اور زعفران طاقتور دوائیں ہیں۔ رب التوث بھی محلل ہے۔ یہ اور زعفران دونوں ورم کو پکاتے ہیں۔

ابتدا میں رب التوث کے ساتھ میں عصارہ سماق، حصرم وغیرہ اور گلنار وغیرہ شامل کرتا ہوں، تحلیل رک جاتی ہے تو اس کے اندر مر اور زعفران ورم کو پکانے کے لئے شامل کرتا ہوں۔ انتہا میں رب التوث کے اندر بورہ، مر، اور کتیرا اور کبھی فوتنج کو ہی اور زوفا شہد کے ہمراہ اور صعتر اور نعنع داخل کرتا ہوں کیونکہ ابتدا میں مانع ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ مادہ کا آنا رک جاتا ہے تو منضج محلل ادویات کی ضرورت ہوتی ہیں۔

میں ابتدا میں ماءالحصرم، سماق، اور رب التوث وغیرہ استعمال کرتا ہوں اور انتہا میں انجیر کیم کا جوشاندہ وغیرہ جس سے درد میں سکون اور ورم میں نضج آئے استعمال کرتا ہوں۔ آخر میں فوتنج اور حاشا وغیرہ کا جوشاندہ ماءالعسل، مر، بورہ اور کبریت کے ہمراہ دیتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا تمام دواؤں کا غرغرہ کراتا ہوں۔ حلتیت اس وقت اور صلابت ورم میں مفید ہے۔ حرمل، عاقرقرحا، انجیر کا جوشاندہ، سبوس کا جوشاندہ، ماءالعسل جس میں فوتنج پڑی ہو ورم کو نضج دیتے اور تحلیل کرتے ہیں۔ ماءالعسل میں بورہ کا جھاگ، کبریت، حلتیت اور حرف شامل ہوں تو تحلیل کی طاقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ بیماریوں کے آخر میں موزوں ہیں۔ فلفل اس جگہ بیحد محلل ہے۔

مر میں ایسی طاقتور تحلیل کی قوت ہے کہ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بایں ہمہ اس کے اندر تسکین اور نضج پیدا کرنے کی بات بھی ہوتی ہے۔ لہذا بیحد موافق ہے۔ سرکہ تحلیل کرتا، توڑتا اور بایں ہمہ مانع بھی ہے۔ لہذا موافق تر ہے۔ یہ خاص کر اثر کرتا ہے۔

مجرب نسخہ:

ابابیل کے بچے ان پر نمک چھڑک کر تندور میں سوختہ کریں۔ اس کا ایک چوتھائی حصہ مر شامل کریں۔ سخت اختناق میں اس طرح استعمال کریں کہ حلق کے اندر یکے بعد دیگرے پھونکیں۔ کتے جو ہڈیاں کھاتے ہیں ان کا گو اختناق کے موافق ہے۔ لوگوں کا پائخانہ بیحد مفید ہے۔ کسی بچے کو روٹی اور ترمس کھلائیں اور کوشش کریں کہ وہ ہضم کرے۔ پھر اس کا پائخانہ محفوظ کرلیں۔ (جالینوس)

صرف خالص ترمس کھلانے کے بعد اس کا پائخانہ خناق کیلئے حیرت انگیز ہوگا۔ یہ حلق کے اندر پھونکا یا بطور لطوخ شہد کے ہمراہ ملا کر حلق پر استعمال کیا جائے۔ اس کا غرغرہ بھی کریں۔ (مؤلف)

188

کوّے کے باب میں:

اس سلسلہ میں ضابطہ گذر چکا ہے ورم کی ابتدا میں بقدر ورم قابض ادویات استعمال کریں۔ سماق، گلنار، جھاؤ کے پھل کے جوشاندہ کا غرغرہ کریں۔ واضح رہے کہ قابض ادویات وغیرہ یکجا کردی جاتی ہیں تو مفرد کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہو جاتی ہیں۔ حیرت ہے کہ آخر ایسا کیسے ہو جاتا ہے۔

جو غدد نغانغ (ہوائی اور غذائی نالیوں کے درمیان کا گوشت) اور تالو کے دونوں پہلوؤں سے متصل حصوں میں ہوتے ہیں وہ رطوبتوں کو بہت جلد قبول کرتے ہیں۔ اندر سے انگلی سے ان کو دبانے پر یہ رطوبتیں دفع ہو جاتی ہیں۔ ہم حسب ذیل علاج کرتے ہیں:

انہیں دبا کر پچکا دیا جائے کیونکہ یہ ڈھیلے اور اسفنجی ہوتے ہیں۔ شروع میں انگلی پر رب التوث جیسی قابض چیزیں جو اس سے بھی زیادہ قابض ہوں رکھ لیں۔ ورم پک جائے اور ان غددوں کے اندر لیسدار رطوبت بھری ہوئی ہو تو اس دوا میں ہم بورہ کا جھاگ، یا نمک یا کبریت یا کوئی لاذع (سوزش پیدا کرنے والی) محلل، اور استفراغ کرنے والی چیز ڈال دیتے ہیں۔ ان ادویات کو شروع میں استعمال کرنا لازم نہیں ہے۔ ورم خود حلق کے اندر ہو تو انگلی سے نہ دبائیں اور نہ ہی مذکورہ طاقتور محلل ادویات استعمال کریں۔ انگلی کے ذریعہ دفع کرنا اس ذبحہ کا طاقتور علاج ہے جس سے مہرے اندر کو چلے جاتے ہیں کیونکہ باہر کی جانب دفع کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ذبحہ کا ایک علاج زیر زبان رگوں کی فصد کھولنا ہے۔

جسم طاقتور ہو اور خناق میں کوئی بخار بھی نہ ہو تو فصد کھولیں حتی کہ غشی طاری ہو جائے۔ مرطب غرغرے استعمال کریں یہ مفید ہوتے ہیں۔ مسکن درد ادویات اور خارج سے ضماد استعمال کریں۔ آخر میں اندر سے خشکی پیدا کرنے والے غرغرے اور ورم کو خارج کی جانب جذب کرنیوالے مرہم کام میں لائیں۔ (جالینوس)

خناق کے مریضوں کی فصد نہ کریں تو پنڈلی پر پچھنے لگائیں اور زیادہ خون نکال دیں۔ فوری افاقہ ہوگا۔ (روفس)

اس سلسلہ میں بار بار شگاف لگانا چاہئے ضرورت ہو تو دوسرے اور تیسرے دن بھی پچھنے لگائیں۔ پانی، روغن، نطرون اور نمک کا حقنہ مذکورہ علاج و عمل کرنے والے کیلئے موافق ہے۔ نطرون آہستہ آہستہ جذب کرتا ہے۔ (مؤلف)

مسہل بھی مستعمل ہے۔ شہد کے ہمراہ پتلے ماء الشعیر یا فوتنج و کراث کے جوشاندہ کا غرغرہ

189

کریں۔ اس سے اس بلغم کا تنقیہ ہوتا ہے جو حلق میں پہونچتا ہے تو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ خارج سے گردن پر روغن و پانی میں سداب و تخم کتاں وغیرہ جوش دے کر ضماد رکھیں۔ باہر گردن میں فلغمونی ظاہر ہو جائے تو یہ صحت کی علامت ہے۔ خارج میں کوئی چیز بھی ظاہر ہو اس کی پرانے گھی، اور زوفا کو لہسن اور روغن میں گوندہ کر تدھین کریں۔

حلق یا کوے کے کسی ورم سے کوئی چیز حلق تک یا نیچے بہہ کر آجائے تو سخت سوزش پیدا کرتی ہے۔ تھوک کے ساتھ نزف الدم بھی ہوتا ہے۔ غذا کم کردیں، بیخ بادیان جلا کر داخلی طور پر اس پر چپکا دیں۔ مازو، گل سرخ، نشاستہ، چپکائیں۔ عصارہ انار ترش، مازو یا شب و گل سرخ و سرکہ میں جوش دے کر اس پر طلاء کریں۔ یہ مفید ہے۔ ماء الشعیر کا اور عدس کے جوشاندہ کا مسلسل غرغرہ کرنا بھی مفید ہے۔

چونکہ ان مریضوں کے حلق میں بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ اس لئے مفید یہ ہوتا ہے کہ شراب شہد کے ہمراہ زوفاء، حاشا اور فوتنج نہری جوش دے کر طلاء کریں۔ اس سے بلغم صاف اور بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہ بیماری بار بار ہوتی ہو تو سرکہ، نطرون اور شہد یا پانی میں حلتیت گھول کر طلاء کریں، یہ بیحد مفید ہے۔ یہ بھی مفید ہے کہ زفت رطب یا عرق سداب کا طلاء کریں۔ (روفس)

کوے کی عمدہ دوا:

شب، گل سرخ، طراشیث، شہد میں گوندہ کر مسوڑھے پر طلاء کریں۔ بیحد مفید ہے۔ آب گرم سے مسلسل غرغرہ کریں اور ہر دو گھنٹہ کے بعد مذکورہ دوا کے دو طلاء کریں۔ درد تیز ہوں تو آب گرم سے غرغرہ کریں کوے کو دبا کر دانتوں کی طرف کھینچیں۔ یہاں آجانے کے بعد وہ حلق کو پریشان کرے گا نہ تکلیف دے گا۔ (اریباسیس)

موز تین میں بلغمی ورم ہو جائے یا مہرے داخل ہو جائیں یا تالو کی ہڈی میں استرخاء ہو جائے تو دبا کر اوپر کی جانب کھینچ لیں۔ خناق کی تمام قسموں میں یا جن میں حنجرہ دردناک حد تک متورم ہو دبانے سے پرہیز کریں۔ اس سے درد بڑھ جائے گا اور معاملہ سنگین ہو جائے گا۔ کہاں دبانے کی ضرورت ہے کہاں ضرورت نہیں ہے اس کا فیصلہ درد اور درد کی عدم موجودگی سے ہوگا۔ عدم درد میں ورم ڈھیلا اور بلغمی، مگر درد میں فلغمونی ہوگا۔ مہروں کے داخل ہونے میں ہمیشہ دبانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دبانے کے لئے کسی آلہ سے کام لینا ضروری ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال کے مطابق خناق کے لئے شیاف اور شحم حنظل سے بنے ہوئے طاقتور حقنوں سے

190

زیادہ مفید اور کوئی چیز نہیں ہے۔ بیل کے پت اور بورہ کے مرہم اور فصد کا طریقہ اس لئے تجویز کیا جاتا ہے کہ انصباب مادہ سے مریض محفوظ رہے۔ اس کے بعد محلل غرغرے استعمال کئے جاتے ہیں سکنجبین اور خردل کے ذریعہ غرغرہ کرنا بیحد مفید ہے (مؤلف)

ذبحہ کی سب سے بڑی اور سب سے مہلک قسم وہ ہے جس میں حلق کے اندر اور نہ ہی خارجی طور پر گردن میں کسی ورم کا پتہ چلے نہ سرخی کا، سخت درد ہوتا ہو اور انتصابی تنفس۔ یہ پہلے دن سے چوتھے دن تک مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔ باقی درد اور تنگی تنفس کے ساتھ دیکھنے پر اندر باہر ورم دکھائی دے تو یہ بھی شدت درد اور تنگیٔ تنفس کے باعث مہلک ہے کیونکہ یہ دونوں عرض خراب ہوتے ہیں مگر ان میں تاخیر ہوا کرتی ہے۔ مگر شدید درد، تنگیٔ تنفس اور داخلی ورم واضح ہو، خارج میں سرخی بھی نمایاں ہو، گردن میں بھی اور سینہ کے اندر بھی تو مریض کبھی اس سے محفوظ رہتا ہے۔ مگر ایسا تب ہی ہوتا ہے جب نمایاں چیز اندر کو غائب نہ ہو جائے۔ (جالینوس)

محفوظ شکل وہ ہے جس میں تنگیٔ تنفس شدید نہ ہو۔ (مؤلف)

خناق آہستہ آہستہ یا اچانک رونما ہوتا ہے۔ اچانک رونما ہونے والے میں آفت حنجرہ کے اندر اور آہستہ آہستہ رونما ہونے والے میں آفت بعض آلات تنفس کو لاحق ہوتی ہے۔ حنجرہ والے خناق کی ایک قسم وہ ہے جو درد کے بغیر ہوتی ہے۔ یہ حنجرہ کے اندر ورم کے محبوس ہو جانے سے پیدا ہونے والے ورم، یا عضلۂ حنجرہ کے فالج، یا دونوں حالتوں کے مجتمع ہو جانے یا عضلۂ حنجرہ پر یبوست کی زیادتی کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو درد کے ساتھ ہوتی ہے۔ یہ حنجرہ کے اندر ورم حار کی وجہ سے عارض ہوتی ہے۔ پہلی قسم میں نورہ سخت ہو جاتا ہے یا اس کی وجہ سے نالی تنگ ہو جاتی ہے۔

درد کے بغیر پیدا ہونے والے خناق کو تدبیر سابق سے پہچانا جا سکتا ہے۔ سابقہ تدبیر سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا یہ یبوست کی وجہ سے ہے یا رطوبت کی وجہ سے، یا منہ کی یبوست و رطوبت کی وجہ سے، نیز آب گرم سے غرغرہ کرنے پر پہلی ہی بار فائدہ محسوس ہوگا۔

آلات تنفس کی وجہ سے پیدا ہونے والے خناق کا تعلق سینہ یا حلق سے ہوگا۔ عضلات سینہ کے فالج یا فضائے سینہ کی تنگی یا پھیپھڑے کے اندر کسی ورم یا خلط غلیظ کے نتیجہ میں رونما ہوگا۔ ورم حار یا بارد ہوگا۔ تنفس کی نوعیت سے اس کی علامات معروف و مشہور ہیں۔ عنقی خناق مری سے حنجرہ اور قصبۃ الریہ کے اشتراک کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مری میں جس وقت ہوتا ہے نگلنے میں تنگی، تنگی تنفس سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ ورم آلہ تنفس میں ہو تو حالت برعکس ہوگی۔ ایسی صورت میں ورم یا تو داخلی یا خارجی عضلات کے اندر ہوگا۔ (جالینوس)

191

مریض خناق کے قریب جاپہونچا ہو تو قیفال کی فصد کھول کر ۳۵ گرام خون نکال دیں۔اس کے بعد زیرزبان رگ کی فصد فوراً کھولیں، قیفال کی دونوں رگوں سے ہر گھنٹہ کے بعد ۳۵ گرام سے ۱ کلو ۵۰ گرام تک خون نکال دیا کریں بشرطیکہ مریض برداشت کر سکے۔اس کے بعد بقیہ علاج کریں۔ حلتیت سے متورم کوے کو نفع پہونچتا ہے۔میرے خیال میں اسے متواتر سونگھتے رہنا مفید ہوتا ہے۔ اس کا فائدہ فاوانیا جیسا ہے لہذا اسے سونگھیں، یا گردن میں لٹکائیں (مؤلف)

بہ کثرت ریشے بالخصوص ارجون جو دریا سے ابھرتا ہے کے ریشے لے کر رنگ لیں اور افعی (سانپ) کی گردن میں پھنسا کر اسے گھونٹ دیں۔ پھر ہر ایک ریشہ کو اس مریض کی گردن میں لپیٹ دیں جسے ورم نفانغ وغیرہ کی شکایت ہو۔یہ حلق اور گردن کے تمام ورموں میں مفید ہے۔میں نے اس کا حیرت انگیز اثر دیکھا ہے۔(جالینوس)

کوے کے فوری اندمال کی ضرورت ہو تو اس کے لئے سب سے عمدہ چیز "دیفروخش" ہے لوزتین کا ورم تڑپ رہا ہو اور اس میں بیحد درد ہو تو اس کے لئے دودھ مفید ہے۔یہ اس دود کو سکون دیتا ہے۔(جالینوس)

جہاں درد میں تسکین مقصود ہو وہاں استعمال کریں۔اس کے اندر کچھ تحلیل کا اثر ہے تو اس کی وجہ سے اسے معمولی خیال نہ کریں کیونکہ اختناق کا اندیشہ نہیں ہوتا۔اس جگہ آپ کو فقط تسکین درد مطلوب ہے۔(مؤلف)

سفید کتا جو ہڈیاں کھاتا ہو اس کا گو درد حنجرہ کے لئے عمدہ ہے۔

ایک شخص جسے ہر سال خناق کی وجہ سے فصد کی ضرورت ہوتی تھی اس پر ایک شخص نے کسی دوا کو طلاء کر دیا۔ اس سے وہ اختناق کے قریب جاپہونچا مگر صحتیاب ہو گیا۔ اسے پھر فصد کی ضرورت نہیں ہوئی۔اس نے مذکورہ طلاء کئی بار استعمال کیا اور حالت بہتر رہی۔ ہوا یوں کہ ایک بچے کو خمیری روٹی اور ترمس کھلایا، پرانی شراب پلائی، غذا کم کی، تاکہ کھائی ہوئی چیزوں کو اچھی طرح ہضم کرے، پھر بچے کا پائخانہ لے کر خشک کر لیا۔یہ شخص بچے کا پائخانہ تیسرے دن کا لیتا رہا۔اس طرح اس کے اندر کوئی بونہ ہوتی تھی اسے پیس کر وہ حنجرہ کے ورم پر پھونکتا اس نے یہ تجربہ بھی کیا کہ روٹی اور مرغ کا گوشت کھلایا مگر اس طرز عمل سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔(جالینوس)

ابابیل کی راکھ شہد کے ہمراہ داخلی طور پر خوانیق پر طلاء کرتے ہیں۔زفت رطب، تالو پر لگانے سے خوانیق، اس کی تمام قسمیں اور کوا عمدہ طور صاف ہو جاتا ہے۔ قطران کو ایک پر کے ذریعہ داخلی طور پر طلاء کرنا خوانیق میں مفید ہے۔رسوت کو تالو پر لگانا خوانیق کے لئے عمدہ ہے۔ شہد ورم

192

لوز تین کے لئے عمدہ چیز ہے۔ تخم ترب سر کہ میں جوش دے کر گرم گرم کلی کرنا خناق میں مفید ہے۔ خردل کوٹ کر ماء العسل میں ملا کر غرغرہ کرنا خوانیق کے لئے باعث صحت ہے۔ فلفل شہد کے ہمراہ تالو پر لگانا خوانیق میں باعث شفا ہے۔ تالو پر آب پیاز استعمال کرنا خوانیق میں مفید ہے۔ حلتیت شہد کے ساتھ ملا کر تالو پر استعمال کی جائے تو کوے کا ورم جاتا رہتا ہے۔ ماء العسل میں ملا کر استعمال کریں تو خوانیق.......... (جالینوس)

حند قوقی (بسکھپرا) خوانیق پیدا کرتا ہے، لہذا اس کے بعد کاسنی یا خس استعمال کیا جائے۔

(ابن ماسویہ)

عصارۂ کرنب کا غرغرہ کرنا خوانیق میں مفید ہے۔ نچوڑے ہوئے کرنب نبطی کے آب سے ہمراہ سکنجبین غرغرہ کرنے سے بلغم خارج ہوتا ہے جس سے خوانیق جاتا رہتا ہے۔ (فلاحہ)

کھولتا ہوا آب گرم درد حلق اور خوانیق کے لئے عمدہ ہے۔ (سند ھشار)

کھولتا ہوا آب گرم درد حلق اور خوانیق کے لئے عمدہ ہے۔ سرکہ کا غرغرہ کرنے سے کو اسکڑتا ہے۔ منقی اور انجیر کے ہمراہ خیار شنبر خوانیق کے لئے عمدہ ہے۔ (ابن ماسویہ)

معالج انطلیس کا خوانیق کے لئے ایک خوفناک علاج دیکھا ہے مگر وہ یہ علاج اسی وقت کرتا تھا جب اسے اختناق سے واقع ہونے والی موت کا علم ہو جاتا تھا۔ میں نے حلق کے کچھ زخم ایسے دیکھے ہیں جو تنفس سے خارج ہوئے، پھر وہ مندمل ہوئے، اور مریض زندہ ہے۔ مذکورہ علاج یہ کہ حلق اور قصبۃ الریۂ کے درمیانی جھلیوں کو پھاڑ دیں، تاکہ اس سے سانس داخل ہو سکے۔ بعد میں انسان کے بچ جانے کی امید ہو سکتی ہے۔ تنفس کے مانع اسباب میں تسکین اس طرح ہوگی کہ تنفس کو گھیر کر اس کی حالت کی جانب واپس کیا جائے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ سر کو پیچھے کھینچیں اور کھال کو پھیلا کر پھاڑ دیں۔ پھر دو دھاگوں کو اوپر اور نیچے کھینچیں حتی کہ قصبۃ الریۂ کھل جائے، پھر غضروفی حلقوں میں دو حلقوں کے درمیان اس جھلی کو پھاڑ دیں جو ان دونوں حلقوں اور حلق کے نیچے متصل ہوتی ہے، تاکہ سلائی کیلئے جگہ موجود رہے۔ ورم میں سکون ہو جائے اور سانس داخل ہو رہی ہو تو سلائی کر دیں۔ تھوڑا رگڑ دیں اور اس پر ذرور اصغر رکھیں۔ منہ کو کھولنے پر لوز تین ابھرے ہوئے نظر آئیں گے۔

دونوں کو ایک خمیدہ سر سوئی سے معلق کر کے گولائی میں کاٹیں بالکل جیسے انڈے کی شکل ہوتی ہے۔ چوتھائی حصہ کاٹ دیں حتی کہ ایک بڑا ٹکڑا گرے، کافی خون نکل جانے کے بعد اسے چپکا دیں اور سر کو نیچے کی جانب جھکائیں تاکہ خون حلق کے اندر داخل نہ ہو، سرکہ اور پانی کی کلی کرائیں، تنقیہ ہونے تک کلی کراتے رہیں۔ پھر اس پر زاج اور قلقطار چپکائیں۔ یہ مشکل علاج ہے حنجرہ سے نیچے

193

قصبۃ الریۂ کو پھاڑنا زیادہ بہتر ہے۔ اس کا طریقہ بولس سے اخذ کریں۔ (ابن ماسویہ)

خوانیق کی ایک قسم حلق میں ورم پیدا ہونے کے وقت عارض ہوتی ہے۔ حلق وہ مقام ہے جہاں حنجرہ کا کنارہ ختم ہوتا ہے۔ دوسری وہ ہے جس میں منہ، حلق اور خارج میں کوئی چیز متورم نہیں ہوتی۔ مریض کو اختناق کا احساس نتھنوں کے اندر ہوتا ہے۔ تیسری وہ ہے جس میں حنجرہ کا بیرونی حصہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا بیماری میں اس کا اندرونی حصہ ہوتا ہے۔ چوتھی قسم وہ ہے جس میں کسی ورم یا مہروں کے عام عضلہ میں پیدا ہو جانے والے کسی پھوڑے کی وجہ سے مہرہ آگے کی جانب ہٹ جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر اس وقت بھی عارض ہوتی ہے جب مذکورہ عضلہ کے ہمراہ مری میں بھی حادثہ ہو جاتا ہے۔ کبھی اس وقت بھی یہ عارض ہوتی ہے جب کوئی بیماری اسی عضلہ کو لاحق ہوتی ہے جو مری کو حنجرہ سے ملاتی ہے نیز اس وقت بھی عارض ہوتی ہے جب کوئی حادثہ حنجرہ کے عضلہ خصوصی جو اسے کھولتا ہے میں پیش آجاتا ہے۔ یہ بیماریاں عسر تنفس پیدا کر دیتی ہیں۔ البتہ مریض اختناق کے قریب نہیں پہونچتا۔ ان مریضوں کے لئے نگلنا مشکل ہو جاتا ہے، درد کا احساس بھی ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ پی جانے والی چیز ناک کی جانب چڑھتی ہے، بالعموم ورم پھیلتا ہے۔ چنانچہ حلق اور زبان کے مختلف مقامات معاً متورم ہو جاتے ہیں جیسا کہ بقراط نے اپنی کتاب کے اندر تذکرہ کیا ہے۔ دبانے پر مرئی گردن کے مہروں کو تنگ کر دیتی ہے۔ خود مرئی کے اندر کوئی ورم ہو جاتا ہے تو اس کے سبب نگلنے کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔ نگلتے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ مریض تن کر نہ بیٹھے تو خاص کر نگلنا دشوار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیمار تن کر بیٹھنے پر مائل نہیں ہوتا۔ نگلنے کی جگہ اور تنفس کے درمیان فرق کریں پھر ہر ایک کو تقسیم کریں۔ (جالینوس)

خوانیق کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- مرئی کے کنارے ہو۔
۲- قصبۃ الریۂ کے کنارے جہاں دیکھا جا سکے۔
۳- قصبۃ الریۂ کے اندر ہو جہاں دیکھا جا نہ سکے۔
۴- مہرہ اندر داخل ہو جائے۔
۵- ؟

ورم دموی ہو تو مریض منہ کے اندر شراب کا مزہ اور بلغمی ہو تو نمکینیت محسوس کریگا اور کثرت لعاب سے دوچار ہوگا۔ ورم رخوہ نمایاں ہو تو نرم ہوگا۔ دموی سرخ ہوتا ہے۔ پرانا ہو جائے

194

بورہ، کبریت، حلتیت، دونوں دار چینی اور فلفل سکنجبین کے ہمراہ غرغرہ کریں۔

کوّے کے لئے:

مازو سرکہ میں پیس لیں۔ پھر اس میں ایک پر داخل کر کے کوّے پر بار بار رکھیں۔ یہ سکڑ جائے گا۔ کوا اگر جائے تو بچہ کی چندیا پر اسی کا طلا کریں، عجیب الاثر ہے۔ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے مگر بچوں کے لئے زیادہ موثر ہے۔ حلق اور کوے کا ورم کوئی بھی ہو ایک ہفتہ کے بعد حلتیت سوا دو گرام، سرکہ ۳۴ گرام میں ڈال کر کلی کریں۔ کوے کی تکلیف رفع ہو گی اور خوانیق تحلیل ہو گا۔ (اہرن)

روفس کا حسب ذیل بیان میری نظر سے گذرا ہے:

"خوانیق میں دیکھیں کہ حرارت تیز، سرخی، تڑپ اور فلغمونی پیدا کرنے والے اسباب تو موجود نہیں ہیں؟ اگر نہ ہوں تو فوراً ماء العسل، انجیر، فوتنج کا غرغرہ کریں۔ کیونکہ بالعموم یہ بلغمی ورم ہوتا ہے جسے نفانغ پھیلا دیتے ہیں۔ بالخصوص جب منہ سے بہ کثرت سیلان لعاب دیکھیں تو وقت سے پہلے استفراغ کریں اور عطوس دیں۔ خبردار حلق کی جانب ایسے جذب نہ کریں۔ بلکہ طاقتور چیزوں کے ذریعہ غرغرہ کرائیں ضرورت ہو تو سر کی مالش کریں اور اس پر خردل رکھیں۔" (مؤلف)

خوانیق کا نفع:

بکری کا دودھ کا غرغرہ کریں جسمیں تخم مرو بھگو لیں۔ خیار شبز کے ہمراہ انجیر کا جوشاندہ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

سرکہ اور پانی دونوں موثر ہیں کیونکہ دونوں فلغمونی اور اوذیما (ڈھیلا ورم) میں مفید ہیں۔ ان دونوں بیماریوں سے خوانیق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کوّے کے اترنے میں حیرت انگیز نسخہ:

بانس یا بردی یا کھجور کے پتے کی راکھ پانی میں بھگو کر صاف کر لیں۔ پھر اس کے اندر مازو، یا پوست انار و شب و سماق ڈالیں اور غرغرہ کریں۔ ورم حلق کے درجے ہوتے ہیں۔ پختہ ہوتے دیکھیں تو اسے پھوڑنے کی کوشش کریں۔ غرغرہ کر کے اور دبا کر اسے پھوڑا جا سکتا ہے۔ (مسیح)

آلوچہ کی خاصیت میں کوّے کو نفع پہونچانا ہے۔ (ابن ماسویہ)

خوانیق میں کندس، قسط، برگ دفلی اور مرزنجوش کا عطوس استعمال کرنا مفید ہے۔ (طب قدیم)

195

کوے کو ٹھوس اور سیاہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے تو قریب میں ہونے کی وجہ سے نفانغ کو گرم کردے گا۔ کیونکہ ٹھوس اور سیاہ ہونے کے زمانہ میں یہ گرم ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ کثرت خون جذب کرلیتا ہے۔ خوانیق کا عادی مریض خناق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا امتلائی حالت میں سر کو گرم ہونے سے بچائیں۔ امتلائی کوے کے ہمراہ خوانیق ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حلق کے اندر ورم اور بہ کثرت بلغم موجود ہے۔ پچنہ پہلے؟ پر لگائیں۔ سر مونڈ دیں۔ دونوں کانوں کے اوپر پچھنے چپکا کر ایک عرصہ تک چھوڑ دیں۔ اس کے بعد ہٹالیں۔ سرکہ، نظروں، سداب اور حرف کو شیشہ کی بوتل میں قیف لگا کر حلق کی تکمید کریں۔ اسفنج اور آب گرم کے ذریعہ داڑھی اور رخسار کی تکمید کریں۔ صعتر، فلیجن، نظرون، سرکہ، پھر ماء العسل کا غرغرہ کرائیں۔

آس کے ڈنٹھل پر ایک نرم اون لپیٹ کر باندھ دیں اور تکمید کے بعد اسے حلق کے اندر داخل کر کے حرکت دیں تاکہ یہاں چپکی ہوئی شئے اکھڑ جائے۔ مرض کو حقنہ دیں اگر خارج کی طرف کسی جگہ بھی اس کا میلان ہو تو سلق، اور روغن گل کا ضماد رکھیں، حمام سے بچائیں۔ یہ ردی قسم کے خوانیق ہوتے ہیں۔ حلق کا ورم دیکھا جارہا ہو تو انگلی سے ٹھونک کر دیکھیں۔ اگر نرم اور بھرا ہوا محسوس ہو تو نشتر سے آپریشن کردیں۔ اس کے ساتھ کوئی کوا لٹک رہا ہو تو اس کاٹ دیں اور سرکہ کا غرغرہ کرائیں۔

حلق کے اندر ایک نلکی داخل کر دیں تاکہ مریض اس سے سانس لے سکے۔ غرغرہ کے ذریعہ تھوک میں ابھار پیدا کریں۔ گرم ادویات کے ذریعہ زبان اور حلق وغیرہ رگڑیں۔ ٹھوڑی اور چھاتی کے نیچے طاقتور شگاف لگا کر پچھنہ لگائیں۔ یہ بری طرح جذب کرلے گا اور بیماری کو ہلکا کرے گا۔ زیر زبان، کہنی، اور ٹھوڑی کی فصد کھولیں۔ شراب سے قطعی پرہیز کرائیں۔ صرف ماء اشعیر دیں۔ افاقہ ہو جانے کے بعد قشاء الحمار تازہ کا مسہل دیں تاکہ مرض دوبارہ عود نہ کرے۔ (بقراط)

اس میں شربت آس مفید ہے۔ برگ اجاص کو شراب میں جوش دے کر غرغرہ کرنے سے کوے لوزتین اور اسی طرح مرئی کی جانب سیلان مواد ہونے سے رک جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

مر، حلتیت، بورہ، نوشادر، تخم ترب، خردل، فلفل، حرمل، فوتنج، کتے کا گو، ابابیل کی راکھ، آدمی کا پاخانہ۔ یہ ہے دواء الخطاطیف۔ اس میں بیل کا پت اور عصارہ قشاء الحمار کا اضافہ بھی کرنا چاہئے۔
(مؤلف)

تمام درخت جن میں کسیلا پن ہوتا ہے۔ ان کے پتے اور کسیلی شاخیں جوش دے کر استعمال کرنا کوے اور نفانغ کے ورم میں مفید ہے۔ (جالینوس)

لوزتین، حلق اور کوے میں ورم ہو جائے تو آدمی کا خوشبودار کیا ہوا پیشاب پینا مفید ہے۔

196

آدمی کا پاخانہ ورم لوز تین میں مفید ہے۔ (اطہورسفس)

عصارہ برگ انجرہ کی کلی کرنے سے کوے کا ورم پتلا ہو جاتا ہے۔ ظروف میں افسنتین شامل کر کے شہد میں گوندھیں اور تالو پر لگائیں، عضلات حلق کے ورم میں مفید ہے۔ حلتیت شہد میں ملا کر تالو پر لگانے سے کوّے کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ آب قراطین کے ہمراہ اس کا غرغرہ کرنا مفید ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

حلتیت کا کوے کے ورم میں وہی اثر ہے جو صرع میں فاوانیا کا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کوے کو کاٹنے کے بعد میں نے اس کا علاج دیقر وخش سے کیا۔ یہ دوا بار بار استعمال کی حتی کہ وہ مندمل ہو گیا۔ اس باب میں یہ طاقتور اثر رکھتی ہے۔ خوانیق کے علاج میں آدمی کا پاخانہ خشک استعمال کیا، اسے شہد میں ملا کر تالو پر لگایا، چنانچہ خناق میں مفید ثابت ہوا۔ کتوں کا گو جنہیں عرصہ تک ہڈیاں کھلائی گئیں، انہیں اس حد تک پابند رکھا گیا کہ گو سفید اور غیر بدبودار آیا، مفید ادویات کے ہمراہ اورام حنجرہ میں اسکا تجربہ کیا، چنانچہ عجیب الاثر ثابت ہوا ہے۔

ہمارے یہاں ایک شخص خوانیق کا شافی علاج ایسے بچے کے پاخانہ سے کرتا تھا جسے عمدہ پکی ہوئی روٹی اور ترمس کھلائی جاتی۔ (الادویہ المفردہ میں پورا واقعہ درج ہے) زوفا انجیر کے جوشاندہ کے ہمراہ غرغرہ کرنا داخلی عضلات کے ورم کی وجہ سے پیدا شدہ خناق میں قابل تعریف ثابت ہوتا ہے۔
(جالینوس)

روغن حنا خناق میں مفید ہے۔ شہد میں حسک ملا کر استعمال کرنے سے حلق کے دونوں جانب کے عضلاتی ورم کو صحت ہو جاتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بہت سارے دھاگے بالخصوص ارجوان کے بنے ہوئے جو دریا سے ابھر تا ہے لے کر کسی سانپ کی گردن میں ڈال کر اس کا گلا گھونٹ دیں اور پھر ہر ایک دھاگے کو ورم نغانغ یا حلق کے تمام ورموں کے مریض کی گردن میں لپیٹیں۔ حیرت انگیز اثر کا مشاہدہ کریں گے۔

بے آمیز دودھ جس وقت دوہا جائے کوے کے ورم حار میں بیحد مفید ہے۔ نغانغ اور خوانیق کو تسکین دیتا ہے۔ ان کے لئے بیحد مفید ہے۔ مقل عربی خاکر حنجرہ کے اورام میں مستعمل ہے۔ ان اورام کو "نبل قصبۃ الریہ" کہتے ہیں۔ استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ روزہ دار کے تھوک سے ورموں کو نرم کر کے اس دوا کو اوپر رکھیں۔ (جالینوس)

گردن کا ورم جس کا نام "حبلۃ قصبۃ الریہ" ہے جیسا کہ جالینوس نے کہا ہے، اس ورم میں مستعمل یہ ہے کہ نمک شہد و سرکہ و روغن میں ملا کر تالو پر لگائیں۔ خناق میں تسکین ہو گی۔ شہد میں ملا

197

کر استعمال کرنے سے کوے اور نفانغ کے اورام اور دانتوں کے مواد .... کچھوے کے پت کے ہمراہ اس کا استعمال موزوں ہے۔ تانبہ بھی اس کے لئے مفید ہے۔ (اریباسیس)

روغن ایرسا تالو پر لگانا یا شہد کے ہمراہ اس کا غرغرہ کرنا خناق کے مریض کے لئے موزوں ہے۔ (روفس و دیاسقوریدوس)

ایک شخص نمکین چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سروں کو جلا کر کوے اور مزمن سخت ورم کا علاج کرتا تھا۔ آب دریا سے تیار کردہ سکنجبین کا غرغرہ کرنا خناق کے لئے عمدہ ہے سکنجبین کا پینا غرغرہ کرنا ذبحہ میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

مازو، کوے کی جانب سیلان رطوبت کو روک دیتا ہے۔ شہد کو تالو پر لگانے یا اس کا غرغرہ کرنے سے اورام حلق کو صحت ہو جاتی ہے۔ ماء الحصرم، ماء العسل اور شراب کے ساتھ استعمال کرنے سے خوانیق میں فائدہ ہوتا ہے۔ تخم ترب سکنجبین کے ہمراہ جوش دے کر گرم گرم غرغرہ کرنا خناق میں مفید ہے۔ بیخ فاشرا سے شہد کے ہمراہ لعوق تیار کرتے ہیں۔ یہ خوانیق کے لئے مفید ہے۔ تخم ترب، سکنجبین اور بیخ فاشرا میں جوش دے کر غرغرہ کرنا خناق میں مفید ہے۔ شہد کے ہمراہ فلفل کے ضماد سے خوانیق تحلیل ہو جاتے ہیں، تخم ترب خوانیق کے لئے بالخاصہ مفید ہے، حلتیت کا ایک ٹکڑا متورم کوے کے مریض کی گردن پر باندھنے سے سکون ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

صبر، شہد اور شراب کا مخلوطہ زبان کی جڑ کے دونوں جانبی عضلات کے ورم کے لئے موافق ہے۔ عصارۂ قثاء الحمار شہد یا پرانے روغن یا بیل کے پت کے ہمراہ تالو پر لگانے سے خناق میں بیحد اثر ہوتا ہے۔ قلقطار، قلقدیس ورم نفانغ کے لئے عمدہ ہیں۔ (جالینوس)

حلق پر قطران کو رکھنا خناق اور ورم لوزتین میں مفید ہے۔ زفت رطب کو تالو پر لگانا خوانیق اور کوے کے ورم میں عمدہ ہے۔ عصارۂ توت میں شہد میں ملا کر استعمال کرنا عضلات حلق کے ورم حار میں مفید ہے۔ اگر اس میں شب، مازو، مر، سعد، زعفران، جھاؤ کا پھل، بیخ سوسن آسمانجونی شامل کردیں تو طاقت بیحد بڑھ جاتی ہے۔ توت ترش حلق کے ورم حار میں مفید ہے بالخصوص جبکہ عصارہ، عنب، مر، زعفران، اقاقیا، شب، مازو اور جھاؤ کے پھل کے ہمراہ جوش دے لیا گیا ہو۔ (دیاسقوریدوس)

انجیر خشک حلق کے موافق ہے۔ (ابن ماسویہ)

انجیر خشک کے جوشاندہ کا غرغرہ قصبۃ الریہ اور حلق کے ورم حار کے لئے عمدہ ہے۔ خردل کوٹ کر پانی میں گھولیں اور ماء العسل کے ساتھ ملا کر غرغرہ کریں، یہ زبان کی جڑ کے دونوں جانب عارض ہونے والے اورام میں موافق ہے۔ ابابیل کی راکھ کے ہمراہ اسے تالو پر لگانا، خناق اور کوے

198

کے ورم میں مفید ہے۔ اسے نمکین کر کے خشک کر لیں اور شراب کے ہمراہ ساڑھے چار گرام نوش کریں تو خناق میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

ابابیل کی خاکستر شہد میں ملا کر خناق کے مریض کے حنجرہ پر طلاء کرتے ہیں۔ کوے اور حلق کے تمام اورام میں یہ مفید ہے۔ اسے نمکین کر کے ساڑھے چار گرام پلاتے ہیں۔ سرکہ کا غرغرہ حلق کے جانب سیلان خلط کو روک دیتا ہے۔ خناق کا ازالہ کرتا ہے اور گرے ہوئے کوئے کو صحت دیتا ہے۔ سرکہ سے کوا سکڑتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اس کا غرغرہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

بلغم اور مرۂ سوداء کی وجہ سے پیدا ہونے والے خوانیق کے لئے:

ابابیل ذبح کر کے اور جلا کر اسکی راکھ پیس لیں۔ ماء العسل ۱۰۲ گرام کے ساتھ استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

خوانیق کا مشاہدہ کیا ہوا علاج:

خوانیق کا مریض خناق میں مبتلا ہو تو ایک شیشی میں آگ رکھیں اور زیر گدی گڈھے پر چپکنے کی طرح رکھیں۔ گرنے سے پہلے اسے دور نہ کریں۔ ضرورت ہو تو بار بار یہ عمل دھرائیں، صحت ہوگی۔ (دیاسقوریدوس)

متورم کوے کے درد میں:

جوز السرو، نمک درانی، نوشادر، نورہ، عروق سماق، مازو، طراشیث، جھاؤ پھل، شیاف مامیثا، رسوت، گلنار، عدس، کشنیز، طباشیر، اقاقیا، گل ارمنی، برگ عوسج، کافور، تخم گلاب، قیمولیا، صندل، حنا۔ یہ حار و بارد میں مشترک ہے۔ ختنہ ہلیلہ سیاہ یہ بھی مشترک ہے۔ حب الآس، عرق گلاب، عنب الثعلب، رجلہ، تخم خس، ماء الآس، یہی حالت بثور (دانوں) میں بھی ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خوانیق میں قیفال کی فصد بعجلت کھولیں اور حسب طاقت خون نکال دیں، اس کے بعد حقنہ دیں، ضروری کھانے ہی دیں، ماء الشعیر دقیق اور آب خیار شنبر کے ہمراہ سکر کا غرغرہ کرائیں۔ التہابی حرارت موجود نہ ہو، انجیر سفید فربہ کا جوشاندہ استعمال کریں۔ حرارت موجود ہو تو عدس، گلاب، اور روغن بادام شیریں کا جوشاندہ دیں۔ سفید کتے کا گو جلاب میں گوندہ کر خشک ہونے کے بعد تالو پر استعمال کرنا بیحد مفید ہے۔ اس بیماری میں یہ دوا سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ کتے کو کسی گھر میں بند کر دیں اور اسے کھانے کے لئے ہڈیاں دیں۔ بیمار رب التوت اور تازہ دودھ کا غرغرہ کرے۔ رطوبت

199

بھی موجود نہ ہو تو سکنجبین کا غرغرہ کرے۔ بیماری میں انحطاط شروع ہو جائے تو آب کشنیز کے ہمراہ مفتیخ کا غرغرہ کرے۔ (اسحاق)

نغانغ کے ورم حار کے لئے:

انار ترش ۱۳۶ گرام، شب ۷ گرام، مازو سبز ۷ اگرام، تخم گلاب ۱۴ گرام، غرغرہ کریں۔
پانی میں تیار کئے ہوئے سخت ترشی والے خمیر کے خیساندہ جو صاف کر لیا جائے اور ۶۸ گرام میں ساڑھے چار گرام اقاقیا اور اسی مقدار میں عصارۂ لحیۃ التیس، گل سرخ، شب، اور طباشیر اس کے اندر گھول کر مسلسل غرغرہ کرنا بھی مفید ہے۔ اس کی ادویات میں کتے کا گو، ابابیل سوختہ اور آدمی کا پائخانہ شامل ہے۔

اس کے لئے بارد غرغرہ:

رب التوت، آب تمر عدیج، ہم وزن ۲۰۴ گرام، عدس مقشر ۹ گرام، (انار کا خول)، کتے کا گو، تازہ دودھ، روغن گل، سکر سفید ۹،۹ گرام۔ مسلسل غرغرہ کریں۔ (طبیب نامعلوم)
خوانیق میں خیار شبنز پانی میں گھونٹ کر، کشنیز تر نچوڑ، ابال کر صاف کریں اور غرغرہ کریں۔
لعاب اسپغول، روغن بنفشہ، تازہ دودھ یا آب خمیر، روغن گل کے ہمراہ، یا عرق گلاب میں سماق بھگو کر غرغرہ کریں۔ پیپ پڑ جائے تو کتے کے گو، یا آدمی کے پائخانہ یا مرغ کی بیٹ کا غرغرہ کرائیں۔
(عبدوس)
ذبحہ سر میں موجود کیموس کا گردن کی رگوں کی جانب سیلان ہونے لگتا ہے تو عارض ہوتا ہے۔
یہ سیلان موسم سرما میں ہو یا موسم بہار میں، لیسدار رطوبتیں زیادہ ہو جاتی ہیں تو یہ موسم کثرت سے رطوبتیں کو جذب کرتے ہیں۔ یہ رطوبتیں سرد اور لیسدار ہوتی ہیں۔ چنانچہ ہوا اور خون کی نالیوں کو باندھ کر روک دیتی ہیں۔ اس طرح ان کی حرکت بند ہو جاتی ہے۔ اسکی وجہ سے زبان سیاہ اور گول ہو جائے تو انسان پر اختناقی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ کوے کی دونوں عظیم رگیں جب بھر جاتی ہیں تو زبان کو چمٹا دیتی ہیں۔ زبان ایک خشک اسفنجی ساخت کی ہوتی ہے اور ان دونوں رگوں سے بہ کثرت جذب کرتی ہے چنانچہ اس کی لمبائی چوڑائی میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ زبان کی سرخی زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ سخت ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں مریض اختناق کا شکار ہو جاتا ہے۔ (کندی)
خوانیق میں زبان اور کوے کا رنگ دیکھیں، دونوں سفید ہوں اور چہرہ بھی سرخ ہو تو خون زیادہ نکالنے پر توجہ دیں، اور دونوں رطوبتیں جذب کرنے کا اہتمام کریں۔ (مؤلف)

200

خناق کی دو قسمیں ہیں:

۱-لوزتین اور حنجرہ کے ورم کے ہمراہ:

اس میں تنفس ورم کے مطابق تنگ ہوتا ہے۔ قئے کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ہاتھ اندر داخل کرنے پر مذکورہ اعضاء سخت اور خشک معلوم ہوتے ہیں۔ درد تیز ہو، گردن تمام کی تمام سوج جائے، چہرے پر ورم ہو، سیلان لعاب ہو، آنکھ سرخ، زبان لٹکی ہوئی، نبض صغیر و کثیف ہو، مریض لیٹنے پر قادر نہ ہو۔.........

۲-ورم کے بغیر خناق:

اس کے ساتھ گردن دبلی ہو جاتی ہے۔ مریض مختلف جانب گردن کو مائل نہیں کر سکتا۔ آنکھ دھنس جاتی ہے، پیشانی کی کھال پھیل جاتی ہے۔ حلق کے اندر ورم نہ داخلی طور پر نہ خارجی طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ گردن میں خارش ہوتی ہے۔ گردن میں لمبی سرخی عارض ہو جائے تو یہ عمدہ علامت ہوتی ہے۔ یہ سرخی اچانک زائل ہو جائے تو خراب علامت ہے۔ ہم درد حلق کا علاج شروع ہی میں دافع ادویات کے ذریعہ نہیں کرتے جب کہ دیگر اعضاء کے ورموں میں اختیار کیا جاتا ہے بلکہ موم، روغن بنفشہ جیسی دواؤں کے ذریعہ نرمی پیدا کرتے ہیں تاکہ مریض اختناق کا شکار نہ ہو سکے۔ یہ علاج بھی ہے۔

مرغ کی بیٹ ۷ گرام، رب التوث ۲۰ اگرام میں ملا کر غرغرہ کریں۔ (جالینوس)

خوانیق اور کوّے کے لئے:

جوزالسرو، نمک درانی، نوشادر، نورہ، مازو، سماق، اقاقیا، شب، برگ سوسان، مامیران، رسوت، مر، جھاؤ پھل، عروق، گلنار، گل سرخ، خاکستر ابابیل، قیصوم سوختہ جلا کر خوانیق اور کوے کے ورم میں اسے ناک کے اندر پھونکیں، خوانیق کے لئے زفت رطب رب التوث میں ملا کر غرغرہ کریں۔ خوانیق حرارت کی موجودگی میں ہو تو فصد کھولیں اور بیماری کے شروع میں پہلے ہی پچھنہ لگائیں، طبیعت کو ملین اور بارد چیزوں سے نرم کریں۔ بالخصوص اس کے لئے عنب الثعلب کو کام میں لائیں۔ غذا میں بتھوا، ماش اور مسور اور چولائی روغن بادام شیریں کے ساتھ دیں۔ خیار شنبر کے ہمراہ رب التوث اور خیار شنبر اور تھوڑے زعفران کے ہمراہ عرق عنب الثعلب کا غرغرہ کرائیں، یا غرغرہ کیلئے ماءالحصرم یا آب انار ترش میں خمیر حل کر کے اور سکر کے ہمراہ بکری کا دودھ دوہ کر یا آب کشنیز و

201

روغن بنفشہ و خیار شبز و سکر، یا عدس مقشر، گل سرخ، بیخ سوس کے جوشاندہ یا آب رجلہ کا غرغرہ کرائیں۔ شروع میں حلق کے اندر گلنار، شب، پھونکیں اور برف کے پانی کا مسلسل غرغرہ کرائیں۔ برودت کی وجہ سے بیماری ہو تو ابتدا میں تھوڑی شب کے ہمراہ رب لجوز کا اور انتہا میں تھوڑے عاقر قرحا کے ہمراہ مثلث کا یا کھولتے ہوئے عرق بادیان مصفی کے ہمراہ دواء الخطاطیف کا غرغرہ کرائیں۔ سفید کتے کا گو ساڑھے تین گرام، گل سرخ ۷ گرام، زعفران ۲ گرام، جلاب میں گوندھیں اور کسی پر کے ذریعہ حلق کے اندر طلاء کریں اور بکری کا دودھ ہوئے گرم گرم دودھ کا غرغرہ بھی کرائیں۔ غذا میں چنے کا پانی اور لبلاب دیں۔ حلق کے ورم کو تخم مرو صاف کر کے گرم پانی میں بھگونے کے بعد پیس کر غرغرہ کرنا یا بالائی، یا گھی کا غرغرہ کرنا توڑ دیتا ہے۔ ورم ٹوٹ جانے کے بعد نشاستہ، گل ارمنی اور کیترا کے ہمراہ زردی بیضہ نیم برشت دیں۔ ورم کو حسب ذیل دوائیں بھی توڑ دیتی ہیں:

ماء الشعیر کے ساتھ انجیر کا جوشاندہ:

انجیر کے جوشاندہ کے ساتھ خیار شبز، پیاز نرگس کا جوشاندہ، کتے کا گو، دوگنے مثلث میں گھول کر موم، روغن بنفشہ اور کیترا کے ساتھ حلق کے باہر تمریخ (ہلکی مالش) کرنا، مؤخر الذکر نسخہ ورم کو تیزی سے توڑ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

202

کثرت رطوبت سے پیدا ہونے والا خناق:

حلق کے اندر شہد کے ساتھ کتے کا گو اور بیل کا پت یا شہد کے ہمراہ انسان کا پائخانہ ایک پر کے ذریعہ طلاء کریں۔ خارجی استعمال بھی مفید ہوتا ہے، یا اسے سرکہ کے ہمراہ سکنجبین میں بھگو کر غرغرہ کریں۔ خناق رطب کے لئے یہ عمدہ دوا ہے۔ (ابن ماسویہ)

منہ، حلق اور زبان پر جب ورم آئے تو اس حالت میں غرغرہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے ورم امعاء میں مسہل لینا۔ یہ ایک غلطی ہے اس سے اجتناب کریں، اس سے مواد کھنچ آتا ہے۔ ابتدئے ورم میں بہتر یہ ہے کہ ورم نتھنوں کی جانب جذب ہو۔ اس طرح اس کے لئے شانے کی رگ کی فصد کھولتے ہیں۔ یہ نمایاں نہ ہو پہلے اکحل پھر زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ (جالینوس)

جالینوس کا یہ قول دراصل ایسے غرغرہ کے بارے میں ہے جس میں حدت اور حرارت ہوتی ہے اور مقامات کی جانب مادہ کھینچ کر لاتا ہے۔ بارد غرغرے کا جہاں تک تعلق ہے اس بارے میں یہ اندازہ کر لینے کے بعد کہ ابتداء میں کثرت غرغرہ سے عضو کا عصب نہیں تھکے گا جذب مادہ سے بہتر یہ ہے کہ ابتدا میں اسے ممنوع قرار دے دیا جائے، کیونکہ ممکن ہے کہ یہ جذب مادہ کا سبب بن جائے۔ (مؤلف)

ایک شخص کی زبان اس قدر بڑھ چکی تھی کہ منہ کے اندر اس کے لئے گنجائش باقی نہ تھی۔ وہ فصد کا عادی بھی نہ تھا۔ میں نے حب قوقایا لینے کا مشورہ دیا۔ اس نے یہ دوا استعمال کی۔ اس کے بعد مشورہ دیا کہ زبان پر کوئی ٹھنڈی چیز رکھے۔ ایک دن اس نے تاخیر کی مگر پھر منہ میں آب خس رکھ کر علاج کیا چنانچہ صحتیاب ہو گیا۔

خوانیق کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- کسی نمایاں بیماری سے پیدا شدہ خناق۔

۲- وہ خناق جس کے ہمراہ حلق کے اندر سرخی ہوتی ہے۔

۳- وہ خناق جس کے ہمراہ حلق کے باہر سرخی ہوتی ہے۔

۴- وہ خناق جس کے ہمراہ گردن میں سرخی ہوتی ہے۔

۵- مہروں کے ہٹ جانے سے پیدا شدہ خناق۔

مرئی کی بندش مہروں کے ہٹ جانے یا اندرونی ورم یا بیرونی ورم کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(جالینوس)

203

یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دونوں باتیں........ توان کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔
مرئی خود ورم کی تمام قسموں سے مسدود ہو جاتی ہے۔ دموی اور صفراوی ورموں کے ہمراہ بخار اور پیاس ہوتی ہے۔ مرئی کے مسدود ہونے کی علامت یہ ہے کہ غذا کا اندر داخل ہونا رک جائے گا۔
(مؤلف)

مہروں کے ہٹ جانے سے پیدا شدہ خناق یہ ہے کہ مریض گدی کے بل سوئے گا تو کوشش کے باوجود غذا اتار نہ سکے گا کیونکہ یہ ورم ڈھیلا ہوتا ہے۔ ورم صلب آہستہ آہستہ اور ورم حار وغیرہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

ورم حار کے باب میں جو قانون ہم نے بیان کیا ہے اس کے مطابق ورم جب تالو کے درمیان سے قصبۃ الریہ تک ہو تو سب سے پہلے قیفال کی فصد کھولیں اور اچھا خاصا خون نکال دیں۔ خون کا بہنا بند ہو جائے تو زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں۔

خوانیق کے مریض کی گردن کا سرخ رنگ تبدیل ہو کر سفید اور سبز ہو جائے اور بغل اور جنگاسوں میں ٹھنڈا پسینہ آجائے تو وہ اسی دن یا دوسرے دن مر جائے گا۔ (جالینوس)

ذبحہ ہر وہ ورم کہلاتا ہے جس کے ہمراہ نگلنے میں تنگی ہو۔ اس کی چند قسمیں ہیں۔

سب سے عمدہ قسم وہ ہے جس میں منہ کھول کر اور زبان کو نیچے دبا کر دیکھنے پر حلق کے اندر کوئی ورم ظاہر نہ ہو اور نہ ہی باہر کوئی ورم دکھائی دے۔ بایں ہمہ گردن کا رنگ معمول کے مطابق ہو۔ گدی کے اندر گڈھا پڑ جائے، اس جگہ دبانے پر درد تیز ہو، کیونکہ یہ حنجرہ کے داخلی عضلات یا مرئی سے متصل داخلی مقام یا پس مرئی عضلات کا ورم ہوتا ہے۔ منہ میں اچھی طرح دیکھنے کے باوجود یہ نظر نہیں آتا۔ مذکورہ تمام مقامات سے وہ رباط متصل ہوتے ہیں جو گردن کے مہروں میں پھیلتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مہرے اور نخاع اندر کی جانب کھنچ اٹھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ مقام خارج سے نہیں دھنستا۔ درد کے اعتبار سے خوانیق کی یہ سب سے زیادہ سخت قسم ہے اور اسی کو ذبحہ کہتے ہیں۔

اس کی ایک قسم میں درد بہت کم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ حلق کے اندر ورم اور سرخی ہوتی ہے۔ یہ بھی نہایت مہلک ہے۔ البتہ یہ پہلے کے مقابلے میں ذرا دیر سے ہلاک کرتی ہے۔ جس خناق میں گردن اور حلق کے اندر سرخی نہیں ہوتی۔ وہ زیادہ مدت تک رہتا ہے۔

جس ذبحہ میں گدی کا مہرہ کھنچ اٹھتا ہے اس میں چھونے پر شدید درد ہوتا ہے۔ یہ دوسرے مہرے وغیرہ پر ہوتا ہے کیونکہ یہ مہرہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور دماغ سے قریب ہوتا ہے۔ ذبحہ کی جن بیماریوں میں گردن کے مہرے متورم نہ ہوں ان میں خون کی کثرت نہیں ہوتی۔ یہاں بارد قسم کے

204

غلیظ اور لیس دار اخلاط ہوتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ جب کہ مقام ماؤف کی سطح گرم نہ ہو بلکہ ٹھنڈی ہو۔ درد کی کمی برودت کی علامت ہے۔ اس میں تنفس جب طبعی ہو۔ اور مرئی کے اس حصہ میں جو قصبۃ الریہ سے لمس کرتا ہے ورم نہ ہو بلکہ ورم اس حصہ میں ہو جو اس نے لمس نہیں کرتا اور نگلنے کے وقت تنفس بدل جاتا ہے گو اس حصہ میں ورم نہ ہو، اسی کو عوام نتھنوں سے گفتگو کرنا کہتے ہیں۔ یعنی نغمے جو نتھنوں سے نکلتے تھے ان کا نکلنا بند ہو جائے۔ انہیں ضبط کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں وہ لفظ نہ نکلے گا جس میں 'ر' ہو، نہ ہی کلمہ "ز" وغیرہ نکلے گا۔ اس کے ساتھ زیادہ تر کنپٹیوں اور چہرہ کی رگیں پسینہ چھوڑیں گی۔ (بقراط)

مرئی کے اندر ورم زیادہ بڑا نہ ہو تو ان اوقات میں جن میں کوئی چیز نگلی نہیں جاتی، تنفس میں تنگی نہیں ہوتی۔ اس بیماری میں زیادہ تر آنکھ باہر کو ابھر آتی ہے۔ جو بیماری برودت سے پیدا ہوتی ہے وہ حرارت سے پیدا ہونے والی کے مقابلہ میں زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ یہ ورم جو مہروں کو ایک جانب پھیلا دیتا ہے، ہو جاتا ہے تو اس جانب میں زیادہ تر فالج لاحق کر دیتا ہے۔ بچے میں اس کا اثر نہیں ہوتا۔ ڈھیلے جانب کے مقابل جانب میں جذب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ استرخاء اور تمدد (پھیلاؤ) ان لوگوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے جنہیں حادثہ چہرہ میں دوسری جانب اور نچلی داڑھ میں پیش آتا ہے۔ بالعموم یہ فالج جسم سے ہاتھ تک جا پہونچتا ہے کیونکہ جو عصبہ گردن سے پھیلتا ہے اس مقام سے آگے نہیں بڑھتا۔

خناق دو قسم کا ہوتا ہے:

۱- ورم کے ساتھ۔

اس میں کوا، لوزتین قصبۃ الریہ کا کنارہ یا مرئی اور اس کے مختلف گوشے متورم ہو جاتے ہیں۔ منہ کھول کر انگلی داخل کرنے پر ورم کی موجودگی میں مذکورہ مقامات بیحد خشک محسوس ہوں گے۔ درد تیز ہونے پر گردن تمام کی تمام سوج جائے گی۔ چہرہ پر ورم آجائے گا، سیلان لعاب ہوگا، زبان نکل آئے گی اطراف سرد پڑ جائیں گے، نبض صغیر ہو جائے گی، مریض لیٹنے پر قادر نہ ہوگا۔

۲- ورم کے بغیر۔

ایسی صورت میں گردن پتلی، پیشانی پھیلی ہوئی، اور تنگی تنفس بڑھی ہوئی ہوگی۔ ورم نہ اندر ہوگا نہ باہر ہوگا۔ گردن سے متصل مقام پر خارش ہوگی۔ گردن میں سرخی آجائے اور دیر تک رہے تو عمدہ علامت ہے اور تیزی سے زائل ہو جائے تو ردی علامت ہے۔ (جالینوس)

205

خناق کی دو قسمیں ہیں، ورم کے ساتھ اور ورم کے بغیر:

ورم کے ساتھ جو خناق ہوتا ہے اس میں داخلی طور پر آنکھ شامل ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے۔یا ورم داخلی اور خارجی دونوں طور پر ہوتا ہے۔

اورام دموی، بلغمی، سرخ والے یا سقیر وس ہوں گے۔ سقیر وس اس ورم صلب کو کہتے ہیں جس کا مادہ سوداء ہوتا ہے یہ تقریباً نہیں پایا جاتا۔ یہ اورام کوے، لوز تین، عضلات حنجرہ یا مرئی کے اندرو باہر ہوتے ہیں۔ آخری نوعیت میں گردن کے مہرے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ورم کے بغیر جو خناق ہوتا ہے اس میں قابل غور یہ ہے کہ جب ورم نہیں ہوتا تو آخر خناق کیوں ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ فقط حرارت اور یبوست سے عبارت ہے۔ (مولف)

ورم حلق خون کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ مریض اپنے منھ کے اندر پرانی شراب بھری ہوئی گمان کرتا ہے یا ورم صفراء کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مریض حلق کے اندر عمدہ سرکہ سا محسوس کرتا ہے۔یا یہ بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مریض کو منھ میں نمک یا بورہ کا گمان ہوتا ہے۔ مرہ کی وجہ سے ورم حلق نہیں ہوتا۔ سوداء تیزی سے عارض نہیں ہوتا بلکہ بتدریج آتا ہے۔ (جورجس)

یہ سرطانی حالت ہوتی ہے جو بڑھ جائے تو لامحالہ مہلک ہوتی ہے۔ (مؤلف)

صفراء اور دم کا علاج غرغروں اور چھڑکی جانے والی ٹھنڈی دواؤں کے ذریعہ کریں۔ بلغمی میں سب سے مفید پائخانہ ہے۔ اسے شہد میں، پھرکتے کے گو میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے دواء الخطاطیف دیتے ہیں، اور خیسانده صبر پلاتے ہیں۔ (جورجس)

ذبحہ کے مریضوں کا تنفس تبدیل ہو کر قصیر ہو جائے تو یہ عمدہ علامت ہے کیونکہ حنجرہ کی تنگی سے وہ زیادہ ہوا دیر ہی میں داخل کرپاتے ہیں۔ اس لئے ان کا تنفس طویل ہو جاتا ہے۔ تنفس قصیر ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ آلات طبعی حالت پر واپس آچکے ہیں۔

بیماری کے اوائل میں دواؤں کو قبضیت کی جانب اور آخر میں تحلیل کی جانب زیادہ مائل ہونا چاہئے۔ خالص بہر حال نہیں ہونی چاہیے۔ شروع میں یہ بھی ضروری ہے کہ قابض ادویات کے ہمراہ تھوڑی محلل بھی ہوں، آخر میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خالص محلل ہوں بلکہ ان کے ساتھ کچھ قابض بھی ہوں۔ البتہ مزمن حالت میں خالص محللات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح ضعف قوت کے باعث فصد کھولنا ممکن نہ ہو تو بعینہ یہی تدبیر کریں۔ غذا میں حریرہ دیں۔

ورم بڑا ہو تو داخلی ادویات ہی پر اکتفانہ کریں بلکہ خارج میں ضماد بھی رکھیں۔ شروع میں ورم

206

پر آب گرم استعمال کریں نہ ہی حمام انحطاط مرض پر آب گرم و حمام کثرت سے استعمال کریں۔ شراب کے قریب بھی نہ جائیں۔ نبیذ کا پینا اورام کے لئے سب سے برا ہے۔ شراب نتھنوں کی راہ خارج ہو جائے تو خوانیق میں اس بات کی علامت ہے کہ نگلنے کی جگہ بیحد تنگ ہو چکی ہے اور ہلاکت قریب ہے۔

گوشہ کے بالمقابل پہلو میں مریض ذبحہ کو ورم ہو جائے تو اس کی وجہ سے کسی قدر تحلیل ہو گی۔

ذبحہ میں کنپٹیوں کی رگوں سے پسینہ آجائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اختناق کی کیفیت قریب ہے۔ یہ غایت درجہ امتلائی کیفیت کی علامت ہے۔

کوے کی جانب سر سے بہہ کر رطوبتیں آجاتی ہیں تو وہ ڈھیلا ہو کر لمبا ہو جاتا ہے۔ متورم ہوتا ہے اور تنفس کو روکتا ہے اور کبھی پھیل جاتا ہے اور اپنے مقام پر واپس آنے کی اسے قدرت نہیں ہوتی۔ ضرورت کے تحت اسے کاٹ دیں۔ یہ اوقات اور اس بات سے پہچانا جاسکتا ہے کہ ورم کم ہو کر زائل ہو رہا ہے مگر وہ خود کم ہو کر اپنی جگہ واپس نہیں آرہا ہے۔ جو کوا باریک لمبا چوہے کی دم کے مشابہ، زبان پر چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ سرخ اور سیاہ نہیں ہوتا۔ اسے کاٹ دینے میں خطرہ ہے۔ کبھی اسے کاٹ کر جلانے والی ادویہ سے داغ دیتے ہیں۔ اس کوے کو کاٹ دینا بہتر ہوتا ہے، جس میں اندیشہ نہیں ہوتا۔ طبعی مقدار میں اسے چھوڑ کر باقی کو کاٹ دیں۔ جڑ سے ہر گز نہ کاٹیں جو تالو کے پاس ہوتی ہے کیونکہ اس سے آواز کو نقصان پہونچے گا اور سیلان خون ہوگا۔ کی (داغنے) کا طریقہ یہ ہے کہ دوا ایک سانچہ میں رکھ کر کوے پر سکوڑیں اور ایک گھنٹہ روکے رکھیں حتی کہ اثر ہو جائے پھر دوبارہ یہی عمل کریں حتی کہ کوا سیاہ ہو جائے۔ سیاہ ہونے کے تین دن بعد وہ گر جائے گا۔ الحذر یہ دوا کچھ بھی منہ کے اندر نہ جائے۔ منہ میں کچھ چلی جائے تو علاج چھوڑ کر فوراً کلی کرائیں حتی کہ صفائی ہو جائے پھر علاج شروع کریں۔ روغن بابونہ سے سر کی مالش دوران کریں ورد نہ ابھاریں، خون ابل پڑے تو لوزہ کے کاٹنے پر جو علاج کیا جاتا ہے وہی علاج کریں۔ (انطلیس و بولس)

ذبحہ کے مریض کی حلق میں دوا ٹپکانا چاہیں تو اس کا منہ کھول کر زبان باہر کھینچیں اور نیچے کی جانب دبا کر حلق کو دیکھیں، (اور دوا ٹپکائیں) دیگر تمام ادویات سے مفید یہ ہے کہ بچے اور کتے کا پاخانہ، ابابیل کی خاکستر، کیکڑوں کی خاکستر سب پیس کر ماء العسل کے ہمراہ یا دواء الحرمل کا غرغرہ کریں۔

(تیاذوق)

خوانیق کے مریضوں کی بیماری شدید ہو جاتی ہے تو ان کے منہ کھلے رہتے ہیں، نگلنے کی طاقت

207

نہیں ہوتی۔ زبردستی کی جائے تو ناک سے وہ چیز نکل جاتی ہے۔ مریض غنہ کی آواز نکالتا ہے۔ جس مریض کے منہ سے جھاگ نکل آتا ہے وہ لاعلاج ہوتا ہے۔ پہلے قیفال کی فصد کھول کر ہر گھنٹہ کے بعد تین دنوں تک ۳۵ گرام خون نکال دیں۔ اس سے فضلہ پوری طاقت سے نکل جائے گا اور قوت میں ضعف بھی نہ آئے گا۔

ان مریضوں کا خون زیادہ سے زیادہ نکال دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یکبارگی نکالنا ممکن نہیں ہوتا کیونکہ غشی طاری ہو جائے گی۔ کمزوری کی حالت میں حقنہ دینے کے قابل بھی نہیں ہوتے کیونکہ غذا کم ہوتی ہے۔ درد پھر بھی باقی رہے تو زبان کی دونوں رگوں کی فصد اسی دن کھول دیں۔ دوسرے دن کے لئے مؤخر نہ کریں۔ نیز حقنہ دیں تاکہ وہ نیچے کی طرف جذب ہو جائے۔ بخار نہ ہو تو حقنہ کے لئے شحم حنظل، انجیر، سبوسی، قنطوریون، بورہ، سکر اور روغن حل استعمال کریں اور بخار ہو تو شکم کو خیار شنبر کے ذریعہ نرم کریں، جس میں عدس مقشر، اور خشخاش حل کر لیں۔ اس سے مادہ کا استیصال ہو گا اور نزلے رک جائیں گے۔ اس کے بعد قابض غرغرے مثلاً گل سرخ، گلنار، عنب الثعلب، صندل سرخ، اور فوفل کا جوشاندہ استعمال کریں جو عرق الثعلب میں تیار گیا ہو۔ حدت سے متجاوز ہو جائے اور انتہا کا وقت آجائے تو اس کے ساتھ محلل ادویات شامل کر دیں۔ آخر میں انجیر، ناخونہ، دودھ کا جوشاندہ، خیار شبر مروق بہ جوشاندہ سبوس کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس سے بھی طاقتور ماء العسل ہے جس میں فوتنج جوش دی گئی ہو۔ اس کے بعد کچھ مرض رہ جائے تو دواء الحرمل، دواء قشاء الحمار دواء الخطاطیف، کبریت، کتے کا گو، آدمی کا پاخانہ استعمال کریں۔ ان ادویات سے حلق کے اندر کھردراپن اور درد ہو جائے تو تازہ دودھ کا غرغرہ کریں۔

کوے کے اندر ورم ہو جائے اور التہاب نہ ہو تو غور کر کے دیکھیں اگر انصباب ہونے والا فضلہ زیادہ ہو تو اعتدال کے ساتھ مانع ادویات مثلاً سرد، پانی، سرکہ اور رب التوت کا جوشاندہ استعمال کریں اور اگر ورم حار ہو تو عرق عنب الثعلب وغیرہ کا غرغرہ کریں۔ بعض ادویات کے اندر محللات شامل کر دی جاتی ہیں اس سے بچیں بشر طیکہ جسم میں امتلائی کیفیت ہو۔ کوے کو سلائی سے اوپر اٹھائیں، سلائی کی پیالی میں قابض اور محلل دوائیں ہوں، اسی کے ساتھ باہر کی جانب کھینچیں، پیالی کا سراخط مستقیم پر ہو۔ اس میں رکھی جانے والی دوا حسب ذیل ہے:

گلنار، یک جزء، شب نصف جزء، کافور، کبھی نوشادر بھی مفید ہوتی ہے۔ شدید قابض ادویات کی وجہ سے کوا غائب ہو جائے تو نشاستہ، کیترا، صمغ، استعمال کریں۔ ماء الشعیر اور ماء النخالہ کا غرغرہ کریں، اور طلاء نقرا استعمال کریں۔

208

ورم ختم ہو جائے تو ان ادویات کے ساتھ سعد، زعفران، گل اذخر، اور اشنہ کا اضافہ کریں۔ کوے کی جڑ باریک اور اس کا سر بڑا اور سیاہ ہو جائے تو اسے کاٹ دیں مگر شرط یہ ہے کہ جسم میں امتلائی کیفیت ہو نہ وقت و موسم گرم، ورنہ زوردار نزف الدم ہو گا۔ ایسی صورت میں دیگر علاجوں سے کام لیں۔ (ابن سرابیون)

............جب خوانیق میں نگلنے کی جگہ مرئی کے گوشہ میں بیحد تنگی ہو جائے۔ تنفس زیادہ تنگ ہو تو بیماری کو آلات تنفس میں تصور کریں۔ بایں ہمہ یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ہی باتیں مشترک طور پر موجود ہوں، مگر پہلی ہی شکل زیادہ ہوا کرتی ہے۔ درد کے ہمراہ ہو تو ورم حار ورنہ بر عکس حالت ہو گی۔ یعنی درد کے بغیر ہو تو ورم بارد ہو گا۔ (مؤلف)

خوانیق کے باب میں مجھے بزرگان قدیم سے مخالفت کرتے ہوئے وحشت ہوتی ہے کیونکہ میرے سامنے خوانیق کا عارضہ نہایت دشوار صورت میں آتا ہے جب کہ جسم میں امتلائی کیفیت نہیں ہوتی۔ نیز کم گوشت والے جسموں میں اس کا عارضہ شدید ہوتا ہے۔ یہ اور دیگر وجوہ کی بناء پر میرے خیال میں اس طرح کے جسموں میں بیماری عارض ہو تو اس کی اچھی طرح تشخیص کرنی چاہئے۔ مریض کو نہایت ٹھنڈے کمرے میں بٹھائیں تاکہ جسم سے کوئی چیز تحلیل نہ ہو سکے۔ بھوک اور پیاس سے دور رکھیں، فصد نہ کھولیں تاکہ خون باقی رہے اور ان دنوں میں غذا کا کام دیتا رہے جن دنوں میں غذا لینا ممکن نہ ہو۔ مریض طاقتور ہو گا اور ٹھنڈی جگہ رہے گا تو ممکن ہے بیس دن تک زندہ رہ سکے، گو کچھ کھا پی نہ سکے۔ خردل، فوتنج، سکنجبین، بورہ، وغیرہ کے ذریعہ علاج شروع کریں۔ ان دواؤں کا غرغرہ کرائیں۔ دو دن تک مسلسل غرغرہ کرانے کے بعد حلق کے اندر کشادگی آ جائے گی۔ باقی فصد کھول دی جائے اور خون زیادہ نکال دیا جائے اور اس کے بعد مریض تین دن تک غذا نہ لے سکے تو یقیناً ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ فصد کا عمل کمزور جسموں کے لئے ترک ہی رکھیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ جسم سے کوئی چیز تحلیل نہ ہو سکے تاکہ مریض کو ترک غذا پر قدرت حاصل رہے۔ گرم اور قابض وغیرہ ادویات کے ذریعہ ورم تحلیل کرنے پر توجہ دیں گرم اور قابض دواؤں کا مرکب مفرد دوا سے زیادہ طاقتور ہو جائے گا۔ مازو اور گلنار جیسی خشک دواؤں کو سلائی کی پیالی میں رکھ کر کوے کو اوپر اٹھائیں اور اس عمل میں اسے باہر کی جانب تھوڑا کھینچیں ساتھ اسے اوپر کی طرف دبائیں۔ تیز قابض دواؤں کے ذریعہ علاج ہرگز نہ کریں یہ ہیجان انگیز ہوتی ہیں مثلاً قلقنت وغیرہ۔ غور کر کے ورم اور حرارت، سیلان نیز امتلاء جسمانی کی مقدار کا اندازہ کریں۔ اور اسی کے مطابق دوائیں استعمال کریں کیونکہ کبھی ضرورت ہو گی کہ شدت کے باعث مسکن درد ادویات

209

شامل کریں۔ کبھی یہ ضرورت ہو گی کہ کثرت انصباب کے باعث شروع ہی سے مانع ادویات کے ہمراہ محلل ادویات شامل کریں۔ کوّے کے پرانے ورم صلب میں حلتیت بیحد مفید ہے۔ ماز واور شب شروع میں عمدہ ثابت ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

منہ، نغانغ، کوّے اور حلق کے ورم میں کھانا ترک کر دینا، سکون اختیار کرنا اور سرکہ پانی ملا ہوا، گل سرخ وغیرہ کا جوشاندہ، سماق اور انار موزوں ہے نیم گرم سرکہ تالو کے لئے بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ (ارجیجانس)

نمک شروع میں نہیں بیماریوں کے آخر میں استعمال کریں کیونکہ یہ محلل ہوتا ہے (جالینوس)

خوانیق میں بیحد فائدہ اس طرح ہوتا ہے کہ کان کے اندر روغن بادام ڈالیں اور خارج میں تخم کتاں، حلبہ، اور آرد جو کا ضماد رکھیں، ورم نغانغ مجتمع ہوتے ہوئے دیکھیں تو جوشاندۂ انجیر یا ماء العسل کے مسلسل غرغرہ سے اسے مدد پہونچائیں۔ خوانیق مشکل ہو جائیں اور مریض پر اختناقی کیفیت قریب ہو تو طاقتور حقنہ دیں، ہاتھ کی فصد کھولیں، گدی اور ٹھوڑی پر شگاف دے کر پچھنہ لگائیں اور متواتر تکمید اور ضماد سے کام ہیں۔ اس سے صحت نہ ہو تو زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں نیز گوشۂ چشم اور پیشانی کی رگ بھی کھول دیں۔ حلق پر بیل کے پت، عصارۂ قثاء الحمار، قنطوریوں کا کھٹے سرکہ کے ہمراہ طلاء کریں۔ ابابیل کی راکھ بھی استعمال کریں۔ ابابیل بھون کر کھلائیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے درد میں فوری سکون ہوتا ہے۔ سرکہ میں فوتنج جوش دیکر اس پر ایک قیف رکھیں اور اس کی بھاپ گرم گرم ممکن حد تک حلق کے اندر داخل کریں۔ (ارجیجانس)

خوانیق کے لئے:

ایسے بچے کا پاخانہ جس نے ترمس کھایا یا ہو کتے کا گو، خاکستر ابابیل، حلتیت، مر، پیس کر حلق کے اندر کئی بار بھونکیں۔ (مؤلف)

مسترخی کوّے کے لئے:

مازو سبز، دو جزء، شب، نوشادر، ہر ایک، ایک جزء یکجا کر کے سلائی کی پیالی میں رکھیں اندر اس سے کوّے کو کھینچ کر اوپر اٹھائیں۔ شروع بیماری میں کوا جب تک سرخ ہو نوشادر استعمال نہ کریں کیونکہ یہ طاقتور محلل ہے۔ آخر میں البتہ یہ موزوں ہے۔ (ابولیوس)

جسم میں زیادہ فضلات کی عدم موجودگی میں محلل اشیاء زیادہ تر خشکی پیدا کرتی ہوں تو اطباء کا معمول یہ ہے کہ محللات کو قابض ادویہ کے ساتھ دیتے ہیں کیونکہ دونوں نوعیتوں کی دوائیں جب

210

یکجا ہو جاتی ہیں اور کوئی دوسری چیز جذب نہیں ہوتی تو درد میں افاقہ ہو جاتا ہے لہذا محلل ادویات کے ساتھ قابض دوائیں مثلاً مازو اور نوشادر استعمال کریں بشرطیکہ ورم زیادہ بڑا نہ ہو، اور جسم کے اندر امتلائی کیفیت موجود نہ ہو کیونکہ یہ عمدہ ہوتی ہیں، کیونکہ حددرجہ قابض بھی ہوتی ہیں اور محلل بھی۔

(مؤلف)

کسی مریض کو خناق ہو اور وہ طاقتور بھی ہو تو غشی کی حد تک فصد کرنے کے بعد شروع میں ایسے مسکن درد ضماد استعمال کریں جو تر طیب دے سکیں پھر آخر میں خشکی پیدا کرنے والے اور ورم کے اندر محبوس فضلات کو اندر سے باہر خارج کردینے والی دوا استعمال کریں۔

بخار کے ہمراہ حلق کا زخم ردی علامت ہے، تقدمۃ المعرفۃ میں بیان کردہ ردی علامتوں میں سے اس کے ساتھ کوئی اور علامت بھی موجود ہو تو مریض کی حالت بری ہو جائے گی کیونکہ بخار کے ہمراہ زخم کا ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ جسم کی خلط حار ردی ہے۔ کسی چیز کو پانے کے بعد درد ابھر آئے گا اور بخار میں اضافہ ہوگا۔ اس کے ساتھ کوئی ردی علامت ہو گی تو مریض ہلاک ہو جائے گا۔

سب سے خراب اور تیزی سے مہلک ذبحہ وہ ہے جس کا کوئی نمایاں اثر نہ حلق میں ظاہر ہو نہ گردن میں، بایں ہمہ اس کے ہمراہ سخت درد اور تنگی تنفس ایسی ہو کہ مریض کو تن کر بیٹھنا پڑے۔ چوتھے دن بالعموم اختناق کی شکایت ہو جائے گی۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے دن بھی ہو سکتی ہے۔
منہ کھولنے اور زبان کو نیچے دبانے کے بعد نہ یہاں کوئی غلاظت (گاڑھاپن) ظاہر نہ گردن کے باہر، نہ طبیعت سے خارج کوئی شے موجود ہو۔ اسی کے ساتھ ضیق تنفس بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ورم اندرونی اعضاء کے اندر ہے۔ سانس لیتے وقت مریض گردن کو سیدھا قائم رکھنے کے لئے مجبور ہوگا۔ ورم حار میں شدت کی وجہ سے درد بھی لاحق ہوگا۔ درد زیادہ ہوگا اور مریض اختناق کا شکار ہو جائے گا۔ زبان کو نیچے دبانے کے بعد منہ کے اندر ورم اور سرخی ظاہر ہو تو ایسی حالت میں ورم کا میلان اوپر کی جانب زیادہ ہوگا۔ عضلات حنجرہ میں نہ ہوگا۔ اس لئے ایسی صورت کے اندر تنفس میں دشواری کم ہو گی اور اسی کے مطابق پہلی حالت کے مقابلہ میں ہلاکت کے اندر تاخیر بھی ہو گی۔

(جالینوس)

حتی کہ یہ بھی بڑھ کر عضلات حنجرہ تک جا پہونچے۔ کبھی یہ تنفس کو بالکلیہ روک دیتا ہے۔
جس ذبحہ میں حرارت اور ورم منہ کھول کر دیکھنے کے بعد واضح اور صاف نظر آئے اور اس کے ساتھ

211

گردن اور سینہ بھی سرخ ہو تو یہ زیادہ مدت تک رہتا ہے۔ سرخی گردن اور سینہ کے اندر زیادہ گہرائی تک نہ ہو تو اس سے بچ جانا زیادہ سزاوار ہے۔ (مؤلف)

ذبحہ کی سب سے بری قسم وہ ہے کہ جس میں تنفس تب ہی ممکن ہے جب مریض تن کر بیٹھے۔ درد زیادہ تیز نہ ہو، حلق اور گردن میں سرخی نمایاں نہ ہو اور نہ واضح طور پر کوئی عرض محسوس ہو۔ سب سے کم خراب قسم وہ ہے جس میں گو حلق اور گردن کے ورم کے ساتھ درد سخت ہو مگر تنفس میں دشواری نہ ہو۔ لہذا سب سے کم بری وہ ہے جس میں شدید درد ہو نہ عسر تنفس۔ ایسے ذبحہ کے اندر حنجرہ محفوظ ہوتا ہے۔ اس کے اندر حلق یا گردن یا دونوں میں بس ایک ورم ہوتا ہے۔ حلق کے اندر اس ذبحہ کو پیدا کرنے والی خلط پر غالب مرارہ اور خون ہوتا ہے۔ ورم رخو بلغمی پیدا ہوتا ہے تو مریض محفوظ ہوتا ہے، صحت جلد ہو جاتی ہے اور بیماری تیز اور بعجلت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

باہر سے سرخی کا اندر کی جانب غائب ہو جانا، حلق اور حنجرہ کی جانب مادہ کے مائل ہو جانے کی علامت ہے۔ یہ خراب علامت ہے۔ باہر کی جانب سرخی کا نمایاں ہو جانا عمدہ ہے۔ یہ بحرانی کیفیت ہوتی ہے۔ ورم اندر موجود ہو اور سرخی بحران کے دن غائب ہو جائے تو زیادہ برا ہے۔ الا یہ کہ اخراج آسان ہو اور ورم پک چکا ہو اور مادہ بہ آسانی بہہ رہا ہو۔ ایسی صورت میں موت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ گردن کے باہر سے ورم اور سرخی غائب ہو کر اندر چلی جائے اور مذکورہ علامات میں سے کوئی علامت پیدا نہ ہو بلکہ درد اور تنگی تنفس میں اضافہ ہو جائے تو یہ صورت مہلک ہے۔ خوانیق اور گردن کے پھوڑوں میں بہتر یہ ہے کہ مادہ اندر کی جانب نہیں باہر کی جانب مائل ہو۔ کیونکہ طاقت حاصل کر لینے اور نہ پکنے کی صورت خناق ہو جائے گا یا پکنے کی صورت میں پیپ پڑ جائے گی اور پیپ قصبۃ الریۂ کی جانب بہہ کر آئیگی۔

کوّے کے امراض:

کوا سرخ اور بڑا ہو تو اس کا آپریشن کرنا یا کاٹ دینا خطرناک ہے کیونکہ اس کے بعد اور بڑے ورم لاحق ہوں گے، خون ابلے گا اس طرح کی کیفیت میں دواؤں کا ضماد رکھیں۔ کوّے میں پتلا پن آجائے اور کنارہ زیادہ بڑا، موٹا اور خاکستری رنگ کی جانب مائل ہو جائے، بلند حصہ زیادہ باریک ہو جائے تو ایسی حالت میں اعتماد کے ساتھ کاٹیں۔ بہتر یہ ہے کہ ایسی حالت میں شکم کے استفراغ کے بعد مسلسل اس کا علاج کریں، پھر کاٹیں۔ (مؤلف)

مبتلائے ورم حار کوّے کو کاٹنا اور آپریشن کرنا خطرناک ہے کیونکہ خون تیزی سے ابلے گا پتلا

212

ہو جانے کے بعد کائیں بالخصوص اس سے قبل طبیعت کے اندر کافی انحطاط آجائے۔ خوشبو سے بچائیں۔ (جالینوس)

موسم خزاں میں عارض ہونے والا ذبحہ مراری اور موسم بہار میں پیش آنے والا بلغمی ہوتا ہے۔

منہ کھول کر دیکھنے کے بعد حلق کے اندر کوئی ورم نہ ہو اور اچانک اختناق ہو جائے تو آفت اس وقت فقط حنجرہ کے اندر ہوتی ہے کیونکہ اچانک اختناق حنجرہ کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کے اندر پیدا ہونے والا ورم اچانک نہیں بلکہ آہستہ آہستہ بڑھ کر اختناقی حالت پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اس کے اندر اور فضاء سینہ کے اندر پیپ بھی مدت لیتی ہے۔ قصبۃ الریہ کا ورم چونکہ یہاں فضا وسیع ہوتی ہے اور وہ غضروفی ساخت کا ہوتا ہے اس لئے ہڈی تک پہونچ کر مسدود نہیں کر سکتا لہذا اب صرف حنجرہ ہی رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے اختناق اچانک ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں تنفس تنگ ہوتا ہے۔ حنجرہ کے اندر جو عضلات ہوتے ہیں ان کے جوف میں ورم ہو جائے تو ممکن ہے یہ تجویف مسدود ہو جائے اور تنفس کی راہ کو آزاد کردے حنجرہ کے اندر اختناق ورم حار کے نتیجہ میں جس کے ساتھ درد ہو یا ورم صلب کے نتیجہ میں لاحق ہوا کرتا ہے (بقراط)

یہ تیز نہیں ہوتا، یا ورم رخو کے باعث پیدا ہوتا ہے، اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا، حنجرہ کے اندر کبھی اختناق اس لئے بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ حنجرہ کو کھولنے والے عضلہ کی حرکت مفقود ہو جائے۔ اس طرح اس کی نالی تنگ ہو جاتی ہے جس سے اختناقی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، یا حنجرہ کے اندر موجود عضلہ کی یبوست سے اختناق ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بہ کثرت تناؤ پیدا ہوتا ہے جس سے اس کی نالی تنگ ہو جاتی ہے۔ ہم نے کتاب الصوت میں واضح کر دیا ہے کہ یہ عضلہ کون سا عضلہ ہے۔ کیسے معلق ہے اور کس طرح حنجرہ کو مسدود کرتا ہے۔ (مؤلف)

لازم ہے کہ یہ ساری باتیں واضح کر دی جائیں اور اس کی علامات و دلائل تلاش کئے جائیں۔ اسی سے خوانیق کا معاملہ سمجھ میں آسکے گا کیونکہ حلق کے اندر ورم نظر نہ آئے گا اور عضلۂ حنجرہ کی وجہ سے کھولنے والا اختناق پیدا ہو جائے تو ورم کا تمام علاج بیکار ہو جائے گا۔ اسی طرح جس یبوست کا تذکرہ ہوا ہے اس کا بھی یہی حال ہوگا لہذا ان امور کی علامات اور ان کے علاج معلوم کر لینا ضروری ہے۔ ان خوانیق کے میلان کے وقت سخت حرارت والے بخار کا رہنا بھی ممکن ہے لہذا موت آکر رہے گی کیونکہ بخار کی شدت زیادہ تنفس کی طالب ہے اور تنفس کا راستہ بند ہے اس سے نہایت تیزی سے سوء مزاج قلب پیدا ہوگا۔ شدید بے چینی کے ساتھ حلق کے اندر بیحد درد ہو اور وہ پتلی بھی ہو تو

213

خناق تیزی سے آتا ہے۔(مؤلف)

آدمی نگل نہ سکے، منہ کھول کر دیکھنے پر حلق کے اندر اور باہر کوئی ورم بھی ظاہر نہ ہو، تو یہ بے حد مہلک ہے کیونکہ ورم ایسی صورت میں مرئی کو استر کرنے والے عضلات یا خود مرئی کے اندر ہوگا۔ یہاں ورم ہو جانے پر کبھی گردن کے مہرے اسی طرح پھیل جاتے ہیں جس طرح زیر پشت ورم پشت کے مہروں کو پھیلا دیتے ہیں۔ اس سے گردن کے اندر شکستگی پیدا ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ حالت بیحد خراب ہوتی ہے علامات کو معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ بیماری کی جگہ کو معلوم کرنا دشوار ہوتا ہے بالخصوص جب کہ عضلات میں فالج یا یبوست یا مہروں کا زوال ہو ایسی صورت میں یہ مہلک ہے۔

مانع تنفس بیماری اس بیماری کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے مہلک ہے جس میں نگلنا موقوف ہو مگر تنفس بحال ہو اور بیماری مرئی کے کنارے پر ہو۔ مذکورہ معیار حاجت تنفس کے زیادہ ہونے کے مطابق قائم ہوگا۔ مرئی کے کنارے پر ایسے بڑے ورم کا پیدا ہونا ممکن ہے جو تنفس کو روک دے۔ اسی طرح حنجرہ کے کنارے کسی بڑے ورم کا ہونا ممکن ہے جس سے نگلنا موقوف ہو جائے۔ مرئی اور قصبۃ الریۂ کے کناروں پر نہ ہو بلکہ بیچ میں ہو تو مذکورہ حالت رونما نہ ہوگی کیونکہ مرئی کے اندر پھر کوئی ایسا ورم نہ ہوگا جو قصبۃ الریۂ کے کناروں پر دباؤ ڈال کر اسے ضائع کر دے اور ہوا اس سے داخل نہ ہو سکے دوسری حالت یہ ہے کہ اس طرح کی صورت حال قصبۃ الریۂ میں پیدا نہ ہو۔ (جالینوس)

ذبحہ پختہ ہو جائے اور پیپ پھیپھڑے کے اندر پہونچ جائے تو مریض سات دن کے اندر اختناق کا شکار ہو جائے گا۔ (بقراط)

یہ حالت نہایت بڑے ورموں میں ہوتی ہے (مؤلف)

ذبحہ کے مریض میں ورم گردن کے باہر رونما ہو تو یہ عمدہ ہوتا ہے کیونکہ بیماری کا اندر سے باہر کی جانب آنا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ (بقراط)

برعکس ازیں باہر سے اندر کو ورم یا سرخی غائب ہو جائے تو خراب ہے (مؤلف)

نگلنا دشوار ہو اور منہ کو بری طرح کھول کر دیکھنے کے باوجود ورم ظاہر نہ ہو یا زبان داڑھی سے بری طرح چمٹ جائے تو ایسی حالت کے اندر بیماری مرئی کے باطنی طبقہ میں ہوتی ہے، یہ طبقہ حنجرہ پر استر بھی کرتا ہے، اور مرئی اور حنجرہ دونوں میں مشترک ہوتا ہے۔

ہم واضح کر چکے ہیں کہ اس طبقہ کو معدہ نیچے کی جانب کھینچتا ہے جب کہ منہ سے کھانے کا نفوذ ہو رہا ہوتا ہے۔ اس طبقہ کو حنجرہ اوپر کھینچ کر قائم کر دیتا ہے حنجرہ میں بڑا ورم ہو جاتا ہے تو یہ طبقہ

214

کبھی معدہ کی موافقت قطعاً نہیں کرتا۔ کبھی بمشکل موافقت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیمار قطعاً نگل نہیں پاتا، شاذ و نادر نگلتا بھی ہے تو نہایت دشواری کے ساتھ۔ (بقراط)

موسم بہار میں جسے خوانیق ہو جائے.................. پس اگر امتلائی کیفیت رونما ہو۔ ابتدا میں سب سے مؤثر فصد قیفال کی ہے۔ مزمن ہو جانے کے بعد زیر زبان رگوں کی فصد کھولیں۔ یہی اصول علاج منہ کی فضا میں ہونے والے تمام ورموں کا ہے۔

خوانیق میں جس کی گردن کے پچھلے حصہ کا رنگ اپنی سرخی کی مقدار سے بدل کر سفید ہو جائے اور بغل اور جنگاسہ پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگے تو مریض اسی دن یا دوسرے دن ہلاک ہو جائے گا۔

خوانیق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ورم کے ساتھ (۲) ورم کے بغیر۔

ورم کے ساتھ جو خناق ہوتا ہے اس میں لوزتین، کوایا قصبہ الریہ کا کنارہ متورم ہوتا ہے۔ تنفس میں تنگی اور قے کو تحریک ہوتی ہے۔ منہ کھول کر انگلی داخل کرنے پر یہ اعضاء بیحد سخت محسوس ہوں گے۔ درد تیز ہو جانے پر پوری گردن پھول جاتی ہے، چہرے پر ورم آجاتا ہے، سیلان لعاب ہوتا ہے، نگلنا موقوف ہو جاتا ہے، زبان نکل آتی ہے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، نبض صغیر اور زیادہ سریع ہو جاتی ہے۔ مریض لیٹ نہیں پاتا، الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔ تن کر بیٹھنے سے سکون حاصل کرتا ہے۔ جو خناق ورم کے بغیر ہوتا ہے اس میں گردن میں دبلاپن اور کھنچاؤ ہوتا ہے۔ مریض اسے مختلف جانب گھما نہیں سکتا۔ چہرہ کا رنگ خاکستری ہو جاتا ہے، آنکھ دھنس جاتی ہے، پیشانی کی کھال پھیل جاتی ہے۔ اس کا رنگ سیسہ جیسا ہو جاتا ہے۔ تنفس تنگ ہو جاتا ہے۔ گردن اور اس کے گرد و پیش میں خارش ہوتی ہے۔ گردن میں سرخی آجائے اور یہ سرخی قائم رہے تو عمدہ علامت ہے مگر کسی سبب کے بغیر غائب ہو جائے تو ردی علامت ہے۔

بہت سے لوگوں کے کوّے جڑ سے کاٹ دئے گئے، جس سے ان کی آواز کو نقصان پہونچا۔ بایں ہمہ جس ہوا کو بھی وہ اندر داخل کرتے اسے سخت ٹھنڈی محسوس کرتے تھے۔ اس سے انہیں تکلیف ہوتی تھی حتی کہ اکثر کو سینہ اور پھیپھڑے کے اندر حد سے زیادہ برودت پہونچی اور وہ مر گئے۔ لہذا یہ لازم نہیں ہے کہ کوّوں کو جڑ سے کاٹا جائے بلکہ جڑ کا کچھ حصہ چھوڑ کر کاٹا جائے۔

حنجرہ قصبۃ الریہ کا کنارہ ہے، مری کا کنارہ قصبۃ الریہ کے پیچھے گدی کے گوشہ تک اس سے

215

متصل ہوتا ہے۔مرئی کے پیچھے وہ عضلہ جو گردن کو آگے کی جانب موڑتا ہے مرئی سے متصل ہے اور اندر تمام مہروں کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ منہ کو اچھی طرح کھول کر زبان کو دبانے پر حنجرہ اور مرئی کا کنارہ ظاہر ہو گا۔ذبحہ کے اندر منہ کو اچھی طرح کھولیں اور زبان کو نیچے دبائیں پھر بھی ورم ظاہر نہ ہو تو ورم اس کے عضلہ میں جو حنجرہ کے اندر ہے یا مرئی سے متصلہ مقام یا اس عضلہ میں ہو گا جو مرئی کے پیچھے واقع ہے۔ مؤخر الذکر عضلہ سے متصل وہ رباط ہیں جو گردن کے مہروں سے اگتے ہیں اور وہ اعصاب ہیں جو نخاع سے اگ کر اس میں تقسیم ہوتے ہیں۔ یہ رباط اور اعصاب ورم عضلہ سے پھیل جاتے ہیں چنانچہ مہرے اور نخاع ان کی جانب کھنچ اٹھتے ہیں اور اس کی وجہ سے گردن کا بیرونی حصہ پست ہو کر ابھر اٹھتا ہے جس کے بعد آنکھ سے اور چھو کر اسے دیکھا جا سکتا ہے۔اس جگہ دبانے سے درد ہو گا۔ ورم تیسرے مہرے جس کا نام سینہ ہے کے مقام پر اور اس کے اوپر ہو تو نہایت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ یہاں نخاع دماغ سے قریب ہوتا ہے۔لہذا تیزی سے ہلاک ہوئے بغیر مریض نہیں رہ سکتا مگر ورم مذکورہ مقام پر ہو گا تو مریض زیادہ محفوظ رہے گا۔اس طرح کی بیماریوں میں غدد متورم نہ ہوں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ بیماریاں دموی نہیں بلغمی ہیں۔ان کا تعلق لیسدار بارد اختلاط سے ہے۔اسی طرح درد کی عدم موجودگی یا کمی اس بات کی علامت ہے کہ بیماری دموی نہیں بلغمی ہے۔زیر زبان ان رگوں کے اندر کبھی شدید امتلاء ظاہر ہوتا ہے۔یہ کیفیت کسی کی مرئی کے اندر ہو تو کوئی چیز وہ نگل نہیں سکتا، نگلنے پر زور دے گا تو ناک سے نکل جائے گی۔ کبھی یہ حالت اس ورم کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے جو مرئی کے پیچھے واقع عضلہ کے اندر ہوتا ہے، ساتھ میں تنگئی تنفس نہ ہو تو خود حنجرہ اور اس کا گردو پیش متاثر نہیں ہوتا۔کبھی حنجرہ میں ورم نہیں ہوتا ،الا یہ کہ مرئی کا ورم حنجرہ کو تنگ کر دیتا ہے۔ چونکہ قصبۃ الریہ کے اندرونی حصہ پر دباؤ ڈالتی ہے اس لئے تنگئی تنفس پید ہو جاتی ہے۔ورم جب مرئی کے پیچھے واقع عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو تنفس فقط نگلنے کے وقت تنگ ہوتا ہے۔(جالینوس)

اور ورم حنجرہ کے اندر ہو گا تو ہر خناق میں تنگ ہو گا۔ مرئی میں ورم ہونے کے وقت یہ تنگی اور زیادہ سخت ہو گی۔ گو ہر خناق کے اندر یہ کیفیت لازم سی ہے مگر زیر بحث صورت میں نہایت بڑھ کر ہوتی ہے۔ اخلاط باردہ سے جو صورت حال پیدا ہوتی ہے وہ زیادہ لمبی حتی کہ چالیس دن یا اس سے زیادہ ہوتی ہے۔اسکے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ کبھی اس کی وجہ سے کسی ایک ہونٹ پر فالج گرتا ہے کیونکہ ورم جب مہروں کے کسی ایک پہلو پر ہوتا ہے تو اسے وہ ایک جانب کھینچ لیتا ہے۔باقی ورم بیچ کے حصہ میں اور مہروں کو برابر برابر کھینچے تو مذکورہ صورت نہ پیدا ہو گی کیونکہ اعصاب مہروں کے

216

دونوں پہلوؤں سے نکلتے ہیں، چنانچہ ورم جب کسی پہلو کے سامنے ہوتا ہے تو اس پہلو کو بری طرح کھینچ کر نخاع پر دباؤ ڈالتا اور مائل مہرہ کو باندھ دیتا ہے۔ ایسا زیادہ تر چہرہ کی طاقت کی وجہ سے اور ہاتھ کی جانب ہوتا ہے۔ جسم کے تمام حصوں کی جانب نہیں ہوتا، کیونکہ گردن سے نکلنے والا عصب چہرہ اور ہاتھوں ہی میں تقسیم ہوتا ہے۔ (مؤلف)

ورم حلق میں سب سے پہلے فصد اور قابض ادویات استعمال کریں، پھر اس کے بعد اس میں تھوڑی وہ دوائیں شامل کریں جن میں تحلیل کا اثر ہو، پھر محللات کے اندر اضافہ کریں۔ مزمن ہو جائے اور ورم کے اندر صلابت اور سختی پیدا ہو جائے تو صرف محللات دیں۔ طاقت فصد کھولنے کے لئے موافق نہ ہو تو وہی دوائیں دیں جن کا استعمال اس پر ہوتا ہے۔ بیماری کے انحطاط پر شراب اور نیم گرم پانی کے ذریعہ حمام استعمال کریں۔ گرم پانی کا نطول کریں، محلل ضماد رکھیں، غذا میں مفید چیزوں کا حریرہ لیں۔ ابتدا میں مانع اور انتہا میں محلل ادویات اس پر رکھیں۔ وقت انحطاط تک پانی پینے پر اکتفا کریں۔

نغانغ اور تالو کے پہلو کے متصل حصوں میں جو ورم ہوتے ہیں انہیں ورم کی بعض مانع ادویات کا انگلیوں پر طلاء کر کے دونوں گوشوں کے مابین تک دبایا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ گوشت ڈھیلا اور اسفنجی ساخت کا ہوتا ہے۔ یہ تیزی سے فضلات قبول کرتا ہے اور پھول جاتا ہے۔ متورم ہونے کے بعد اس میں بلغمی رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اعتدال کے ساتھ انگلیوں سے دباتا اسے دفع کرتا اور اسے اس کی جڑوں سے چپکا دیتا ہے جیسا کہ قابض ادویات کا اثر ہوتا ہے۔ ہم قابض دوائیں اور دباؤ کا طریقہ اس وقت تک استعمال کرتے ہیں جب تک ورم ابتدائی حالت میں ہوتا ہے۔ دبانے کے ساتھ رب التوت اور اس سے بھی زیادہ قابض دوا استعمال کریں۔ بیماری طویل ہو جائے، ورم پختہ ہو جائے، غدد کے اندر رطوبت بھر گئی ہو تو رب التوت میں بورہ یا اس کا جھاگ یا نمک یا کبریت تھوڑی مقدار میں شامل کرتے ہیں، یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کا اضافہ کرتے ہیں جس میں تحلیل، سوزش اور زجاجی بلغم کو جذب کرنے کی تاثیر ہو۔ ورم خود حلق کے اندر ہو تو اس طرح کی ادویات استعمال کریں نہ دباؤ ڈالیں۔ نادان حضرات غلطی کرتے ہیں چنانچہ جہاں ضرورت نہیں ہوتی وہاں وہ مذکورہ علاج اختیار کرتے ہیں، اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسے مریضوں کو دباؤ کا طریقہ نقصان پہونچاتا ہے۔ (جالینوس)

غور کریں، ورم حلق کے اندر ہو تو دباؤ کا طریقہ ناپسند نہیں اور مذکورہ ادویات بھی ناپسند نہیں، بہتر تو یہ تھا کہ دباؤ کے طریقہ کے ساتھ ذکر کردہ قابض دواؤں کو ناپسند کرتے بشرطیکہ ورم حلق کے اندر ہو۔ (مؤلف)

217

مذکورہ مریضوں کو نہ کھانے پینے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ انہیں جسم کے آہستہ آہستہ نہیں یکبارگی استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے، اندر سے دباؤ کا طریقہ خوانیق کے علاج میں مفید ہے جس میں گردن کے مہرے اندر کی جانب مائل ہوتے ہیں، کیونکہ مہروں کو یہ طریقہ اپنے مقام پر واپس لاتا ہے۔ مگر ان بیماریوں میں یعنی اورام حلق میں جو فلغمونی قسم کے ہوں، مضر ہے۔ البتہ لوزتین کھل جائیں اور قئے آور دواؤں کے استعمال پر بلغم سے پر ہو جائیں تو مفید ہے۔ ایسے غرغرے اور عطوس مفید ہیں جو کثرت سے بلغم جذب کریں نیز زیر زبان رگوں کی فصد کھولنا بھی نافع ہے۔ گردن کی رگیں، کنپٹیاں، پیشانی کی رگیں، اور چہرہ کی رگیں بھر جائیں اور مریض تن کر ہی سانس لے سکے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اختناق کی منزل قریب ہے۔ ان کے حق میں شکم کو چلا دینا بیحد مفید اور فصد اور زیادہ مؤثر ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا قول ہے کہ خوانیق کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ قصبۃ المرئی کے اندر کوئی ورم حار ہو جائے۔

۲۔ قصبۃ الریۂ کے کنارے اندر سے ورم حار ہو جائے۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں مقامات کو گھیرنے والے عضلہ میں باہر سے، یعنی اس گوشت میں جو ان کے درمیان پھیلاؤ پیدا کرتا ہے، ورم حار ہو جائے۔

۴۔ مہرے اندر داخل ہو جائیں۔

پہلی دونوں قسمیں زیادہ مصیبت لاتی ہیں۔ ان میں کوئی چیز اندر داخل نہیں ہو پاتی تیسری اور چوتھی زیادہ کشادہ ہوتی ہے اور کم مصیبت لاتی ہے۔

۵۔ پانچویں قسم سب سے زیادہ بری ہے یہ اس وقت عارض ہوتی ہے جب عضلات حلق میں شدید ورم ہو جاتا ہے۔ اس سے مہروں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس جگہ ورم زیادہ تر دموی ہوتا ہے، بلغمی اور صفراوی بھی ہوتا ہے، سوداوی نہیں ہوتا کیونکہ ذبحہ تیزی سے ہوتا ہے مگر سوداوی ورم سست ہوتا ہے۔

دموی کی علامت یہ ہے کہ چہرہ میں امتلاء و سرخی ہوگی۔ پیشتر خونی پیپ خارج ہوئی ہوگی، منہ میں شراب شیریں کا مزہ محسوس ہوگا۔ ایسی حالت میں فصد کھولیں۔ صفراوی میں مریض پیاس اور حرارت زیادہ محسوس کرے گا، حلق کے اندر چرپری چیزوں اور تیز سرکہ جیسی سوزش محسوس ہوگی۔ لہذا فصد نہ کھولیں۔ (یہودی)

218

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

ورم بلغمی ہو گا تو زیادہ ہو گا اور زیادہ ڈھیلا محسوس ہو گا۔ حلق کا مزہ نمک جیسا ہو گا کیونکہ نمکین بلغم سے یہ پیدا ہوتا ہے۔

خون اور صفراء سے پیدا شدہ خوانیق کا سب سے عمدہ علاج فصد، پھر خیار شنبر اور حقنہ ہے۔ سب سے پہلے سماق، گل سرخ، گلنار، عرق عنب الثعلب اور رب التوت وغیرہ سے کریں۔ انتہا میں گل ارمنی کے جوشاندہ، خیار شنبر، گرم تازہ دودھ وغیرہ سے اور تزرید (بیماری کا بڑھنا) میں لہسن، عصارۂ کرنب، شہد، فلفل جیسی گرم لطیف چیزوں کے ذریعہ علاج کریں۔ دار چینی سکنجبین اور ماء العسل میں ملا کر مسلسل غرغرہ کرنا مفید ہے۔ چھڑکنے کی دواؤں میں گل سرخ، گلنار، مامیثا، رسوت وغیرہ اور تھوڑی کافور استعمال کریں۔ انتہاء مرض میں کتے کا گو، ابابیل سوختہ، نوشادر، کندر، اور مر مفید ہے۔ (یہودی)

غرغرہ سے فارغ ہونے کے بعد۔ (مؤلف)

مریض کے لئے نگلنا مشکل ہو جائے تو شانوں کو بری طرح دبائیں۔ اس سے نالی کشادہ ہو جائے گی اور پانی اتر جائے گا۔ (یہودی)

ذبحہ کی ابتداء میں نفوخ کا نسخہ:

تخم گلاب، سماق، عدس مقشر، ہلیلہ سیاہ، قاقلہ صغیر، قاقلہ کبیر، کبابہ ہر ایک، ایک ایک جزء، عاقر قرحا نصف جزء، طباشیر، عصارۂ سوس، نوشادر، چوتھائی جزء، حلق میں پھونکیں۔ (اہرن)

بقراط کا قول ہے کہ ذبحہ میں بخار اور نگلنے میں تنگی ہوتی ہے۔ جس مریض کا تنفس متواتر ہو اور آواز مفقود یا باریک یا کمزور ہو جائے تو یہ سمجھیں کہ گردن کا مہرہ گر گیا ہے اس میں جو حمرہ اور فلغمونی ہوتے ہیں ان میں درد ہوتا ہے۔ فلغمونی میں درد زیادہ اور بلغمی میں کم ہوتا ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ دوسرے مہرے سے پہلے مہرے تک پچھنہ لگائیں۔ حلق پر ورم کا دباؤ زیادہ ہو اور تھوک خشک ہو جائے تو حلق کے اندر کوئی پر یا چکلی ہوئی شاخ داخل کریں، اس پر کوئی دھجی لپیٹ کر کج کریں۔ اس سے بلغم کا تنقیہ ہو گا، ورم سمٹے گا۔ آخر میں جوشاندہ فودنج کا غرغرہ کریں۔ پرانے ہونے پر حلتیت اور دار چینی کا غرغرہ کریں۔ (طبری)

219

شدید حالت میں حلق کے نفوخ کا نسخہ :

ایسے بچے کا پاخانہ جو ترمس کھاتا ہو، سفید کتے کا گو، ابابیل سوختہ، نوشادر اختناق کے اندیشہ میں دن میں کئی بار مسلسل استعمال کریں۔ ابتدا میں مازو، ناپختہ، اقاقیا، سماق، گلسرخ، حصرم خشک، انار کی پیالیاں (آقماع رمان) جھاؤ پھل، حلق میں مسلسل پھونکیں۔

بلغمی ورموں کا عمدہ نفوخ:

عاقر قرحا، فلفل اچھی طرح پیس کر حلق میں پھونکیں بلغم پگھل جائے گا۔ تحلیل کرنا چاہیں تو ورم کے لئے مفید جوشاندہ حسب ذیل ہے:

جوشاندہ:

منقی سیاہ، حلبہ مغسول، تھوڑی فوتنج، جوش دے کر صاف کر لیں اور تھوڑی اسکے اندر حلتیت گھول کر غرغرہ کریں۔

دیگر:

لطیف اور مفید ہے۔ عرق کاسنی میں خیار شنبر حل کر کے غرغرہ کریں۔

دیگر:

ماء العسل میں حلبہ جوش دے کر غرغرہ کریں۔ (مؤلف)

مرئی میں اس کے کنارے اندر سے یا قصبۃ الریہ میں اندر سے ورم ہو جاتا ہے تو مشکل اور خراب ہوتا۔ اول الذکر نگلنے اور مؤخر الذکر تنفس میں دشواری پیدا کرتا ہے۔ ان دونوں کو گھیر نے والے عضلہ کے اندر ورم ہوتا ہے تو اور زیادہ سخت ہوتا ہے۔ نگلنے کی جگہ اور تنفس میں ہونا اور گردن کے مہروں کا اندر داخل ہونا بیحد خراب ہے۔ اس جگہ پر ورم سوداء کے علاوہ تمام اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ سوداوی ورم تھوڑا اور ست ہوتا ہے۔ ہر قسم کے ورم کی علامات مخصوص ہوتی ہیں، چنانچہ فلغمونی میں رگوں کا امتلاء، چہرہ کی سرخی اور باعث مرض پیشتر کی تدبیریں ملتی ہیں۔ مریض منہ کے اندر شراب کا مزہ اور حمرہ میں کرب، پیاس اور حلق کے اندر تیز سرکہ محسوس کرتا ہے۔ بلغمی میں سیلان لعاب اور درازی زبان ملتی ہے، منہ میں نمک کا مزہ ہوگا۔ اسکا علاج سب سے پہلے فصد، اسہال، غرغرہ اور مریض کو بھوکا رکھنا ہے۔

220

ورم حار حلق کے لئے چھڑکنے کی دوا:

گل سرخ، طباشیر، تخم رجلہ، ماز، سماق، قاقلہ، سکر، حلق کے اندر پھونکیں۔ (اھرن)
تخم گلاب، گلنار، تھوڑی کافور پھونکیں۔ (مؤلف)

عمدہ غرغرہ:

بیخ سوسان اور کبابہ پانی میں جوش دے کر غرغرہ کریں۔ ابتداء میں ورم حار کے مریضوں کو عرق عنب الثعلب، گل سرخ، اور سماق کا، تزید میں طلاء، بلغمی مریضوں کو سکنجبین یا ماء العسل کا اور آخر میں ماء العسل کیساتھ مرزنجوش اور فوتنج کے جوشاندہ کا غرغرہ کرائیں۔

مزمن اور طویل المدۃ ورم کے لئے نغور (چھڑکنے کی دوا):

دار چینی، فلفل، حلتیت پیس کر تھوڑی پھونکیں۔

ابابیل سوختہ طاقتور ہوتی ہے۔ زیادہ انگاروں والے تندور کے اندر اسے جلالیں۔ مناسب یہ ہے کہ ابابیل کو ذبح کر کے اس کا خون پروں پر چھڑکا جائے، پھر اس پر نمک چھڑک کر، اسے مٹی کے ایک کوزہ میں بند کر دیں اور نہایت گرم تندور کے اندر اس حد تک رکھیں کہ جل جائے۔ (اھرن)

ذبحہ کی ابتداء میں مانع اور مسکن پیاس، زیر زبان رکھنے کیلئے گولی:

تخم گلاب، تخم رجلہ، لعاب اسپغول، نشاستہ، طباشیر، سماق، کیترا، تھوڑی کافور، چپٹی گولیاں بنا کر زبان کے نیچے رکھیں۔

بوقت انتہا گولی کا دیگر عمدہ نسخہ:

مر نصف جز، اصل السوس دو جزء، حلتیت چوتھائی جز، عصارۂ کرنب یا انگور کے گاڑھے رس میں گوندھ کر زبان کے نیچے رکھیں۔

منہ کے پرانے ورم میں جب کہ لازم رہے اور تحلیل نہ ہو، مفید یہ ہے کہ زیر زبان رگ کی فصد کھولیں۔ بقدر ضرورت خون نکل جائے تو سرکہ اور نمک کا غرغرہ کرائیں۔

کوے پر دو قسم کی دوائیں رکھی جاتی ہیں:

۱- وہ دوائیں جو کوے کو سمیٹ کر قائم کر دیں۔ مثلاً سرکہ میں مازو پیس کر ایک پر کے ذریعہ

221

کوّے پر چپکادیں، یاسرکہ میں مازو پیسکر کاغذ پر طلاء کریں اور اسے چندیا پر رکھیں۔ اس سے کوّا سیدھا ہو جائے گا۔

۲-وہ دوائیں جو کوّے کو کاٹ دیں، مثلاً حلتیت اور شب کوّے کی جڑ پر رکھ دیں۔ اس سے وہ کٹ جائے گا۔ اس پر شہد کا طلاء کر دیں۔ یا مریض کو شب کی لکڑیوں کی دھونی دیں۔ اس سے کوّا بری طرح سمٹ جائے گا۔ یا بانس یا کھجور کا پتہ جلا کر اس کی راکھ سرکہ سے دھوئیں اور پانی میں شب، مازو اور سماق گھول کر غرغرہ کریں۔ یہ کوّے کو سمیٹ دیگا۔ یا چھاج میں نمک ملا کر کلی کریں۔

حلق اور کوّے کا ہر غلیظ ورم جو دس دن سے آگے بڑھ جائے اس میں مفید یہ ہے کہ حلتیت سوا دو گرام، سرکہ ۳۴ گرام کا روزانہ غرغرہ کریں۔ (مؤلف)

خوانیق کی ابتداء میں تیر بہدف، حیرت انگیز نسخہ :

رب خشخاش جو قابض دواؤں سے تیار کیا گیا ہو۔ خشخاش ۴۰۰ گرام، پانی ۴ کلو میں شب و روز بھگوئیں اور پھر اس قدر جوش دیں کہ ۸۰۰ گرام رہ جائے۔ صاف کر کے اس پر اقاقیا، سماق، گلنار، اور تھوڑی سکر ڈالیں اور جوش دیں حتی کہ قوام بن جائے۔ اسے استعمال کریں۔ نزلوں میں بیحد مفید ہے۔ (اھرن)

نغانغ میں ورم ہو کر پیپ پڑ جائے تو شراب شہد سے غرغرہ کریں تاکہ پیپ کا تنقیہ ہو جائے۔ پھر عدس، گل سرخ کے جوشاندہ کا غرغرہ کریں۔ لوزتین کو انگلیوں سے مس نہ کریں۔ مس بھی کریں تو نرمی سے رفتہ رفتہ سکون پہونچائیں۔

لوزتین کے لئے :

انار شیریں مع پوست کوٹ کر اسکا عصارہ چھ جز، شہد ایک جز، جوش دے کر شہد جیسا گاڑھا کرلیں اور لوزتین پر بطور لطوخ استعمال کریں۔ کوّے کو سختی سے مس نہ کریں، لطوخ کسی پر کے ذریعہ کریں۔ عضلات کے اندر ورم ہو جائے تو یہ ورم عضلۂ مرئی اور قصبۃ الریۂ کے داخلی عضلہ میں یا خارج میں یا داخلی یا خارجی حنجرہ میں ہوگا۔ اس کے ساتھ تنگئ تنفس اور درد ہوگا۔ کبھی اس کے ہمراہ چنگاری سی، گردن اور چہرہ کے اندر سرخی اور ورمی تناؤ ہوتا ہے۔ سقطہ یا ضربہ کی وجہ سے گردن کے مہروں کے اندر داخل ہو جانے سے ذبحہ ہو جائے تو لاعلاج ہے۔ ذبحہ کی دیگر قسموں میں فوراً فصد کھولیں۔ اور خون بکثرت بار دوسرے اور تیسرے دن نکال دیں، کیونکہ ان میں خون کے بہ کثرت

222

استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔یکبارگی خون نکال دینے سے غشی طاری ہوگی، تو فوراً اختناق ہو جائے گا کیونکہ عسر تنفس سے قوت برقرار نہ رہ سکے گی۔ بیماری میں سکون نہ ہو تو زیر زبان فصد کھولیں یا خود زبان پر شگاف لگادیں۔ حقنہ کے ذریعہ شکم کو نرم کریں۔ ہاتھ پیروں پر آب نیم گرم کا نطول کریں۔ انہیں اچھی طرح باندھ دیں۔ یا گردن پر روغن کے اندر اون ڈبو کر رکھیں۔ ٹھنڈی چیزوں کا غرغرہ کریں۔ حدت نہ ہو اور مرض انتہا پر ہو تو غرغرہ کی دواؤں میں نطرون اور تھوڑی کبریت زرد شامل کریں۔ کتوں کا گو شہد میں ملا کر ورم پر لطوخ کرنے سے بیحد فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ابابیل کی راکھ اور دواء الحرمل بھی فائدہ کرتی ہے۔ تھوڑی پر جونک لگائیں۔ اس پر اور زیر گدی پچنہ بھی لگائیں۔ سوس، صنوبر، شیخ، ایرسا، انجیر اور سداب کے جوشاندہ کا غرغرہ کریں۔ یہ تمام غرغرے طاقتور ہوتے ہیں۔ یا خردل اور سکنجبین کا غرغرہ کریں۔ ان چیزوں سے حلق کے اندر حدت اور حرارت محسوس ہو تو روغن گرم دیں، مگر تھوڑا دیں۔ ماء الشعیر عمدہ شئے ہے۔ تیسرے دن تک ماء العسل کے سوا کھانے میں کچھ نہ لیں۔ تیسرے دن کے بعد ماء الشعیر اور ساتویں دن کے بعد بیضہ کا گودا اور نرم حریرے استعمال کریں۔ (بولس)

طاقت اور بیماری کی درازی کا اندازہ کر کے غذا اسی کے مطابق دیں۔ کیونکہ بیماری اگر بیحد گرم اور بیمار طاقتور ہے تو غذا نہ دینا نہایت بہتر ہے برعکس ازیں برعکس طریقہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

بیماری کے انحطاط پر حمام کریں اور گردن پر ایسی قیروطی کی مالش کریں جس میں عرق سداب جذب کرا دیا گیا ہو۔ (بولس)

مشکل خوانیق میں سرکہ، شہد اور خردل کا اکٹھا غرغرہ کریں۔ ورم سخت ہو تو سب سے مفید دواء الحرمل ہے، اس کا غرغرہ کریں۔ اندرونی اور بیرونی طور پر طلاء بھی کریں۔ حرمل سے تیار شدہ دوا کے اندر حسب ذیل تین دوائیں بھی شامل کرلیں۔ تو نہ فصد کی ضرورت ہوگی نہ اسہال کی۔ کتے کا گو، بچہ کا پاخانہ، اور عصارۂ قثاء الحمار ہر ایک ساڑھے چار گرام، مذکورہ دوا کے ہر ۳۴ گرام میں۔ کتے کے گو اور قثاء الحمار سے علاج کرنا کافی ہے۔ ممکن ہو تو اس کا طلاء کریں۔ ورنہ حلق کے اندر پھونکیں۔ بیحد مفید ہے۔ اگر پاخانہ بدبو سے دور کرنا چاہیں تو کتے کو تھوڑی خشک ہڈیاں چند دنوں تک اور بچے کو روٹی اور ترمس کھلائیں۔ فصد کریں کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون نکالیں تاکہ مریض پر غشی طاری نہ ہو۔ غشی طاری ہوگی تو ہلاک ہو جائے گا اور اختناق میں مبتلا ہو جائے گا اس سے زیادہ خون نکال دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فصد کریں اور بیماری کو رکی ہوئی دیکھیں تو اس دن زیر زبان کی

223

فصد کھولنا نہ چھوڑیں۔ میں نے ایسا بارہا کیا ہے اور مفید پایا ہے تاہم بیماری میں فصد اسراف کے ساتھ نہ کھولیں۔ کسی عورت کو خناق ہو اور حیض کا خون رک چکا ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔ اسی طرح بواسیری خون کے رک جانے کے بعد کریں۔ میں نے تجربہ کیا ہے چنانچہ بیحد مفید پایا ہے۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت موجود نہ ہو تو پچھنہ لگانا مفید ہے کیونکہ یہ ماؤف گوشوں سے جذب کرتا ہے اور خناق میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ گردن پر روغن کی تمریخ کریں۔ اس پر پہلے روغن اون ڈبو کر رکھیں پھر ایسی دوائیں رکھیں جو طاقت کے ساتھ مادہ کو باہر کھینچ لائیں۔ یہ طریقہ علاج بیماری کے آخر میں اختیار کریں۔ نطرون، انجیر اور کبریت وغیرہ ورم پر چپکائیں۔ اسی طرح تکمید بھی کریں۔ اس سے وسعت ہوتی ہے اور مادہ باہر کی جانب جذب ہوتا ہے۔ ورم حلق میں ان چیزوں کی لازماً ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بیحد مفید ہیں کیونکہ خلط کو باہر کھینچتی ہیں۔ تین دن کے بعد غذا میں ماء العسل دیں۔ تین دن کے بعد سات دن تک ماء الشعیر، پھر بیماری کے تمام ہونے تک بیضہ کا گودا اور مرغ کے چوزے دیں۔ (اسکندر)

کندش، برگ دفلی، اور قسط جیسی تیز دواؤں کے ذریعہ عطوس دینے سے خوانیق میں افاقہ ہوتا ہے۔ (طبیب نامعلوم)

ورم نمایاں نہ ہو، مریض پر اضطراب کی کیفیت طاری ہو۔ پانی اندر اتارنے کی قدرت نہ ہو تو دونوں شریان سباتی پر پچھنہ لگا کر تھوڑا انتظار کریں۔ پھر سر پر ایک پچھنہ لگائیں۔ بیماری پھر بھی باقی رہے تو زبان کی رگ، ہونٹوں اور نتھنوں کی فصد کھولیں، اور حتی الامکان زیادہ کھولیں۔ یہ فصد قیفال کی فصد کے بعد کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ خون کا استفراغ کر دیں شاید کہ مریض بچ جائے۔ محلل ادویات کے غرغرہ میں سستی نہ کریں، مریض کو سونے نہ دیں، کوّے کے ورم میں زیادتی سے خراب قسم کے خوانیق لاحق ہوتے ہیں۔ کوّے اور خوانیق میں شکم کا اسہال بہر حال مفید ہے۔ فصد بھی نافع ہے۔

ذبحہ کی حیرت انگیز دوا:

خاکستر ابابیل ۷ گرام، زعفران ساڑھے تین گرام، ناردین ۲ گرام، شہد میں یکجا کر کے علاج کریں۔

حسب ذیل نسخہ اس سے بھی عمدہ ہے:

خاکستر ابابیل، بچوں کا پاخانہ، کتے کا گو، خاکستر سرطان۔ ہم وزن طلاء کریں اور ہم وزن حلق

224

کے اندر داخل کریں۔ ابابیل کے فربہ بچے ذبح کر کے ان پر نمک چھڑکیں اور ایک ہانڈی میں رکھ کر اسے مٹی سے بند کر دیں۔ پھر اسے تندور کے اندر اس حد تک رکھیں کہ پیسے جانے کے قابل ہو جائیں۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ باعث خوانیق خلط حلق سے نکل کر پھیپھڑے اور معدہ و دیگر اعضاء اور قلب پر گر جاتی ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ خلط قلب تک جا پہونچتی ہے۔ لہذا اچھی طرح تفتیش کر لینا ضروری ہے۔ یہ خلط معدہ تک پہونچتی ہے تو درد اور قئے، پھیپھڑے پر گرتی ہے تو کھانسی اٹھتی ہے مگر درد غائب ہوتا ہے۔ قلب پر گرتی ہے تو خفقان پھر موت آجاتی ہے۔

گردن کا مہرہ اندر کی جانب مائل ہو جائے تو انگلی حلق تک لیجائیں اور پوری طاقت سے باہر کی جانب دفع کریں۔ اس سے مریض کو آرام ہو گا اس کا لعاب ہمیشہ پونچھتے رہیں، اس کا نکلنا اور سرعت سے فضلہ کا تنقیہ ہونا زیادہ اولی ہے۔ حلق میں نوشادر پھونکیں اس سے خوانیق میں بسرعت افاقہ ہوتا ہے۔ (شمعون)

خوانیق کے شروع میں قابض اور آخر میں محلل دوائیں مستعمل ہیں۔ قابض دوائیں محلل سے اور محلل دوائیں قابض دواؤں سے خالی نہ رہیں۔ البتہ آخر میں جب ورم میں سختی اور صلابت آجاتی ہے تو مرخی ضماد اور آب نیم گرم حلق پر رکھیں۔ ضماد اور نطول کی اصل میں اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب ورم بڑا ہوتا ہے۔

ذبحہ کا طاقتور علاج:

انگلیوں سے ورم کو اوپر کی جانب دبانا، شکم کا اسہال، قیفال اور زیر زبان رگوں کی فصد، کثرت سے بلغم خارج کرنے والے غرغرے اور سعوط۔ ورم حار اور درد ہو تو دباؤ کے طریقہ سے اجتناب کریں کیونکہ یہ مضر ہو گا۔ کثرت سے رطوبت موجود ہو، لوزتین پھول گئے ہوں اور مہرے اندر داخل ہو گئے ہوں تو دباؤ کا طریقہ استعمال کریں۔ تالو کی ہڈی یا شبکہ سے مشابہ ہڈی لیں استرخا ہو تو اوپر کی جانب دبائیں یہ ہڈیاں منہ کو سختی سے کھولنے میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔ (جالینوس)

مہروں اور مذکورہ مقامات کو دبانے کے لئے لوہے کا آلہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

جسم سخت اور سوداوی ہوں تو خوانیق میں محلل اور زیادہ نرم ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ادویات کی بچوں اور عورتوں میں ضرورت ہوتی ہے۔ دواء الحرمل استعمال کریں، چاہیں تو بورہ، عصارہ قثاء الحمار، حلتیت، کتے کے گو اور خردل کے ذریعہ اسے طاقتور بنادیں۔ ابابیل

225

کی بیٹ خوانیق کا شافی علاج ہے۔ دوسری دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نرم کرنا چاہیں تو اس میں نشاستہ ،گل سرخ وغیرہ کا اضافہ کریں۔

مشکل خوانیق کے اندر گدی پر پچھنہ ،زبان کی رگوں کی فصد، کندھے پر پچھنہ اور گردن اور حلق پر نطول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مریض اختناق کے قریب ہو تو حلق کے اندر بچے کا پائخانہ شہد کے ساتھ لت پت کریں۔ فصد ممکن نہ ہو اور خناق کا اندیشہ ہو تو مذکورہ بچے کا پائخانہ استعمال کریں۔ میں نے تجربہ سے اسے بیحد موثر پایا ہے۔ پائخانہ کو بو سے دور کرنا چاہیں تو بچے کو گرم غذائیں اور تیتر اور مرغ کا گوشت دیں۔ اس سے تاثیر اور بڑھ جائے گی اور ناگوار بو بھی اس کے اندر نہ ہو گی۔ (فیلغغورس)

زبان سیاہ ہو کر گول ہو جائے تو مریض خناق میں مبتلا ہو جائے گا۔ یہ کثرت امتلاء کی علامت ہے کیونکہ زبان سیاہ ہے، لمبائی کم ہو گئی ہے۔ کیونکہ عرض بڑھ چکا ہے۔ (کندی)

ورم حلق کو پکا کر پھوڑنے کے لئے ضرورت یہ ہوتی ہے کہ پکانے کے لئے انجیر و خیار شنبر کے جوشاندہ کا اصل السوس اور بنفشہ کے ہمراہ غرغرہ کریں۔ حلق کے اندر دودھ کی دھار مارنا مفید ہے۔ پھوڑنے کے لئے کتے کا گو، خاکستر ابابیل، بورہ اور خردل استعمال کریں۔ مشکل خوانیق میں کتے کا گو، آدمی کا پائخانہ اور مولی سکنجبین میں بھگو کر غرغرہ کریں۔ (ابن ماسویہ)

خوانیق کے باب میں جامع اصول:

۱- فصد۔ مستعمل طریقوں میں سب سے زیادہ ضروری ہے۔

۲- پنڈلی پر پچھنہ لگانا۔ اس کے ذریعہ زیادہ خون نکال دینے سے بیماری کے اندر فوری افاقہ ہو جاتا ہے۔

۳- تیز حقنے۔ اس کا فائدہ فوری ہوتا ہے۔

۴- مخرج بلغم غرغرے۔

خوانیق میں فصد کھولیں یا پنڈلی پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد تیز حقنے دیں، اور مخرج بلغم مثلاً فوتنج اور خردل وغیرہ کو ماء العسل میں جوش دے کر غرغرہ کریں۔ بیماری میں تیزی سے افاقہ ہو گا۔ گردن پر سداب جنگلی اور خردل وغیرہ ماء العسل میں جوش دے کر نطول کریں۔ اس سے ورم میں ہیجان ہو گا اور ورم نکل جائے گا اس کا نکل جانا ہی صحت کی علامت ہے۔ (روفس)

دوران گفتگو یہ بھی ہے کہ خوانیق، نغانغ میں بلغمی ورم کی وجہ سے بھی ہوتے ہیں۔ شروع ہی

226

سے ماءالعسل کے ذریعہ غرغرہ کرنا مناسب ہے۔ (مؤلف)

لوزتین اور خوانیق کا علاج آپریشن ہے۔ نزف الدم ہونے کو قریب ہو تو گردن پر پیچھے اور سینہ پر پچھنہ لگائیں۔ ان مقامات کی رگوں کی ہم نے فصد کھول دی ہے تاکہ خون جذب ہو جائے۔ آب زاج کا غرغرہ کریں اور تھوڑی اس پر چھڑکیں۔ (انطلیس)

بولس نے بھی انطلیس ہی جیسی بات کہی ہے مگر اطمینان بخش نہیں ہے۔ (مؤلف)

سب سے برا اور تیزی سے ہلاک کرنے والا وہ ذبحہ ہے جس میں نہ حلق کے اندر نہ گردن میں ،نہ باہر نہ اندر کوئی ورم نمایاں ہو، تاہم درد نہایت تیز ہو، اور اسی کے ساتھ انتصاب تنفس بھی ہو۔ پہلے، دوسرے، تیسرے یا چوتھے دن خناق ہو جائے گا۔

(مزید برآں جالینوس کہتا ہے کہ) ورم ظاہر نہ رنگ میں ہو، نہ حرارت میں نہ سوجن میں، نہ باہر سے نہ اندر سے۔ حلق وہ مقام ہے کہ زبان کو دبا کر منہ کو دیکھیں تو اس فضا کے اندر دو نالیاں نظر آئیں گی، ایک مرئی دوسری حنجرہ، حنجرہ قصبۃ الریہ کا کنارہ ہوتا ہے۔ یہاں کوئی ورم ظاہر نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ وہ حنجرہ کے داخلی اعضاء کے اندر ہے۔ خناق کا باعث یہی ہوتا ہے کیونکہ تنفس کی نالی تنگ ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ تنگ ہو جائے تو اختناق ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض پر اضطرابی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ تن کر رہتا ہے تاکہ حنجرہ کی نالی کھل جائے اور ہوا جذب ہونے لگے۔ گردن کے عضلہ میں ورم کے سبب تیز درد ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر جس ذبحہ میں درد ہوتا ہے اور اس کے ساتھ سرخی اور ورم حلق بھی ظاہر ہو تو وہ بیحد مہلک ہوتا ہے۔ البتہ پہلی صورت کے مقابلہ ہلاکت ذرا دیر میں آتی ہے۔ انتصاب نفس بھی ایسا پہلی صورت میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ حنجرہ کا عضلہ اس حالت میں حد سے زیادہ متورم نہیں ہوتا۔ جس سے حلق اور گردن پر سرخی آجائے۔ (جالینوس)

یعنی گردن پر سرخی خارج ہے۔ اس میں تاخیر ہوتی ہے (مؤلف)

اس سے زیادہ محفوظ شکل وہ ہوتی ہے جس میں گردن اور سینہ کی سرخی اچانک اندر نہیں چلی جاتی۔ اس قسم کے اندر تنفس دشوار نہیں ہوتا۔ البتہ حلق اور گردن میں ورم اور سرخی کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے۔ اس سے کم خراب وہ صورت ہوتی ہے۔ جس میں مذکورہ باتوں کے باوجود درد نہیں ہوتا۔ سرخی گردن اور حلق میں نمایاں ہوتی ہے۔ مگر تنگیٔ تنفس ہوتی ہے اور نہ درد۔ ذبحہ کی اس حالت میں حنجرہ موٹا ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔ بس حلق کے اندر مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں مراد یہ ہے کہ مرئی، گردن، یا دونوں کے اندر مادہ جمع ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

227

اس مادہ کے اوپر غالب بالعموم مرارہ ہوتا ہے۔ بلغمی ورم یہاں ہوتا ہے تو سہل العلاج ہوتا ہے۔ سرخی کا غلبہ ورم کے پکنے سے پہلے گردن اور سینہ میں رہتا ہے۔ مریض پیپ خارج کرتا ہو یا جسم کے ظاہری حصہ میں کوئی پھوڑا نکلنے سے پہلے کی حالت ہو اور بحران کا دن ہو۔ مرض کو معلوم ہو جیسے اس کو درد ہو رہا ہے تو یہ صورت موت یا مرض کے اندر دھنس جانے کی علامت ہے کیونکہ ایسی صورت میں ورم پختہ نہ ہوگا بلکہ ضعف اعضاء کی وجہ سے اندر دھنس گیا ہوگا۔ مریض کے اندر طاقت نہ ہوگی تو ہلاک ہو جائے گا ورنہ بیماری عود کر آئے گی۔ بہتر یہ ہے کہ سرخی اور دیگر تمام پھوڑے باہر کی جانب مائل ہوں۔ اندر کی جانب اس کا میلان فساد ذہن پیدا کرتا ہے اور اکثر انجام یہ ہوتا ہے کہ پیپ پڑ جاتی ہے۔ کوا جب تک سرخ اور بڑا ہو اسے آپریشن کر کے کاٹ دینا خطرناک ہے کیونکہ اس کے بعد ورم ہوتا ہے اور خون بہتا ہے۔ لہذا اتمام تدبیروں سے پتلا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ غرغرے کے بعد عنبہ نام کی رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور کوے کا کنارہ بڑا مائل بہ خاکستری رنگ اور بالائی حصہ نہایت پتلا ہو جاتا ہے ایسی حالت میں اعتماد کے ساتھ اسے کاٹیں۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے شکم کا استفراغ کریں بشرطیکہ موسم اور وقت سازگار ہو۔ (جالینوس)

کوے میں فلغمونی ورم ہو اور اسے کاٹ دیا جائے تو نزف الدم ہوتا ہے اور بڑے ورم پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپریشن کرنے سے بھی صورت حال یہی ہوتی ہے۔ ورم میں سکون اور افاقہ ہو جائے تو اسے بھروسہ کیساتھ کاٹیں، بالخصوص جبکہ طبیعت خود آمادہ ہو یا علاج کریں۔ خوانیق کی بیماریوں میں جسم کا ظاہر طبعی حالت پر ہو تو جسم کا اندرون صاف سمجھا جائیگا۔ برعکس ازیں استفراغ کا محتاج ہے۔

موسم بہار میں ہونے والے خوانیق بلغم سے قریب تر ہوتے ہیں، مگر موسم خزاں میں ہونے والے مرارہ سے قریب ہوتے ہیں۔ خوانیق کے اندر ورم نہ اندر نہ باہر ظاہر ہو تو ورم ایسی حالت میں مرئی پر استر کرنے والے عضلہ یا خود مرئی میں ہوگا۔ دونوں اعضاء اور نخاع کے درمیان، گھیرنے والی جھلیاں ہوتی ہیں۔ مہروں کے درمیان اعصاب اور رباطوں کی شرکت ہوتی ہے۔ ان اعصاب اور رباطوں میں تناؤ اس عضو کی جانب ہو جس میں ورم ہوتا ہے تو مہرہ کھنچ اٹھتا ہے یعنی اندر کی جانب اور ایک طرف کھنچ اٹھتا ہے۔ پھیلاؤ ایک جانب ہو تو ایک جانب اور اگر دونوں جانب عرض میں ہو تو اندر کی جانب کھنچتا ہے۔ داخلی ورم ذبحہ کے اندر باہر کی جانب نمایاں ہو تو یہ عمدہ علامت ہے کیونکہ بہتر یہ ہوتا ہے کہ بیماری اندرونی اعضاء سے باہر کی جانب منتقل ہو۔ (جالینوس)

ماء العسل کے ہمراہ حلتیت کا غرغرہ کرنا خناق میں تیزی کیساتھ نہایت مفید ہے۔

(بختیشوع)

228

حلق کے اندر ورم فلغمونی ہونے کا اندازہ ہو تو فصد کے ذریعہ قیفال اور حبل سے خون نکال دیں۔ پنڈلی پر پچھنہ لگائیں۔ ہاتھ اور پیر کو باندھ کر اوپر آب گرم کی مالش کریں۔ عرق عنب الثعلب، برگ خلاف، طرفا، رب التوت اور رب الجوز وغیرہ جیسی مانع و رادع ادویات کا غرغرہ کریں۔ گردن کے باہر رادع ادویات کا غرغرہ کریں۔ گردن کے باہر رادع دوائیں کا ضماد نہ رکھیں کیونکہ اس سے فضلہ اندر داخل ہو گا۔ گردن کے باہر تخم کتان، بابونہ، روغن شیرج اور آرد جو وغیرہ جو جسم سے مادہ جذب نہ کریں بلکہ حلق سے باہر جذب کریں، کا ضماد رکھیں۔۔ درد کی شدت میں مجبور ہو جائیں تو گرم دودھ، فائیند، شربت بنفشہ، لعاب تخم کتاں، اور مینختج کا غرغرہ کریں۔ یہ مسکن درد ہوتا ہے۔ بیماری انتہا پر ہو تو گردن کی رگوں اور زیر زبان دونوں رگوں کی فصد کھولیں۔ زوفاء، حاشا، خردل، حلتیت، کے جوشاندہ کا بتدریج غرغرہ کریں۔ گردن پر طاقتور سرخی لانے والے مرہم کا طلاء کریں تاکہ ورم اور سرخی باہر کی جانب آجائے۔ یہ گرم خوانیق یعنی صفراوی اور دموی خوانیق کا علاج ہے۔ بلغمی خوانیق میں طاقتور مسہل کے ذریعہ شکم کا اسہال کریں، حقنہ دیں۔ دونوں قسم کے خوانیق میں غذا ترک کر دیں۔ پہلے خوانیق میں ماء الشعیر اور دوسرے میں ماء العسل استعمال کریں۔ اس کے بعد گردن پر محلل ضماد رکھیں۔ حلتیت، ماء العسل، زوفا و خردل وغیرہ کے جوشاندہ کا غرغرہ کرائیں۔ سوداوی خناق تقریباً نہیں ہوتا ہے۔ ہوتا ہے تو مہلک ہوتا ہے۔ (مؤلف)

سرکہ کا مسلسل غرغرہ بالخصوص شب، مازو، یا جھاؤ پھل کے ہمراہ کرنا گرے ہوئے کوّے کے لئے عمدہ ہے۔ (بختیشوع)

منہ کے اندر عارض ہونے والے ورم تمام منہ کے اندر ہوتے ہیں۔ ابتداء میں سبھی اورام مانع دواؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔ مانع دوائیں سب کی سب ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ البتہ ان میں کچھ وہ ہوتی ہیں جن میں برودت کے ساتھ قبضیت بھی ہوتی ہے اور یہ زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ پھر خود عضو کے اندر دیگر علامات بھی ہوتی ہیں۔ وہ یہ کہ منہ پر ڈھانکنے والی جھلی جسم کو ڈھانکنے والی جلد کے مقابلہ میں زیادہ پولی ہوتی ہے۔ چنانچہ دواؤں سے یہ کراہت محسوس کرتی ہے۔ اندیشہ ہوتا ہے کہ مبادئی کوئی معالجاتی دوا مرئی اور پھیپھڑے کے اندر چلی جائے۔ مضر سے حفاظت کرنی چاہیے۔ اسی لئے وہ دوا جس میں فلد فیون ہوتی ہے اس سے منہ کے علاج میں نقصان پہنچتا ہے۔ کوئی چیز اس کے انتخاب میں آتی ہے تو اس سے مرئی، معدہ اور پھیپھڑے کو بے حد نقصان پہونچتا ہے۔ اس کی خراب بو منہ کے اندر زمانے تک باقی رہتی ہے۔ اس طرح کھانے کا مزہ بگڑ جاتا ہے۔ اسلئے منہ کی اس طرح کی ادویات سے اجتناب کریں، الا یہ کہ شدید ضرورت ہو۔

229

گرم ورموں کی ابتداء میں عصارۂ توت و ساذج کے ذریعہ علاج کرنا نہایت عمدہ ہے۔ شہد سے تیار کردہ رب التوت، زیادہ مدت تک باقی رہتا ہے کیونکہ جس میں شہد نہیں ہوتا اس میں فساد تیزی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ساذج سے عمدہ ہوتا ہے۔ ورم کی انتہا پر شروع میں دوا پر قابض اثرات کو غالب اور آخر میں قابض و محلل کو مساوی ہونا چاہئے۔ بیماری کے انحطاط پر محلل ادویات استعمال کریں۔ ورم میں کوئی سخت چیز باقی رہ جائے تو ایسی صورت میں تمام دواؤں کو خالص محلل ہونا چاہئے۔ مر اور زعفران کا رب التوت میں عمدہ اثر ہوتا ہے کیونکہ زعفران اپنی قبضیت کے باعث مر کو تیز کردیتا ہے اور مر، اپنی لطافت کیوجہ سے اندر ڈوب کر اثر اعضاء کی گہرائی میں پہونچاتی ہے اور اس سے بیماری کو اکھاڑ پھینکتی ہے۔ عصارۂ توت میں قبضیت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح زعفران کے اندر بھی۔ مر لطیف ہوتی ہے چنانچہ ہر ایک دوسرے کی مدد کرتی ہے۔ ابتدا میں رب التوت کے ساتھ عصارۂ حصرم یا عصارۂ سماق یا تخم گلاب یا عصارۂ گلاب و گلنار شامل کرتا ہوں۔ اس میں وہ چیزیں شامل ہو جاتی ہیں جو ابتدا میں طاقتور ثابت ہوتی ہیں۔ انتہاء میں ایسا نہیں ہوتا مگر ورم پکانے کے لئے اس میں فقط زعفران اور مر شامل کرتے ہیں۔ انحطاط پر اسکے اندر زوفا، فوتنج، بورہ کا جھاگ، حاشا اور صعتر جیسی محللات داخل کریں۔

پوست جوز سے تیار کردہ رب میں قبضیت کے ساتھ لطیف قوت بھی ہوتی ہے۔ جس کا اثر گہرائی تک پہونچتا ہے۔ میرے نزدیک منھ کے لئے یہ سب سے افضل دوا ہے۔ میں اسے چار قسم کی بناتا ہوں۔ پہلی قسم کی بعض اجزاء میں قابض، دوسری میں زعفران و مر، تیسری میں کبریت و بورہ، ساذج والا جزء چھوڑے رکھتا ہوں۔ ساذج کو میں بچوں کے لئے قابض کو ابتدا میں، منضج کو انتہا اور محلل کو آخر میں استعمال کرتا ہوں۔ (جالینوس)

رب التوت کی ترکیب:

عصارۂ توت یک جزء، شہد ایک جزء، مر و زعفران ۲۰ء۱ کلو میں ۴۲ گرام۔ اگر اس میں قابض دوائیں شامل کرنا چاہیں تو ۱۰۲ گرام عصارۂ حصرم خشک، یا سماق ڈالیں اور آخر میں زعفران اور مر شامل کریں۔ کیونکہ طول فج سے اس کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ محلل دوائیں اس میں داخل کرنا چاہیں تو بورہ کا جھاگ اور کبریت داخل کریں۔ بورہ شہد کے مقدار برابر اور عصارہ ۱۸ گرام اور کبریت ساڑھے چار گرام ہونی چاہئے۔ رب الجوز کا مرکب بھی اسی طرح تیار کریں۔ البتہ شہد اس میں زیادہ سے زیادہ داخل کریں۔ مذکورہ بیماریوں میں بوقت تحلیل موزوں یہ ہے کہ فوتنج کو ہی کو ابال کر اسے انگور کے

230

گاڑھے رس میں ملائیں اور غرغرہ کریں۔یا فوتنج یا حاشا استعمال کریں۔ انتہا اور پکنے کے وقت انجیر کا جوشاندہ، انگور کا گاڑھا رس، اور ابتدا میں ماء الحصرم، ماء السماق اور رب الجوز موزوں ہوتا ہے۔

منہ کے اندر رکھنا اور غرغرہ کرنا موزوں ہے، نگلنا نہیں۔ کیونکہ آب انار اور بہی دانہ کی طرح یہ معدہ کے لئے مفید نہیں ہوتیں۔ رب الجوز کا عصارہ جوش دے کر تھوڑا گاڑھا کر لیں اور پھر اس میں شہد زیادہ نہیں بقدر ضرورت شامل کر کے جوش دیں اور سماق کو انگور کے گاڑھے رس میں جوش دے لیں تو یہ درد حلق کی ابتدا اور انتہا میں ایک مفید دوا ہو گی۔

حلتیت بھی حلق اور شکم کے اورام صلبہ میں مفید ہے۔ تحلیل کے وقت جو دوائیں موزوں ہوتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

انجیر کا جوشاندہ، سبوس کا جوشاندہ، ماء العسل جس کے اندر فوتنج یا بورہ یا کبریت یا حلتیت جوش دی گئی ہو۔ لوزتین میں مفید جنگلی ابابیل ہے۔ اسے جلا کر راکھ ۱۸ گرام، زعفران ساڑھے چار گرام، سنبل ساڑھے چار گرام شہد میں گوندھیں اور حسب ضرورت علاج کریں۔ ابابیل کے بچے لے کر پروں سمیت ان پر نمک چھڑکیں اور ہانڈی میں اس کا منہ بند کریں، اور پھر انگاروں کی آگ میں اس حد تک رکھیں کہ جل کر راکھ ہو جائیں۔

کوّے پر شب اور تخم گلاب وغیرہ جیسی رکھنا ہو تو سلائی کی پیالی کے ذریعہ رکھیں اور پیالی کو دبائیں۔ دبانے کا طریقہ یہ ہے کہ پیالی کو زبان کے گوشہ میں گھسیٹیں کیونکہ یہ حصہ حنجرہ کی جانب مائل حصہ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ جس ورم سے اندیشۂ خناق ہو اس میں سفید کتے کے گوسے زیادہ طاقتور دوا میرے علم میں نہیں ہے۔ اسے خشک کر کے ریشمی کپڑے سے چھانیں اور شہد میں ملا کر حلق پر لطوخ کریں۔ بچہ کو روٹی اور ترمس کھلائیں اور اچھی طرح ہضم کرانے کا اہتمام کریں۔ پھر اس کا پاخانہ بھی شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

باہر کی جانب دبا کر کوّے کا علاج قابض دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ دوا شب یمانی ہے کیونکہ یہ لطیف تر ہوتی ہے۔ قلقنت اور زاج سرخ، ہیجان پیدا کرتی ہیں۔ کوّے کی بیماری مختصر ہو اور جسم صاف ہو تو صحت کے لئے قابض دوائیں کافی ہیں مگر جسم کے اندر امتلاء موجود ہو اور کوا کمزور ہو تو مذکورہ دوائیں مہلک ہوتی ہیں۔ مانع ادویات کے ہمراہ محلل ادویات سے علاج کیا جاتا ہے۔ درد زیادہ تیز ہو تو مخدر دوائیں بھی شامل کر دیں۔ محللات کے ذریعہ علاج زیادہ نرم دواؤں سے شروع کرتے ہیں تاکہ ہیجان پیدا نہ ہو۔ دواؤں کا مرکب کوّے کی حرارت و سرخی، یا اٹھے ہوئے حصہ اور جسمانی امتلاء کے مطابق تیار کریں۔ جو کوا مدت سے متورم رہ کر سخت ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج

231

میں حلتیت سب سے عمدہ اور طاقتور ہوتی ہے اس باب میں خوانیق کا اصول علاج اختیار کریں۔

حلق اور کوّے کے اندر ورم زیادہ دشوار ہو تا نظر آئے تو کان میں روغن بادام شیریں ڈالیں اور انجیر کا جوشاندہ سے مسلسل غرغرہ کرا کر پیپ پڑنے میں مدد پہونچائیں۔ مریض پر غشی طاری ہو جائے اور اختناق کا اندیشہ ہو تو طاقتور حقنہ دیں اور زیر زبان اور پیشانی کی رگوں کی فصد کھولیں۔ زیادہ شگاف لگا کر گدی اور ٹھوڑی کے نیچے پچھنہ لگائیں۔ خارج سے مسلسل تکمید کریں۔ نیم گرم اشیاء کا ضماد رکھیں۔ ورم پر بیل کا پت اور عصارۂ قثاء الحمار طلاء کریں۔ یہ دونوں دوائیں نہایت موثر اور طاقتور ہوتی ہیں، ان کے ساتھ شہد بھی شامل کریں۔ ابابیل کی راکھ کا طلاء بھی کریں۔ منھ کو ایک قیف کے ذریعہ فوتنج کے جوشاندہ کا بھپارہ دیں تاکہ بھاپ اندر زیادہ سے زیادہ داخل ہو، قیف کی دم پر ایک نلکی رکھ کر لپیٹ دیں تاکہ بھاپ حلق کے اندر داخل ہو سکے۔ (جالینوس)

اختناق میں مریض کو بورہ، پانی اور روغن پلائیں،۔ (ارخیجانس)

میرے نزدیک یہ مستعمل نہیں ہے کیونکہ کوّے کے لئے تجربہ اور قیاس سے میں نے اسے عمدہ نہیں پایا۔

خوانیق کیلئے:

مازو، شب ہم وزن، نوشادر نصف جزء۔ (جالینوس)

خوانیق کے لئے برود کا عمدہ نسخہ:

طباشیر، تخم گلاب، دو جزء، فوتنج ایک جزء، عدس مقشر ایک جزء، عاقر قرحا ½ جزء، برگ زیتون ایک جزء، سب کو پیس کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں اور حلق کے اندر پھونکیں۔ بیحد مفید ہے۔
(حنین)

بیماریوں کے علاج میں:

کتے کا گو، چڑیوں کا بیٹ، خردل، عصارۂ قثاء الحمار تحلیل کرنا چاہیں تو خوانیق میں انہیں بوقت انتہا استعمال کرتے ہیں۔ وقت انتہا کے بعد خوانیق کے مریض کو خردل اور شہد کا غرغرہ کرادیں تو پھر دوسری دوا کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہی اثر اس وقت بھی ہو گا جب مذکورہ دواؤں میں سے کسی دوا کو پیس کر حلق پر چسپاں کر دیں۔ خناق کی دواؤں میں عصارۂ قثاء الحمار، آدمی کا پائخانہ اور کتے کو گو شامل کر دیں تو خناق کا ازالہ ہو جائے گا خواہ فصد نہ لیں اور غذا نہ کم کریں۔ ان

232

دواؤں کے استعمال کے بعد گدی اور شانے پر پچھنہ لگانے کی ضرورت باقی رہتی ہے نہ زیر زبان رگوں کی فصد کی۔

خوانیق کے اندر آدمی کا پائخانہ اور کتے کا گو کا تجربہ میرا پرانا ہے۔ تنہا یہی علاج کیا جائے تو کافی ہے۔ اس کا حیرت انگیز اثر مشاہدہ میں آچکا ہے، بالخصوص اس بچے کا پائخانہ جس نے روٹی اور ترمس کھائی ہو۔ مریض مہلک خناق سے نجات پا جاتا ہے۔ (فیلغریوس)

ابابیل کو جلا کر راکھ کر لیں اور دن میں کئی بار طلاء کریں اور حلق کے اندر پھونکیں، صحت ہو جائے گی۔ ابابیل کو دوبار جلائیں حتی کہ راکھ ہو جائے وہ اسی طرح مفید ہوتی ہے بلکہ اس طرح وہ مفید تر ہوتی ہے۔ گرم دودھ کا غرغرہ کرنا خوانیق میں عمدہ ہے کیونکہ یہ پکا دیتا ہے۔ کوے کو تب ہی کاٹیں جب اسے ڈھیلا، مرجھایا ہوا، رسی کے مانند دیکھیں۔ ایسی صورت میں کاٹنے سے نزف الدم ہوتا ہے نہ خراب قسم کے اعراض پیدا ہوتے ہیں۔ (اطہور سفس)

کتانی دھاگے سے سانپ کا گلا گھونٹیں اور اس دھاگے کو خوانیق کے مریض کی گردن میں باندھیں تو اس سے ورم لوزتین میں سکون ہو جائے گا۔ (اطہور سفس)

ذبحہ ایک فلغمونی ہے جو حلق کے اندر ہوتا ہے۔ (اغلوقن)

گردن کے مہروں کے اندر داخل ہو جانے سے جو ذبحہ ہوتا ہے وہ زیادہ تر بچوں کو پیش آتا ہے۔ سب سے سخت ذبحہ وہ ہوتا ہے جو گردن کے پہلے مہرہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ جس قدر نیچے آتا ہے اسی قدر خرابی کم ہوتی جاتی ہے۔ پہلا مہرہ زیادہ شریف ہوتا ہے۔

ذبحہ کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- حلق کا ورم یہ وہ مقام ہے جو منہ کے اندر داخل ہے اور حنجرہ کے کنارے ختم ہوتا ہے۔

۲- کوئی ورم اصلاً اس جگہ دیکھا جائے نہ منہ کے اجزاء میں سے کسی جزء میں، نہ حلق میں، نہ گردن کے باہر، پھر بھی مریض کو خناق کا احساس ہو۔

۳- ورم خود حلق کے اندر نہ ہو بلکہ حلق کے مقام سے باہر ہو۔

۴- حلق کے اندر ہو اور اس سے باہر، باہر سے مراد گردن کی ظاہری سطح نہیں بلکہ وہ مقام ہے جو منہ میں حلق کے مقام سے متصل ہوتا ہے۔

۵- مہروں کا ٹل جانا۔ مہروں کے مقام پر کوئی پھوڑا ہو جاتا ہے جس سے مہرے کھنچ کر اندر

233

داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ حدبہ (کُبڑے پن) میں ہوتا ہے۔

خوانیق کے مریض سخت دشواریوں میں ہوتے ہیں۔ لیٹتے ہیں تو نگلنے میں سخت دشواری، تن کر بیٹھتے ہیں تو آسانی ہوتی ہے۔ تن کر بیٹھنے پر کھانا اچھی طرح نیچے اتر پاتا ہے۔ (جالینوس)

لمبے پتلے کوّے کو جو چوہے کی دم کے مشابہ ہو کاٹ دیں۔ باقی چھوٹے، گول، سیاہ، سرخ کو کاٹ دینا خطرناک ہے۔ کاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کو نیچے دبائیں اور کوّے کو قالب البواسیر کے ذریعہ پکڑ کر نیچے کھینچیں اور کاٹ دیں۔ جڑ سے نہ کاٹیں، کیونکہ تالو کے قریب سے کاٹ دیں گے تو خون ابل پڑے گا۔ کل کا کل نہ کاٹیں بلکہ تھوڑا کاٹیں حتی کہ اصل کو ۲ باقی رہے۔ خون ابلنے لگے تو دوا حاد استعمال کریں اور خیال رکھیں کہ یہ دوا حلق کے نیچے اترے نہ زبان پر لگے۔

حلق کے لئے مفید برود کا نسخہ:

ورم حار میں، گل سرخ، طباشیر، نشاستہ، تخم گلاب، تخم رجلہ، مازو، سماق، سکر طبرزد، ذرور بنالیں۔ (انطلیس)

جن کے کوّے جڑ سے کاٹ دیئے گئے ان میں اکثر کی آواز کو نقصان پہونچا۔ کچھ ناک میں پانی ڈالنے سے سخت ٹھنڈک محسوس کرنے لگے۔ اس کی وجہ سے انہیں کھانسی آنے لگی۔ انہیں معمولی غبار یا دھواں لگ جانے سے بھی کھانسی آتی رہی۔ کیونکہ کٹنے کے سے پہلے کوّا گرد و غبار اور دھواں کو قصبۃ الریہ میں داخل ہونے سے روکتا تھا کیونکہ ان چیزوں کے داخلہ کے وقت وہ چپک جاتا تھا، ہوا کو بھی روکتا تھا کیونکہ ہوا کو ضرورت یہ ہوتی ہے چکرا کر اور الٹ پلٹ کر قصبۃ الریہ کے اندر داخل ہونے سے پہلے لطیف اور معتدل طور پر گرم ہو جائے۔ (جالینوس)

دشوار ورم میں حلق کے اندر ابابیل سوختہ، نوشادر، سوختہ ابابیل کا ایک تہائی یکجا کر کے حلق کے اندر خوانیق کی بیماری میں پھونکیں۔ شروع میں اس کا مانع ادویات پھر منضج دواؤں کا غرغرہ کریں۔ پیپ پڑ جائے تو لعاب خردل، خمیر، انجیر وغیرہ جیسی پھوڑا پھاڑنے والی دواؤں کا غرغرہ کریں۔ پھٹ جانے کے بعد منقی، پھر مجفف (خشک کرنے والی) دواؤں کا غرغرہ کریں جن کے اندر سوزش نہ ہو۔ (ساہر)

سک اور نوشادر کا ذریعہ کوّے کو کھڑا کریں۔ یہ حیرت انگیز دوا ہے۔ (ابو داؤد، یہودی)

میرا اپنا تجربہ مازو اور نوشادر کا ہے۔ مگر ابو داؤد کا نسخہ زیادہ لطیف اور زیادہ عمدہ ہے۔ (مؤلف)

خوانیق کی چار حدیں ہیں۔ پہلی حد یہ ہے کہ مانع مادہ ادویات کا غرغرہ کریں۔ مانع مادہ دوائیں قابض اور سرد آبیات ہیں۔ مثلاً عرق کاسنی، عنب الثعلب، خلاف، جھاؤ، عدس کا جوشاندہ وغیرہ۔

234

بوقت انتہا تحلیل کرنا چاہیں تو شراب، مر، زعفران، وغیرہ کا غرغرہ کریں۔ پکانا چاہیں تو تازہ دودھ، سکر کا، انگور کے گاڑھے رس کا، اور سبوس، سمیذ، سکر، شیرج، انجیر، کا غرغرہ کریں اور زیادہ طاقتور چاہیں تو انجیر کے جوشاندہ جس میں خردل پڑی ہو کا غرغرہ کریں، پھوٹ کر بہنے لگے تو ماء العسل جیسی پیپ کو صاف کرنے والی دوا کا غرغرہ کریں۔ صفائی کے بعد قابض ادویات استعمال کریں۔ تاکہ مقام ماؤف طاقت پاکر مندمل ہو جائے۔ (منج)

کوّے کو اس تک نہ کاٹیں جب تک اس کی جڑ باریک، کنارہ موٹا اور کنارے میں پیپ جیسی رطوبت نہ آجائے۔ ایسی حالت میں جیسے چاہیں چاقو اور حلتیت وشب جیسی دواؤں کے ذریعہ کاٹ دیں۔ (اهرن)

کوا کٹ جانے کے بعد مریض پیاس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ غبار، دھواں اور ٹھنڈی ہوا کے معمولی سبب سے جو حلق کے اندر تیزی سے داخل ہو جاتے ہیں، مریض کھانسی کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

دواء اهرن کوّے کے استرخاء اور گر جانے میں:

مازو سبز ناشفتہ سرکہ میں پیس کر نیم گرم کوّے پر چپکائیں، کوا سکڑ کر اٹھ جائے گا۔ یہی دوا چندیا پر رکھیں۔ اسے کاغذ پر طلاء کر کے بالخصوص بچوں کی چندیا پر رکھیں۔ یا منہ کھول کر شاخ شبث کی دھونی دیں۔ اس سے بھی سکڑ کر کوا اٹھ جائے گا۔ یا ماء الجبن یا نمک کے ساتھ چھاج کا غرغرہ کریں۔ کوّے کی تکلیف، حرارت اور بثور میں نیز گرم خوانیق میں مفید یہ ہے کہ تازہ دودھ کے اندر سماق بھگو کر دن میں دس بار غرغرہ کریں۔ ہر قسم کے ورم حلق میں جو ایک ہفتہ سے زیادہ کا ہو، سرکہ میں حلتیت بھگو کر دن میں غرغرہ کرنا مفید ہے۔ (اهرن)

میں نے خود اپنے اوپر تجربہ کیا ہے۔ چنانچہ سب سے بہتر یہ پایا ہے کہ جس وقت آدمی کو خوانیق اور کوّے کے نیچے گر جانے کا احساس ہو جائے قابض اور کٹھے اس سے بہ کثرت لیس دار بلغم خارج ہو جانے کے بعد کوا فوراً سمٹ جائے گا۔ حلق کا ورم بالعموم بلغمی ہوتا ہے اور سرکہ اسے توڑنے کے لئے بیحد موافق ہوتا ہے۔ مادہ کو روکتا اور دفع کرتا ہے۔ لہذا اس سے زیادہ عمدہ کوئی اور شئے نہیں ہے۔ بیماری کے اندر جس قدر حدت ہوتی ہے اتنا ہی سرکہ زیادہ قابض ہوتا ہے۔ بیماری تیز نہیں ہوتی تو سرکہ زیادہ تیز اور کم قابض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

خوانیق کے مریضوں کے منہ سے جھاگ آجائے تو ناقابل صحت ہوتے ہیں۔

235

خوانیق میں قیفال کی فصد کریں اور تیسرے اور چوتھے دن تک کئی بار میں تھوڑا تھوڑا خون نکال دیں کیونکہ یک بارگی استفراغ غشی طاری کر دیتا ہے۔ کیونکہ فضلہ حلق کی جانب بہ سرعت جذب ہوتا ہے اور خوانیق کے مریض کمزور ہوتے ہیں کیونکہ وہ غذا نہیں لے پاتے۔ لہٰذا ان کی طاقت گر جاتی ہے۔ کمزور ہو جائیں اور بیماری دشوار ہو تو زیر زبان رگوں کو فصد کھولنا مؤخر نہ کریں۔ دوسرے دن پر اسے ہرگز نہ ٹالیں۔ تیز حقنے دیں جن میں شحم حنظل موجود، الا یہ کہ تیز بخار ہو۔ ہلکا بخار ہو تو مریض کو ماء الشعیر جس میں جو کی آدھی مقدار مسور جوش دی گئی ہو، پلائیں، اس سے خون کی حدت کا ازالہ ہو جائے گا۔ ابتداء میں عرق عنب الثعلب، گل سرخ، سماق، رب الجوز اور توت کے جوشاندہ کا غرغرہ کرائیں۔ وسط مدت میں انجیر، خیار شنبر، سبوس سمیذ کے جوشاندہ، ماء العسل اور مبیختج کا اور آخر میں کتے کا گو، کبریت، دواء الحرمل، دواء الخطاطیف، آدمی کے پائخانے اور عصارۂ قثاء الحمار کا غرغرہ کرائیں۔ (سرابیون)

خوانیق سوداء سے عارض نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا اثر بہت دیر میں ہوتا ہے۔ ورم سوداوی طویل مدت کا محتاج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

مبتلائے خناق کو جھاگ آجائے تو علاج نہ کریں، کیونکہ اسے صحت نہ ہو گی، جھاگ نہ آئے تو حلق کے اندر بہ کثرت مرچ کے ساتھ دودھ اور تیز سرکہ کے اندر پسا ہوا تخم قریس (تخم انجرہ) ڈالیں۔ باہر سرخی آجائے تو مریض لامحالہ صحتیاب ہو جائے گا۔

ڈوبنے والے شخص کے سر کو نیچا کریں تاکہ پانی نکل جائے، پھر اسے دھونی دیں حتی کہ چھالے پڑ جائیں۔

دیگر:

کوّے کو بالعموم استرخاء لاحق ہوتا ہے۔ کبھی استرخاء پورے کوّے کے اندر ہوتا ہے کبھی کنارے اور جڑ پر ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ فصد کرنے کے بعد کاٹ دیں اور مبرد ادویات کا غرغرہ کرائیں۔ زبان کی جڑ میں ورم ہو تو فولادی درانداز ی سے اجتناب کریں کیونکہ نزف الدم کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ورم اگر زبان کے کنارے پر ہو تو نزف الدم کا اندیشہ نہیں رہتا۔ کوّے کے اندر استرخاء کا علاج مازو وغیرہ ہے۔ (طبیب نامعلوم)

کوّے کے استرخاء کی علامت یہ ہے کہ ورم کے بغیر لمبا ہو جاتا ہے۔ متورم کوّا موٹا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

236

خناق صفراوی کی علامت:

تیز درد، پیاس، التہابی کیفیت، حلق کے اندر کھٹے سرکہ کا احساس، شدید جلن، علاج دشوار ہوتا ہے۔ دموی خناق میں چہرہ پر سرخی، عروقی امتلاء اور منہ کے اندر شراب کا مزہ۔ بلغمی ورم میں اکثر درد نہیں ہوتا ہے۔ زبان ڈھیلی پڑ جاتی ہے اور باہر کی جانب نکل آتی ہے۔ علاج ابتداء میں چوتھے دن تک۔ فصد اور دافع ادویات، چوتھے دن کے بعد منضج، خیار شنبر، بادیان، اور زیر زبان رگوں کو کاٹ دینا۔ شہد کے ہمراہ حلتیت کا استعمال بیماری کے آخر میں مفید ہے۔ فصد کھولیں تو کئی دنوں میں خون تھوڑا تھوڑا خارج کریں تاکہ مادہ جذب ہو اور طاقت میں انحطاط نہ آئے۔ ہاتھ پیروں کو امالہ مادہ کی خاطر باندھ دیں۔ (طبیب نامعلوم)

کوّے میں استرخاء پیدا ہو جائے تو نوشادر، ہلیلہ، عاقر قرحا، شب مفرد و مرکب کے ذریعہ اسے اچھی طرح دبائیں اس کے ساتھ مسوڑھے کے اندر بھی استرخاء موجود ہو تو چہار رگ کی فصد کھولیں اور چہرہ کے نیچے پچھنہ لگائیں، سرکہ اور سماق کا غرغرہ کرائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

آٹھواں باب

تنفس، تنفس کی پیشگی علامت اور جسم میں تنفس کا فعل

تنفس دو حرکتوں سے مرکب ہے۔ ایک حرکت سے ہوا اندر کو کھنچتی ہے اور دوسری سے باہر کو خارج ہوتی ہے۔ ان دونوں حرکتوں کے درمیان دو وقفہ ہوتے ہیں۔ ایک انبساط کے اجزاء اور انقباض کے شروع میں ہوتا ہے، یہ دونوں وقفوں میں مختصر وقفہ ہوتا ہے۔ دوسرا وقفہ انقباض کے آخر اور انبساط کے شروع میں ہوتا ہے، یہ زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ دخانی فضلہ زیادہ جمع ہو جاتا ہے تو ہوا کی حرکت خارج کی جانب ہوتی ہے۔ یہ سریع و عظیم انقباض ہوتا ہے۔ برعکس صورت برعکس حالت پیش کرتی ہے کیونکہ ایسی صورت میں طبیعت کے لئے حالت طبعی کے مقابلہ میں انقباض کے ذریعہ دفع کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہوا کے ذریعہ ٹھنڈک پہونچانے کی ضرورت شدید ہوتی ہے تو انبساط اسی طرح رہتا ہے۔ ہر ایک کو طاقت طبعی کے پیش نظر قیاس کرنا چاہئے کیونکہ انقباضی حرکت نوجوانوں میں طبعی طور پر طاقتور ہوتی ہے۔ کیونکہ انہیں دخانی ابخرات خارج کرنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مختلف موسموں اور مزاجوں میں بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ گرم مزاج عظیم و متواتر تنفس اور سرد مزاج اس کے برعکس کا طالب ہوتا ہے۔ بحالت خواب انقباض زیادہ تیز اور بڑا ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ہضم کا عمل ہوتا ہے لہذا دخانی ابخرات زیادہ ہوتے ہیں۔ گرم حمام سے تنفس سریع و عظیم ہو جاتا ہے۔ بارد حمام اس کے برعکس تنفس پیدا کرتا ہے۔ تمام گرم امراض تنفس کو سریع و عظیم اور متواتر کر دیتے ہیں بالخصوص جب کہ امراض تنفس کے ہوں۔ عظیم وہ تنفس ہوتا ہے جس میں بہ کثرت انبساط و انقباض ہوتا ہے۔ سریع وہ ہے جو ہوا کو تیزی سے داخل و خارج کرتا ہے۔ متواتر وہ ہے جس میں زمانہ سکون یعنی زمانہ انقباض کم ہوتا ہے۔

امراض بارد میں برعکس حالت ہوتی ہے سینہ میں تکلیف ہوتی ہے تو تنفس صغیر اور متواتر ہو جاتا ہے کیونکہ صغیر حرکت میں ہوتا ہے اور حرکت درد کی وجہ سے کم ہوتی ہے۔ متواتر اس لئے ہو جاتا ہے کہ تواتر سے تلافی مافات کرے۔ دل وغیرہ کے اندر التہابی کیفیت اور حرکت نہ ہو تو تواتر

238

کم ہو جاتا ہے سینہ کی حرکت سست ہو جاتی ہے کیونکہ اسے سرعت کی ضرورت ہوتی ہے مگر درد کی وجہ سے یہ ضرورت پوری ہونی دشوار ہو جاتی ہے۔ التہاب مسلسل موجود ہو تو زیادہ ہوا اندر داخل کرنے کی ضرورت موجود رہتی ہے کیونکہ تنفس عظیم جس قدر کم ہو گا اسی قدر تواتر میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ تواتر زیادہ ہلکا اور حرکت کے بڑی اور طویل المدت ہونے کی وجہ سے اس لئے کم ہوتا ہے کہ درد کی وجہ سے انبساطی حرکت زیادہ نہیں ہو پاتی۔ چنانچہ سینہ کے ان امراض میں جن میں دل پر التہابی کیفیت طاری نہیں ہوتی انبساط کی زیادتی کم اور تواتر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کے ساتھ دل متواتر ہو اور تنفس اور ام صلبہ، سدول الغرض آلات تنفس میں تنگی کے باعث ہو تو وہ صغیر و متواتر ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دل جو ہوا جذب کرتا ہے وہ کم ہوتی ہے لہذا نالی کی کشادگی میں جو ہوا پہونچتی ہے اسے وہ سرعت کے ساتھ جذب کر لینا چاہتا ہے۔ تنگی آلات تنفس کے اندر دو صورتوں میں ہوتی ہے۔ یا تو خود آلات تنفس میں ہوتی ہے جیسا کہ ربو اور وروموں میں پیش آتی ہے یا آلات تنفس پر کسی چیز کا دباؤ پڑتا ہے جیسا کہ استسقاء، حمل، ورم جگر، ورم تلی، شکم سیری، یا آگے یا پیچھے کی جانب کھنچ اٹھنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ درد کے ہمراہ ہونے والی تنگی اور جس تنگی کے اندر درد نہیں ہوتا دونوں میں فرق یہ ہے کہ جس میں درد ہوتا ہے اس میں حرکت کم ہوتی ہے۔ الا یہ کہ بخار بھی ہو، بخار بھی ہو تو تواتر بڑھ جاتا ہے۔ گو تنفس کے ذریعہ خارج ہونے والی ہوا زیادہ گرم ہو، یہ حالت فقط اسی تنگی کے اندر نہیں ہوتی جس کے ساتھ درد نہیں ہوتا۔ تنفس عظیم و متفاوت فساد ذہنی کی دلیل ہے کیونکہ فساد ذہنی کا مریض کچھ ایسی باتوں میں مصروف ہوتا ہے جو تنفس کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے لئے کوئی تدبیر کر دی جاتی ہے تو یکبارگی مافات کی تلافی کرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے تنفس عظیم ہو جاتا ہے اور انقباض کی مدت لمبی ہو جاتی ہے۔ یہ حالت تنفس سے رُکنے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ تنفس اس بیماری کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے جس کی وجہ سے نبض مختلف ہوتی ہے۔ یہ اختلاف نبض ہی کی طرح بھی ایک نظام کے تحت اور کبھی بغیر کسی نظام کے تحت ہوتا ہے۔ ہوا کے داخلہ اور خارجہ میں تکمیل سے پہلے سکون ہو جائے یا دو بار داخل یا خارج ہو رہی ہو تو ایسی صورت میں قصبۃ الریہ اخلاط اور رطوبتوں سے پُر ہوتا ہے۔ یہ حالت شوصہ یا ذات الریہ میں ہوتی ہے۔ مختلف تنفس کے اندر قصبۃ الریہ کا تنگ ہونا ضروری ہے کیونکہ مختلف تنفس تب ہی پیدا ہوتا ہے جب آلات تنفس کے اندر درد یا پھیلاؤ میں مانع کوئی چیز ہوتی ہے۔ چنانچہ طاقت کبھی درد کو ہلکا کرنے کی جانب مائل ہوتی ہے۔ اس سے انبساط صغیر ہو جاتا ہے۔ اختناق کے قریب حالت پہونچتی ہے تو یہ طاقت تنفس کو بڑا کرنے پر توجہ دیتی ہے اس سے انبساط عظیم ہو جاتا ہے۔

جن لوگوں کو درد ہوتا ہے ان کا تنفس صغیر ہو جاتا ہے بایں ہمہ انبساط کو عظیم بنانے کی

239

ضرورت بھی درپیش ہو تو مریض کا تنفس کھلے طور پر عظیم ہو جاتا ہے کیونکہ عظیم سے انہیں تکلیف ہوتی ہے مگر اختناق کے قریب پہونچنے پر ضرور تاً اسے استعمال کرنا پڑتا ہے۔

اختلاط ذہن کا مریض عظیم انبساط کا سانس لیتا ہے۔ حرارت غریزیہ جس کی کم ہوتی ہے اس کا تنفس صغیر ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ تنفس کی واپسی ست ہوتی ہے۔

تنفس کی زیادہ ضرورت کے ساتھ ساتھ جسے درد بھی ہوتا ہے اس کا انبساط عظیم اور متواتر ہوتا ہے۔ اسی طرح جس کے آلات تنفس میں تنگی ہوتی ہے وہ بھی عظیم و متواتر تنفس کا حامل ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ حرارت بھی ہو تو تواتر تیز ہو جاتا ہے۔ کبھی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ مذکورہ بیماری کے سبب تنفس عظیم ہو جائے۔

سوء تنفس کی ایک قسم رہ جاتی ہے وہ ہے عظیم و سریع۔ یہ شدت ضرورت اور آلۂ تنفس کے موافق ہونے کی صورت میں ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

سوء تنفس کی قسمیں:

عظیم متواتر، عظیم متفاوت، صغیر سریع متفاوت:

یہ قسمیں انبساط اور ایسی ہی قسمیں انقباض میں بھی ہوتی ہیں۔ انقباض فی الجملہ خارجہ کو جو ضرورت ہوتی ہے اس ضرورت پر اور انبساط داخلہ کی ضرورت پر دلالت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دل پر دخانی حرارت کا غلبہ ہوتا ہے تو انقباض یعنی تنفس کا خارجہ عظیم و سریع ہو جاتا ہے۔ فرض کر لیں کہ ہوا کا اندر جذب ہونا نہایت ست اور صغیر اور اس کا خارج اور دفع ہونا زیادہ عظیم اور طاقتور ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں، میں یہ کہوں گا کہ مریض کی حرارت غریزیہ کم اور حرارت دخانی زیادہ ہو گئی ہے۔ برعکس ازیں برعکس حکم ہوگا۔ انبساط عظیم، تواتر کے ہمراہ ہو تو شدت ضرورت اور تفاوت کے ہمراہ ہو تو اختلاط ذہن کا پتہ دیتا ہے۔ تنفس صغیر درد یا تنگی یا قلت حاجت اور تواتر درد یا تنگی یا قلت حاجت کی علامت ہے۔ (جالینوس)

درد اور تنگی میں فرق یہ ہے کہ تنگی میں تنفس صغیر مسلسل رہتا ہے اور درد میں کبھی درمیان میں کوئی عظیم ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر حالات میں اس کے ساتھ یا درد کے محبوس ہونے کی وجہ سے ضرورت تیز ہو جاتی ہے نیز تنگی کے اندر تنفس کو تنفس عظیم پر مجبور کیا جائے تو ممکن نہیں ہے مگر درد میں یہ ممکن ہے لیکن تکلیف دہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اس کی بھی سرعت کی وہی قسمیں ہیں جن کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ سرعت کے معنی یہ ہیں کہ ہوا کو داخل اور خارج سریع متواتر، سریع متفاوت، بطئی متواتر اور بطئی متفاوت کیا جائے۔ اسی طرح کی کیفیت انقباض میں ہوتی ہے یعنی ہوا کو خارج کرنے میں۔ اس طرح سولہ قسمیں بنتی ہیں۔ آٹھ

240

انبساطی اور آٹھ انقباضی۔ مفرد تنفس چھ ہوئے۔ عظیم و صغیر، سریع و بطئی، متفاوت و متواتر۔ عظیم و صغیر تنفس داخل اور خارج کرنے کی کیفیت میں، سریع و بطئی داخل و خارج کرنے کی حرکت میں سرعت کے اندر اور تواتر و تفاوت اس زمانہ کا ہوتا ہے جو انقباض کے آخر اور انبساط کے شروع کے درمیان ہوتا ہے۔ تنفس کثیر المتواتر، قلیل السرعۃ درد کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ قلیل المتواتر کثیر السرعۃ ضرورت کے بیش ہونے کی دلیل ہے ضرورت اس میں عظیم تنفس ہوتا ہے۔ پہلے تنفس میں ضرورۃً صغر ہوتا ہے۔ متواتر بطئی ساقط ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ جس خبر کی آگاہی دی جاتی ہے وہ ہمارے پیش کردہ بیان کے مطابق بالکل واضح ہے۔ متفاوت سریع بھی ساقط ہوتا ہے کیونکہ اس کا معاملہ اول الذکر سے بھی زیادہ واضح ہے۔ بطئی متفاوت مذکورہ بیان سے معلوم ہے۔ علامت پیش کرنے والی صرف چھ قسمیں ہیں، بقیہ ساقط ہیں کیونکہ ان کا علامات ان چیزوں میں داخل ہیں جن کا بیان گزر چکا ہے۔

عظیم متواتر، عظیم متفاوت، صغیر متواتر، صغیر متفاوت، بطئی متواتر، سریع متفاوت، یہ مختلف ہوتی ہیں۔ بقیہ ساقط ہو جاتی ہیں اختلاف اسی بات کی علامت بنتا ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

تنفس کے باب میں آدمی کی عادت کیا؟ اسے اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد ہی مذکورہ اقسام پر دھیان دیں کیونکہ لوگ کئی طرح کی سانس لیتے ہیں جب کہ آلۂ تنفس استرخاء و تشنج کی کیفیات سے محفوظ ہوتا ہے۔ کبھی اختلاط ذہن ہوتا ہے مگر تنفس عظیم و متفاوت نہیں ہوتا ایسی حالت میں کوئی درد عظم تنفس کی راہ میں حائل ہوگا لہذا یہ صغیر ہونے اور صغیر متواتر ہونے کے لئے مجبور کردے گا۔

سوء تنفس ہمیشہ تمام آلات تنفس، سینہ، پہلو، پھیپھڑا، حجاب کے ورم حار، اور جگر کے گرم فلغمونی ورم بالخصوص جب کہ محدب حصہ میں ہو، تلی کے بڑے گرم ورم بالخصوص اس کے بالائی حصہ میں ہو، کے ساتھ عارض ہوتا ہے۔ تلی کا بالائی حصہ وہ ہوتا ہے جو سر سے قریب ہوتا ہے ایسے تمام مریضوں کو تنفس صغیر متواتر ہوتا ہے۔ ورم امعاء خواہ قولون کے اندر ہو جب ورم فلغمونی ہو، مریضان استسقاء، حاملہ عورتوں، بڑے شکم والوں، امتلائی کیفیت میں مبتلا حضرات، ربو اور پیپ کے مریضوں اور پشت کی کجی میں بھی یہی تنفس ہوتا ہے یعنی صغیر و تواتر تنگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اول الذکر حضرات میں یہ درد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ درد شدید ہوتا ہے تو اختلاط ذہن کا باعث ہوتا ہے اور تنفس کو صغیر متواتر کر دیتا ہے اختلاط ذہن زیادہ ہوتا ہے اور درد بیحد کمزور تو تنفس عظیم و متفاوت کی جگہ تبدیل نہیں ہوتا۔ تلی کا ورم تقریباً حجاب میں مزاحمت نہیں کرتا۔ الا یہ کہ بڑا ہو۔ (جالینوس)

تنفس حسب ذیل قسموں کا ہوتا ہے:

صغیر متواتر، صغیر متفاوت، عظیم متواتر، عظیم متفاوت عظیم خارج کی جانب اور صغیر اندر کی

241

جانب، عظیم اندر کی جانب اور صغیر خارج کی جانب، زیادہ مدت والا اور تیز، سانس پر سانس لینا، حار وبارد متواتر تنفس سے پھیپھڑا خشک ہو جاتا ہے اور پسلیوں کے سروں کے نیچے کا حصہ اور پردۂ شکم پر تکان طاری ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

بقراط کا مذکورہ بالا قول خراب تنفس کی قسموں کی وضاحت کرتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تنفس دو اجزاء سے مرکب ہوتا ہے۔ ایک ہوا کو داخل کرنا دوسرا ہوا کو خارج کرنا۔ اس میں بالعرض دو سکونوں کا ہونا لازم ہے۔ ایک ہوا کو داخل کرنے کے بعد اسے نکالنے کا ارادہ کرنے سے پہلے، دوسرا ہوا کے نکلنے کے بعد اسے داخل کرنے سے پہلے۔ تنفس عظیم وہ ہے جس میں ہوا خارج ہونے کے مقابلہ میں زیادہ داخل ہوتی ہے۔ صغیر اس کے برعکس ہے، متفاوت وہ ہے کہ سینہ سکون میں ہو تو طبعی سکون سے زیادہ سکون لے۔ مدت تھوڑی ہو تو تنفس متواتر ہوتا ہے ان سب کو مرکب کر دیں تو چار مرکبات بنتے ہیں۔ متواتر صغیر، متفاوت عظیم، متفاوت صغیر، متواتر عظیم۔ اندر کی جانب عظیم اور باہر کی جانب صغیر وہ ہے جو زیادہ اندر لے جاتا ہے مگر کم خارج کرتا ہے، اس کے برعکس ممتد ہوتا ہے یعنی ایک طویل مدت کے اندر رواقع ہوتا ہے۔ مسرع اس کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ تھوڑی مدت میں ہوتا ہے۔ تنفس جس میں دوبار سانس لی جاتی ہے اور تنفس جو ہوا کو دوبار خارج کرتا ہے۔ یہ اور اس کے علاوہ دیگر امور کو ایک باب کے اندر ذکر کرنے حق ہے۔ ہم نے انہیں اسی باب کے لئے اٹھا رکھا ہے۔

جس مریض کے آلات تنفس سرد ہو گئے ہیں اور اس سے سوء تنفس ہو گیا ہو تو تنفس صغیر اس کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ وہ تنفس جس سے ناک کے دونوں کنارے حرکت ہیں اسے عارض ہوتا ہے جو ذبحہ، ذات الریہ یا دیگر امراض سینہ میں حالت اختناق تک جا پہونچتا ہے یا اسے عارض ہوتا ہے جس کی طاقت کمزور ہو چکی ہوتی ہے۔ ان مریضوں کے اندر اوپر سے دونوں شانوں کے متصل حصوں تک حرکت کرتے ہیں۔ اطباء اس تنفس کو تنفس عالی کہتے ہیں کیونکہ جب تک حالت صحت پر رہتا ہے اور پریشان کن ارادی حرکت سے فرار اختیار کرتا ہے تو حجاب سے متصل سینہ کے نیچے حصوں سے سانس لیتا ہے۔ زیادہ سانس لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو سینہ کے نچلے حصوں کے ساتھ اوپر سے متصل حصوں کو بھی حرکت دیتا ہے اور زیادہ شدید ضرورت ہوتی ہے تو اسی کے ساتھ وہ سینہ کے بالائی حصوں کو بھی جو شانوں سے متصل ہوتے ہیں حرکت دیتا ہے حتی کہ سینہ کو اضطراری طور پر متحرک کرتا ہے یا جیسا کہ بہ حالت صحت تیزی سے دوڑ لگانے والے کو پیش آتا ہے۔

متواتر اور عظیم تنفس اس وقت عارض ہوتا ہے جب بہ کثرت مجتمع کھانوں کی وجہ سے حجاب دب جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حجاب پر معدہ کے دباؤ پڑنے سے داخل کرتے وقت ضرورتاً ہوا کا کم ہونا واجب ہے۔ پس ضرورت کی تکمیل کے لئے یا تو سینہ اچھی طرح پھیلے یا متواتر حرکت ہو۔

242

تنفس، انبساط و انقباض اور دو وقفوں سے مرکب ہے۔ ایک وقفہ انبساط اور دوسرا انقباض سے پہلے ہوتا ہے۔ جو وقفہ انبساط سے پہلے ہوتا ہے وہ اس وقفہ سے زیادہ لمبا ہوتا ہے جو انقباض سے پہلے ہوتا ہے بشرطیکہ جسم حالت طبعی پر ہو۔ اسی طرح انبساط کی مدت زیادہ لمبی اور اس کا ہوا کا داخل کرنا نہایت دیر میں اور انقباض کی مدت زیادہ مختصر اور اسکا ہوا کا خارج کم وقت میں ہوتا ہے۔ دونوں وقفے طول اور اختصار میں وقت انبساط اور وقت انقباض کی طوالانی کے تابع ہوتے ہیں۔ چنانچہ دونوں طویل اور مختصر ہیں تو وقفے بھی طویل و مختصر ہوں گے۔ اس کا معاملہ نبض سے مشابہ ہے لہذا باب النبض کا مطالعہ کریں اور اس کی روشنی میں سمجھیں۔

خارج کی جانب تنفس سریع ہوتا ہے تو قبل کا وقفہ مختصر اور تنفس بطئی ہوتا ہے تو وقفہ طویل ہوتا ہے کیونکہ اندر کی جانب تنفس یعنی انبساط کے اندر دراصل سریع اس وقت ہوتا ہے جب سرد ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اسی طرح انبساط اور انقباض کے درمیان وقفہ کی مدت کم ہوتی ہے کیونکہ طبیعت سرد ہوا کو داخل کرنے کیلئے عجلت کرتی ہے۔ اندر کی جانب تنفس ست ہو تو قبل کے وقفہ کا معاملہ برعکس ہوگا کیونکہ ہوا کو سرعت سے جذب کرنے کیلئے طبیعت کو کوئی چیز آمادہ نہیں کرتی۔ علی ہذالقیاس۔ باہر کی جانب تنفس یعنی انقباض کا معاملہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں سرعت دراصل اس وقت آتی ہے جب قلب اور رگوں کے دخانی بخار کو خارج کرنے کے لئے طبیعت کو متحرک کیا جاتا ہے۔ نبض کی انبساطی اور انقباضی حرکتوں کے باب میں بھی اسی انداز پر سمجھیں۔ (جالینوس)

متواتر تنفس بالائے حجاب مقامات پر درد کی علامات ہوتا ہے۔ عظیم اور ساتھ ہی طویل مدتی ہو تو اختلاط ذہن کی علامات ہے۔ نتھنوں اور منھ سے سرد سرد نکلتا ہے تو مہلک ہے کیونکہ درد کے وقت تنفس صغیر متواتر ہو جاتا ہے۔ التہاب کے وقت عظیم متواتر ہوتا ہے۔ متفاوت یعنی طویل مدتی۔ عظیم ہو تو اختلاط ذہن پتہ دیتا ہے اور صغیر ہو تو حرارت کے بجھنے اور ہوا کی قلت حاجت کی دلیل ہے۔ اس حالت میں جو تنفس سرد خارج ہوتا ہے وہ قلب، پھیپھڑے اور حجاب کی سلامتی کی دلیل ہے یعنی جو اعضاء قلب و حجاب وغیرہ سے متصل ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی تکلیف دہ بیماری ہوتی ہے اور نہ کوئی ورم حار ہوتا ہے۔ متصلہ اعضاء معدہ، جگر اور تلی ہیں۔ یہ سب حجاب سے چمٹے ہوتے ہیں۔ ان کے اندر شدید التہاب اور امراض حادہ کے تحت کوئی ورم حار نہ ہو تو سلامتی کی بڑی امید ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تکمیل سے پہلے تنفس انبساط یا انقباض کے وقت یا دونوں میں منقطع ہو جائے تو یہ تشنج کی دلیل ہے کیونکہ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب عضلات سینہ کو تشنج کا ایک حصہ لاحق ہوتا ہے۔ معمولی

243

سا بھی اضافہ ہونے پر مریض تشنج کا شکار ہو جائے گا۔ (جالینوس)

تنفس ہوا کے داخلہ یعنی انبساط اور وقفہ جو اخراج ہوا کے آغاز سے پہلے ہوتا ہے یعنی انقباض سے اور اس وقفہ سے جو انبساط کے آغاز تک انقباض سے پہلے ہوتا ہے، مرکب ہوتا ہے اسطرح چار اجزاء ہوئے۔ دو حرکتیں انقباضی اور انبساطی اور دو سکون، قبل انقباض اور قبل انبساط۔ وقفہ قبل از انقباض قدرتی طور پر قبل از انبساط سے مختصر ہوتا ہے گویا تنفس کے تین اجزاء ہوئے۔ انبساط اور اس کے بعد کا سکون اور انقباض کیونکہ ایک تنفس انہی تینوں معانی سے تکمیل پاتا ہے۔ سکون قبل از انبساط دو سانسوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے مگر تین کے پہلو سے یہ کہا جاتا ہے کہ تنفس کے چار اولین اجزاء ہیں۔ حرکت کے پہلو سے تنفس کو دو چیزیں لازم ہوتی ہیں ایک سرعت اور دوسری عظم و سرعت۔ دونوں کی ضد ہوا کو مختصر ترین مدت کے اندر داخل اور خارج کرنا ہے۔ عظم یہ ہے کہ سینہ کو عظیم ترین مسافت میں پھیلایا یا سکوڑا جائے۔ سکون کے پہلو سے متفاوت اور متواتر تنفس ہوتا ہے۔ اس طرح تنفس کی چھ قسمیں بنتی ہیں۔ عظیم، صغیر، سریع، بطئی، متفاوت، متواتر۔ مرکب تنفس کی قسمیں سولہ بنتی ہیں کیونکہ عظیم کی صغیر، سریع کی بطئی اور متفاوت کی متواتر کے ساتھ ترکیب ساقط ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ اضداد ہیں اسی طرح بہت ساری معکوس صورتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

بعض حالات کے اندر نبض کے مقابلہ میں تنفس سے تشخیص کرنا زیادہ صاف اور واضح ہوتا ہے۔ تنفس کو سریع داخل و خارج ہوتے دیکھیں تو یہ حرارت کی علامت ہوتا ہے۔ ساری تقسیم احاطہ کے ساتھ عمل میں آنا چاہئے۔ (مؤلف)

سوء تنفس جس میں وقفے ہوں اور خارجہ و داخلہ میں سخت تکلیف ہوتی ہو، وہ سکتہ کے سبب ہوا کرتا ہے۔

ربو، بالجملہ آلہ کی تنگی اور ضعف قوت میں سینہ بہت زیادہ پھیلتا ہے مگر ہوا زیادہ داخل نہیں ہوتی اور خارج بھی یکبارگی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سینہ میں زیادہ حرارت کی موجودگی میں ہوا کرتا ہے۔ عظیم تنفس جس میں تمام سینہ حرکت کرتا ہے سینہ کی شدید حرارت، تنگی، ضعف قوت، یا ان تمام ہی تکلیفوں سے ہوتا ہے البتہ یہ تمام تکلیفیں یکجا ہو جاتی ہیں تو مریض فوراً مر جاتا ہے۔ دو تکلیفیں یکجا ہوں تو بچنا مشکل ہوتا ہے۔ حرارت ہو اور ساتھ میں تواتر، نفخہ اور سرعت ہو اور تنفس گرم خارج ہو تو ٹھنڈی ہوا سے آرام ملے گا۔

طاقت کمزور ہو تو تنفس میں تواتر ہو گا نہ سرعت نہ نفخہ الا یہ کہ اسی کے ساتھ شدید حرارت بھی ہو۔ اس سے خصوصیت کے ساتھ ناک کے دونوں کناروں میں انقباض ہو گا۔ اسی طرح تنگی کے سبب جس کا سینہ زیادہ سے زیادہ پھیلے گا تو اس کے ساتھ گرم نفخہ خارج نہ ہو گا۔ الا یہ کہ ساتھ میں

244

حرارت بھی ہو جیسا کہ ذات الریہ میں ہوتا ہے۔ اس طرح کے مریضوں کا تنفس بیحد عظیم اور متواتر وسریع ہوتا ہے۔ دوسری نوعیت کا تنفس تو کیا خود یہ تنفس ان کے لئے کافی نہیں ہوتا، ربو کے مریضوں کا تمام سینہ پھیلتا ہے مگر نہ تواتر ہوتا ہے نہ نفخہ اور نہ گرم ہوا۔ سینہ میں جن مریضوں کے پیپ ہوتی ہے گرم ہوا اور نفخہ نہیں ہوتا۔ یہ تیزیٔ اختناق کے شکار ہوتے ہیں کیونکہ ان کی طاقت گر چکی ہوتی ہے۔ کیونکہ جن کے سینوں میں پیپ جمع ہو جاتی ہے انہیں لازماً ضعف ہو جاتا ہے۔ ذات الریہ اور ربو کے مریضوں میں قوت باقی رہتی ہے۔ الغرض نفخہ بیش حرارت کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ ذبحہ کے مریض بھی ایسا ہی سانس لیتے ہیں مگر سرعت و تواتر کے ساتھ لیتے ہیں کیونکہ تنفس تھوڑا اندر داخل ہوتا ہے۔ لہذا تلافیٔ مافات کی ضرورت ہوتی ہے۔ نفخہ نہیں ہوتا۔ عظیم متفاوت تنفس فقط اختلاط ذہنی کی دلیل ہوتا ہے۔ صغیر متفاوت برودت قلبی اور تنفس سے بے نیازی کی دلیل ہے۔ صغیر متواتر آلات تنفس کے اندر درد کا پتہ دیتا ہے۔ تھوڑے سکون کے بعد جو تنفس منقطع ہو جاتا ہے اور پھر واپس آجاتا ہے جیسا کہ رونے والے کا تنفس ہوتا ہے۔ وہ آلات تنفس کے تشنج یا بہ کثرت حرارت کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں مریض سانس کو داخل اور خارج کرنے میں متواتر شدت پیدا کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ تنفس کا معطل ہونا، یعنی جس تنفس کا صغر اس حد تک پہونچ جاتا ہے کہ آدمی کو احساس نہیں ہوتا وہ دماغ میں پیدا ہونے والے کسی مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جس تنفس کے اندر پوا سینہ پھیلتا ہے وہ بخار کے بغیر ہو تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ پھیپھڑے کے اندر خلط غلیظ، یا پھیپھڑے کے گرد و پیش میں یا قصبۃ الریہ میں پیپ بھر جاتی ہے۔ ایسی حالت میں دونوں کیفیتوں کے درمیان امتیاز کریں کیونکہ جس تنفس کے ہمراہ حیرت اور پریشانی ہوگی وہ اس بات کی علامت ہے کہ پھیپھڑے کے اندر جو رطوبتیں ہیں وہ دراصل قصبہ الریہ کے اندر ہیں اور جس تنفس کے اندر تحیر اور پریشانی نہ ہو تو ایک ایسے ورم کا پتہ دیتا ہے جو پھیپھڑے یا اس کے گرد و پیش میں پھیپھڑے کے باہر پختہ نہیں ہوتا۔ یا پھیپھڑے کے گرد و پیش باہر موجود رطوبتوں کا اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح کا تنفس اچانک رونما ہو جائے تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر سے یا کسی اور عضو سے کوئی مادہ بہہ کر پھیپھڑے کی جانب آگیا ہے۔ باقی اس کے ساتھ قبل ازیں ذات الجنب رہا ہو اور وہ اچھی طرح صاف نہ ہو تو یہ مادہ یقینی طور پر پیپ سمجھا جائے گا۔ (جالینوس)

تنفس دو سکونوں کے ساتھ ہوا کو داخل اور خارج کرنے سے مرکب ہے۔ ایک سکون ہوا داخل کرنے کے بعد، جو چھوٹا ہوتا ہے اور دوسرا سکون ہوا کو خارج کرنے کے بعد ہوتا ہے۔ جو کمیت کے لحاظ سے لمبا ہوتا ہے۔ معتدل تنفس وہ ہے جو مذکورہ اجزاء کو محفوظ رکھے۔ اعتدال سے خارج ہونا

245

دونوں حرکتوں یعنی ہوا کے داخلہ وخارجہ کو کمیت اور کیفیت دونوں میں لازم ہوتا ہے کیونکہ حرکت اس کے اندر موجود مسافت کی مقدار اور زمانہ کی مقدار سے مرکب ہوتی ہے۔ سکون صرف انبساط کا ہوتا ہے لہذا اعتدال اور عدم اعتدال دراصل کمیت یعنی اس کے اندر موجود زمانہ کی مقدار میں ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بات خصوصیت حاصل کرتی ہے کہ سوءِ مزاج کی بسیط قسمیں چھ ہیں۔ سریع، بطئی، عظیم، صغیر، متفاوت متواتر۔ ہم ان کی تعریف پیش کریں گے، پھر ان کے اسباب بیان کریں گے، پھر مرکبات پر گفتگو کریں گے۔

سرعت، بطئی، عظم وصغر دونوں حرکتوں یعنی ہوا کو اندر داخل کرنے اور خارج کرنے میں ہوتے ہیں۔ ہوا زیادہ داخل ہو اور سینہ مسافت میں لمبا پھیلے تو اسے عظیم کہتے ہیں۔ برعکس ازیں صغیر کہلائے گا۔ ہوا مختصر زمانہ میں داخل ہو اور مختصر زمانہ میں خارج ہو تو سریع اور طویل زمانہ میں داخل ہو تو بطئی کہلائے گا۔ تفاوت اور تواتر ان دونوں سکونوں کے بارے میں کہے جائیں گے جو قبل از انبساط اور قبل از انقباض ہوتے ہیں۔ تنفس کا التباس اسباب فاعلہ سے ماخوذ ہوگا۔ اسباب فاعلہ تین ہیں:

۱۔ تنفس کی قوت فاعلہ۔

۲۔ آلہ جس سے تنفس ہوتا ہے۔

۳۔ ضرورت جس کے تحت تنفس ہوتا ہے۔

یہ تینوں اسباب معتدل حالت میں ہوں تو تنفس طبعی اور معتدل ہوگا۔ ان میں سے کوئی سبب متاثر ہوگا تو لامحالہ تنفس کو اتنا ہی نقصان پہنچے گا جتنا متاثر کرنے والی بات زیادہ اور کم ہوگی۔

واضح رہے کہ علم تنفس منفعت میں نبض سے کم نہیں ہے۔ یہ نبض سے زیادہ واضح اور کھلا ہوا ہے اور بہ کثرت اسباب میں اس کا ہم شریک ہے۔ کتاب النبض کے اندر میں نے واضح کردیا ہے کہ حرکت کی تیزی ضرورت کے بیش ہونے، موافقت کی طاقت اور آلہ سے موافقت کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ضرورت شدید تر ہے تو سرعت ممکن ہے مگر قوت زیادہ نہیں ہے تو ممکن نہیں ہے البتہ سرعت کا پتہ تواتر دے گا کیونکہ تمام کاموں کے اندر تواتر دراصل اس وقت ہوتا ہے جب فعل حاجت کی مقدار سے عظم وسرعت کے باعث کم ہو۔ اس وقت ضرورت کو مہمیز کیا جائے گا کہ ترک فعل کی مدت کم کرے تاکہ بہ سرعت سے واپسی ہوسکے۔ (جالینوس)

نبض کے اندر جو بات واضح ہے وہ یہ ہے کہ عظم طاقتور قوت، موافق آلہ اور ضرورت داعیہ کی محتاج ہے۔ ضرورت زیادہ ہو تو ایسی صورت میں سرعت بڑھ جائے گی۔ (مؤلف)

عظم تنفس بھی اس بات کا محتاج ہے کہ ضرورت دائی، طاقت زیادہ اور آلہ موافق ہو صغیر

246

اور بطئ تنفس کو ضرورۃً صرف ان میں سے کسی ایک کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ضرورت کو کافی نقصان ہو تو اس کی وجہ سے عظم و سرعت میں کمی آجائے گی، گو طاقت زیادہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں بے نیازی ہوتی ہے، پھر آلہ اور طاقت بھی استعمال آتے ہیں۔ اسی طرح طاقت کم ہو اور آلہ موافق اور ضرورت شدید ہو اور اسی طرح حالت کے اندر کوئی رکاوٹ اور ایسے ہی ضرورت اور طاقت باقی ہو تو موجودہ چیز کے مطابق عظم و سرعت کم ہو جائے گی۔

تمام چیزوں میں کوئی علت نہ ہو تو پہلے عظم بڑھے گا، ضرورت زیادہ ہو جائے تو سرعت بڑھے گی۔ ایسی حالت میں یہ سمجھیں کہ حرارت بڑھ گئی ہے۔ ضرورت تھوڑی بڑھے تو انبساط پہلے سے زیادہ کھلے طور پر زیادہ عظیم جائے گا۔ حرارت زیادہ بڑھ جائے تو عظیم ہونے کے ساتھ سریع بھی ہوگا۔ سرعت بھی بڑھ جائے تو تنفس متواتر ہو جائے گا۔ حرارت یعنی ضرورت کم ہو جائے اور آلہ و قوت حسب حال ہوں تو سب سے پہلے تواتر پھر سرعت، پھر عظم کم ہو جائے گا۔ حتی کہ نبض طبعی سے زیادہ مقدار میں متفاوت، معتدل مقدار میں بطئ اور تھوڑی مقدار میں صغیر ہو جائے گی کیونکہ طاقت جب تک قوی رہے گی تو یہ ممکن نہیں ہے کہ انبساط طبعی مقدار سے زیادہ صغیر ہو، نہ بہت زیادہ سست ہو مگر تفاوت اگر ضرورت بہت کم ہو جائے تو بیحد لمبا ہو جائے گا۔ یہی حال انقباض کا بھی ہے۔ البتہ اس میں شدت ضرورت ان دخانی ابخرات کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہے جو نکلنا چاہتے ہیں۔ کثرت یا حدت کی وجہ سے ضرورت ان ابخرات کو نکالنے کی شدید ہو جاتی ہے تو انقباض یعنی تنفس کا خارجہ سریع، عظیم، متواتر اور اس حالت کے برعکس بطئ، صغیر متفاوت ہو جاتا ہے۔ اسی حالت کی مثال پر اس جگہ انبساط میں بھی ہوتا ہے کیونکہ ضرورت جاتی رہتی ہے تو پہلے زمانہ میں سکون قبل از انبساط، پھر سرعت، پھر عظم کم ہو جاتا ہے۔

روح نفسانی کے استفراغ و تحلیل کا وہی حال ہوتا ہے جو حرارت کے زیادہ ہونے میں ہوتا ہے۔ استفراغ کی صورت میں تنفس عظیم، سریع، متواتر ہو جاتا ہے۔ استفراغ نہ ہو تو برعکس حالت ہوتی ہے۔ حرارت کی زیادتی کے ساتھ استفراغ روحانی بھی موجود ہو تو اندر کی جانب تنفس کا داخلہ زیادہ سریع و عظیم اور سخت متواتر ہوگا۔ برعکس حالت برعکس صورت پیش کرے گی۔ انقباض عظیم، سریع متواتر تب ہوتا ہے جب یہ دخانی فضلات زیادہ ہوتے ہیں۔ فضلات کم ہو جاتے ہیں تو انقباض صغیر، بطئ اور متفاوت ہو جاتا ہے۔

جس عمر میں جاندار نشو و نما پاتا ہے اس میں تنفس نہایت عظیم اور سخت متواتر انبساط اور انقباض دونوں ہی کے اندر ہوتا ہے کیونکہ نشو و نما پانے کی عمر میں حرارت زیادہ ہوتی ہے اس لئے

247

آکسیجن لینے ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ دخانی فضلات بھی زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ یہ فضلات کثرت ہضم کے مطابق بنتے ہیں۔ یہی حال موسموں، ملکوں اور مزاجوں کا بھی ہے۔ گرم موسم میں تنفس عظیم، سریع، متواتر، اور سرد موسم میں اس کے برعکس ہوگا۔ کاموں، حالتوں، اور تصرفات کا بھی یہی حال ہے۔ گرم پانی سے حمام کرنے پر تنفس سریع، عظیم، متواتر ہوجاتا ہے۔ سرد پانی سے غسل کرنے پر برعکس حالت ہوجاتی ہے۔ نیند میں، انقباض، انبساط کے مقابلہ میں زیادہ عظیم وسریع ہوجاتا ہے کیونکہ نیند کی حالت میں ہضم کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ حرارت جسم کے اندر مجتمع ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے دخانی فضلات بہ کثرت جمع ہونے لگتے ہیں۔

تمام امراض جن کے اندر حرارت زیادہ ہوجاتی ہے۔ مثلاً بخاروں کے اندر تنفس سریع عظیم اور متواتر ہوجاتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالتوں کے اندر جن میں زیادہ حرارت خود دل کے اندر یا قریب کی جگہوں میں ہو۔ باقی جن امراض کے اندر حرارت کم ہوتی ہے تو تنفس بھی کم ہوتا ہے حتی کہ بعض حالات کے اندر محسوس بھی نہیں ہوتا جیسا کہ اختناق الرحم میں دیکھا جاتا ہے۔ ان تمام باتوں کے اندر نبض تنفس کی شریک وسہیم ہے مگر چونکہ تنفس ارادی اور نبض طبعی فعل ہے اس لئے چند چیزوں کے اندر یہ دونوں باہم مختلف ہوتے ہیں مثلاً نبض طاقتور، آلہ موافق اور ضرورت داعی ہو تو ارادہ سے اسے صغیر نہیں بنایا جاسکتا مگر تنفس میں ایسا کرسکتے ہیں کیونکہ آلات تنفس کے اندر درد ہوتا ہے تو سینہ عظم کے اندر کم پھیلتا ہے کیونکہ زیادہ پھیلنے سے درد کے اندر شدت ہوگی۔ انبساطی حرکت صغیر ہو تو ضرورت پوری نہیں ہوتی چنانچہ عوض پورا کرنے کے لئے تنفس متواتر ہوجاتا ہے تاکہ ہوا کے ذریعہ انبساطی حرکت کے عظیم نہ ہونے کے وجہ سے مافات کی تکمیل ہوجائے۔ اسے ایک ایسے شخص کے ذریعہ سمجھیں جو ایک جرعہ لے کر سیر نہ ہوتا ہو چنانچہ بہ کثرت جرعات مسلسل ومتواتر لے کر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اسے تشنگی رفع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سینہ کے اندر درد کے جو حالات ہوتے ہیں ان کی وجہ سے تنفس مکمل طور پر یعنی اس کی انبساطی اور انقباضی دونوں حرکتیں بطئی، صغیر اور متواتر ہوتی ہیں اعتدال سے ہٹی ہوئی صغیر ہونے کے بعد کی حالت اس حالت سے زیادہ ہوتی ہے جو سرعت کے بعد ہوتی ہے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مدت کم ہونے کی وجہ سے تکلیف کم ہوتی ہے کیونکہ سرعت مریض کو اس حالت تک پہونچادیتی ہے جس کا وہ مشتاق ہوتا ہے اور جس سے سینہ کو آرام ملتا ہے، یعنی سکون۔ انبساط کا عظیم ہونا بہ ہر پہلو تکلیف دہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں حرکت کے اندر شدت ہوتی ہے۔ ورم میں تناؤ اور اس پر دباؤ پڑتا ہے لہذا ہر پہلو سے درد ہوتا ہے۔ لہذا شدید درد کے اندر سرعت کے مقابلہ میں تنفس زیادہ کم نہیں ہوتا۔ سینہ

248

کا درد حرارت کے بغیر ہے تو عظیم تنفس کا طالب ہے بشرطیکہ دل کی حرارت طبعی حالت پر ہو۔ اس میں واضع طور پر سینہ کی حرکت یعنی تنفس سست ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر درد کے ہمراہ دل کے اندر التہابی کیفیت موجود ہو تو سرعت پائی جائے گی کیونکہ ضرورت شدید ہوتی ہے اور حرارت بجھانے کے لئے دل کو عجلت ہوتی ہے۔ لہذا سرعت کم نہ ہوگی مگر عظم کے اندر بیحد کمی ہوگی۔ نیز تواتر ضرورت کے داعی ہونے کی وجہ سے پایا جائے گا۔

تواتر گو فقط قلبی التہاب کی وجہ سے تنفس کو لاحق ہوتا ہے جو ضرورت کے داعی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور درد کی وجہ سے بھی لاحق ہوتا ہے مگر دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ آلات تنفس کے باب میں ہم جو کچھ کہہ چکے ہیں اس کے مطابق درد تنفس کو صغیر متواتر یہ تنفس کو زیادہ صغیر بنائے رکھنے کے علاوہ اسے زیادہ ست بھی کر دیتا ہے گو صغیر ہونے کے مقابلہ میں کم ہو۔

قلبی التہاب کی موجودگی میں درد کی وجہ سے پیدا شدہ تنفس التہابی حالت کے مقابلہ میں فقط صغر کے اندر ممتاز ہوتا ہے کیونکہ یہ درد کے بغیر پیدا شدہ التہاب کے مقابلہ میں زیادہ صغیر ہوتا ہے۔

یہ فقط درد سے پیدا شدہ تنفس کے مقابلہ میں مختلف ہوتا ہے کیونکہ اس میں تواتر سخت ہوتا ہے۔ تنفس زیادہ سریع و عظیم اور ست ہو جاتا ہے۔ پس جس کمزوری کے اندر درد کی وجہ سے تنفس تبدیل ہو جاتا ہے اس میں تنفس کا معاملہ نبض سے مشابہ نہیں ہوتا۔ بقیہ حالتوں کے اندر مشابہ ہوتا ہے۔ خواہ سبب کا معاملہ ہو یا تغیر و تبدیلی کا۔

سدوں، اورام صلبہ، دباؤ یا پھیپھڑے اور سینہ کی کسی بھی تنگی کی وجہ سے تنفس کے اندر پیدا ہونے والی تبدیلی، نبض کے تغیر کی طرح تنفس کے اندر تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ ان حالتوں یعنی تنگی کی حالتوں کے اندر تنفس اور نبض دونوں صغیر، سریع اور متواتر ہو جاتے ہیں۔ متواتر اس لئے کہ جذب ہونے والی ہوا آلۂ جاذبہ کی تنگی کے باعث کم ہو جاتی ہے۔ سریع اس لئے کہ عظیم نہ ہونے کی صورت میں جو ضرورت باقی رہتی ہے۔ اس کی تکمیل تیزی سے ہو سکے اور اس بیماری کے اندر بھی یہ ضرورت موجود رہتی ہے۔

کتاب النبض کے اندر ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ جب ہوا کے داخلہ کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو ذی روح کو سرعت کی طلب نہیں ہوتی، ایسی صورت میں انبساطی حرکت کا عظیم ہونا، بشرطیکہ طاقت زیادہ ہو سرعت کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ ضرورت پوری ہو جائے تو نبض متواتر نہیں ہوتی پوری نہ ہو تو متواتر ہو جاتی ہے۔ تنگی کی حالتوں کے اندر نبض اور تنفس مختلف بھی ہوتے ہیں۔ اختلاف کا ہونا ان بیماریوں کی خاص علامت ہے۔ (جالینوس)